لأبي الحسنات السيد عبد الله ...

... علي الحنفي ...

...

قد انطبع في المطبع ... برنتنج پرس

الواقع في حيدرآباد الدكن ...

...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۶۱ ف

قطعۂ تاریخ

ہے یہ عبداللہ شاہؒ کی تالیف — متشرع ہیں جو فدائے نبیؐ
صاحبِ تقویٰ عابد و زاہد — واقفِ سرِّ ہر خفی و جلی
بعد قرآنِ پاک کے سب پر — ہے فضیلت عیاں حدیثوں کی
ہے یہ سرمایۂ نجات کتاب — ایسی ابتک کسی نے بھی نہ لکھی
کارِ دشوار ہو گیا آسان — اس کو تائید کہتے ہیں غیبی
ہیں احادیث مندرج آئیں — جن کی احناف کو ضرورت تھی
اس کڑی کو اٹھا لیا آخر — تھی بہ دید سلسلے کے پیراں کی
ہو گئی چیز محنتِ حضرت — ہو گئی دل کی آرزو پوری
کام ان سے لیا ہے خالق نے — تھی یہ نعمت انہیں کے حصے کی
زہے آغاز اور خوش انجام — ابتدا اچھی انتہا اچھی
سینہ پُر نور ہے مؤلف کا — کیفیت پوچھئے باطن کی
سرورِ کائناتؐ کے صدقے — اللہ اللہ رے کرم بخشی
ہے پسندِ حبیبؐ ربِ قدیر — کیوں نہ مقبولِ عام یہ ہوگی
اجر اس کا ضرور دے گا خدا — آپ نے دین کی یہ خدمت کی
ان کو اللہ دے حیاتِ خضر — بس غنیمت ہے آپ کی ہستی
ادبائے علیم طبع کا سال — کہہ چراغِ زجاجۂ حنفی

۱۳۰۱ھ

گذارندہ
احقر العباد محمد علیم الدین علیمؔ صدیقی نقشبندی جماعتی وظیفہ یاب
اول تعلقدار وقار آباد

بار اول ۱۰۰۰
۱۹۵۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف زجاجۃ المصابیح

مؤلفہ حضرت مولانا ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ صاحب حیدرآبادی حنفی مدظلہ العالی

"جو مشکوٰۃ المصابیح کے اسلوب پر حنفی حضرات کے لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع اور مستند ذخیرہ ہے"

الحمد للہ کہ آج اس کتاب کی جلد اول شائع ہو رہی ہے۔ کتاب کی اصلی قدر و قیمت تو مطالعہ سے ہی ظاہر ہو سکے گی۔ تاہم بطور تعارف چند سطور ہدیۂ ناظرین ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مؤلف مدظلہ العالی نے مشکوٰۃ شریف کے بنظر غائر مطالعہ کے بعد اس امر کی شدید ضرورت محسوس فرمائی کہ جس طرح مشکوٰۃ شریف مسائل کے لحاظ سے شافعی حضرات کے لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہترین مجموعہ ہے بالکل اسی طرح ان احادیث کو بھی یکجا کیا جائے جن پر فقہ حنفی کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اہل علم حضرات کی سعی مشکور فرمائے جنہوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور بہترین انداز سے حنفی احادیث جمع فرمائیں لیکن مشکوٰۃ جیسی جامعیت میسّر نہ ہوئی۔

ایسی عظیم الشان کتاب کی تالیف اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مؤلف موصوف کے حصہ میں رکھی تھی۔ چنانچہ مولانا ممدوح نے بتائید غیبی جس کا اظہار اسی زیر نظر کتاب کے دیباچہ میں فرمایا ہے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔ پیش شدہ تالیف کی وجہ سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنے والے بخوبی اس امر سے واقف ہو جائیں گے کہ امام صاحب کا قول علاوہ حدیث کے کسی نہ کسی صحابیؓ یا تابعیؒ کے قول سے ماخوذ ہے اس لئے امام ممدوح پر اعتراض صحابیؓ یا تابعیؒ پر اعتراض کے مماثل ہے اور اس طرح یقیناً دنیا کے ایک بڑے حصہ کے

امام کی کوئی بات بے سند نہیں۔

کتاب ہذا میں مؤلف ممدوح نے حسب ذیل امور کا التزام رکھا ہے:۔

۱۔ صحیح بخاری کے طرز پر ہر بڑے عنوان کے بعد متعلقہ آیات قرآنی کو جمع کیا گیا۔

۲۔ چونکہ اس تالیف سے مقصود اصلی مشکاۃ کے طرز پر احناف کے لئے حدیثوں کا ایک جامع ذخیرہ مہیا کرنا تھا۔" اس لئے کتاب و باب و عنوان " مشکاۃ ہی سے لے گئے۔ البتہ فاضل مصنف مشکاۃ علیہ الرحمۃ نے عنوان میں جن مقامات پر فقہ شافعی کی رعایت رکھی ہے۔ اس کتاب میں بھی ان مقامات پر فقہ حنفی کی رعایت پیش نظر رہی۔

۳۔ مشکاۃ میں ایک مسئلہ کے متعلق احادیث تین فصلوں میں منتشر تھیں جس سے پڑھنے والے میں ایک تو کیفیت تسلسل کا برقرار رہنا اور دوسرے مسائل کا بیک نظر تلاش کرنا دشوار تھا۔ اس لئے ہر مسئلہ سے متعلقہ احادیث بلالحاظ فصل یکجا کیئے گئے۔

۴۔ ظاہر ہے کہ فقہ حنفی ایک ناپیداکنار سمندر ہے علامہ موصوف نے اس بحر ذخار سے انمول موتی چن لئے ہیں۔ ہر مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں اس وجہ سے اولاً قول مفتی بہ حاصل کیا گیا۔ ثانیاً اسکے موافق حدیث تلاش کی گئی۔ ثالثاً اس حدیث کی چھان بین کرکے رفع اعتراض کا موقع بہم پہونچایا گیا۔ اسی وجہ سے اکثر احادیث کے آخر میں تنقید رواۃ مذکور ہے۔

۵۔ فقہ حنفی پر اعتراضات کے مدلل جواب، احادیث کی صحیح تعبیر کے بعد حنفی مقاصد کی وضاحت اور حسب ضرورت احادیث سے اور حنفی کتابوں کے حوالہ سے حاشیہ پر مسائل کا اندراج کامل اعتیاط سے کیا گیا۔

یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے اور یہ پہلی جلد ہے جو (۵۹۰) صفحات پر کتاب الایمان سے شروع ہوکر باب الاعتکاف پر ختم ہوتی ہے۔ اس کتاب کے اور بھی کئی اہم خصوصیات ہیں جو بوقت مطالعہ ظاہر ہوں گے۔ مختصر یہ کہ جس طرح مشکاۃ شافعی مذہب والوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ بالکل اسی طرح یہ کتاب حنفی حضرات کیلئے ایک بہترین اور نادر تحفہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

زجاجة المصابيح

من تأليف حضرة الفاضل الأجل ابى الحسنات السيد عبد الله شاه الحيدرآبادى الحنفى متعنا الله بحياته

بذل المؤلف العلام قصارى مجهوده فى جمع تلك الاحاديث وترتيبها التى منها تستنبط مسائل الفقه الحنفى وبها تؤيد (وحذا فى ذلك حذو مشكاة المصابيح) وذلل صعابها وانار غياهبها بروية الثاقبة وفكرته الغامضة حتى وجد ضالته المنشودة على احسن ما يرام وجعل الله امنيته ضاحكة مستبشرة بالنجاح!

فالحمد لله على ان تيسر لنا ان ننشر جزأ اوّل من اجزاءها القيمة وسنذكر نبذة فيما يأتى من ميزاتها السامية تعريفا اياها الى القراء الكرام ليكونوا على بصيرة منها على ان جوهرها الساطع لا يستطاع تقدير قيمته الا بعد الوصول اليه والظفر به وكشف القناع عنه وهى هذه :—

ليكن القراء على علم بان المؤلف الفاضل لما تفرغ لدرس المشكاة وعكف عليها واجال فكرته فى كيفية جمعها ونوعية تبويبها وتنسيقها وعرف انها خير ذخيرة من الاحاديث النبوية التى تؤيد مسائل الفقه الشافعى وتعضدها صمم بوخز شعوره على ان يقفوا اثرها ويتلو تلوها فى جمع تلك الاحاديث التى تأسس عليها الفقه الحنفى ولكم من سعى من قبل للقيام بهذه الخدمة الجلى والقى ما فيه وتخلى لما لكن لم يستطع ان يأتى بما يساوى المشكوٰة ويضاهيها قدرا وقيمة ولم يطق احد بعد ان يسد هذا الخلل ويرأب هذا الثأى ؛

فمما يسرنا ان الله سبحانه قد اسعد بهذه الخدمة الجليلة الهامة هذا المؤلف الجليل الذى قد جمع بين العلوم منقولها ومعقولها خفيها وجليها والهمه وأيده من وراء الغيب كما يلوح من بيانه فى ديباجة الكتاب عن سبب المنافسة فى هذا التأليف الأنيق والتصميم عليه. ولقد كشف الغطاء عن من يقدح فى قول الامام الأعظم ابى حنيفة رحمه الله واثبت انه ما من قول من اقواله الا وله سند يعتمد عليه ويحتج به وهو اما رواية احد من الصحابة الابرار واما قول احد من التابعين الاخيار ؛

ومما يزداد به القارئ بصيرة ان المؤلف العلام قد الزم نفسه عدة امور فى تأليفه هذا وهى هذه :—

(الاول) تدجمع لكل موضوع كبير من موضوعات الكتب مايتعلق به من الآيات القرآنية وقد تلا في ذلك تلو الصحيح البخاری ٭

(الثانی) قد سلك المؤلف فی تبويب هذا الكتاب مسلك المشكاة لان غايته لم تكن الا ان يدّخر ذخيرة جامعة على اسلوبها توفی بمقصود اصحاب الفقه الحنفی وتشفی غلّتهم ٭

(الثالث) كما ان صاحب المشكاة راعا فی التبويب وجهة الفقه الشافعی ولاحظه ثقة به وتأييدا اياه فكذلك اقام الفاضل المؤلف مقامه وجهة الفقه الحنفی تحقيقا اياه وتاكيدا عليه ٭

(الرابع) لا توجد مسئلة فی المشكاة الا وقد انتشرت احاديثها التی يستدل بها فی ثلاثة فصول فذلك مما يشق على القراء التفحص عنها والوقوف عليها لان القارئ فی هذه الصورة لم يستطع ان يلم بما قصد اليه فی نظرة خاطفة ولكن الفاضل المؤلف اجاد فيما افاد من انه جمع لكل مسئلة كل ما ينوط به من الاحاديث النبوية فی موضع واحد لا ترى فيها عوجا ولا انفصالا ٭

(الخامس) لاخفاء فی ان الفقه الحنفی بحر لا يرى ساحله، فما من مسئلة من مسائله الا وفيها اقوال يفوتها الحصر فلذلك تسهيلا على القراء الكرام وتقريبا الى الافهام اخذ المؤلف اللبيب اولا قولا افتى به وثانيا شفعها واتبعها بحديث من الاحاديث النبوية الذی يوافقه ويوثقه وثالثا مهد السبيل الى رد مايرد عليه من القدح فيه، وقد ذيل اكثر الاحاديث بالنقد على الرواة لينقشع غمام الريب عما هو الحق ٭

(السادس) لقد زين المؤلف حواشی الكتاب بالاجوبة المؤيدة بالحجج الدامغة وكشف القناع عن المقاصد الحنفية بعد التعبير الصحيح عن الاحاديث وكتب المسائل على احوط طريق ٭

(السابع) يشتمل هذا التأليف الجليل على اربعة اجزاء وهذا جزء اول منها ابتدأ المؤلف فيه بكتاب الايمان وانتهى الى باب الاعتكاف ٭

نصفوة ما اقول ان هذا الكتاب قد ازدان بمزايا باهرة تنكشف عليك محاسنها عند ما تطالعه. فليعلم القراء ان مشكاة المصابيح كما هی نعمة عظمى لحضرات الشوافع الكرام فلذلك زجاجة المصابيح خير هدية اهديت الى السادات الاحناف ٭

فہرس الکتب والابواب الواقعة فی الجزء الاول من ترجمة زجاجة المصابیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی هو نور السموات والارض مثل نوره
کمشکوة فیها مصباح. المصباح فی زجاجه. وهو الهادی الی سبل
السلام وفجاجه. وملهمنا طریق الحق ومنهاجه. والمعطی باتباع
السنن البهاجه وبیده الکریمة انجاح الحاجه. والصلوة والسلام
علی رسوله الذی جعله الله للعالمین سراجا وانزل علیه الکتاب
ولم یجعل له عوجا وهو الذی دخل الناس فی دینه افواجا.
وسمی الخلائق عام مولادته ابتهاجا. وعلی آله واصحابه الذین
هم مصابیح الهدی ونجوم الاقتداء ماکان الزیت یضئ سراجاً.
اما بعد فیقول افتقر عباد الله الی رحمة الله ابو الحسنات
السید عبد الله بن مولانا السید مظفرحسین الحیدرابادی
الحنفی عاملهما الله بلطفه الخفی وتجاوز عنهما بکرمه الوفی ان
التمسك بهدی النبی صلی الله علیه وسلم لایستتب الابالاقتفاء
لماصدر من مشکوة صدره والاعتصام بحبل الله لایتم الا ببیان
کشف اسراره. وکان کتاب مشکوة المصابیح الذی الفه مولانا الحبر
العلامة والبحر الفهامة مظهر الحقائق وموضح الدقائق الشیخ التقی
النقی ولی الدین محمد بن عبد الله الخطیب التبریزی اجمع کتاب فی

الاحادیث النبویۃ وانفع لباب من الاسرار المصطفویۃ واجمع تالیف صنف فی بابہ واضبط لشوارد الاحادیث واوابدھا ولما سلک الخطیب رفع اللہ درجتہ فی تصنیفہ مسلک الامام الشافعی رضی اللہ عنہ کثیرا ماکان یختلج فی قلبی ان اؤلف کتابا علی منوال المشکوٰۃ اسلک فیہ مسلک امامنا الاعظم ابی حنیفۃ النعمان علیہ الرحمۃ والرضوان الا ان ضیق باعی قد کان یثبطنی[ط] عن القیام فی ھذا المقام حتی رأیت فی المنام ان شمس الضحی وبدر الدجی ونور الھدی ومصباح الظلم حبیبنا النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلع علیّ وقال سلاما قلت سلام فضمنی روحی فداہ الی صدرہ الذی ھو منبع العلم والحکم وعانقنی فلما استیقظت فرحا ومسرورا حمدت اللہ علی ھذہ النعمۃ وشکرت لہ فاصبحت ھذہ الرؤیا الصالحۃ شرحا لی صدری وصار عسرہ علی بہا یسری فصممت عزمی بتالیفہ وشددت میزری لکتابتہ وما وضعت فیہ حدیثا الا وصلیت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند وضعہ وسمیتہ زجاجۃ المصابیح واللہ تعالی اسأل سوال الضارع الخاشع متوسلا بحبیبہ المشفع الشافع ان یجعلہ خالصا لوجہہ من فضلہ وان ینفع المسلمین بہ کما ینفعہم باصلہ وان یتقبل ھذا ویجعلہ ذخیر المعادی انہ بالاجابۃ جدیر وعلی کل شئ قدیر. عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما[لہ] الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نوی

[ط] ای یشغلنی ۱۲

لہ قولہ انما الاعمال بالنیات الخ ھذا الحدیث عند البعض متواتر والعامۃ علی انہ مشھور وقد جرت عادۃ عامۃ ارباب السنن والمجامع بتصدیر صحاحہم

فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن کانت هجرته الی دنیا یصیبها او امرأة یتزوجها فهجرته

وسنهم بهذا الحدیث نظرا الی تحسین النیة واخلاصها فی مبادی اعمال الخیر واشارة الی ان مناط خیریة الافعال الحسنة هو حسن النیة وخلوص الطویة و اعلم ان هذا الحدیث متفق علیه ورواه الجماعة واتفقوا علی ان انما للحصر فالتقدیر ان الاعمال تعتبر اذا کانت بنیة ولا تعتبر اذا کانت بلا نیة فتصیر انما بمعنی ما والا وقیل الحصر مستفاد من الجمع المحلی باللام فانه مفید للاستغراق وهو مستلزم للحصر فالمعنی لیست الاعمال حاصلة الا بالنیة ولا یمکن هنا نفی نفس الاعمال لثبوتها حسا وصورة من غیر اقتران النیة بها فلابد من اضمار شئ یتوجه الیه النفی ویتعلق به الجار فقیل التقدیر صحیحة او تصح کما هو رأی الشافعی واتباعه وقیل کاملة او تکمل علی رأی ابی حنیفة واصحابه والاظهر ان المقدر معتبرة او تعتبر لیشمل الاعمال کلها سواء کانت عبادات مستقلات کالصلوة والزکوة فان النیة تعتبر لصحتها اجماعا او شروطا فی الطاعات کالطهارة وستر العورة فانها تعتبر لحصول ثوابها اتفاقا لعدم توقف الشروط علی النیة فی الصحة خلافا للشافعی فی الطهارة فعلیه بیان الفرق او امورا مباحة فانها قد تنقلب بالنیات حسنات کما انها قد تنقلب سیآت بلا خلاف غایة ما فی الباب ان متعلق الصحة والکمال یعرف من الخارج ولا محذور فیه و تفصیله ان الشافعی وغیره من الائمة قد تمسکوا به فی ان النیة شرط فی الوضوء والغسل وغیرهما من وسائل العبادات المقصودة اقول

الیٰ ما ہاجر الیہ متفق علیہ ورواہ امام المذہب ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

للحنفیۃ وجوہ فی الجواب عن الاول بالتشبث بمورد الحدیث فانہ ورد فی مہاجر ام قیس علی ما یشیر الیہ قولہ او امرأۃ ینکحہا الخ فانہ ہاجر لقصد نکاح ام قیس المہاجرۃ لانہ وان لم یترتب علی ہجرتہ ثواب الہجرۃ فلم یحکم ببطلان ہجرتہ والثانی ان التقدیر حکم الاعمال بالنیات فان کثیرا من الافعال تصدر بلا قصد وارادۃ والحکم مشترک بین الحکم الدنیوی وہو الصحۃ والاخروی وہو الثواب ولا یصح ارادتہما معا لبطلان عموم المشترک فتعین ارادۃ احدہما ولا یجوز ان یکون ہو الصحۃ لان الثواب منوط بالنیۃ بالاتفاق فہو المتعین للارادۃ وخلو الوضوء عن الثواب لا یستصحب خلوہ عن الصحۃ وعن کونہ مفتاحا للصلوۃ وفیہ تامل والثالث ان النیۃ عبارۃ عن قصد التقرب وارادۃ فعل القربۃ علی ما یلوح الیہ التلویح وانما ہی فی العبادات فبہذا تخصص الاعمال بالعبادات الا تری ان صحۃ الافعال فی المعاملات غیر منوطۃ بالنیۃ فلاح ان کون الوضوء عبادۃ منوط بالنیۃ ونحن نلتزمہ فانہ لا یترتب علیہ الثواب الا بالنیۃ وقد صرح فقہاؤنا بان المامور بہ ہو الوضوء المنوی نقلہ فی النہر الفائق والدر المختار وغیرہما ولا خلاف فی ہذا والرابع ان صحۃ جمیع الاعمال لو کانت مشروطۃ بالنیۃ علی ما یقتضیہ تعمیمکم لزم ان لا یصح غسل الثوب والبدن واستقبال القبلۃ وغیرہا الا بالنیۃ واللازم باطل فالملزوم کذلک لا یقال ہذہ امور حسیۃ وہی لا تحتاج الی النیۃ لان ہذہ مناقشۃ فی المثال فنبدلہ بالنکاح وغیرہ فانہا امور شرعیۃ فان ترتب ملک البضع علی الایجاب والقبول امر شرعی کالبیع

فی مسندہ مع اختلاف یسیر وفیہ الاعمال بالنیات الحدیث قال علی القاری رحمہ اللہ الباری ولا یمکن ھنا نفی نفس الاعمال لثبوتہا حسًّا وصورۃ من غیر اقتران

ولا تمس فیہا الحاجۃ الی النیۃ لا یقال الماء مزیل بالطبع فاذا ازال النجاسۃ حسًّا حکم بزوالہ بناء علی الحکم الحسی بخلاف الوضوء فان الحدث نجاسۃ حکمیۃ فزوالہا بالماء غیر معقول لانا نقول الماء عرف مطہرا ومزیلا للنجاسات بالطبع فی الشرع فالحکمیۃ انما ھی النجاسۃ فاذا سلم کون الاعضاء نجستہ فازالۃ الماء نجاستہا امر معقول والخامس ماسنح لھذا العبد الضعیف القاصر ونسجتہ عنکبوت الخاطر الفاتر ان المقدر ھو الاعتبار الشرعی علی ما ھو قولکم کما ھو الظاہر فللاعتبار نحوان اعتبارہ فی نفسہ واعتبارہ لغیرہ ولا اشتراک بینہما معنی لان الاول مستقل والثانی غیر مستقل ولا یتصور الاشتراک المعنوی بین المستقل وغیرہ کما حقق فی الکون فی نفسہ والکون الرابطی فلا یراد ان معًا فتعین احدھما وھو الاعتبار فی نفسہ لانہ ھو المتبادر الظاہر علی انہ متفق علیہ بیننا وبینکم فلا یلزم من نفی ھذا النحو من الاعتبار انتفاء النحو الثانی فلم یلزم من نفی اعتبار الوضوء فی نفسہ اعتبارہ للصلوۃ بان یکون مستیجا لہا واللہ اعلم واعلم ان الشارح القاری قدر الاعتبار ایضا فی ھذا المقام وجعلہ مختلفا باختلاف الحالات فتارۃ یتحقق فی ضمن الصحۃ کما فی العبادات المقصودۃ واخری فی ضمن الکمال کما فی غیر المقصودۃ حیث قال ای اعتبارھا الشامل لصحتہا وکمالہا باختلاف الحالات وقال العلامۃ الحلبی فی الغنیۃ شرح المنیۃ بعد بیان جواب الحنفیہ فالحق ان النزاع فی طریق الاستدلال بالحدیث لفظی فانہ یدل علی عدم صحۃ العبادات

النیۃ بہا فلابد من اضمار شئ یتوجہ الیہ النفی ویتعلق بہ الجار فالتقدیر معتبرۃ او تعتبر علی مذھب الامام ابی حنیفۃ واصحابہ

کتاب الایمان

وقول اللہ عز وجل وقلبہ مطمئن بالایمان وقولہ وکتب فی قلوبہم الایمان وقولہ ولما یدخل الایمان فی قلوبکم وقولہ ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت وقولہ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما فان بغت احدٰہما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ وقولہ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وقولہ ھو سماکم المسلمین وقولہ اسلمت لرب العالمین وقولہ اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ

بدون النیۃ بالاتفاق ولا یدل علی عدم صحۃ غیرھا بدونہا بالاتفاق وذلک انہ لایجوز ان یراد من الاعمال جمیعا شرعیۃ اوغیر شرعیۃ لوجود اکثر الاعمال الغیر الشرعیۃ بدون النیۃ ولاان یراد الاعمال الشرعیۃ جمیعا عبادات او معاملات لعدم توقف المعاملات علی النیۃ بالاتفاق فتعین ان یراد العبادات اومتعلق الثواب والعقاب وحینئذ فانما النزاع الحقیقی فی ان الطہارۃ الحکمیۃ ھل ھی عبادۃ لیس غیر او ھی من جملۃ الافعال العادیۃ الطبعیۃ التی تتحقق حسًّا فان وجد فیہا نیۃ القربۃ کانت عبادۃ یثاب علیہا والافلا مع تحققہا کما فی سائر الحرکات والسکنات والافعال والتروک التی لہا تحقق فی الوجود حسًّا انتہی وھکذا سرد الکلام وفیہ تامل اخذ تہ من المرقات وتنسیق النظام فی مسند الامام.

والمؤمنون کل امن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ وقولہ یآیہا الذین آمَنُوْا آمِنُوْا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزّل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل. ومن یکفر باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر فقد ضل ضلالا بعیدا. عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع

قولہ عن عمر الخ انما ھذا الحدیث والاحادیث التی بعدہ کلہا متعلقۃ بان الایمان قول وعمل یزید وینقص وان الایمان والاسلام متغایران فیہما خلاف قال العلامۃ العینی الخلاف لفظی لان الایمان فی کلام الشارع قد جاء بمعنی اصل الایمان وھو الذی لا یعتبر فیہ کونہ مقرونا بالعمل کما فی قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الایمان ان تؤمن باللہ وملائکتہ وبلقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث والاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ وتقیم الصلاۃ وتؤتی الزکاۃ المفروضۃ وتصوم رمضان الحدیث وقد جاء بمعنی الایمان الکامل وھو المقرون بالعمل کما فی حدیث وفد عبد القیس اتدرون ما الایمان باللہ وحدہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلاۃ وایتاء الزکاۃ وصیام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس والایمان بھذا المعنی ھو المراد بالایمان المنفی فی قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن الحدیث وھکذا کل موضع جاء بمثلہ والایمان المنجی من دخول النار ھو الثانی باتفاق جمیع المسلمین والایمان المنجی من الخلود فی النار ھو الاول باتفاق اھل السنۃ ومما یدل علی ذلک قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی حدیث ابی ذر ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق الحدیث

اتينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لايرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبى صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه

وقوله عليه السلام يخرج من النار من كان فى قلبه مثقال ذرة من الايمان. فالحاصل ان السلف والشافعىؒ انما جعلوا العمل ركنا من الايمان بالمعنى الثانى دون الاول وحكموا مع فوات العمل ببقاء الايمان بالمعنى الاول وبانه ينجو من النار باعتبار وجوده وان فات الثانى وان المراد بالايمان ان كان هو التصديق فلا يقبل الزيادة والنقصان وان كان الطاعات فيقبلهما والطاعات مكملة للتصديق فكل ما قام من الدليل على ان الايمان لا يقبل الزيادة والنقصان كان مصروفا الى اصل الايمان الذى هو التصديق وكل ما دل على كون الايمان يقبل الزيادة والنقصان فهو مصروف الى الكامل وهو مقرون بالعمل ثم اختلف اهل العلم فى ان الاسلام مغاير للايمان او هما متحد ان قال على القارى والحق ان الخلاف لفظى لان الاول بناءه على اللغة والثانى مداره على الشريعة وقيل التحقيق انهما مختلفان باعتبار المفهوم متحدان فى المصداق انتهى وقال فى هداية السالك فى حل تفسير المدارك الايمان الشرعى عبارة عن التصديق مع الاقرار فقط والعمل ليس بداخل فيه بل خارج عنه وشرط لكماله وهو الراجح عند معاشر الحنفية الماتريدية واما مذهب المحققين فهو ان الايمان هو التصديق فقط وهو الراجح عند الاشاعرة فمن صدق بقلبه ولم يقر بلسانه من غير عذر لم يكن مؤمنا عند الله تعالى وكان من اهل النار عند من يقول بان الاقرار ركن وهو مختار فخر الاسلام وشمس الائمة وكثير من الفقهاء واما من ذهب الى ان الاقرار ليس بركن فهذا الشخص

الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال
الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ

عند ھم مؤمن عند اللہ تعالیٰ غیر مؤمن فی احکام الدنیا کما ان المنافق عکس ذٰلک قال
فی شرح المقاصد الخلاف فیما اذا کان قادرا علی التکلم وترک التکلم لا علی وجہ الاباء انتہیٰ
اما من صدق بقلبہ ولم یصادف وقتا یقر فیہ یکون مؤمنا وفاقا علی ما فہم من شرح
المقاصد وایضا قال علی القاری فی شرح الشفاء القول بان من لم یتمکن من اتیان
الشہادۃ لایکون مؤمنا مع تحقق التصدیق بقلبہ ضعیف انتہیٰ واذا صادف
وقتا یمکن الاقرار فیہ وطلب فیہ الاقرار فابیٰ عنہ لایکون مؤمنا اتفاقا بل یکون
کافرا کفرا عنادا فالحاصل ان الاقرار رکن اخر من الایمان الا ان الاصل ہو التصدیق
لکن اللسان لما کان معبرا عما فی القلب کان الاقرار دلیلا علی التصدیق وجودا وعدما
فیصیر ان یکون رکنا یحتمل السقوط فیکون جزأ معتبرا معہ فی حالۃ الاختیار حتی
یکون عدمہ فی غیر حالۃ الاکراہ دلیلا علی عدم التصدیق فالرکنیۃ بھذا الاعتبار
لاینافی کون حقیقۃ الایمان التصدیق فمن قال ان الاقرار رکن من الایمان یرید
ھذا المعنی واما العمل فھو جزأ من الایمان عند جمہور المحدثین مثل کون
الید جزأ من الانسان فکما لاینتفی الانسان بانتفاء الید بل ینقص کذلک
لاینتفی الایمان بانتفاء العمل وحاصلہ انہ جزأ من کمالہ واما عند المعتزلۃ
والخوارج فالعمل جزأ اصلی ینتفی الایمان بانتفائہ فاذا فسر الایمان بالتصدیق
فانہ لایزید ولاینقص بساطتہ واذا فسر بانہ عبارۃ عن التصدیق والاقرار
والعمل فھو یزید و ینقص بزیادۃ الاعمال ونقصانہا واما زیادۃ الایمان ونقصانہ
فی الصورۃ الاولیٰ فیکون بزیادۃ المؤمن بہ ونقصانہ وبھذا امکن الجمع بین

وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال
صدقت فعجبنا لہ یسألہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن
باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ
وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک
تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول
عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا
وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم
انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ
اعلم قال فانہ جبریل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم ورواہ
ابو ھریرۃ مع اختلاف وفیہ فاذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک
الارض فی خمس لا یعلمہن الا اللہ ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ
وینزل الغیث الآیۃ متفق علیہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ
والحج وصوم رمضان متفق علیہ۔ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ظواہر نصوص الکتاب والسنۃ التی جاءت بزیادۃ الایمان ونقصانہ ویکون النزاع
لفظیا فافہم وتدبر فیہ ۱۲

لہ وقولہ عن ابی ہریرۃ الخ وقال العینی ان الایمان فی اللغۃ التصدیق وفی عرف الشرع
تصدیق القلب واللسان تمامہ وکمالہ بالطاعات فحینئذ الاخبار عن الایمان بانہ
بضع وستون شعبۃ او بضع وسبعون ونحو ذلک یکون من باب اطلاق الاصل علی الفرع

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول
لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان
متفق عليه۔ وعن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله
عنه هذا لفظ البخاري ولمسلم قال ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم
اى المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده۔ وعن انس
رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى
اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه۔ وعنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان
من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله ومن
يكره ان يعود فى الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقى فى النار
متفق عليه۔ وعن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذاق طعم الايمان من رضى بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا رواه مسلم
وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والذى نفس محمد بيده لا يسمع بى احد من هذه الامة يهودى ولا نصرانى
ثم يموت ولم يؤمن بالذى ارسلت به الا كان من اصحاب النار رواه مسلم۔
وعن ابى موسى الاشعرى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد

وذلك لان الايمان هو الاصل والاعمال فروع منه واطلاق الايمان على الاعمال مجاز
لانها تكون عن الايمان ۱۲

والعبد المملوك اذا ادّی حق الله وحق موالیه ورجل کانت عنده امة یطأها فادبها فاحسن تادیبها وعلمها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران متفق علیه۔ وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ویقیموا الصلاة ویؤتوا الزکاة فاذا فعلوا ذلك عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم علی الله متفق علیه الا ان مسلما لم یذکر الا بحق الاسلام۔ وعن انس انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلك المسلم الذی له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فی ذمته رواه البخاری۔ وعن ابی هریرة قال اتی اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال دُلنی علی عمل اذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله ولا تشرك به شیأ وتقیم الصلوة المکتوبة وتؤدی الزکوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیده لا ازید علی هذا شیأ ولا انقص منه فلما ولی قال النبی صلی الله علیه وسلم من سرّه ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا متفق علیه وعن سفیان بن عبد الله الثقفی قال قلت یارسول الله قل لی فی الاسلام قولا لا اسأل عنه احدا بعدك قال قل آمنت بالله ثم استقم رواه مسلم۔ وعن طلحة بن عبید الله قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم من اهل نجد ثائر الرأس نسمع دوی صوته ولا نفقه مایقول حتی دنا من رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا هو یسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلة فقال هل علی غیرهن فقال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وصیام

شهر رمضان فقال هل عليّ غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله
صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل على غيرها فقال لا الا ان تطوع قال
فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم افلح الرجل ان صدق متفق عليه۔ وعن ابن عباس
رضي الله عنهما قال ان وفد عبد القيس لما اتوا النبي صلى الله عليه وسلم قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من القوم او من الوفد قالوا ربيعة قال مرحبا
بالقوم او بالوفد غير خزايا ولا ندامى قالوا يا رسول الله انا لا نستطيع ان نأتيك
الا في الشهر الحرام وبيننا وبينك هذا الحي من كفار مضر فمرنا بامر فصل نخبر
به من وراءنا وندخل به الجنة وسألوه عن الاشربة فامرهم باربع ونهاهم
عن اربع امرهم بالايمان بالله وحده قال اتدرون ما الايمان بالله وحده
قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة وصيام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس ونهاهم
عن اربع عن الحنتم والدباء والنقير والمزفت وقال احفظوهن واخبروا بهن
من وراءكم متفق عليه ولفظه للبخاري۔ وعن عبادة بن الصامت
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وحوله عصابة من اصحابه بايعوني
على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تأتوا
ببهتان تفترونه بين ايديكم وارجلكم ولا تعصوا في معروف فمن وفى
منكم فاجره على الله ومن اصاب من ذلك شيئا فعوقب به في الدنيا فهو
كفارة له ومن اصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله عليه فهو الى الله ان
شاء عفا عنه وان شاء عاقبه فبايعناه على ذلك متفق عليه۔ وعن
ابي سعيد الخدري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في اضحى او فطر

الی المصلی فمر علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی أریتکن اکثر
اهل النار فقلن وبم یارسول اللّٰہ قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر ما رایت
من ناقصات عقل ودین اذهب للب الرجل الحازم من احدٰکن قلن وما
نقصان دیننا وعقلنا یا رسول اللّٰہ قال الیس شهادة المرأة مثل نصف
شهادة الرجل قلن بلٰی قال فذلک من نقصان عقلها قال الیس اذا حاضت لم تصل
ولم تصم قلن بلٰی فذالک من نقصان دینها متفق علیه۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیه وسلم قال اللّٰہ تعالٰی کذبنی ابن آدم ولم یکن له ذٰلک وشتمنی ولم یکن له ذٰلک
فاما تکذیبه ایای فقوله لن یعیدنی کما بدأنی ولیس اول الخلق باهون علی
من اعادته واما شتمه ایای فقوله اتخذ اللّٰہ ولدا وانا الاحد الصمد الذی
لم الد ولم اولد ولم یکن لی کفوا احد وفی روایة ابن عباس واما شتمه ایای
فقوله لی ولد وسبحانی ان اتخذ صاحبة او ولدا رواه البخاری ۔ وعن
ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال اللّٰہ تعالی یؤذینی
ابن آدم یسب الدهر وانا الدهر بیدی الامر اقلب اللیل والنهار
متفق علیه۔ وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیه وسلم ما احد اصبر علی اذی یسمعه من اللّٰہ یدعون
له الولد ثم یعافیهم ویرزقهم متفق علیه۔ وعن معاذ قال کنت
ردف النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم علی حمار لیس بینی وبینه الا مؤخرة
الرحل فقال یا معاذ هل تدری ما حق اللّٰہ علی عباده وما حق العباد علی اللّٰہ
قلت اللّٰہ ورسوله اعلم قال فان حق اللّٰہ علی العباد ان یعبدوه ولا یشرکوا
به شیئا وحق العباد علی اللّٰہ ان لا یعذب من لا یشرك به شیئا قلت
یارسول اللّٰہ افلا ابشر به الناس قال لا تبشرهم فیتکلوا متفق علیه۔

وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم ومعاذ رديفه على الرحل قال يامعاذ قال لبيك يارسول الله وسعديك قال يامعاذ قال لبيك يارسول الله وسعديك قال يامعاذ قال لبيك يارسول الله وسعديك ثلاثا قال ما من احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صدقا من قلبه الا حرمه الله على النار قال يارسول الله افلا اخبر به الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تأثما متفق عليه۔ وعن ابي ذر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثوب ابيض وهو نائم ثم اتيته وقد استيقظ فقال ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق على رغم انف ابي ذر وكان ابو ذر اذا حدث بهذا قال وان رغم انف ابي ذر متفق عليه۔ وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله وابن امته وكلمته القاها الى مريم وروح منه والجنة والنار حق ادخله الله الجنة على ما كان من العمل متفق عليه۔ وعن عمرو بن العاص قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ابسط يمينك فلابايعك فبسط يمينه فقبضت يدي فقال مالك يا عمرو قلت اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قلت ان يغفرلي قال اما علمت يا عمرو ان الاسلام يهدم ما كان قبله وان الهجرة تهدم ما كان قبلها وان[1] الحج يهدم ما كان قبله رواه مسلم۔ وعن معاذ قال قلت

[1] قوله وان الحج يهدم الخ كذا في الدر المختار وسيأتي تحقيقه في كتاب الحج ۱۲

يا رسول الله اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی من النار قال لقد سألت عن امر عظیم وانه یسیر علی من یسرہ الله تعالیٰ علیه تعبد الله ولا تشرک به شیأ وتقیم الصلاة وتؤتی الزکاة وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلک علی ابواب الخیر الصوم جنة والصدقة تطفیٔ الخطیئة کما یطفیٔ الماء النار وصلاة الرجل فی جوف اللیل ثم تلا تتجافی جنوبهم عن المضاجع حتی بلغ یعملون ثم قال الا ادلک برأس الامر وعموده وذروة سنامه قلت بلی یا رسول الله قال رأس الامر الاسلام وعموده الصلاة وذروة سنامه الجهاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذلک کله قلت بلی یا نبی الله فاخذ بلسانه فقال کف علیک هذا فقلت یا نبی الله وانا لمؤاخذون بما نتکلم به قال ثکلتک امک یا معاذ وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم او علی مناخرهم الا حصائد السنتهم رواه احمد والترمذی وابن ماجة۔ وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لله وابغض لله واعطی لله ومنع لله فقد استکمل الایمان رواه ابوداود ورواه الترمذی عن معاذ بن انس مع تقدیم وتأخیر وفیه فقد استکمل ایمانه۔ وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الاعمال الحب فی الله والبغض فی الله رواه ابوداؤد۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده والمؤمن من امنه الناس علی دمائهم واموالهم رواه الترمذی والنسائی وزاد البیهقی فی شعب الایمان بروایة فضالة والمجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله والمهاجر من هجر الخطایا والذنوب۔ وعن انس قال قلما خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الا قال لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له

رواه البيهقي في شعب الايمان۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له والذى نفس محمد بيده لا يستقيم دين عبد حتى يستقيم لسانه ولا يستقيم له حتى يستقيم قلبه ولا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه فقيل ما البوائق يا رسول الله قال غشمه وظلمه وايما رجل اصاب مالا من حرام وانفق منه لم يبارك له فيه وان تصدق منه لم يقبل منه وما بقي فزاده الى النار الا ان الخبيث لا يكفر الخبيث ولكن الطيب يكفر رواه الطبراني في معجمه الكبير وعن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله عليه النار رواه مسلم۔ وعن عثمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وهو يعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة رواه مسلم۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتان موجبتان قال رجل يا رسول الله ما الموجبتان قال من مات يشرك بالله شيئاً دخل النار ومن مات لا يشرك بالله شيأ دخل الجنة رواه مسلم۔ وعن ابى هريرة قال كنا قعودا حول رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا ابوبكر وعمر رضي الله عنهما في نفر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين اظهرنا فأبطأ علينا وخشينا ان يقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فكنت اول من فزع فخرجت ابتغي رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتيت حائطا للانصار لبني النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم اجد فاذا ربيع يدخل في جوف حائط من بئر خارجة والربيع الجدول قال فاحتفزت فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو هريرة

فقلت نعم یارسول اللہ قال ماشانك قلت کنت بین اظهرنا فقمت فابطأت
علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت هذا
الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وهؤلاء الناس ورائی فقال یا اباهریرة
واعطانی نعلیه فقال اذهب بنعلیّ هاتین فمن لقیك من
وراء هذا الحائط یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة
فکان اول من لقیت عمر فقال ما هاتان النعلان یا اباهریرة قلت هاتان
نعلا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعثنی بهما من لقیت یشهد ان لا اله
الا اللہ مستیقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بین ثدیی فخررت
لاستی فقال ارجع یا اباهریرة فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
فاجهشت بالبکاء ورکبنی عمر واذا هو علی اثری فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم مالك یا اباهریرة قلت لقیت عمر فاخبرته بالذی بعثتنی به
فضرب بین ثدیی ضربة خررت لاستی فقال ارجع فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یاعمر ما حملك علی ما فعلت قال یارسول اللہ بابی انت
وامی ابعثت اباهریرة بنعلیك من لقی یشهد ان لا اله الا اللہ مستیقنا
بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فانی اخشی ان یتکل الناس
علیها فخلهم یعملون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فخلهم رواه مسلم ۔
وعن معاذ بن جبل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
مفاتیح الجنة شهادة ان لا اله الا اللہ رواه احمد ۔ وعن عثمان
رضی اللہ عنه قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم حین
توفی حزنوا علیه حتی کاد بعضهم یوسوس قال عثمان وکنت منهم فبینا
انا جالس مر علیّ عمر وسلم فلم اشعر به فاشتکی عمر الی ابی بکر رضی اللہ عنهما

ثم اقبلا حتى سلما علىّ جميعا فقال ابوبكر ما حملك ان لا ترد على اخيك عمر سلامه قلت ما فعلت فقال عمر بلى والله لقد فعلت قال قلت والله ماشعرت انك مررت ولا سلمت قال ابوبكر صدق عثمان قد شغلك عن ذلك امر فقلت اجل قال ما هو قلت توفى الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم قبل ان نسأله عن نجاة هذا الامر قال ابوبكر قد سألته عن ذلك فقمت اليه وقلت له بابى انت وامى انت احق بها قال ابوبكر قلت يا رسول الله ما نجاة هذا الامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل منى الكلمة التى عرضت على عمى فردها فهى له نجاة رواه احمد۔ وعن المقداد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يبقى على ظهر الارض بيت مدر ولا وبر الا ادخله الله كلمة الاسلام بعز عزيز وذل ذليل اما يعزهم الله فيجعلهم من اهلها او يذلهم فيدينون لها قلت فيكون الدين كله لله رواه احمد وعن وهب بن منبه قيل له اليس لا اله الا الله مفتاح الجنة قال بلى ولكن ليس مفتاح الا وله اسنان فان جئت بمفتاح له اسنان فتح لك والا لم يفتح لك رواه البخارى فى ترجمة باب۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب بمثلها حتى لقى الله متفق عليه۔ وعن ابى امامة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الايمان قال اذا سرتك حسنتك وساءتك سيئتك فأنت مومن قال يا رسول الله فما الاثم قال اذا حاك فى نفسك شئ فدعه رواه احمد۔ وعن عمرو بن عبسة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من معك

علی هذا الامر قال حر وعبد قلت ما الاسلام قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحة قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ویده قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن قال قلت ای الصلوة افضل قال طول القنوت قال قلت ای الهجرة افضل قال ان تهجر ما کره ربک قال فقلت فای الجهاد افضل قال من عقر جواده واهریق دمه قال قلت ای الساعات افضل قال جوف اللیل الآخر رواه احمد۔ وعن معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لقی الله لا یشرک به شیئا ویصلی الخمس ویصوم رمضان غفر له قلت افلا ابشرهم یا رسول الله قال دعهم یعملوا رواه احمد۔ وعنه انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن افضل الایمان قال ان تحب لله وتبغض لله وتعمل لسانک فی ذکر الله قال وماذا یا رسول الله قال وان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکره لهم ما تکره لنفسک رواه احمد۔

باب الکبائر وعلامات النفاق

وقول الله عز وجل الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرة۔ وقوله فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الی یوم یلقونه بما اخلفوا الله ما وعدوه وبما کانوا یکذبون۔ وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رجل یا رسول الله ای الذنب اکبر عند الله قال ان تدعو لله ندا وهو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل ولدک خشیة ان یطعم معک قال ثم ای قال ان تزانی حلیلة جارک فانزل الله تصدیقها والذین لا یدعون مع الله الها آخر ولا یقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق

ولا یزنون الآیۃ متفق علیہ ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس
والیمین الغموس رواہ البخاری ۔ وفی روایۃ انس وشہادۃ الزور بدل الیمین
الغموس ۔ متفق علیہ ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک
باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربا واکل مال
الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات متفق
علیہ ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزنی الزانی
حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب
الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ یرفع الناس الیہ فیھا
ابصارھم حین ینتھبھا وھو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وھو مؤمن
فایاکم ایاکم متفق علیہ ۔ وفی روایۃ ابن عباس ولا یقتل حین یقتل
وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا
وشبک بین اصابعہ ثم اخرجھا فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین
اصابعہ وقال ابوعبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان
ھذا لفظ البخاری ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایۃ المنافق ثلاث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ
مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان متفق
علیہ ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن
کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا ائتمن خان واذا حدث

كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر متفق عليه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المنافق كالشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة رواه مسلم۔ وعن صفوان بن عسال قال قال يهودى لصاحبه اذهب بنا الى هذا النبى فقال له صاحبه لا تقل نبى انه لو سمعك لكان له اربع اعين فاتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع ايات بينات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببرئ الى ذى سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تأكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا الفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعدوا فى السبت قال فقبلا يديه ورجليه[1] وقالا نشهد انك نبى قال فما يمنعكم ان تتبعونى قالا ان داؤد عليه السلام دعا ربه ان لا يزال من ذريته نبى انا نخاف ان تبعناك ان يقتلنا اليهود رواه الترمذى وابوداود والنسائى۔ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من اصل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله لا تكفره بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل والجهاد ماض مذ بعثنى الله الى ان يقاتل اخر هذه الامة الدجال لا يبطله جور جائر ولا عدل عادل والايمان بالاقدار رواه ابوداؤد۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زنى العبد خرج منه الايمان وكان فوق رأسه

---

[1] قوله فقبلا يديه ورجليه ولذلك قال فى الدر المختار طلب من عالم او زاهد ان يدفع اليه قدمه ويمكنه من قدمه ليقبله اجابه وقيل لا ۱۲

كالظلة فاذا خرج من ذلك العمل رجع اليه الايمان رواه الترمذى وابوداؤد
وعن معاذ قال اوصانى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشر كلمات قال لا تشرك
بالله شيأ وان قتلت وحرقت ولا تعقن والديك وان امراك ان تخرج من اهلك
ومالك ولا تتركن صلاة مكتوبة متعمدا فان من ترك صلاة مكتوبة متعمدا فقد برئت
منه ذمة الله ولا تشربن خمرا فانه رأس كل فاحشة واياك والمعصية
فان بالمعصية حل سخط الله واياك والفرار من الزحف وان هلك الناس
واذا اصاب الناس موت وانت فيهم فاثبت وانفق على عيالك من طولك
ولا ترفع عنهم عصاك ادبا واخفهم فى الله رواه احمد۔ وعن حذيفة
قال انما النفاق كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما اليوم فانما
هو الكفر او الايمان رواه البخارى۔

باب فى الوسوسة

وقول الله عزوجل الخناس الذى يوسوس فى صدور الناس من الجنة
والناس۔ وقوله ان الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا انما يدعو حزبه
ليكونوا من اصحٰب السعير۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتى ما وسوست به صدورها
مالم تعمل به او تتكلم متفق عليه۔ وعنه قال جاء ناس من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى النبى صلى الله عليه وسلم فسألوه
انا نجد فى انفسنا ما يتعاظم احدنا ان يتكلم به قال او قد وجدتموه
قالوا نعم قال ذاك صريح الايمان رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يأتى الشيطان احدكم فيقول من خلق كذا من

خلق کذا حتی یقول من خلق ربك فاذا بلغه فلیستعذ بالله ولینته متفق علیه
وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایزال الناس یتساءلون حتی یقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شیأ فلیقل آمنت بالله ورسله متفق علیه ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل به قرینه من الجن وقرینه من الملائکة قالوا وایاك یارسول الله قال وایای ولکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یأمرنی الا بخیر رواه مسلم ۔ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم متفق علیه ۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من بنی ادم مولود الا یمسه الشیطان حین یولد فیستهل صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنها متفق علیه ۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صیاح المولود حین یقع نزغة من الشیطان متفق علیه ۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابلیس یضع عرشه علی الماء ثم یبعث سرایاه یفتنون الناس فادناهم منه منزلة اعظمهم فتنة یجئ احدهم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیأ قال ثم یجئ احدهم فیقول ما ترکته حتی فرقت بینه وبین امرأته قال فیدنیه منه ویقول نعم انت قال الاعمش اراه قال فیلتزمه رواه مسلم
وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان قد ایس من ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم رواه مسلم ۔ وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم جاءه رجل فقال انی احدث نفسی بالشئ لان اکون حممة احب الی من ان اتکلم به قال الحمد لله الذی رد امره

الی الوسوسة رواه ابوداؤد۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمة بابن آدم وللملك لمة فاما لمة الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمة الملك فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذٰلك فلیعلم انه من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخریٰ فلیتعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء رواه الترمذی۔ وقال هذا حدیث غریب۔ وعن ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایزال الناس یتساءلون حتی یقال هذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فاذا قالوا ذٰلك فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ثم لیتفل عن یساره ثلاثا ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم رواه ابوداؤد۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یبرح الناس یتساءلون حتی یقولوا هذا اللہ خلق کل شئی فمن خلق اللہ عزوجل رواه البخاری ولمسلم قال قال اللہ عزوجل ان امتك لایزالون یقولون ما کذا ماکذا حتی یقولوا هذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ عزوجل۔ وعن عثمان بن ابی العاص قال قلت یارسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وبین قراءتی یلبسها علیّ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاك شیطان یقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ باللہ منه واتفل علی یسارك ثلاثا ففعلت ذٰلك فاذهبه اللہ عنی رواه مسلم وعن القاسم بن محمد ان رجلا سأله فقال انی اهم فی صلاتی فیکثر ذٰلك علیّ فقال له امض فی صلاتك فانه لن یذهب ذٰلك عنك حتی تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتی رواه مالك۔

باب الایمان بالقدر

وقول الله عزوجل الله خالق کل شئ۔ وقوله فعّال لما یرید وقوله ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ وقوله وما تشاؤن الا ان یشاء الله رب العالمین۔ عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الله مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة قال وکان عرشه علی الماء رواه مسلم۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل شئ بقدر حتی العجز والکیس رواه مسلم۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله علیه وسلم احتج آدم وموسی عند ربهما فحج آدم موسیٰ قال موسیٰ انت آدم الذی خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه واسجد لك ملائکته واسکنك فی جنته ثم اهبطت الناس بخطیئتك الی الارض قال آدم انت موسی الذی اصطفاك الله برسالته وبکلامه اعطاك الالواح فیها تبیان کل شئ وقربك نجیا فبکم وجدت الله کتب التوراة قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فهل وجدت فیها فعصی آدم ربه فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبه الله علیّ ان اعمله قبل ان یخلقنی باربعین سنة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فحج آدم موسی رواه مسلم۔ وعن ابن مسعود قال حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین یوما نطفة ثم یکون علقة مثل ذلك ثم یکون مضغة مثل ذلك ثم یبعث الله الیه ملکا باربع کلمات فیکتب

عملہ و اجلہ و رزقہ و شقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فو الذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ و بینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فید خلہا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فید خلہا متفق علیہ۔ وعن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیعمل عمل اھل النار وانہ من اھل الجنۃ ویعمل عمل اھل الجنۃ وانہ من اھل النار وانما الاعمال بالخواتیم متفق علیہ۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جنازۃ صبی من الانصار فقلت یا رسول اللہ طوبی ھذا عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ فقال اوغیر ذلک یا عائشۃ ان اللہ خلق للجنۃ اھلا خلقہم لہا وھم فی اصلاب ابائہم وخلق للنار اھلا خلقہم لہا وھم فی اصلاب ابائہم رواہ مسلم۔ وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اھل السعادۃ فسییسر لعمل السعادۃ واما من کان من اھل الشقاوۃ فسییسر لعمل الشقاوۃ ثم قرأ واما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الآیۃ متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک

ویکذبہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کتب علی ابن آدم نصیبہ من
من الزنا مدرک ذٰلک لا محالۃ العینان زناھما النظر والاذنان زناھما
الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناھا البطش والرجل
زناھا الخطا والقلب یھوی ویتمنی ویصدق ذٰلک الفرج ویکذبہ
وعن عمران بن حصین ان رجلین من مزینۃ قالا یا رسول اللّٰہ
ارایت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشئ قضی علیہم ومضی
فیہم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاھم بہ نبیہم
وثبتت الحجۃ علیہم فقال لا بل شئ قضی علیہم ومضی فیہم وتصدیق
ذٰلک فی کتاب اللّٰہ عزوجل ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا
وتقواھا رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قلت یا رسول اللّٰہ
انی رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوج بہ
النساء کانہ یستاذنہ فی الاختصاء قال فسکت عنی ثم قلت مثل ذٰلک فسکت عنی
ثم قلت مثل ذٰلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذٰلک فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یا ابا ھریرۃ جف القلم بما انت لاق فاختص علی ذٰلک او ذر رواہ البخاری
وعن عبد اللّٰہ ابن عمرو رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان قلوب بنی ادم کلہا بین اصبعین من
اصابع الرحمٰن کقلب واحد یصرفہ کیف یشاء ثم قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللہم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک
رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ
او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون

فیہا من جدعاء ثم یقول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذٰلک الدین القیم متفق علیہ۔ وعن ابی موسی قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سُبُحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ ملأی لا تغیضہا نفقۃ سحاء اللیل والنہار ارایتم ما انفق منذ خلق السماء والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ وکان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض ویرفع متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم یمین اللہ ملأی۔ وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذراری المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین متفق علیہ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ہو کائن الی الابد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اسنادا۔ وعن مسلم بن یسار قال سئل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن ہذہ الآیۃ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل عنہا فقال ان اللہ خلق آدم ثم مسح ظہرہ بیمینہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ہؤلاء للجنۃ وبعمل اہل الجنۃ یعملون ثم مسح ظہرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ہؤلاء للنار وبعمل اہل النار یعملون فقال رجل ففیم العمل یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنۃ استعملہ بعمل اھل الجنۃ حتی
یموت علی عمل من اعمال اھل الجنۃ فید خلہ بہ الجنۃ واذا خلق العبد
للنار استعملہ بعمل اھل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اھل النار
فید خلہ بہ النار رواہ مالک والترمذی وابوداؤد۔ وعن عبد اللہ
بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال
اتدرون ما ھذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال
للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اھل الجنۃ
واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرھم فلا یزاد فیہم ولا ینقص
منہم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء
اھل النار واسماء ابائہم وقبائلہم ثم اجمل علی اخرھم فلا یزاد فیہم ولا
ینقص منہم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد
فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اھل الجنۃ
وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اھل النار وان عمل
ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذھا ثم قال
فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر رواہ الترمذی۔
وعن ابی خزامۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت رقی
نسترقیہا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ھل ترد من قدر اللہ شیأ
قال ھی من قدر اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ۔ وعن
ابی ھریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتنازع
فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ حب الرمان
فقال ابھذا امرتم ام بھذا ارسلت الیکم انما ھلک من کان قبلکم حین

تنازعوا فی ھذا الامر عزمت علیکم عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ الترمذی۔ وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق آدم من قُبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض منھم الاحمر والابیض والاسود وبین ذٰلک والسھل والحزن والخبیث والطیب رواہ احمد والترمذی وابوداؤد۔ وعن عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیھم من نورہ فمن اصابہ من ذٰلک النور اھتدی ومن اخطأہ ضل فلذٰلک اقول جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد والترمذی۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ آمنابک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبھا الریاح ظھرا لبطن رواہ احمد۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔ وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف و مسخ وذٰلک فی المکذبین بالقدر
رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہ۔ وعنہ قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلاتعودوھم
وان ماتوا فلاتشھدوھم رواہ احمد وابوداود۔ وعن عمر
قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتجالسوا اھل القدر ولا
تفاتحوھم رواہ ابوداؤد۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم ستۃ لعنتھم ولعنھم اللّٰہ وکل نبی یجاب الزائد
فی کتاب اللّٰہ والمکذب بقدر اللّٰہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ
اللّٰہ ویذل من اعزہ اللّٰہ والمستحل لحرم اللّٰہ والمستحل من عترتی
ماحرم اللّٰہ والتارک لسنتی رواہ البیھقی فی المدخل ورزین فی کتابہ
وعن مطربن عکامس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اذا قضی اللّٰہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیھا حاجۃ رواہ احمد
والترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
قال کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھوّدانہ وینصّرانہ قیل فمن
مات صغیرا یا رسول اللّٰہ قال اللّٰہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ اماما
ابوحنیفۃ۔ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم ان اللّٰہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من
اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد۔ وعن
عائشۃ قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی
شئی من القدر سئل عنہ یوم القیامۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ
رواہ ابن ماجۃ۔ وعن ابن الدیلمی قال اتیت ابی بن کعب

فقلت له قد وقع فی نفسی شیٔ من القدر فحدثنی لعل الله ان یذ هبه
من قلبی فقال لو ان الله عزوجل عذب اهل سمواته واهل ارضه عذبهم
وهو غیر ظالم لهم ولو رحمهم کانت رحمته خیرا لهم من اعمالهم ولو انفقت
مثل احد ذهبا فی سبیل الله ما قبله الله منك حتی تؤمن بالقدر
وتعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وان ما اخطأك لم یکن لیصیبك
ولو مت علی غیر هذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد الله بن مسعود
فقال مثل ذلك قال ثم اتیت حذیفة بن الیمان فقال مثل ذلك ثم
اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلك
رواه احمد وابو داؤد وابن ماجة۔ وعن نافع ان رجلا اتی ابن
عمر فقال ان فلانا یقرأ علیك السلام فقال انه بلغنی انه قد احدث
فان کان قد احدث فلا تقرئه منی السلام فانی سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول یکون فی امتی اوفی هذه الامة خسف ومسخ اوقذف
فی اهل القدر رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة وقال الترمذی
هذا حدیث حسن صحیح غریب ۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان ذراری المؤمنین فی الجنة یکفلهم ابراهیم
رواه الحاکم فی المستدرك ۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط عن ظهره کل نسمة
هو خالقها من ذریته الی یوم القیامة وجعل بین عینی کل انسان منهم
وبیصا من نور ثم عرضهم علی آدم فقال ای رب من هؤلاء قال ذریتك
فرأی رجلا منهم فاعجبه وبیص ما بین عینیه قال ای رب من هذا
قال داؤد فقال ای رب کم جعلت عمره قال ستین سنة قال رب زده

من عمری اربعین سنة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انقضی عمر آدم الا اربعین جاءہ ملک الموت فقال آدم او لم یبق من عمری اربعون سنة قال او لم تعطها ابنك داؤد فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسی آدم فاکل من الشجرة فنسیت ذریتہ وخطأ آدم وخطأت ذریتہ رواہ الترمذی۔ وعن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریة بیضاء کانهم الذر وضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریة سوداء کانهم الحمم فقال للذی فی یمینہ الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی کتفہ الیسری الی النار ولا ابالی رواہ احمد۔ وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابو عبد اللہ دخل علیہ اصحابہ یعودونہ وهو یبکی فقالوا لہ ما یبکیك الم یقل لك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شاربك ثم اقرہ حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل قبض بیمینہ قبضة و اخری بالید الاخری وقال هذہ لهذہ وهذہ لهذہ ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا رواہ احمد۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخذ اللہ المیثاق من ظهر آدم بنعمان یعنی عرفة فاخرج من صلبہ کل ذریة ذرأها فنثرهم بین یدیہ کالذر ثم کلمهم قبلا قال الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیامة انا کنا عن هذا غافلین او تقولوا انما اشرك آباؤنا من قبل وکنا ذریة من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون رواہ احمد۔ وعن ابی بن کعب

فی قول اللہ عزوجل و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم
قال جمعهم فجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتکلموا ثم اخذ
علیهم العهد والمیثاق واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا
بلی قال فانی اشهد علیکم السموات السبع والارضین السبع واشهد
علیکم اباکم آدم ان تقولوا یوم القیامۃ لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله
غیری ولا رب غیری ولا تشرکوا بی شیئا انی سارسل الیکم رسلی
یذکرونکم عهدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی قالوا شهدنا بانک ربنا
والٰهنا لا رب لنا غیرک ولا اله لنا غیرک فاقروا بذلک ورفع علیهم
آدم علیه السلام ینظر الیهم فرأی الغنی والفقیر وحسن الصورۃ
ودون ذلک فقال رب لولا سوّیت بین عبادک قال انی احببت ان
اشکر ورأی الانبیاء فیهم مثل السرج علیهم النور خصوا بمیثاق
آخر فی الرسالۃ والنبوۃ وهو قوله تبارک وتعالی واذ اخذنا من النبیین
میثاقهم الی قوله عیسی بن مریم کان فی تلک الارواح فارسله الی
مریم علیها السلام فحُدِّث عن ابیّ انه دخل من فیها رواه احمد۔
وعن ابی الدرداء قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم نتذاکر ما یکون اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا
سمعتم بجبل زال عن مکانه فصدقوه واذا سمعتم برجل تغیر
عن خلقه فلا تصدقوا به فانه یصیر الی ما جبل علیه رواه احمد۔
وعن ام سلمۃ قالت یا رسول اللہ لا یزال یصیبک فی کل عام وجع
من الشاۃ المسمومۃ التی اکلت قال ما اصابنی شئ منها الا وهو مکتوب
علیّ وآدم فی طینته رواه ابن ماجۃ۔

باب اثبات عذاب القبر

وقول الله عز وجل ربنا امتنا اثنتين واحييتنا اثنتين ـ وقوله النار يعرضون عليها غدوا وعشيا ويوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب ـ وقوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ویضل الله الظالمین ویفعل الله ما یشاء ـ وعن البراء بن عازب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المسلم اذا سئل فی القبر یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلک قوله یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ وفی روایة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت نزلت فی عذاب القبر یقال له من ربک فیقول ربی الله ونبیی محمد متفق علیه ـ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه یسمع قرع نعالهم اتاه ملکان فیقعدانه فیقولان ما کنت تقول فی هذا الرجل لمحمد فاما المؤمن فیقول اشهد انه عبد الله ورسوله فیقال له انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک الله به مقعدا من الجنة فیراهما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال له ما کنت تقول فی هذا الرجل فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال له لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربة فیصیح صیحة یسمعها من یلیه غیر الثقلین رواه البخاری وروی مسلم نحوه ـ وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احدکم اذا مات عرض علیه مقعده بالغداۃ والعشی ان کان

من اهل الجنۃ فمن اهل الجنۃ وان کان من اهل النار فمن اهل النار فیقال هذا مقعدك حتی یبعثك الله الیه یوم القیامۃ متفق علیه۔ وعن عائشۃ رضی الله عنها ان یهودیۃ دخلت علیها فذکرت عذاب القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشۃ رسول الله صلی الله علیه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشۃ فما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد صلی صلاۃ الا تعوذ بالله من عذاب القبر متفق علیه۔ وعن زید بن ثابت قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حائط لبنی النجار علی بغلۃ له ونحن معه اذ حادت به فکادت تلقیه واذا اقبر ستۃ او خمسۃ فقال من یعرف اصحاب هذه الا قبر قال رجل انا قال فمتی ما توا قال فی الشرك فقال ان هذه الامۃ تبتلی فی قبورها فلولا ان لا تدا فنوا لدعوت الله ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع منه ثم اقبل علینا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا نعوذ بالله من عذاب النار قال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنۃ الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنۃ الدجال رواه مسلم۔ وعن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقبر المیت اتاه ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدهما المنکر وللاٰخر النکیر فیقولان ما کنت تقول فی هذا الرجل فیقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فیقولان قد کنا نعلم انك تقول هذا ثم یفسح له فی قبره سبعون

ذراعا فی سبعین ثم ینوّر له فیه ثم یقال له نم فیقول ارجع الی اهلی فاخبرهم فیقولان نم کنومة العروس الذی لایوقظه الا احب اهله الیه حتی یبعثه الله من مضجعه ذلك وان کان منافقا قال سمعت الناس یقولون قولا فقلت مثله لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انك تقول ذلك فیقال للارض التئمی علیه فتلتئم علیه فتختلف اضلاعه فلا یزال فیها معذبا حتی یبعثه الله من مضجعه ذلك رواه الترمذی۔ وعن البراء بن عازب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یأتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربك فیقول ربی الله فیقولان له ما دینك فیقول دینی الاسلام فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولان له وما یدریك فیقول قرأت کتاب الله فآمنت به وصدقت فذلك قوله یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت الآیة قال فینادی منادٍ من السماء ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الی الجنة فیفتح قال فیاتیه من روحها وطیبها ویفتح له فیها مد بصره واما الکافر فذکر موته قال ویعاد روحه فی جسده ویأتیه ملکان فیجلسانه فیقولان من ربك فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان له ما دینك فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هاه هاه لا ادری فینادی منادٍ من السماء ان کذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الی النار قال فیأتیه من حرها وسمومها قال ویضیق علیه قبره حتی تختلف فیه اضلاعه ثم یقیض له اعمی اصم معه مرزبة من حدید لو ضرب بها جبل لصار ترابا فیضربه بها ضربة یسمعها ما بین

المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا ثم يعاد فيه الروح رواه احمد وابوداؤد۔ وعن عثمان انه كان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار فلا تبكي وتبكي من هذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الآخرة فان نجا منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رايت منظرا قط الا والقبر افظع منه رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حديث غريب۔ وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم ثم سلوا له بالتثبيت فانه الآن يسئل رواه ابوداؤد۔ وعن ابی سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسلط على الكافر فی قبره تسعة وتسعون تنينا تنهسه وتلدغه حتى تقوم الساعة لو ان تنينا منها نفخ فی الارض ما انبتت خضراء رواه الدارمی۔ وعن جابر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى سعد بن معاذ حين توفی فلما صلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع فی قبره وسوی عليه سبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبحنا طويلا ثم كبر فكبرنا فقيل يا رسول الله لم سبحت ثم كبرت قال لقد تضايق على هذا العبد الصالح قبره حتى فرجه الله عنه رواه احمد۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذی تحرك له العرش وفتحت له ابواب السماء وشهده سبعون الفا من الملائكة لقد ضم ضمة ثم فرج عنه رواه النسائی۔

وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطیبا فذکر فتنۃ القبر التی یفتن فیہا المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون
ضجۃ رواہ البخاری ھکذا وزاد النسائی حالت بینی وبین ان افھم
کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل
قریب منی ای بارک اللہ فیک ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی آخر قولہ قال قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من
فتنۃ الدجال۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا دخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبھا
فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجۃ۔ وعن
ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یصیر الی القبر
فیجلس الرجل فی قبرہ غیر فزع ولا مشغوب ثم یقال فیم کنت فیقول
کنت فی الاسلام فیقال ما ھذا الرجل فیقول محمد رسول اللہ جاءنا
بالبینات من عند اللہ فصدقناہ فیقال لہ ھل رایت اللہ فیقول
ماینبغی لاحد ان یری اللہ فیفرج لہ فرجۃ قبل النار فینظر الیہ
یحطم بعضھا بعضا فیقال لہ انظر الی ما وقاک اللہ ثم یفرج لہ فرجۃ
قبل الجنۃ فینظر الی زھرتھا وما فیھا فیقال لہ ھذا مقعدک
علی الیقین کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالیٰ ویجلس
الرجل السوء فی قبرہ فزعا مشغوبا فیقال لہ فیم کنت فیقول
لا ادری فیقال لہ ما ھذا الرجل فیقول سمعت الناس یقولون قولا
فقلتہ فیفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتھا وما فیھا
فیقال لہ انظر الی ما صرف اللہ عنک ثم یفرج لہ فرجۃ الی النار

فينظر اليهما يحطم بعضها بعضا فيقال له هذا مقعدك على الشك كنت وعليه
مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالىٰ رواه ابن ماجة۔

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

وقول الله عزوجل واعتصموا بحبل الله جميعا وقوله لقد كان
لكم فى رسول الله اسوة حسنة وقوله قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى
يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم وقوله وما آتٰكم
الرسول فخذوه وما نهٰكم عنه فانتهوا وقوله ومن يطع الله والرسول
فاولٰئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء
والصٰلحين وقوله من يطع الرسول فقد اطاع الله. عن عائشة
رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث فى امرنا
هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه۔ وعن جابر رضى الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان خير الحديث كتاب الله
وخير الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة رواه مسلم
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابغض
الناس الى الله ثلاثة ملحد فى الحرم ومبتغ فى الاسلام سنة الجاهلية
ومطلب دم امرئ مسلم بغير حق ليهريق دمه رواه البخارى۔ وعن
ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امتى يدخلون
الجنة الا من ابى قيل ومن ابى قال من اطاعنى دخل الجنة ومن عصانى
فقد ابى رواه البخارى۔ وعن جابر قال جاءت ملائكة الى النبى
صلى الله عليه وسلم وهو نائم فقالوا ان لصاحبكم هذا مثلا فاضربوا له

مثلاً قال بعضہما انہ نائم وقال بعضہم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا مثلہ کمثل رجل بنی دارا وجعل فیہا مأدبۃ وبعث داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبۃ ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یأکل من المأدبۃ فقالوا اوّلوھا لہ یفقہہا قال بعضہم انہ نائم وقال بعضہم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ ومن عصی محمدا فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس رواہ البخاری۔ وعن انس قال جاء ثلاثۃ رھط الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألون عن عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اخبروابہا کانہم تقالوھا فقالوا این نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر فقال احدھم اما انا فاصلی اللیل ابدا وقال الآخر انا اصوم النہار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء فلا اتزوّج ابدا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی متفق علیہ۔ وعن عائشۃ قالت صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیأ فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذٰلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام یتنزھون عن الشئ اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدھم لہ خشیۃ متفق علیہ۔ وعن رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یؤبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا

كان خيرا فتركوه فنقصت قال فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشئ من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئ من رأيي فانما انا بشر رواه مسلم وعن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما مثلى ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم انى رايت الجيش بعينيّ وانى انا النذير العريان فالنجاء النجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا على مهلهم فنجوا وكذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل من اطاعنى فاتبع ما جئت به ومثل من عصانى وكذب ما جئت به من الحق متفق عليه۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلى كمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التى تقع فى النار يقعن فيها وجعل يحجزهن ويغلبنه فيقتحمن فيها فانا آخذ بحجزكم عن النار وانتم تقحمون فيها هذه رواية البخارى ولمسلم نحوها وقال فى آخرها قال فذلك مثلى ومثلكم انا آخذ بحجزكم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونى تقحمون فيها۔ وعن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ما بعثنى الله به من الهدى والعلم كمثل الغيث الكثير اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منها طائفة اخرى انما هى قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه فى دين الله ونفعه ما بعثنى الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك رأسا ولم يقبل هدى الله الذى ارسلت به متفق عليه۔ وعن عائشة قالت تلا رسول الله صلى الله عليه

وسلم هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات وقرأ الی وما یذکر الا اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا رایت وعند مسلم رأیتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئك الذین سماهم الله فاحذروهم متفق علیه ـ وعن عبد الله بن عمرو قال هجرت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی آیة فخرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یعرف فی وجهه الغضب فقال انما هلك من کان قبلکم باختلافهم فی الکتاب رواه مسلم وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلته رواه مسلم وروی البخاری نحوه ـ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم وعنه قال کان اهل الکتاب یقرؤن التوراة بالعبرانیة ویفسرونها بالعربیة لاهل الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تصدقوا اهل الکتاب ولا تکذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل الینا الآیة رواه البخاری ـ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواه مسلم ـ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی بعثه الله فی امة قبلی الا کان له فی امته حواریون واصحاب یأخذون بسنته ویقتدون بأمره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف

يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل رواه مسلم۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيأ ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيأ رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بدأ الاسلام غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الايمان ليأرز الى المدينة كما تأرز الحية الى جحرها متفق عليه۔ وعن ربيعة الجرشی قال اتی نبی الله صلى الله عليه وسلم فقيل له لتنم عينك وتسمع اذنك وليعقل قلبك قال فنامت عينی وسمعت اذنای وعقل قلبی قال فقيل لی سيد بنی دارا فصنع فيها مأدبة وارسل داعيا فمن اجاب الداعی دخل الدار واكل من المأدبة ورضی عنه السيد ومن لم يجب الداعی لم يدخل الدار ولم يأكل من المأدبة وسخط عليه السيد قال فالله السيد ومحمد الداعی والدار الاسلام والمأدبة الجنة رواه الدارمی۔ وعن ابی رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا الفين احدكم متكئا على اريكته يأتيه الامر من امری مما امرت به او نهيت عنه فيقول لا ادری ما وجدنا فی كتاب الله اتبعناه رواه احمد وابوداود والترمذی وابن ماجة والبيهقی فی دلائل النبوة۔ وعن المقدام بن معد يكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انی

اوتیت القرآن ومثله معه الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله کما حرم الله الا لا یحل[1] لکم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطة معاهد الا ان یستغنی عنها صاحبها ومن نزل بقوم فعلیهم ان یقروه فان لم یقروه فله ان یعقبهم بمثل قراه رواه ابوداود وروی الدارمی نحوه وکذا ابن ماجة الی قوله کما حرم الله وقال علی القاری رحمه الله الباری قوله فعلیهم[2] ان یقروه فان لم یقروه فله ان یعقبهم بمثل قراه کان فی بدء الاسلام والامر باخذ مقدار القری من مال المنزول به کرها کان من جملة العقوبات التی نسخت بوجوب الزکوة۔ وعن العرباض بن ساریة قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکته یظن ان الله لم یحرم شیأ الا ما فی هذا القرآن الا وانی والله

---

[1] قوله الا لا یحل لکم الحمار الاهلی شروع فی بیان ما ثبت بالسنة ولیس له اثر فی الکتاب علی سبیل التمثیل لا التحدید کذا قاله الطیبی وقوله ولا لقطة معاهد وجه التخصیص الاهتمام بشان المعاهد لعهده لان النفس ربما تتساهل فی لقطته لکونه کافرا کذا فی المرقات۔

[2] قوله فعلیهم ان یقروه الخ هذا کان فی بدء الاسلام فانه علیه الصلوة والسلام کان یبعث الجیوش الی الغزو وکانوا یمرون فی طریقهم باحیاء العرب لیس هناك سوق یشترون منه الطعام ولا معهم زاد فاوجب علیهم ضیافتهم لئلا ینقطعوا عن الغزو فلما قوی الاسلام وغلبت الشفقة والرحمة علی الناس نسخ الوجوب وبقی الجواز والاستحباب قاله فی المرقات۔

قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر وان اللہ لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اہل الکتاب الا باذن ولا ضرب نسائہم ولا اکل ثمارہم اذا اعطوکم الذی علیہم رواہ ابوداود۔ وعنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال رجل یا رسول اللہ کان ہذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ الا انہما لم یذکرا الصلاۃ وعن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان یدعو الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ رواہ احمد والنسائی والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ رواہ البغوی فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ہذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح۔ وعن بلال ابن الحرث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من

عمل بها من غير ان ينقص من اجورهم شيئاً ومن ابتدع بدعة
ضلالة لا يرضاها الله ورسوله كان عليه من الاثم مثل آثام من
عمل بها لا ينقص ذلك من اوزارهم شيئاً رواه الترمذي۔ وعن
عمرو بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين
ليأرز الى الحجاز كما تأرز الحية الى جحرها وليعقلن الدين من الحجاز
معقل الاروية من رأس الجبل ان الدين بدأ غريباً وسيعود كما
بدأ فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما افسد الناس من
بعدي من سنتي رواه الترمذي۔ وعن عبد الله بن عمرؓ
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على امتي كما اتى
على بني اسرائيل حذو النعل بالنعل حتى ان كان منهم من اتى
امه علانية لكان في امتي من يصنع ذلك وان بني اسرائيل تفرقت
على ثنتين وسبعين ملة وتفترق امتي على ثلاث وسبعين
ملة كلهم في النار الا ملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال
ما انا عليه واصحابي رواه الترمذي وفي رواية احمد وابي داود
عن معاوية ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي
الجماعة وانه سيخرج في امتي اقوام تتجارى بهم تلك الاهواء
كما يتجارى الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا مفصل الا دخله
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله لا يجمع امتي او قال امة محمد على ضلالة ويد الله على
الجماعة ومن شذ شذ في النار رواه الترمذي۔ وعنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانه

من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجۃ۔ وعنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبك غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلك من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسك بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب الزھد لہ۔ وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسی حیا ماوسعہ الا اتباعی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من اکل طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ ان ھذا الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی رواہ الترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم فی زمان من ترك منکم عشر ما امر بہ ھلك ثم یأتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی۔ وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ھدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ ما ضربوہ لك الا جدلا بل ھم قوم خصمون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ۔ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم

فان قوما شددوا على انفسهم فشدد الله عليهم فتلك بقاياهم في الصوامع
والديار رهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم رواه ابوداؤد۔ وعن
ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل القرآن على خمسة
اوجه حلال وحرام ومحكم ومتشابه وامثال فاحلوا الحلال وحرموا
الحرام واعملوا بالمحكم وآمنوا بالمتشابه واعتبروا بالامثال هذا لفظ المصابيح
وروى البيهقي في شعب الايمان ولفظه فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام
واتبعوا المحكم۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الامر ثلاثة امر بين رشده فاتبعه وامر بين غيه فاجتنبه وامر
اختلف فيه فكله الى الله عز وجل رواه احمد۔ وعن معاذ بن جبل
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ذئب الانسان
كذئب الغنم يأخذ الشاذة والقاصية والناحية واياكم والشعاب وعليكم
بالجماعة والعامة رواه احمد۔ وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه رواه
احمد وابوداود۔ وعن مالك بن انس مرسلا قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله
وسنة رسوله كذا في المؤطا۔ وعن غضيف بن الحرث الثمالی قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها
من السنة فتمسك بسنة خير من احداث بدعة رواه احمد۔ وعن
حسان قال ما ابتدع قوم بدعة في دينهم الا نزع الله من سنتهم مثلها
ثم لا يعيدها اليهم الى يوم القيامة رواه الدارمی۔ وعن ابراهيم
بن ميسرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وقر صاحب بدعة

فقد أعان على هدم الاسلام رواه البیهقی فی شعب الایمان مرسلا
وعن ابن عباس قال من تعلم کتاب الله ثم اتبع ما فیه هداه الله
من الضلالة فی الدنیا ووقاه یوم القیامة سوء الحساب وفی روایة قال
من اقتدی بکتاب الله لا یضل فی الدنیا ولا یشقی فی الآخرة ثم تلا هذه
الآیة فمن اتبع هدای فلا یضل ولا یشقی رواه رزین۔ وعن ابن مسعود
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ضرب الله مثلا صراطا مستقیما
وعن جنبتی الصراط سوران فیهما ابواب مفتحة وعلی الابواب ستور
مرخاة وعند رأس الصراط داع یقول استقیموا علی الصراط ولا تعوجوا
وفوق ذلك داع یدعو کلما هم عبد ان یفتح شیأ من تلك الابواب
قال ویحك لا تفتحه فانك ان تفتحه تلجه ثم فسره فاخبر ان الصراط
هو الاسلام وان الابواب المفتحة محارم الله وان الستور المرخاة
حدود الله وان الداعی علی رأس الصراط هو القرآن وان الداعی
من فوقه هو واعظ الله فی قلب کل مؤمن رواه رزین ورواه احمد
والبیهقی فی شعب الایمان عن النواس بن سمعان وکذا الترمذی عنه
الا انه ذکر اخصر منه۔ وعن ابن مسعود قال من کان مستنا
فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیه الفتنة اولئك اصحاب
محمد صلی الله علیه وسلم کانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها
علما واقلها تکلفا اختارهم الله لصحبة نبیه ولاقامة دینه فاعرفوا
لهم فضلهم واتبعوهم علی اثرهم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقهم
وسیرهم فانهم کانوا علی الهدی المستقیم رواه رزین۔ وعن
جابر ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم

بنسخة من التوراة فقال یارسول اللہ هذہ نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ ووجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتغیر فقال ابوبکر ثکلتك الثواکل ماتری مابوجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فنظر عمر الی وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسوله رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والذی نفس محمد بیدہ لوبدالکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولوکان حیا وادرك نبوتی لاتبعنی رواہ الدارمی. وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کلامی[له] لاینسخ کلام اللہ وکلام اللہ

[له] قوله کلامی لاینسخ کلام اللہ الخ انما یجوز النسخ بالکتاب والسنة متفقا ومختلفا فیجوز نسخ الکتاب بالکتاب والسنة وکذا یجوز نسخ السنة بالسنة والکتاب فهی اربع صور عندنا ای نسخ الکتاب بالکتاب ونسخ السنة بالسنة ونسخ الکتاب بالسنة ونسخ السنة بالکتاب خلافا للشافعی فی المختلف فلایجوز عندہ الا نسخ الکتاب بالکتاب والسنة بالسنة قلنا لما کان النسخ بیان مدة الحکم المطلق جاز ان یبین اللہ مدة کلام رسوله او رسوله مدة کلام ربه وقوله صلی اللہ علیه وسلم کلامی لاینسخ کلام اللہ یؤید ظاهرا مذهب الشافعی ولکن المراد به ما قوله اجتهادا او رأیا هذا کلامه صلی اللہ علیه وسلم لا ینسخ کلام اللہ وغیرہ من الاحادیث الثابتة بالوحی یکون ناسخا للکتاب ویؤیدہ قوله صلی اللہ علیه وسلم کنسخ القرآن فی الحدیث الآتی علی معنی نسخ الاحادیث القرآن باضافة المصدر الی المفعول فمثاله نسخ الوصیة

ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا رواہ الدارقطنی۔ وقال الشیخ فی اللمعات وقد ثبت عند الحنفیۃ ان الحدیث یکون ناسخا للکتاب فالمراد بکلامی فی ھذا الحدیث ای ما اقولہ اجتہادا ورأیا ولو حمل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم کنسخ القرآن فی الحدیث الآتی علی معنی نسخ الاحادیث القرآن باضافۃ المصدر الی المفعول لثبت الحدیث ناسخا للکتاب۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

للوالدین والاقربین بقولہ علیہ السلام لاوصیۃ لوارث واجیب بان الناسخ انما ھو آیۃ المیراث وفیہ بحث اذ الکلام فی الوصیۃ لافی مقدار الموصی بہ ومن ھذا القبیل قولہ علیہ السلام نحن معاشر الانبیاء لانورث ھذا ھو النوع الاول والنوع الثانی وکلام اللہ ینسخ کلامی وھذا یؤید مذھب ابی حنیفۃ فی الجواز خلافا للشافعی ومثالہ نسخ التوجہ الی بیت المقدس فانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان متوجھا الی الکعبۃ ثم تحول الی بیت المقدس بالسنۃ ثم نسخ بقولہ تعالی فول وجھک شطر المسجد الحرام والنوع الثالث وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا وھذا لاخلاف فیہ کآیات المسالمۃ بآیات القتال بقی فی الحدیث قسم رابع وھو نسخ السنۃ بالسنۃ وجوازہ متفق علیہ ومثالہ کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الافزوروھا فاجتمع فی ھذا الحدیث الناسخ والمنسوخ وھو مستفاد من الحدیث الآتی وھو قولہ احادیثنا ینسخ بعضھا بعضا التقطتہ من نور الانوار وقمر الاقمار واللمعات والمرقات وقال فی ردالمحتار اختلفوا فی سجود الملائکۃ قیل کان للہ تعالی والتوجہ الی آدم للتشریف کاستقبال الکعبۃ وقیل بل لآدم علی وجہ التحیۃ والاکرام ثم نسخ بقولہ علیہ السلام لوامرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا تاتارخانیہ قال فی تبیین المحارم

ان احادیثنا ینسخ بعضہا بعضا کنسخ القرآن رواہ الدارقطنی۔ وعن ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنہا رواہ الدارقطنی۔

کتاب العلم

وقول اللہ عزوجل فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون وقولہ ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا وقولہ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون وقولہ یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات وقولہ رب زدنی علما۔ عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ البخاری۔ وعن سمرۃ بن جندب والمغیرۃ بن شعبۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فھو احد الکاذبین رواہ مسلم۔ وعن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ

والصحیح الثانی ولم یکن عبادۃ لہ بل تحیۃ واکراما ولذا امتنع عنہ ابلیس وکان جائزا فیما مضی کما فی قصۃ یوسف قال ابومنصور الماتریدی وفیہ دلیل علی نسخ الکتاب بالسنۃ ۱۲

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا رواہ مسلم۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحسد الا فی اثنتین رجل اٰتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اٰتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن یسّر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول الناس یقضی علیہ یوم القیامۃ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا فقال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرء القرآن فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القرآن قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرأت القرآن لیقال ھو قاری فقد قیل ثم

امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار ورجل وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال ماترکت من سبیل تحب ان ینفق فیہا الا انفقت فیہا لک قال کذبت ولکنک فعلت لیقال ہو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ ثم القی فی النار رواہ مسلم ۔ وعن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤساجہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق علیہ ۔ وعن شقیق قال کان عبداللہ بن مسعود یذکر الناس فی کل خمیس فقال لہ رجل یا ابا عبدالرحمن لوددت انک ذکرتنا فی کل یوم قال اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان املکم وانی اتخولکم بالموعظۃ کما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بہا مخافۃ السآمۃ علینا متفق علیہ ۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادہا ثلاثا حتی تفہم عنہ واذا اتی علی قوم فسلم علیہم سلم علیہم ثلاثا رواہ البخاری ۔ وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ ابدع بی فاحملنی فقال ما عندی فقال رجل یا رسول اللہ انا ادلہ علی من یحملہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ رواہ مسلم ۔ وعن جریر قال کنا فی صدر النہار عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ قوم عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عامتہم من مضر بل کلہم من مضر فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رأی بہم من الفاقۃ

فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن واقام فصلى ثم خطب فقال يا ايها الناس
اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس واحدة الى آخر الآية ان الله كان عليكم
رقيبا والآية التى فى الحشر اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق
رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتى قال
ولو بشق تمرة قال فجاء رجل من الانصار بصرة كادت كفه تعجز عنها بل
قد عجزت ثم تتابع الناس حتى رأيت كومين من طعام وثياب حتى رأيت
وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهلل كانه مذهبة فقال رسول الله
عليه وسلم من سن فى الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها
من بعده من غير ان ينقص من اجورهم شئ ومن سن فى الاسلام سنة
سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غير ان ينقص
من اوزارهم شئ رواه مسلم. وعن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما الا كان على ابن آدم الاول
كفل من دمها لانه اول من سن القتل متفق عليه. وعن كثير
بن قيس قال كنت جالسا مع ابى الدرداء فى مسجد دمشق فجاءه
رجل فقال يا ابا الدرداء انى جئتك من مدينة الرسول صلى الله
عليه وسلم لحديث بلغنى انك تحدث عن رسول الله عليه وسلم
ما جئت لحاجة قال فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة
وان الملائكة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم ليستغفر له من
فى السموات ومن فى الارض والحيتان فى جوف الماء وان فضل العالم
على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء

ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة والدارمي۔
وعن ابی امامة الباهلی قال ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم رجلان احدهما عابد والآخر عالم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل العالم على العابد كفضلي على ادناكم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته واهل السموات والارض حتى النملة فی جحرها وحتى الحوت ليصلون على معلم الناس الخير رواه الترمذي وروى الدارمي عن مكحول مرسلا ولم يذكر رجلان وقال فضل العالم على العابد كفضلي على ادناكم ثم تلا هذه الآية انما يخشى الله من عباده العلماء وسرد الحديث الى آخره۔ وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الناس لكم تبع وان رجالا يأتونكم من اقطار الارض يتفقهون فی الدين فاذا اتوكم فاستوصوا بهم خيرا رواه الترمذي۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكلمة الحكمة ضالة الحكيم فحيث وجدها فهو احق بها رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب وابراهيم بن الفضل الراوی يضعف فی الحديث۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد رواه الترمذي وابن ماجة۔ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجواهر واللؤلؤ والذهب رواه ابن ماجة وروى البيهقي فی شعب الايمان الى قوله مسلم وقال هذا حديث متنه مشهور واسناده

ضعیف وقد روی من اوجہ کلہا ضعیف۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین رواہ الترمذی۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع رواہ الترمذی والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیامۃ فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم رواہ امامنا ابو حنیفۃ۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یشبع المؤمن من خیر یسمعہ حتی یکون منتہاہ الجنۃ رواہ الترمذی۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار رواہ احمد وابو داود والترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن انس۔ وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ العلماء اولیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحہا رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا

فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ ثلاث لا یغل
علیھن قلب مسلم اخلاص العمل للہ والنصیحۃ للمسلمین ولزوم
جماعتھم فان دعوتھم تحیط من ورائھم رواہ الشافعی والبیھقی فی
المدخل ورواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ والدارمی عن
زید بن ثابت الا ان الترمذی وابا داود لم یذکرا ثلاث لا یغل علیھن
الی آخرہ۔ وعن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیأ فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی لہ
من سامع رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ الدارمی عن ابی الدرداء
وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا
الحدیث عنی الا ما علمتم فمن کذب علیّ متعمدا فلیتبوّأ مقعدہ من النار رواہ
الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن مسعود وجابر ولم یذکرا اتقوا الحدیث عنی
الا ما علمتم وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن
برأیہ فلیتبوّأ مقعدہ من النار وفی روایۃ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوّأ مقعدہ
من النار رواہ الترمذی وعن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ رواہ الترمذی
وابوداؤد۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المراء فی القرآن کفر رواہ احمد وابوداؤد۔ وعن
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قوما یتدارؤن فی القرآن فقال انما ھلک من کان قبلکم
بھذا ضربوا کتاب اللہ بعضہ ببعض وانما نزل کتاب اللہ یصدق
بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض فما علمتم منہ فقولوا وما جھلتم

فکلوہ الی عالمہ رواہ احمد وابن ماجۃ۔ وعن ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل القرآن علی سبعۃ احرف لکل
آیۃ منہا ظہر وبطن ولکل حد مطلع رواہ البغوی فی شرح السنۃ۔ وعن
عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم ثلاثۃ آیۃ
محکمۃ اوسنۃ قا[redacted]و فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فہو فضل
رواہ ابوداود وابن ماجۃ۔ وعن عوف بن مالک الاشجعی قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایقص الا امیر او مأمور او مختال
رواہ ابوداود ورواہ الدارمی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
وفی روایتہ او مراء بدل او مختال۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ
ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ رواہ
ابوداود۔ وعن معاویۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عن الاغلوطات رواہ ابوداود۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس
فانی مقبوض رواہ الترمذی۔ وعن ابی الدرداء قال کنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فشخص ببصرہ الی السماء ثم قال ہذا اوان یختلس
فیہ العلم من الناس حتی لایقدروا منہ علی شیء رواہ الترمذی۔
وعن ابی ہریرۃ روایۃ یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل
یطلبون العلم فلایجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ رواہ الترمذی
وفی جامعہ قال ابن عیینۃ انہ مالک بن انس ومثلہ عن عبد الرزاق
قال اسحٰق بن موسی وسمعت ابن عیینۃ انہ قال ہو العمری الزاہد

واسمہ عبد العزیز ابن عبد اللہ ۔ وعنــــہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لوکان الدین معلقا بالثریا لتناولہ رجل من
فارس متفق علیہ روی الطبرانی عن قیس بن سعد بن عبادۃ نحوہ وفی
روایتہ لوکان العلم بدل لوکان الدین وقال الحافظ السیوطی ھذا الحدیث
الذی رواہ الشیخان اصل صحیح یعتمد علیہ فی ال[redacted] لابی حنیفۃ
وھو متفق علی صحتہ وفی حاشیۃ الشبراملسی علی المواھب عن العلامۃ
الشامی تلمیذ الحافظ السیوطی قال ما جزم بہ شیخنا من ان اباحنیفۃ
ھو المراد من ھذا الحدیث ظاھر لاشک فیہ لانہ لم یبلغ من ابناء فارس
فی العلم مبلغہ احد ۔ وعنـــہ فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ
سنۃ من یجدد لھا دینھا رواہ ابوداود ۔ وعن ابراھیم ابن عبدالرحمٰن
العذری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ھذا العلم من کل
خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتأویل الجاھلین
رواہ البیھقی فی کتاب المدخل ۔ وعن الحسن مرسلا قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاءہ الموت وھو یطلب العلم لیحیی
بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ رواہ الدارمی
وعنــہ مرسلا قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجلین
کانا فی بنی اسرائیل احدھما کان عالما یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم
الناس الخیر والآخر یصوم النھار ویقوم اللیل ایھما افضل قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فضل ھذا العالم الذی یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم
الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النھار ویقوم اللیل کفضلی علی ادناکم

رواہ الدارمی۔ وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی
عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین۔ وعن عکرمۃ ان ابن عباس قال
حدث الناس کل جمعۃ مرۃ فان ابیت فمرتین فان اکثرت فثلاث مرات
ولا تمل الناس ھذا القرآن ولا الفینک تأتی القوم وھم فی حدیث من حدیثھم
فتقص علیھم فتقطع علیھم حدیثھم فتملھم ولکن انصت فاذا امروک فحدثھم
وھم یشتھونہ وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ فانی عھدت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری۔ وعن واثلۃ
بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فادرکہ
کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ کان لہ کفل من الاجر رواہ الدارمی
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما
یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا
ترکہ او مصحفا ورثہ او مسجدا بناہ او بیتا لابن السبیل بناہ او نھرا
اجراہ او صدقۃ اخرجھا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ تلحقہ من بعد موتہ
رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان۔ وعن عائشۃ انھا قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل اوحی
الی انہ من سلک مسلکا فی طلب العلم سھلت لہ طریق الجنۃ ومن سلبت
کریمتیہ اثبتہ علیھما الجنۃ وفضل فی علم خیر من فضل فی عبادۃ وملاک
الدین الورع رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ وعن ابن عباس
قال تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائھا رواہ الدارمی۔
وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین

فی مسجدہ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ اما ھؤلاء
فید عون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء
فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاھل فھم افضل وانما بعثت معلما
ثم جلس فیھم رواہ الدارمی۔ وعن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ماحد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیھا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر
دینھا بعثہ اللہ فقیھا وکنت لہ یوم القیامۃ شافعا وشھیدا۔ وعن
انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون
من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ تعالیٰ اجود جودا ثم انا
اجود بنی ادم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیامۃ
امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ۔ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال منھومان لا یشبعان منھوم فی العلم لا یشبع منہ ومنھوم فی الدنیا
لا یشبع منھا روی البیھقی الاحادیث الثلاثۃ فی شعب الایمان وقال الامام
احمد فی حدیث ابی الدرداء ھذا متن مشھور فی ما بین الناس ولیس
لہ اسناد صحیح۔ وعن عون قال قال عبد اللہ بن مسعود منھومان
لا یشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم
فیزداد رضا للرحمن واما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرأ
عبد اللہ کلا ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی قال وقال الآخر انما
یخشی اللہ من عبادہ العلماء رواہ الدارمی۔ وعن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناسا من امتی سیتفقھون
فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون نأتی الامراء فنصیب من دنیاھم

ونعتزلہم بدینینا ولایکون ذٰلک کما لایجتنی من القتاد الا الشوک کذٰلک لایجتنی من قربہم الا قال محمد بن الصباح کانہ یعنی الخطایا رواہ ابن ماجۃ۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال لوان اھل العلم صانوا العلم ووضعوہ عند اھلہ لسادوا بہ اھل زمانہم ولکنہم بذلوہ لاھل الدنیا لینالوا بہ من دنیاھم فھانوا علیہم سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جعل الھموم ھما واحدا ھم آخرتہ کفاہ اللہ ھم دنیاہ ومن تشعبت بہ الھموم احوال الدنیا لم یبال اللہ فی ای اودیتہا ھلک رواہ ابن ماجۃ ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر من قولہ من جعل الھموم الی آخرہ۔ وعن الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان تحدث بہ غیر اھلہ رواہ الدارمی مرسلا۔ وعن سفیان بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء قال الطمع رواہ الدارمی۔ وعن الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسألونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولہا ثلاثا ثم قال الا ان شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی۔ وعن ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیامۃ عالم لا ینتفع بعلمہ رواہ الدارمی۔ وعن زیاد بن حدیر قال قال لی عمر ھل تعرف ما یھدم الاسلام قال قلت لا قال یھدمہ زلۃ العالم وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمۃ المضلین رواہ الدارمی وعن

الحسن قال العلم علمان فعلم فی القلب فذالک العلم النافع وعلم علی اللسان فذالک حجۃ اللہ عزوجل علی ابن آدم رواہ الدارمی۔ وعن ابی ہریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعاءین فاما احدھما فبثثتہ فیکم واما الآخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری۔ وعن عبداللہ قال ایھا الناس من علم شیأ فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم اللہ اعلم قال اللہ تعالی لنبیہ قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین متفق علیہ۔ وعن ابن سیرین قال ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تأخذون دینکم رواہ مسلم وعن حذیفۃ قال یا معشر القراء استقیموا فقد سبقتم سبقا بعیدا وان اخذتم یمینا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدا رواہ البخاری۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جب الحزن قالوا یا رسول اللہ وما جب الحزن قال واد فی جہنم یتعوذ منہ جہنم کل یوم اربعمائۃ مرۃ قیل یا رسول اللہ ومن یدخلھا قال القراء المراؤن باعمالھم رواہ الترمذی وکذا ابن ماجۃ وزاد فیہ وان من ابغض القراء الی اللہ تعالی الذین یزورون الامراء قال المحاربی یعنی الجورۃ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یأتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ وعن

زياد بن لبيد قال ذكر النبي صلى الله عليه وسلم شيأ فقال ذاك عند اوان ذهاب العلم قلت يا رسول الله وكيف يذهب العلم ونحن نقرأ القرآن ونقرئه ابناءنا ويقرئه ابناءنا ابناءهم الى يوم القيامة فقال ثكلتك امك زياد ان كنت لاراك من افقه رجل بالمدينة اوليس هذه اليهود والنصارى يقرؤن التورٰة والانجيل لا يعملون بشئ مما فيهما رواه احمد وابن ماجة وروى الترمذي عنه نحوه وكذا الدارمي عن ابي امامة ـ وعن ابن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا العلم وعلموه الناس تعلموا الفرائض وعلموها الناس تعلموا القرآن وعلموه الناس فاني امرؤ مقبوض والعلم سيقبض وتظهر الفتن حتى يختلف اثنان في فريضة لا يجدان احدا يفصل بينهما رواه الدارمي والدارقطني ـ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل علم لا ينفع به كمثل كنز لا ينفق منه في سبيل الله رواه احمد والدارمي ـ

كتاب الطهارة

وقول الله عزوجل فيه رجال يحبون ان يتطهروا ، والله يحب المطهّرين ـ عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم رواه ابوداؤد والترمذي والدارمي ـ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح[ل] الجنة الصلاة ومفتاح الصلوٰة الطهور رواه احمد ـ وعن

ل قوله مفتاح الجنة اي مفتاح درجاتها والا فقد تقدم ان مفتاحها كلمة التوحيد ١٢ مرقات

شبیب بن ابی روح عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الصبح فقرأ الروم فالتبس علیہ فلما صلی قال ما بال اقوام یصلون معنا لا یحسنون الطھور وانما یلبس علینا القرآن اولئک رواہ النسائی۔

باب فضائل الوضوء

وقول اللہ عزوجل ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون۔ عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطھور[1] شطر الایمان والحمد للہ تملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملآن او تملأ ما بین السموات والارض والصلوۃ نور والصدقۃ برھان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقھا او موبقھا رواہ مسلم وفی روایۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تملآن ما بین السماء والارض وعن رجل من بنی سلیم قال عدھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدی او فی یدہ قال التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملأہ والتکبیر یملأ ما بین السماء والارض والصوم نصف الصبر والطھور نصف الایمان رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحو اللہ

---

[1] قولہ الطھور شطر الایمان الاظھر ان یقال انما کان شطرہ لان الایمان یحط الکبائر والصغائر والوضوء یختص بالصغائر ولابد من تقیید ھذا الوضوء عندنا ایضا بالنیۃ

به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله قال اسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلكم الرباط وفي حديث مالك بن انس فذلكم الرباط فذلكم الرباط ردده مرتين رواه مسلم وفي رواية الترمذي ثلاثا۔ وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره رواه مسلم۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب رواه مسلم۔ وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ مسلم تحضره صلاة مكتوبة فيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها الا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب ما لم يؤت كبيرة وذلك الدهر كله رواه مسلم۔ وعنه انه توضأ فافرغ على يديه ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم غسل يده اليسرى الى المرفق ثلاثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى ثلاثا ثم اليسرى ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين لا يحدث

یصیر عبادۃ مکفر السیئۃ کذا فی المرقات ۱۲

نفسه فيهما بشئ غفرله ما تقدم من ذنبه متفق عليه ولفظه للبخاری۔
وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلی رکعتين مقبلا عليهما
بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة رواه مسلم۔ وعن عمر بن الخطاب
رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد
يتوضأ فيبلغ او فيسبغ الوضوء ثم يقول اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده ورسوله وفی رواية اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية
يدخل من ايها شاء رواه مسلم وزاد الترمذی اللهم اجعلنی
من التوابين واجعلنی من المتطهرين۔ وعن ابی سعيد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فقال بعد فراغه[له] من
وضوئه سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب
اليك كتب فی رق ثم جعل فی طابع فلم يكسر الی يوم القيامة رواه النسائی
والحاكم۔ وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من توضأ فاحسن الوضوء ثم رفع بصره الی السماء ثم قال اشهد ان

له قوله فقال بعد فراغه الخ وقال فی شرح المنية الكبير من اداب الوضوء ان يقول بعد
فراغه سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شريك لك استغفرك
واتوب اليك واشهد ان محمدا عبدك ورسولك ناظرا الی السماء وان يقول عنده تمامه وفی
خلاله اللهم اجعلنی من التوابين واجعلنی من المتطهرين واجعلنی من عبادك الصالحين الذين
لا خوف عليهم ولا هم يحزنون لكن قال فی الحلية ان الوارد فی السنة بعده متصلا بما تقدم من ذكر
الشهادتين۔١٢

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ فتحت لہ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء رواہ النسائی۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی یدعون یوم القیامۃ غرا محجلین من اٰثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل[۱] غرتہ فلیفعل متفق علیہ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء رواہ مسلم۔ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقیموا ولن تحصوا واعلموا ان خیر اعمالکم الصلاۃ ولا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن رواہ مالک و احمد وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من[۲] توضأ علی طہر کتب لہ عشر حسنات رواہ الترمذی۔

---

[۱] قولہ ان یطیل غرتہ وقال فی رد المحتار من آداب الوضوء اطالۃ غرتہ وتحجیلہ وفی البحر اطالۃ الغرۃ تکون بالزیادۃ علی الحد المحدود وفی الحلیۃ والتحجیل یکون فی الیدین والرجلین وھل لہ حد لم اقف فیہ علی شیء لاصحابنا ونقل النووی اختلاف الشافعیۃ فیہ علی ثلاثۃ اقوال الاول انہ یستحب الزیادۃ فوق المرفقین والکعبین بلا توقیت الثانی الی نصف العضد والساق الثالث الی المنکب والرکبتین قال والاحادیث تقتضی ذلک کلہ اھ ونقل ط الثانی عن شرح الشرعۃ مقتصرا علیہ ۱۲

[۲] قولہ من توضأ علی طہر الخ ومن الآداب ان یتوضأ علی الوضوء قالہ فی المنیۃ وقال فی رد المحتار وانما یستحب الوضوء اذا صلی بالوضوء الاول صلوۃ او عمل عملا ما ھو المقصود من شرعیتہ کسجدۃ التلاوۃ ومس المصحف کذا فی الشرعۃ والقنیۃ ۱۲

وعن عبد الله الصنابحي قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
اذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطايا من فيه واذا استنثر
خرجت الخطايا من انفه واذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه
حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا غسل يديه خرجت الخطايا من
يديه حتى تخرج من تحت اظفار يديه فاذا مسح برأسه خرجت
الخطايا من رأسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت الخطايا
من رجليه حتى تخرج من اظفار رجليه ثم كان مشيه الى المسجد
وصلاته نافلة له رواه مالك مرسلا۔ وعن ابی هريرة ان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اتى المقبرة فقال السلام عليكم دار
قوم مؤمنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون وددت انا قد رأينا اخواننا
قالوا اولسنا اخوانك يا رسول الله قال انتم اصحابی واخواننا الذين لم
يأتوا بعد فقالوا كيف تعرف من لم يأت بعد من امتك يا رسول الله
فقال ارايت لو ان رجلا له خيل غر محجلة بين ظهرى خيل دهم بهم
الا يعرف خيله قالوا بلى يا رسول الله قال فانهم يأتون غرا محجلين
من الوضوء وانا فرطهم على الحوض رواه مسلم۔ وعن ابی الدرداء
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من يؤذن له بالسجود
يوم القيامة وانا اول من يؤذن له ان يرفع راسه فانظر الى ما بين
يدى فاعرف امتى من بين الامم ومن خلفى مثل ذلك وعن يمينى
مثل ذلك وعن شمالى مثل ذلك فقال رجل يا رسول الله كيف تعرف
امتك من بين الامم فيما بين نوح الى امتك قال هم غر محجلون من
اثر الوضوء ليس احد كذلك غيرهم واعرفهم انهم يؤتون كتبهم بايمانهم

واعر فهم تسعى بين ايديهم ذريتهم رواه احمد۔

باب مایوجب الوضوء

وقول الله عز وجل اوجاء احد منكم من الغائط عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة من احدث حتى يتوضأ متفق عليه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول رواه مسلم وعن منذر ابی يعلی الثوری عن محمد بن الحنفية قال سمعته يحدث عن ابيه قال كنت اجد مذيا فامرت المقداد ان يسأل النبی صلى الله عليه وسلم عن ذلك واستحييت ان اسأله لان ابنته عندی فسأله فقال ان كل فحل يمذی فاذا كان المنی ففيه الغسل واذا كان[1] المذی ففيه الوضوء رواه الطحاوی ورواه البخاری

---

[1] قوله واذا كان المذی ففيه الوضوء قال الطحاوی ذهب قوم الى ان غسل المذاكير واجب على الرجل اذا امذى واذا بال وخالفهم فی ذلك آخرون فقالوا لم يكن ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم على ايجاب غسل المذاكير ولكنه ليتقلص المذی فلا يخرج افلا ترى ان عليا لما ذكر عن النبی صلى الله عليه وسلم ما اوجبه عليه فی ذلك ذكر وضوء الصلوة فثبت بذلك ان ما كان سوى وضوء الصلوة مما امر به فانما كان ذلك لغير المعنى الذی وجب له وضوء الصلوة وهذا قول ابی حنيفة وابی يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى۔ ١١

ومسلم نحوه۔ وعن عائش بن انس قال سمعت علیاً علی المنبر یقول كنت رجلا مذّاءً فاردت ان اسأل النبي صلى الله عليه وسلم فاستحييت منه لان ابنته كانت تحتی فامرت عمارا فسأله فقال يكفي منه الوضوء رواه الطحاوي. وعن علی قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم من المذي فقال من المذي الوضوء ومن المني الغسل رواه الترمذي وعن سعيد بن جبير قال اذا امذى الرجل غسل الحشفة وتوضأ وضوءه للصلوة رواه الطحاوي. وعن ابن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ متفق عليه وروى الطحاوي مثله۔ وعنه قال اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم كتفا ثم مسح يده بمسح كان تحته ثم قام فصلى رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن ام سلمة رضي الله عنها انها قالت قربت الى النبي صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فاكل منه ثم قام الى الصلاة ولم يتوضأ رواه احمد۔ وعن محمد بن المنكدر قال دخلت على بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فقلت حدثيني فی شئ مما غيرت النار فقالت قلّ ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتينا الاقلينا له حبّةً تكون بالمدينة فياكل منها ويصلي ولا يتوضأ رواه الطحاوي۔ وعن ابی رافع قال اشهد لقد كنت اشوی لرسول الله صلى الله عليه وسلم بطن الشاة ثم صلى ولم يتوضأ رواه مسلم وروى الطحاوي نحوه۔ وعنه قال هديت له شاة فجعلها فی القدر فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا ابا رافع فقال شاة اهديت لنا يا رسول الله فطبختها فی القدر فقال ناولني الذراع يا ابا رافع فناولته الذراع ثم قال ناولني الذراع الآخر فناولته الذراع الآخر ثم قال

ناولنی الذراع الآخر فقال له یا رسول الله انما للشاۃ ذراعان فقال له
رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انك لو سکت لناولتنی ذراعا فذراعا
ما سکت ثم دعا بماء فتمضمض فاہ وغسل اطراف اصابعه ثم قام فصلی
ثم عاد الیهم فوجد عندهم لحما باردا فاکل ثم دخل المسجد فصلی
ولم یمس ماء رواه احمد وروی الدارمی عن ابی عبید الا انه لم یذکر
ثم دعا بماء الی آخره ۔ وعن انس بن مالك قال کنت انا وابی
وابو طلحة جلوسا فاکلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ
فقلت لهذا الطعام الذی اکلنا فقالا اتتوضأ من الطیبات لم یتوضأ منه
من هو خیر منك رواه احمد ۔ وعن سوید بن النعمان انه خرج
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصهباء
وهی من ادنی خیبر صلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا السویق
فامر به فثری فاکل رسول الله صلی الله علیه وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب
فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ رواه البخاری وروی الطحاوی
ومحمد مثله ۔ وعن جابر قال اکل النبی صلی الله علیه وسلم
ثریدا بلحم ثم صلی رواه امامنا ابو حنیفة ۔ وعن وهب بن
کیسان قال سمعت جابر بن عبد الله یقول رأیت ابا بکر الصدیق اکل
لحما ثم صلی ولم یتوضأ رواه محمد فی الموطأ ۔ وعن عبد الله انه
تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلی ولم یتوضأ رواه محمد فی الموطا ۔
وعن ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اکل لحما وخبزا فتمضمض
وغسل یدیه ثم مسحهما بوجهه ثم صلی ولم یتوضأ رواه محمد فی الموطا
وعن سعید بن ابی بردة عن ابیه قال قال ابن عمر لابی هریرة

ما تقول فی الوضوء مما غیرت النار قال توضأ منہ قال فما تقول فی الدھن والماء المسخن یتوضأ منہ فقال انت رجل من قریش وانا رجل من دوس قال یا ابا ھریرۃ لعلک تلتجئ الی ھذہ الآیۃ بل ھم قوم خصمون رواہ الطحاوی۔ وعن جابر بن عبد اللہ قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما مست النار رواہ الطحاوی والنسائی وقال الامام النووی فی شرح مسلم وھو حدیث صحیح۔ وعن جابر بن سمرۃ ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت فلا تتوضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم[1] فتوضأ من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال اصلی فی مبارک الابل قال لا رواہ مسلم۔ وعن عبد اللہ ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبناً فمضمض وقال ان لہ دسما متفق علیہ۔ وعن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوات یوم الفتح بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال لہ عمر لقد صنعت الیوم شیأ لم تکن تصنعہ فقال عمدا صنعتہ یا عمر رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد احدکم فی بطنہ شیأ فاشکل علیہ اخرج منہ شئ ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی[2] یسمع صوتا

---

[1] قولہ نعم فتوضأ الامر علی الاستحباب قالہ الشامی ۱۲

[2] قولہ حتی یسمع وفی الدر المختار مع رد المحتار ولو ایقن بالطہارۃ وشک بالحدث اوبالعکس اخذ بالیقین ۱۲

او یجد ریحا رواہ مسلم ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا وضوء الا من صوت او ریح رواہ احمد والترمذی ۔ وعن علی بن
طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ
ولا تاتوا النساء فی اعجازھن رواہ الترمذی وابوداؤد ۔ وعن معاویۃ
بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء
السہ فاذا نامت العین استطلق الوکاء رواہ الدارمی ۔ وعن علی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ
رواہ ابوداؤد وقال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا فی غیر القاعد
لما صح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون ولا یتوضؤن رواہ ابوداود
والترمذی الا انہ ذکر فیہ ینامون بدل ینتظرون العشاء حتی تخفق
رؤسہم وقال الشیخ الامام ابن الھمام رحمہ اللہ تعالی ھذا فی غیر القائم
والساجد والراکع ایضا لما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یجب الوضوء علی من نام جالسا او قائما او ساجدا حتی یضع جنبہ فانہ
اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ البیہقی وفی روایۃ لہ عن ابی ھریرۃ
نحوہ موقوفا واسنادہ جید ۔ وعن ابن عباس انہ رأی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نام وھو ساجد حتی غط او نفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول اللہ
انک قد نمت قال ان الوضوء لا یجب الا علی من نام مضطجعا فانہ اذا
اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ ابوداؤد والترمذی ۔ وعن
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیس علی من نام قائما او قاعدا وضوء حتی یضطجع جنبہ الی الارض

رواہ ابن عدی۔ وعن حذیفۃ بن الیمان قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فالتفت فاذا انا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یارسول اللہ وجب علیّ وضوء قال لاحتی تضع جنبک علی الارض رواہ ابن عدی۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ الترمذی وابوداؤد۔ وعن طلق ابن علی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مس الرجل ذکرہ بعد مایتوضأ قال وھل ھو الا بضعۃ منہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحہ ومحمد فی الموطا وقال الترمذی ھذا الحدیث احسن شئی یروی فی ھذا الباب وروی الطحاوی مثلہ وقال ھذا حدیث مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسنادہ ومتنہ واسند الی ابن المدینی انہ قال حدیث ملازم بن عمرو احسن من حدیث بسرۃ وعن عمرو بن علی الفلاس انہ قال حدیث طلق عندنا اثبت من حدیث بسرۃ بنت صفوان وقول محیی السنۃ وغیرہ حدیث بسرۃ ناسخ لان طلقا قدم فی اول سنی الھجرۃ ومتن حدیث بسرۃ رواہ ابوھریرۃ وھو متاخر الاسلام قال الشیخ الامام ابن الھمام انما یصح ان لو اثبتوا ان طلقا توفی قبل اسلام ابی ھریرۃ اورجع الی ارضہ ولم تبق لہ صحبۃ بعد ذلک ولیسوا بقادرین علی ذلک کیف وھم قد رووا عنہ حدیثا ضعیفا من مس ذکرہ فلیتوضأ وقالوا سمع منہ علیہ السلام الناسخ والمنسوخ علی ان حدیث ابی ھریرۃ ضعیف ایضا لان فی سندہ یزید بن عبد الملک ثم حدیث طلق مرجح بما تقدم عن ابن المدینی وغیرہ

وبان حدیث الرجال اقوی لانہم احفظ واضبط ولذا جعلت شہادۃ امرأتین بشہادۃ رجل وبان امر النواقض مما یحتاج الیہ الخاص والعام وقد ثبت عن علی وعمار بن یاسر وعبد اللہ بن مسعود وابن عباس وحذیفۃ بن الیمان وعمران بن حصین وابی الدرداء وسعد بن ابی وقاص انہم لایرون النقض منہ فخفاءہ عن ہؤلاء مع احتیاجہم الیہ وظہورہ لامرأۃ غیر محتاجۃ الیہ فی غایۃ البعد مع ما فیہ من مخالفۃ القیاس ففیہ الانقطاع الباطن من وجوہ انتہی ملخصا ہکذا فی الحلبی۔ وعن ابن عباس قال فی مس الذکر وانت فی الصلوۃ قال ما ابالی مسستہ او مسست انفی رواہ محمد والطحاوی۔ وعن البراء بن قیس قال سألت حذیفۃ بن الیمان عن الرجل مس ذکرہ فقال انما ہو کمسہ رأسہ رواہ محمد والطحاوی وابن ابی شیبۃ وعن قیس قال جاء رجل الی عبد اللہ بن مسعود قال انی مسست ذکری وانا فی الصلوۃ فقال عبد اللہ افلا قطعتہ ثم قال وہل ذکرک الا کسائر جسدک رواہ محمد۔ وعن قیس بن ابی حازم قال جاء رجل الی سعد بن ابی وقاص قال ایحل لی ان امس ذکری وانا فی الصلوۃ فقال ان علمت ان منک بضعۃ نجسۃ فاقطعہا رواہ محمد والطحاوی وروی الطبرانی فی الکبیر نحوہ ورجالہ موثقون قالہ فی مجمع الزوائد۔ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضأ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال صاحب المشکاۃ قال الترمذی لایصح عند اصحابنا بحال اسناد عروۃ عن عائشۃ قال الطیبی ہذا الکلام لا یصح بحال لان فی الصحیحین سماع عروۃ عن عائشۃ اکثر من ان

یحصی فانہ کان تلیذھا انتہی وایضا قال صاحب المشکاۃ لا یصح اسناد
ابراھیم التیمی عنہا وقال ابوداود ھذا مرسل وابراھیم التیمی لم
یسمع عن عائشۃ لکن لا بأس بہ لان المرسل حجۃ عندنا وعند الجمہور
وروی البزار فی مسندہ باسناد حسن مثلہ۔ وعنہا قالت کنت انام
بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد
غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتہما قالت والبیوت یومئذ لیس
فیہا مصابیح رواہ محیی السنۃ وروی البخاری ومسلم والنسائی نحوہ۔
وقال الزیلعی واسناد النسائی علی شرط الصحیح۔ وعنہا قالت کنت
نائمۃ الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففقدتہ من اللیل
فلمستہ بیدی فوقعت یدی علی قدمیہ وھو ساجد وھو یقول اعوذ
برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی
ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ محیی السنۃ وروی مسلم نحوہ
وعن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب خرج الی الصلوۃ فقبلتہ
امرأتہ فصلی ولم یتوضأ رواہ عبد الرزاق۔ وعن ابن عباس قال
ما ابالی قبلتہا اوشممت ریحانا رواہ عبد الرزاق۔ وعن علی بن
ابی طالب قال اللمس ھو الجماع ولکن اللہ کنی عنہ رواہ ابن ابی شیبہ
وابن جریر وروی محیی السنۃ عن مجاھد وقتادۃ مثلہ۔ وعن ابن عباس
فی قولہ اولامستم النساء قال ھو الجماع رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر۔
وعن الحسن قال الملامسۃ الجماع رواہ ابن ابی شیبۃ۔ وعن
عمر بن عبد العزیز عن تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الوضوء من کل دم سائل رواہ الدارقطنی وقال صاحب المشکوۃ

قال الدارقطني عمر بن عبد العزيز لم يسمع من تميم الداري ولا رآه قال الشيخ الامام ابن الهمام لا بأس به لان المرسل عندنا وعند جمهور العلماء حجة انتهى ثم قال الدارقطني فيه يزيد بن خالد ويزيد ابن محمد مجهولان والجواب عنه انه روي من طرق يقوي بعضها بعضا فارتقى الى مرتبة الحسن وروى ابن عدي في كامله عن زيد مثله مرفوعا وقال الشيخ الدهلوي في فتح المنان يزيد بن خالد ويزيد بن محمد قد اختلف فيهما وقد وثقوه كما في الكاشف للذهبي والمجهول مجهول العين وهو من لم يرو عنه غير واحد ولم يوثق ومن روى عنه اثنان او اكثر فهو ليس بمجهول وعن حسين المعلم بسنده الى معدان بن ابي طلحة عن ابي الدرداء ان النبي صلى الله عليه وسلم قاء فتوضأ قال فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فذكرت ذلك له فقال صدق انا صببت له وضوءه رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وقال الترمذي هو اصح شئ في هذا الباب وقد قال الحاكم هو على شرطهما ـ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضحك في الصلوة قهقهة فليعد الوضوء والصلاة رواه ابن عدي في الكامل ـ وفي رواية للدارقطني عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا قهقه في الصلوٰة اعاد الوضوء واعاد الصلوة وعن معبد بن ابي معبد الخزاعي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما هو في الصلوٰة اذ اقبل اعمى يريد الصلوة فوقع في زبية فاستضحك القوم فقهقهوا فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان منكم قهقه فليعد الوضوء والصلوة رواه[1] امامنا ابوحنيفة ... والطبراني

[1] قوله رواه فهذا الحديث في مسند الامام مسند مرسل ورجال كتب الآثار ثقات

وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن عدی وابو داؤد فی مراسیلہ نحوہ۔ ورجال
روایۃ عبد الرزاق رجال الصحیحین کذا فی نصب الرایہ۔ وعن معاذ بن جبل
قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا
لقی امرأۃ ولیس بینہما معرفۃ فلیس یاتی الرجل الی امرأتہ شیئاً الاقد اتی
ھو الیہا الا انہ لم یجامعہا قال فانزل اللہ اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل
ان الحسنات یذھبن السیأت ذٰلک ذکری للذاکرین فامرہ ان یتوضأ
ویصلی قال معاذ فقلت یا رسول اللہ اھی لہ خاصۃ ام للمؤمنین عامۃ قال
بل للمؤمنین عامۃ رواہ الترمذی قال صاحب البدائع ھذا حدیث
فیہ دلیل علی ان المباشرۃ الفاحشۃ تنقض الوضوء۔

باب آداب الخلاء

وقول اللہ عزوجل فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین
عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
اتیتم الغائط فلا تستقبلوا[1] القبلۃ ولا تستدبروھا ولکن شرقوا او غربوا
متفق علیہ قال الشیخ الامام صدر الشریعۃ رحمہ اللہ ھذا الحدیث

مشھور ون ومعبد ھذا صحابی قالہ فی احیاء السنن ۱۲

[1] قولہ فلا تستقبلوا القبلہ ولا تستدبروھا اختلفوا فیما بینہم فی کون ھذا النہی مطلقا
او مقیدا فقال الامام الہمام ابوحنیفۃ المقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النہی عام
فلا یجوز الاستقبال ولا الاستدبار مطلقا لا فی البنیان ولا فی الفیافی وھذا مبنی علی
اصل لہ وھو ان احکام الشرع معللۃ الا نادرا حیث لم یعلم لنا علۃ وان کان فی نفس الامر

عندنا علی عمومه یستوی الصحراء والبنیان فی حرمة الاستقبال والاستدبار
لما روی عن عطاء بن یزید اللیثی قال ابو ایوب فقدمنا الشام فوجدنا

معللا ایضا فالنهی عن استقبال القبلة واستدبارها مبنی علی علة تعم الکنف والفیافی واجابوا عن الاحادیث التی وردت علی خلاف ذلك باجوبة والشافعی رحمه الله تعالی فقد علل النهی کما عللنا غیر انه قال الاستقبال والاستدبار کلاهما سواء ولکن النبی صلی الله علیه وسلم لما رخص فی الاستقبال بفعله لزم الترخص فی الاستدبار ایضا لاستواءهما فوجب الجمع بین الروایات بحمل النهی علی الفیافی والاجازة علی الکنف فیجوز استقبال القبلة واستدبارها عند قضاء الحاجة فی البنیان فهذا ناش علی اصله من حمل المطلق علی المقید ولکنا لما لم نقل به اجرینا المطلق علی اطلاقه واما احمد بن حنبل فلم یتصرف فی الحکم بتعدیته الی غیره بل اخرج الاستدبار عن عموم النهی بفعله صلی الله علیه وسلم وابقی سائر الصور تحت النهی والحاصل ان الاصل فی الاحکام لما کان ان یعلل وجب تعلیل النهی الوارد فی ذلك فسوینا بین الاستقبال والاستدبار والصحراء والبنیان وفعل الشافعی کذلك غیر انه حمل المطلق علی المقید فاخرج الکنف وکل منا ومنهم یفتقر الی الجواب عما یخالف مذهبه ولم یستثن ابن حنبل غیر الصورة الواحدة فقط جریا علی اصله المذکور من عدم التعلیل وانت تعلم ان رأی ابی ایوب الراوی یوافق رای الحنفیة حیث استغفر فی استقبال مراحیض الشام ولولا انه عم النهی عنده لما فعل ذلك وکان استغفاره لما یقع فی اول وهلة من جلوسه من استقبال القبلة وکان استغفاره هذا بقلبه اذ لیس ذالك مقام تکلم او یکون ثمه بقلبه ثم بعد الخروج منه بلسانه کذا فی الکوکب الدری ۱۲۔

مراحيض بنيت قبل القبلة فننحرف و نستغفر الله عز وجل رواه البخاری والطحاوی۔ وعن رافع بن اسحٰق انه سمع ابا ایوب الانصاریؓ وھو بمصر یقول واللہ ما ادری کیف اصنع بھذہ الکرابیس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا ذھب احدکم الی الغائط او البول فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرھا رواہ النسأی والطحاوی۔ وعن سلمان رضی اللہ عنه قال نھینا ان نستقبل القبلة لقضاء الحاجة رواہ الطحاوی وروی مسلم نحوہ۔ وعن اسامة قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نھی ان یستقبل القبلة بغائط او بول رواہ البزار وسعید ابن منصور۔ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم فاذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرھا ولا یستطیب بیمینه رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وابن حبان والطحاوی۔ وعن عبد الرحمٰن بن یزید عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال له رجل انی اظن ان صاحبکم یعلمکم حتی انه لیعلمکم کیف تأتون الغائط فقال له اجل وان شجرت انه لیفعل انه لینھانا اذا اتی احدنا الغائط ان یستقبل القبلة رواہ الطحاوی وروا ہ مسلم واحمد نحوہ۔ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من لم یستقبل القبلة ولم یستدبرھا فی الغائط کتب له حسنة ومحی عنه سیئة رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔ وعن ابی مجلز قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یبال فی قبلة المسجد رواہ ابوداؤد فی مراسیله مرسلا وعن مکحول قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یبال بابواب المساجد

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ مرسلاً۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث متفق علیہ۔ وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب واسنادہ لیس بقوی قال علی القاری ومع ھذا یعمل بہ فی فضائل الاعمال سیما وقد رواہ احمد والنسائی عنہ وروی الطبرانی عن انس نحوہ۔ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من البول واما الآخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس اوفی ظلھم رواہ مسلم۔ وعن معاذ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الملاعن الثلاثۃ البراز فی الموارد
وقارعۃ الطریق والظل رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ وعن ابی قتادۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس
فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ
متفق علیہ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایمسکن
احدکم ذکرہ بیمینہ وھو یبول ولا یتمسح من الخلاء بیمینہ
ولا یتنفس فی الاناء رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استطاب احدکم فلا یستطب
بیمینہ لیستنج بشمالہ رواہ ابن ماجۃ۔ وعن عائشۃ قالت کانت
ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمنی لطھورہ وطعامہ وکانت
یدہ الیسری لخلائہ وما کان من اذی رواہ ابوداؤد۔ وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکتحل فلیوتر من فعل فقد
احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فلیوتر من فعل فقد احسن ومن
لا فلا حرج ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاک بلسانہ فلیبتلع مَن فعل فقد
احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع
کثیبا من رمل فلیستدبرہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی ادم مَن
فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی
وعن سلمۃ بن قیس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
استجمرتَ فاَوتِرْ رواہ النسائی وقال فیہ الرخصۃ فی الاستطابۃ بحجر
واحد۔ وعن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیہ انہ سمع عبد اللہ
یقول اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الغائط وامرنی ان اٰتیہ بثلثۃ احجار

فوجدت حجرین والتمست الثالث فلم اجده فاخذت روثۃً فاتیت
بھن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال ھذہ رکس
رواہ النسائی وقال فیہ الرخصۃ فی الاستطابۃ بحجرین وروی الطحاوی
عن عبد اللّٰہ بن مسعود مثلہ وقال ففی ھذا الحدیث ما یدل علی ان
النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قعد للغائط فی مکان لیس فیہ احجار لقولہ
لعبد اللّٰہ ناولنی ثلثۃ احجار ولو کان بحضرتہ من ذلک شئی لما احتاج
الی ان یناولہ من غیر ذلک المکان فلما اتاہ عبد اللّٰہ بحجرین وروثۃ
فالقی الروثۃ واخذ الحجرین دل ذلک علی استعمالہ الحجرین وعلی انہ
قد رأی ان الاستجمار بھما یجزئ ما یجزئ منہ الاستجمار بالثلث لانہ
لوکان لایجزئ الاستجمار بما دون الثلث لما اکتفی بالحجرین ولامر عبد اللّٰہ
ان یبغیہ ثالثا ففی ترکہ ذلک دلیل علی اکتفائہ بالحجرین۔ وعن
ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث
ولا بالعظام فانھا زاد اخوانکم من الجن رواہ الترمذی والنسائی الا انہ
لم یذکر زاد اخوانکم من الجن۔ وعن رویفع بن ثابت قال قال
لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی
فاخبر الناس ان من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ
او عظم فان محمدا منہ بری رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ حسن وعن
ابن مسعود قال لما قدم وفد الجن علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالوا یا
رسول اللّٰہ انہ امتک ان یستنجوا بعظم او روثۃ او حممۃ فان اللّٰہ جعل
لنا فیھا رزقا فنھانا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ذلک رواہ ابوداؤد
وعن جابر قال نھی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یستنجی ببعرۃ او عظم

رواه احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی۔ وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال رأیت عمر بن الخطاب بال ثم[1] مسح ذکره بالتراب ثم التفت الینا فقال هکذا علمنا رواه الطبرانی[2] فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة۔ وعنه قال کان عمر بن الخطاب یبول ثم یمسح ذکره بحجر اوبغیره ثم اذا توضأ لم یمس ذکره الماء رواه عبد الرزاق۔ وعن مولی عمر یسار بن نمیر قال کان عمر اذا بال قال ناولنی شیأً استنجی به فاناوله العود اوالحجر اویاتی حائطا یمسح به اویمسه الارض ولم یکن یغسله رواه البیهقی وقال انه اصح ما فی الباب نقله فی رسائل الارکان وکذا نقل الشیخ عبد الحق۔ وعن انس

---

[1] قوله ثم مسح ذکره بالتراب الخ وفی نیل الاوطار عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا ذهب احدکم الی الغائط فلیستطب بثلاثة احجار فانها تجزئ عنه رواه احمد والنسائی وابوداؤد والدارقطنی وقال اسناده صحیح حسن وفیه ایضا وقوله فانها تجزئ عنه ای تکفیه وهو دلیل لمن قال بکفایة الاحجار وعدم وجوب الاستنجاء بالماء والیه ذهبت الشافعیة والحنفیة وبه قال ابن الزبیر وسعد بن ابی وقاص وابن المسیب وعطاء اهـ ولما ثبت کفایة الاستنجاء بالحجر فقط فی موضع الغائط فی بعض الاوقات وکان موضع البول ایضا نجسا تجب طهارته بالدلائل الشرعیة کقوله علیه السلام استنزهوا من البول ولم یغسله بالماء ثبت ایضا جواز طهارة موضع البول بالاحجار قاله فی تعلیق احیاء السنن ۱۲

[2] قوله رواه الطبرانی وفیه روح بن جناح وهو مختلف فیه ووثقه بعضهم کما فی تهذیب التهذیب ومیزان الاعتدال فسلم الاثر من الجرح ۱۲

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام
اداوۃ من ماء وعنزۃ یستنجی بالماء متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ
فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء آخر فتوضأ رواہ ابوداؤد
وروی الدارمی والنسائی معناہ وعن علی قال ان من کان قبلکم کانوا
یبعرون بعرا وانتم تثلطون ثلطا فاتبعوا الحجارۃ الماء رواہ ابن ابی شیبۃ
والبیھقی باسناد حسن۔ وعن ابی ایوب وجابر وانس ان ھذہ الآیۃ
لما نزلت فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار ان اللہ قد اثنی علیکم فی الطھور فما
طھورکم قالوا نتوضأ للصلوۃ ونغتسل من الجنابۃ ونستنجی بالماء فقال
فھو ذاک فعلیکموہ رواہ ابن ماجۃ۔ وعن انس قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابوداؤد
والنسائی والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب وقال
ابوداؤد ھذا حدیث منکر قال ابن حجر دل تصحیح الترمذی لہ
علی انہ ثبت عندہ فانجبر ما ذکرہ ابوداؤد فیکون حجۃ وفی روایۃ
ابی داؤد وضع بدل نزع وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابوداؤد۔ وعن
ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان
یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول
فلیرتد لبولہ رواہ ابوداود۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی

وابوداؤد والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ اویتوضأ فیہ فان عامۃ الوسواس منہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی الا انہما لم یذکروا ثم یغتسل فیہ اویتوضأ فیہ وعن عبد اللہ بن سرجس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی جحر رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان فان اللہ یمقت علی ذٰلک رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح[1] فرجہ رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن زید بن حارثۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل اتاہ فی اول ما اوحی الیہ فعلمہ الوضوء والصلوٰۃ فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بہا فرجہ رواہ احمد والدارقطنی۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وسمعت محمدا یعنی البخاری یقول الحسن بن علی الہاشمی الراوی منکر الحدیث

---

[1] قولہ ونضح فرجہ فی بعض کتب ارباب التصوف تسمیۃ ہذہ المسئلۃ ببل السراویل وقالوا باستحبابہ وسرہ دفع الشبہات ولم اجد ہذہ التسمیۃ فی کتب الفقہ واما من ظن خروج القطرۃ فصلوتہ باطلۃ کذا فی العرف الشذی ۱۲۔

قال۔ الطیبی مع ذلك فهو لم یشتد ضعفه لتعدد طرقه السابقة فیكون حجة فی فضائل الاعمال وعن امیمة بنت رقیقة قالت كان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عید ان تحت سریره یبول فیه باللیل رواه ابوداؤد والنسائی۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت من حدثكم ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یبول قائما فلا تصدقوه ما كان یبول الا قاعدا رواه احمد والترمذی والنسائی واسناده حسن جید وقال الترمذی حدیث عائشة احسن شئ فی هذا الباب واصح وعن عبدالرحمن بن حسنة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یده الدرقة فوضعها ثم جلس فبال الیها فقال بعضهم انظروا الیه یبول كما تبول المرأة فسمعه النبی صلی الله علیه وسلم فقال ویحك اما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل كانوا اذا اصابهم البول قرضوه بالمقاریض فنهاهم فعذب فی قبره رواه ابوداؤد وابن ماجة ورواه النسائی عنه عن ابی موسی وعن عمر قال رأنی النبی صلی الله علیه وسلم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواه الترمذی وابن ماجة قال الشیخ الامام محیی السنة رحمه الله قد صح عن حذیفة قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم سباطة قوم فبال[1] قائما متفق علیه وروی امام المذهب ابوحنیفة عنه نحوه قیل كان ذلك لعذر وعن عائشة قالت بال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام عمر خلفه بكوز من ماء فقال

---

[1] قوله فبال قائما قال العلماء یكره ان یبول قائما الا لعذر وهی كراهة تنزیه لا تحریم واما بوله صلی الله علیه وسلم فی السباطة التی بقرب الدور فقد ذكر

ماھذا یا عمر فقال ماء تتوضأ بہ قال ما امرت کلما بلت ان اتوضأ ولو فعلت لکانت سنۃ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔

باب السواک

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل وضوء رواہ مالک والشافعی والطحاوی والبیہقی فی السنن وروی الطبرانی فی الاوسط عن علی مثلہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم عند کل صلوۃ بوضوء ومع کل وضوء بسواک رواہ احمد والنسائی والحاکم فی المستدرک وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل وضوء رواہ النسائی وابن خزیمۃ فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد والبخاری تعلیقا وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع الوضوء عند کل صلوۃ رواہ ابن حبان فی صحیحہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عیاض انہ لعلہ طال علیہ مجلس حتی حفزہ البول فلم یمکنہ التباعد اھ اولما روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم بال قائما لجرح بمابضہ بھمزۃ ساکنۃ بعد المیم وباء موحدۃ وھو باطن الرکبۃ اولوجع کان بصلبہ والعرب کانت تستشفی بہ او لکونہ لم یجد مکانا للقعود او فعلہ بیانا للجواز وتمامہ فی الضیاء قالہ فی رد المختار ۱۲۔

لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بتاخیر العشاء وبالسواک عند کل صلاۃ
متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق
علی امتی لفرضت علیہم السواک مع الوضوء ولأخرت صلوۃ العشاء الآخرۃ
الی اخر نصف اللیل رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن۔
وعن جعفر بن تمام بن العباس بن عبد المطلب عن ابیہ قال ان ناساً
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلوا علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ما اراکم قلحاً استاکوا فلولا ان اشق علی امتی لامرتہم
بالسواک عند کل صلوۃ وفی روایۃ مالی اراکم تدخلون علی قلحاً
استاکوا فلولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یستاکوا عند کل صلوۃ

لہ عند کل صلوۃ قال فی رد المحتار السواک للوضوء عندنا ای سنۃ للوضوء وعند الشافعی للصلوۃ قال فی البحر وقالوا فائدۃ الخلاف تظہر فیمن صلی بوضوء واحد صلوات یکفیہ عندنا لا عندہ اھ اقول یظہر لی التوفیق بان معنی قولہم السواک للوضوء عندنا بیان ما تحصل بہ الفضیلۃ الواردۃ فیما رواہ احمد من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ بسواک افضل من سبعین صلوۃ بغیر سواک ای انہا تحصل بالاتیان بہ عند الوضوء وعند الشافعی لا تحصل الا بالاتیان بہ عند الصلوۃ فعندنا کل صلوۃ صلاہا بذلک الوضوء لہا ہذہ الفضیلۃ خلافاً لہ ولا یلزم من ہذا النفی استحبابہ عندنا لکل صلوۃ ایضاً حتی یحصل التنافی وکیف لا یستحب للصلوۃ التی ہی مناجاۃ الرب تعالی مع انہ یستحب للاجتماع بالناس وممن صرح باستحباب السواک عند الصلوۃ ایضاً الحلبی فی شرح المنیۃ الصغیر وفی التاترخانیۃ عن التتمۃ ویستحب السواک عندنا عند کل صلوۃ ووضوء فاغتنم ہذا التحریر الفرید ۱۲

او عند کل وضوء رواه امامنا ابوحنیفة مرسلا قال ابن حبان تمام الراوی ثقة تابعی ولیس هو تمام الضعیف۔ وعن شریح بن هانی قال سألت عائشة بای شئ کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیته قالت بالسواک رواہ مسلم۔ وعن حذیفة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتهجد من اللیل یشوص فاه بالسواک متفق علیہ۔ وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشر الا ان یکون المضمضة رواہ مسلم وفی روایة الختان بدل اعفاء اللحیة وروی ابوداؤد عن عمار بن یاسر مثله۔ وعنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک مطهرة للفم مرضاة للرب رواہ الشافعی واحمد والدارمی والنسأی وروی البخاری فی صحیحه بلا اسناد۔ وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المسلمین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواک والنکاح رواہ الترمذی۔ وعن عائشة رضی اللہ عنها قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایرقد من لیل ولا نهار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضأ رواہ احمد وابوداؤد۔ وعنها قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسله فابدأ به فاستاک ثم اغسله وادفعه الیه رواہ ابوداؤد۔ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجاءنی

رجلان احدھما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منھما فقیل لی کبر فدفعته الی الاکبر منھما متفق علیه ۔ وعن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما جاءنی جبریل علیه السلام قط الا امرنی بالسواک لقد خشیت ان احفی مقدم فیّ رواہ احمد ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لقد اکثرت علیکم فی السواک رواہ البخاری ۔ وعن عائشة رضی اللہ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یستن وعندہ رجلان احدھما اکبر من الآخر فاوحی الیه فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرھما رواہ ابوداؤد وعنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تفضل الصلوۃ التی یستاک لھا علی الصلاۃ التی لا یستاک لھا سبعین ضعفا رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۔ وعن ابی سلمة عن زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلاۃ ولأخرت صلاۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشھد الصلوۃ فی المسجد وسواکه علی اذنه موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوۃ الا استن ثم ردہ الی موضعه رواہ الترمذی وابوداؤد الا انه لم یذکر ولأخرت صلاۃ العشاء الی ثلث اللیل وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح ۔

باب فرائض الوضوء وسننه وآدابه

قال اللہ عزّ وجل یایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا

وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم (بالنصب) الى الكعبين۔ عن انس قال خرج عمر رضی الله عنه متقلد ا سيفه فلقيه رجل من بنی زهرة فقال اين تعمد يا عمر فقال اريدان اقتل محمدا قال وكيف تأمن من بنی هاشم وبنی زهرة وقد قتلت محمدا فقال ماارالك الاقد صبوت قال افلا ادلك على العجب ان ختنك واختك صبوا وتركا دينك فمشى عمر فاتاهما وعندهما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فی البيت فدخل فقال ما هذه الهيمنة[1] وكانوا يقرؤن طٰه قالا ما عدا حديثا تحدثناه بيننا قال فلعلكما قد صبوتما فقال له ختنه يا عمران كان الحق فی غير دينك فوثب عليه عمر فوطئه وطأ شديدا فجاءت اخته لتدفعه عن زوجها فنفحها[2] نفحة بيده فدمی وجهها فقالت وهی غضباء وان كان الحق فی غير دينك انی اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فقال عمر اعطونی الكتاب الذی هو عندكم فاقرأه وكان عمر يقرء الكتاب فقالت اخته انك رجس وانه لايمسه الا المطهرون فقم فاغتسل او توضأ[3] فقام فتوضأ ثم اخذ الكتاب

---

[1] الهيمنة: آواز نرم ۱۲ [2] قوله فنفحها نفحة ای ضربها ضربة بيده كذا فی حاشية تاريخ الخلفاء ۱۲ [3] قوله فاغتسل او توضأ الخ وقال فی التوضيح الحسن على احياء السنن اما وجه الاستدلال على الرواية الاولى فنقول ان نية الكافر لا تعتبر فلا يقال بصحة الوضوء لمس القرآن فی القصة المذكورة الا بعدم اشتراط النية وهو مذهبنا فصح وضوء عمر فی تلك الحالة على

فقرأطه الحديث رواه ابن سعد وابو يعلى والحاكم والبيهقى فى الدلائل وفى الحديث الآخر الذى اخرجه ابونعيم فى الدلائل وابن عساكر عن ابن عباس روى قول عمر بانه قال فقمت فاغتسلت فاخرجوا الى صحيفة الحديث هٰذه الروايات كلها فى تاريخ الخلفاء للامام العلامة السيوطى وروى الدارقطنى نحوه وقد جوده فى نصب الراية فقال اثران جيد ان فسانه وآخر وعن ابى هريرة وابن مسعود وابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من توضأ وذكر اسم الله فانه يطهر جسده كله ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يطهر الاموضع الوضوء رواه الدارقطنى وروى البيهقى فى السنن عن ابن عباس مثله وعن ابى بكر الصديق

مذهبنا ويلزم على مذهب من اشترط النية لصحة الوضوء عدم صحته وهو باطل كما ترى فلم يثبت اشتراط النية شرعا والحديث الموقوف فى مثل هذا المقام فى حكم الحديث المرفوع لانه مما لا يدرك بالرأے واما على الرواية الاخرى فنقول ان ذٰلك الغسل ما خلى عن الوضوء فان نفس الغسل بغير الوضوء لا يكفى لمس القرآن فصح الوضوء بغير النية بهذا الوجه ايضا وقال صاحب الهداية فالنية فى الوضوء سنة عندنا وعند الشافعى فرض لانه عبادة فلا يصح بدون النية كالتيمم ولنا انه لا يقع قربة الا بالنية ولكنه يقع مفتاحا للصلوة لوقوعه طهارة باستعمال المطهر بخلاف التيمم لان التراب غير مطهر الا فى حال ارادة الصلوة اوهو ينبئ عن القصد انتهى ۱۲ -

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ العبد فذکر اسم اللہ
طہر جسدہ کلہ وان لم یذکر لم یطہر الا ما اصابہ الماء رواہ ابن
ابی شیبۃ۔ وعن مکحول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا تطہر الرجل وذکر اسم اللہ طہر جسدہ کلہ واذا لم یذکر اسم اللہ
حین یتوضأ لم یطہر منہ الا مکان الوضوء رواہ سعید بن منصور
وعن الحسن الکوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ذکر اللہ عند الوضوء طہر جسدہ کلہ فان لم یذکر اسم اللہ
لم یطہر منہ الا ما اصاب الماء رواہ عبد الرزاق مرسلا۔ وعن عائشۃ
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مَسّ طہوراً سمی اللہ
رواہ الدارقطنی فی سننہ وفی روایۃ للبزار کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابتدأ الوضوء سمی۔ وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من
نومہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلاثا فانہ لا یدری
این باتت یدہ رواہ مسلم وروی البخاری نحوہ۔ وعن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمضمضوا واستنشقوا
والاذنان من الراس رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم
من منامہ فتوضأ فلیستنثر ثلاثا فان الشیطان یبیت علی خیشومہ
رواہ البخاری وروی مسلم نحوہ۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ
عن الوضوء فاراہ ثلاثا ثلاثا ثم قال ہکذا الوضوء فمن زاد علی ہذا

فقد اساء وتعدى وظلم رواه النسائي وابن ماجة وروى ابو داؤد معناه۔
وعن عثمان رضي الله عنه انه توضأ بالمقاعد فقال الا اريكم وضوء
رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ ثلاثا ثلاثا رواه مسلم وروى الطحاوي
نحوه قال البيهقي اعتمد الشافعي في تكرار المسح على هذا الحديث ورواية
ابي انس عن عثمان مطلقة والروايات الثابتة عنه المفسرة تدل على
ان التكرار وقع فيما عدا الراس من الاعضاء وانه مسح برأسه مرة
واحدة[1]۔ وعن الربيع بنت معوذ بن عفراء انها رأت النبي صلى الله
عليه وسلم يتوضأ قالت مسح راسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر
وصدغيه واذنيه مرة واحدة رواه الترمذي وقال قد روي من
غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح براسه مرة والعمل
على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
ومن بعدهم۔ وفي رواية للبخاري فمسح رأسه فاقبل بهما وادبر
مرة واحدة ثم غسل رجليه الى الكعبين۔ وعن عثمان قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح راسه مرة رواه ابن ماجة
وابن ابي شيبة۔ وعن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يتوضأ ثلاثا ثلاثا الا المسح مرة مرة رواه ابن ابي شيبة۔ وعن عبد الله
بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح راسه بيديه فاقبل

---

[1] قوله مرة واحدة قال صاحب الهداية قال الشافعي السنة هو التثليث بمياه مختلفة اعتبارا بالمغسول ثم قال والذي يروى من التثليث محمول عليه بماء واحد وهو مشروع على ما روي عن ابي حنيفة ۱۲

بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذى بدأ منه ثم غسل رجليه رواه الترمذى وقال هذا حديث احسن شئ فى هذا الباب واحسن وروى البخارى مثله وعن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح براسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما رواه الترمذى۔ وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح براسه واذنيه باطنهما بالسباحتين وظاهرهما بابهاميه رواه النسائى۔ وعن ابى امامة قال توضأ النبى صلى الله عليه وسلم فغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلثا ومسح برأسه وقال الاذنان من الراس رواه الترمذى۔ وعنه ذكر وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكان يمسح الماقين وقال الاذنان من الرأس رواه ابن ماجة وابوداؤد والترمذى وذكرا قال حماد لا ادرى الاذنان من الرأس من قول ابى امامة ام من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال على القارى وانت خبير بان مثل هذا لا يقال من قبل الرأى فموقوفه فى حكم المرفوع ايضا۔ وعن ابن عباس انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم يتوضأ ثلثا ثلثا ومسح برأسه واذنيه مسحة واحدة رواه ابوداؤد۔ وعن عبد الله بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاذنان من الرأس رواه ابن ماجة وروى الدارقطنى عن ابن عباس مثله۔ قال ابن القطان اسناده صحيح لاتصاله وثقة رواته وقال الزيلعى هذا امثل اسنادا فى هذا الباب وعن ابى امامة الباهلى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح اذنيه مع الرأس وقال الاذنان من الرأس رواه الطحاوى۔

وعن ربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
توضأ عندها فمسح رأسه علی مجاری الشعر ومسح صدغیه واذنیه
ظاهرهما وباطنهما رواه الطحاوی۔ وعن حمید قال رأیت
انس بن مالك توضأ فمسح اذنیه ظاهرهما وباطنهما مع رأسه
وقال ان ابن مسعود كان یأمر بالاذنین رواه الطحاوی وعن نافع
عن ابن عمر انه كان یقول الاذنان من الرأس فامسحوهما رواه الطحاوی
وعن الربیع بنت معوذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فادخل
اصبعه فی جحری اذنیه رواه ابوداؤد واحمد وابن ماجة وعن
عبد اللہ بن زید انه رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانه
مسح رأسه بماء غیر فضل یدیه رواه الترمذی ورواه مسلم
مع زوائد قال علی القاری وفیه انه عمل باحد الجائزین عندنا
وعنه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء
غبر[1] من فضل یدیه رواه الترمذی۔ وعن طلحة بن مصرف
عن ابیه عن جده قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آله
وسلم یمسح رأسه مرة واحدة حتی بلغ القذال رواه ابوداؤد۔
وعنه عن ابیه عن جده قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مسح مقدم رأسه حتی بلغ القذال من مقدم عنقه رواه الطحاوی
وعن عمرو بن كعب عن ابیه عن جده قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم توضأ فمسح لحیته وقفاه رواه ابن السكن وعن ابن عمر

[1] قوله غبر ای بقی ۱۲ مرقات

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح الرقبة امان من الغل يوم القيامة رواه الديلمي فى الفردوس۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ ومسح بيديه على عنقه امن من الغل يوم القيامة رواه ابونعيم۔ وعن موسى بن طلحة انه قال من مسح قفاه مع رأسه وقى الغل يوم القيامة رواه ابوعبيد موقوفا قال العينى هذا موقوف فى الحكم المرفوع لكونه مما لا مجال للرأى فيه۔ وعن طلحة بن مصرف عن ابيه عن جده قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يفصل بين المضمضة والاستنشاق رواه ابوداؤد۔ وعن ابى وائل شهدت عليا وعثمان توضأ ثلثا ثلثا وافردا المضمضة والاستنشاق ثم قالا هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ رواه ابن السكن فى صحيحه وعن سفيان بن سلمة قال شهدت عثمان توضأ ثلاثا ثلاثا وافرد المضمضة من الاستنشاق ثلاثا ثم قال هكذا توضأ النبى صلى الله عليه وسلم رواه البغوى۔ وعن كعب بن عمرو اليامى ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ فمضمض ثلثا واستنشق ثلثا يأخذ لكل واحدة ماء جديدا رواه الطبرانى۔ وعن ابن بريدة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة رواه امامنا ابوحنيفة۔ وعن عبد الله بن زيد قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين وقال هو نور على نور رواه رزين وعن عثمان رضى الله عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا وقال هذا وضوئى ووضوء الانبياء قبلى

ووضوء ابراھیم رواہ رزین والنووی ضعفه فی شرح مسلم وقال ابن حجر وقضیة کلام غیرہ ان سندہ حسن وعن ثابت بن ابی صفیة قال قلت لابی جعفر ھو محمد الباقر حدثك جابر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم توضأ مرۃ مرۃ ومرتین مرتین وثلاثا ثلاثا قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجة۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من توضأ واحدۃ فتلك وظیفة الوضوء التی لابد منھا ومن توضأ اثنین فله کفلان ومن توضأ ثلثا فذلك وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی رواہ احمد وفی روایة للدارقطنی والبیھقی وابن حبان وابن ماجة واحمد والطبرانی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم توضأ مرۃ مرۃ وقال ھذا وضوء لایقبل اللہ الصلوۃ الابه وتوضأ مرتین مرتین وقال ھذا وضوء من یضاعف الاجر مرتین وتوضأ ثلثا ثلثا وقال ھذا وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی۔ قال الترمذی والعمل علی ھذا عند عامة اھل العلم ان الوضوء یجزئ مرۃ مرۃ ومرتین افضل وافضله ثلث ولیس بعدہ شئ۔ وعن عبد اللہ بن المغفل انه سمع ابنه یقول اللھم انی اسئلك القصر الابیض عن یمین الجنة قال ای بنی سل اللہ الجنة وتعوذ به من النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول انه سیکون فی ھذہ الامة قوم یعتدون فی الطھور والدعاء رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجة۔ وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال له الولھان فاتقوا وسواس الماء رواہ الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی عند اھل الحدیث

لانا لا نعلم احدا اسنده غير خارجة وهو ليس بالقوى عند اصحابنا وعن
عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبى صلى الله عليه وسلم مر بسعد وهو
يتوضأ فقال ما هذا السرف يا سعد قال افى الوضوء سرف قال نعم وان
كنت على نهر جار رواه احمد وابن ماجة۔ وعن عبد الله بن عمرو قال
رجعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة الى المدينة حتى
اذا كنا بماء بالطريق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وهم عجال فانتهينا
اليهم واعقابهم تلوح لم يمسها الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواه مسلم۔ وعن لقيط بن صبرة
قال قلت يا رسول الله اخبرنى عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل
بين الاصابع وبالغ فى الاستنشاق الا ان تكون صائما رواه ابو داؤد
والترمذى والنسائى وروى ابن ماجة والدارمى الى قوله بين الاصابع
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
توضأت فخلل اصابع يديك ورجليك رواه الترمذى وروى ابن
ماجة نحوه۔ وعن المستورد بن شداد قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا توضأ يدلك اصابع رجليه بخنصره رواه الترمذى
وابو داؤد وابن ماجة۔ وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا توضأ اخذ كفا من ماء فادخله تحت حنكه فخلل به لحيته
وقال هكذا امرنى ربى رواه ابو داؤد۔ وعن عثمان رضى الله عنه
ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخلل لحيته رواه الترمذى والدارمى
وعن ابن عمر كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ عرك
عارضيه بعض العرك ثم شبك لحيته باصابعه من تحتها رواه ابن ماجة

وعن ابی رافع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ وضوء الصلوٰۃ
حرّک خاتمہ فی اصبعہ رواہ الدارقطنی وابن ماجۃ۔ وعن عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن
ما استطاع فی شانہ کلہ فی طہورہ وترجلہ وتنعلہ متفق علیہ وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم واذا توضأتم
فابدؤا بایامنکم رواہ احمد وابوداؤد۔ وعن عطاء ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم توضأ فحسر العمامۃ ومسح مقدم رأسہ او قال ناصیتہ رواہ
البیہقی۔ وعن انس رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یتوضأ وعلیہ عمامۃ قطریۃ فادخل یدیہ من تحت العمامۃ
فمسح مقدم رأسہ رواہ ابوداؤد وروی الحاکم عن ابی معقل نحوہ
وقال الشمنی ومعلوم ان الناصیۃ ومقدم الرأس احد جوانبہا
الاربعۃ فلو کان مسح الربع لیس بمجزئ لم یقتصر علیہ السلام فی ذلک
الوقت علیہ ولو کان مسح ما دونہ مجزیا لفعلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
ولو مرۃ فی عمرہ تعلیما للجواز۔ وعن الزہری عن سالم عن ابیہ انہ
کان یمسح بمقدم رأسہ اذا توضأ رواہ الطحاوی۔ وعن مالک قال
بلغنی عن جابر بن عبد اللہ انہ سئل عن العمامۃ فقال لا حتی یمسّ
الشعر الماء رواہ محمد وقال بہذا ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ۔
وعن نافع قال رأیت صفیۃ بنت ابی عبید تتوضأ وتنزع خمارہا ثم
تمسح برأسہا قال نافع وانا یومئذ صغیر رواہ محمد وقال بہذا
ناخذ لا یمسح علی الخمار ولا العمامۃ بلغنا ان المسح علی العمامۃ کان
فترک وہو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا۔ وعن ابی حیۃ قال

رأيت عليا توضأ فغسل كفيه حتى انقاها ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا ومسح برأسه مرة ثم غسل قدميه الى الكعبين ثم قام فاخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت ان اريكم كيف كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي والنسائي۔ وعن الحسين بن علي قال دعا علي بوضوء فقرب له فغسل كفيه ثلاث مرات قبل ان يدخلهما في وضوئه ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم اليسرى كذلك ثم مسح برأسه مسحة واحدة ثم غسل رجله اليمنى الى الكعبين ثلاثا ثم اليسرى كذلك ثم قام قائما فقال لي ناولني فناولته الذي فيه فضل وضوئه فشربه قائما فعجبت فلما رأى عجبي قال لا تعجب فاني رأيت اباك النبي صلى الله عليه وسلم يصنع مثل ما رأيتني يقول بوضوئه هذا ويشرب فضل وضوئه قائما رواه النسائي والطحاوي وابن جرير وصححه وابن ابي شيبة۔ وفي مسند امامنا ابي حنيفة عن علي بن ابي طالب انه توضأ فغسل كفيه ثلثا ومضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ومسح رأسه وغسل قدميه وقال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية عن علي انه دعا بماء فغسل كفيه ثلثا وتمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ومسح رأسه ثلثا وغسل قدميه ثلثا ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله بن محمد بن يعقوب يعني به من

روى عن ابى حنيفة فى هذا الحديث ان النبى صلى الله عليه وسلم
مسح رأسه ثلثا على انه وضع يده على يافوخه ثم مد يديه
الى مؤخر راسه ثم الى مقدم رأسه فجعل ذلك ثلث مرات
وانما ذلك مرة واحدة لانه لم يباين يده ولا اخذ الماء ثلث مرات
فهو كمن جعل الماء فى كفه ثم مده الى كوعه الا ترى انه بين فى
الاحاديث التى روى عنه وهم الجارود بن زيد وخارجة بن
مصعب واسد بن عمران المسح كان مرة واحدة وبين ان معناه
ماذكرنا وعن حمران قال رأيت عثمان توضأ فافرغ على يديه
ثلثا فغسلهما ثم مضمض ثلثا واستنثر ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم
غسل يده اليمنى الى المرفق ثلثا ثم غسل اليسرى مثل ذلك ثم مسح رأسه
ثم غسل قدميه اليمنى ثلثا ثم اليسرى ثلثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يتوضأ من نحو وضوئى هذا ثم قال من توضأ نحو وضوئى
هذا وفى رواية مثل وضوئى هذا ثم صلى ركعتين لايحدث فيها نفسه
غفرله ماتقدم من ذنبه رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والنسائى
واحمد والدارقطنى وابن حبان وابن خزيمة ـ وعن ابى علقمة
عن عثمان بن عفان انه دعا يوما بوضوء ثم دعا ناسا من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فافرغ يده اليمنى على يده اليسرى
وغسلهما ثلثا ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا ثم غسل وجهه
ثلثا ثم غسل يديه ثلثا الى المرفقين ثم مسح برأسه ثم غسل
رجليه فانقاهما ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ
مثل هذا الوضوء الذى رأيتمونى توضأته ثم قال من توضأ

فاحسن الوضوء ثم صلی رکعتین کان من ذنوبه کیوم ولدته امه ثم
قال اکذ لك یا فلان قال نعم ثم قال اکذلك یا فلان قال نعم حتی
استشهد ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال
الحمد للہ الذی وافقتمونی علی ھذا رواہ الدارقطنی۔ وعن
عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت علینا رعایۃ الابل
فجاءت نوبتی فروحتہا بعشی فادرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قائما یحدث الناس فادرکت من قولہ ما من مسلم یتوضأ
فیحسن وضوءہ ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیہما بقلبہ
ووجہہ الا وجبت لہ الجنۃ رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال یا بلال
حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیك بین
یدی فی الجنۃ قال ما عملت عملا ارجی عندی من انی لم اتطہر
طہورا فی ساعۃ من لیل او نہار الا وصلیت بذلك الطہور ما کتب
لی ان اصلی رواہ البخاری۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قرأ فی اثر وضوئہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر
واحدۃ کان من الصدیقین ومن قرأھا مرتین کان فی دیوان
الشہداء ومن قرأھا ثلثا یحشرہ اللہ محشر الانبیاء رواہ الدیلمی
قال الحلبی وایضا روی فی ذلك آثار لا بأس بہا فی الفضائل منہا
ان من قرأھا فی اثر الوضوء غفر اللہ لہ ذنوب خمسین سنۃ۔ وعن
معاذ بن جبل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ
مسح وجہہ بطرف ثوبہ رواہ الترمذی۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة[1] ينشف بها اعضاءه بعد الوضوء
رواه الترمذی وقال هذا احديث ليس بالقائم و ابو معاذ الراوی
ضعيف عند اهل الحديث وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم في المنديل بعد الوضوء
قال على القاری لايتصور ان يفعل مثل عثمان وانس والحسن بن
على من قبل انفسهم شيئا بل فعلهم يدل على ان للحديث اصلا والعمل
بالحديث ولو ضعيفا اولى من العمل بالرأی ولو قويا۔ وعن انس
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلاة وكان
احدنا يكفيه الوضوء مالم يحدث رواه الدارمی۔ وعن محمد بن يحيى
بن حبان قال قلت لعبيد الله بن عبد الله بن عمر ارأيت وضوء

---

[1] قوله خرقة ينشف بها الخ قال ابن حجر هذا ان صح فمحمول على انه لعذر اولبيان الجواز لان ميمونة اتته بعد وضوئه بمنديل فرده وجعل ينفض الماء بيده ولذا قال اصحابنا الشافعية يسن للمتوضئ والمغتسل ترك التنشيف للاتباع اھ وفی الخانية لابأس عند الحنفية للمتوضئ والمغتسل ان يتمسح بالمنديل لما روی عن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم انه فعل ذلك وهو الصحيح الا انه ينبغی ان لايبالغ ولايستقصی وفی شرح الكنز للزيلعی لابأس بالتمسح بالمنديل بعد الوضوء روی ذلك عن عثمان وانس والحسن بن على ومسروق وقال فی معراج الدراية الا انه لايبالغ فيبقی اثر الوضوء على اعضائه وصرح باستحباب التمسح صاحب المنية هذا ويمكن ان يكون رده صلى الله تعالى عليه وسلم لعذر اولبيان الجواز كذا فی المرقات وغيره ۱۲۔

عبد الله بن عمر لكل صلاة طاهرا كان او غير طاهر عمن اخذه فقال
حدثته اسماء بنت زيد بن الخطاب ان عبد الله بن حنظلة بن ابي عامر
الغسيل حدثها ان رسول الله عليه وسلم كان امر بالوضوء لكل صلاة طاهرا كان
او غير طاهر فلما شق ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالسواك
عند كل صلاة ووضع عنه الوضوء الامن حدث قال فكان عبد الله يرى
ان به قوة على ذلك ففعله حتى مات رواه احمد - وعن ابي غطيف الهذلي
قال صليت مع عبد الله بن عمر بن الخطاب الظهر فانصرف في مجلس في
داره فانصرفت معه حتى اذا نودي بالعصر دعا بوضوء فتوضأ ثم خرج و
خرجت معه فصلى العصر ثم رجع الى مجلسه ورجعت معه حتى اذا
نودي بالمغرب دعا بوضوء فتوضأ فقلت له اى شئ هذا يا ابا عبد الرحمن
الوضوء عند كل صلوة فقال وقد فطنت لهذا مني ليست بسنة إن كان
لكافي وضوئي لصلوة الصبح صلوا تي كلها ما لم احدث ولكني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من توضأ على طهر كتب الله له بذلك
عشر حسنات ففي ذلك رغبت يا ابن اخي رواه الطحاوي - وعن عائشة
قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوضع له وضوءه وسواكه فاذا
قام من الليل تخلى ثم استاك رواه ابوداؤد -

باب الغسل

وقول الله عزوجل وان كنتم جنبا فاطهروا وقوله ولا تقربوهن
حتى يطهرن بالتشديد وقوله اولامستم النساء عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس احدكم بين شعبها الاربع

ثم جهد ها فقد وجب الغسل وان لم ينزل رواه مسلم وروى البخاری
نحوه۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما
الماء من الماء رواه مسلم قال الشیخ الامام محیی السنۃ رحمہ اللہ هذا منسوخ
وقال ابن عباس انما الماء من الماء فی الاحتلام رواه الترمذی وعن
ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نهی عنها
رواه الترمذی وابو داؤد والدارمی واحمد وصححه الترمذی وعن
ام سلمۃ رضی اللہ عنها قالت قالت ام سلیم یارسول اللہ ان اللہ لا یستحیی
من الحق فهل علی المرأۃ من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء
فغطت ام سلمۃ وجهها وقالت یا رسول اللہ وتحتلم المرأۃ قال نعم
تربت یمینك فبم یشبهها ولدها متفق علیه وزاد مسلم بروایۃ
ام سلیم ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فمن ایهما
علا او سبق یکون منه الشبه۔ وعن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل
وعن الرجل الذی یری انه قد احتلم ولا یجد بللا قال لا غسل علیه
قالت ام سلیم هل علی المرأۃ تری ذلك غسل قال نعم ان النساء شقائق
الرجال رواه الترمذی وابو داؤد وروی الدارمی وابن ماجۃ الی قوله
لا غسل علیه۔ قال الخطابی فیه من الفقه اثبات القیاس والحاق النظیر
بالنظیر وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا
جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا ورسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فاغتسلنا رواه الترمذی وابن ماجۃ وعن علی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا فضحت الماء فاغتسل رواه ابوداؤد

وفى رواية لاحمد اذا خذفت الماء فاغتسل واذا لم تكن خاذفا فلا تغتسل۔ وعنه قال كنت رجلا مذّاء فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيت المذى فاغسل ذكرك وتوضأ وضوءك للصلوة واذا فضخت الماء فاغتسل رواه النسائى واحمد فى مسنده ورجاله كلهم ثقات وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكسل ولا يغتسل الى فتح مكة ثم اغتسل بعد ذلك وامر الناس بالغسل رواه ابن حبان فى صحيحه۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان سائلا سأل النبى صلى الله عليه وسلم ايوجب الماء الا الماء فقال اذا التقى الختانان وغابت الحشفة فقد اوجب الغسل انزل او لم ينزل رواه الطبرانى فى معجمه الوسط وروى الامام ابو محمد عبد الله بن وهب فى مسنده نحوه۔ وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المضمضة والاستنشاق للجنب فريضة رواه الدارقطنى والبيهقى والحاكم وقال الدارقطنى والحاكم هذا حديث ليس بالقائم وبركة الراوى ضعيف نقل العلامة العينى عن الامام تقى الدين انه قال قد روى هذا الحديث موصولا من غير طريق بركة ايضا اخرجه الامام ابو بركة الخطيب من جهة الدارقطنى حدثنا على بن محمد بن مهران حدثنا سليمان المهدى حدثنا حماد بن سلمة حدثنا سفيان الثورى عن خالد عن ابن سيرين عن ابى هريرة رضى الله عنه بهذا الحديث۔ وعن ابن عباس رضى الله عنهما انه سئل عمن نسى المضمضة والاستنشاق قال لا يعيد الا ان يكون جنبا رواه البيهقى وروى الامام ابو حنيفة مثله۔ وعنه قال اذا

نسیت المضمضۃ والاستنشاق وانت جنب فاعد صلوتک رواہ عبد الرزاق وسعید بن منصور۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشرۃ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ قال العلامۃ العینی فی الانف ایضا شعور فیفترض غسلہ بھذا الحدیث ایضا وقال اھل اللغۃ ان البشرۃ ما ظھر من البدن ففرضیۃ المضمضۃ بھذا الحدیث ایضا لان الفم من ظاھر البدن وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک موضع شعرۃ من جنابۃ لم یغسلھا فعل بھا کذا وکذا من النار قال علی فمن[1] ثم عادیت رأسی فمن ثم عادیت رأسی ثلاثا رواہ ابوداؤد وسکت عنہ وفی التلخیص الحبیر اسنادہ صحیح وقال علی القاری والحدیث حسن فیقوی بہ حدیث الترمذی السابق مع ان الضعف فیہ انما ھو فی اسناد الترمذی دون اسنادی ابی ھریرۃ روی احمد والدارمی مثلہ الا انھما لم یکررا فمن ثم عادیت رأسی وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ یبدأ فیغسل یدیہ ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یتوضأ وضوءہ للصلوۃ ثم یأخذ الماء فیدخل اصابعہ فی اصول الشعر حتی اذا رأی ان قد استبرأ حفن ثلث حفنات علی رأسہ ثم افاض علی

---

[1] قولہ فمن ثم عادیت الخ قال الشیخ ابن حجر ولا یخفی ان فعلہ کرم اللہ وجہہ اذا کان مخالفا لسنتہ علیہ الصلوۃ والسلام وبقیۃ الخلفاء من عدم الحلق الا بعد فراغ النسک یکون رخصۃ لا سنۃ۔

سائر جسده ثم غسل رجليه رواه مسلم وروى ابوداؤد الطيالسی نحوه وزاد فی آخره فاذا فرغ غسل رجليه۔ وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه فغسلهما ثم غسل مرافغه وافاض عليه الماء فاذا انقاهما اهوى بهما الى حائط ثم يستقبل الوضوء ويفيض الماء على رأسه رواه ابوداؤد وعنها قالت لئن شئتم لأريتكم اثر يد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة رواه ابوداؤد وعنها قالت ان امرأة من الانصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فامرها كيف تغتسل ثم قال خذی فرصة[1] من مسك فتطهري بها قالت كيف اتطهر بها فقال تطهري بها قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتذبتها الیّ فقلت تتبعي بها اثر الدم متفق عليه وعن ام سلمة قالت قلت يا رسول الله انی امرأة اشد ضفر رأسی افانقضه لغسل الجنابة فقال لا انما يكفيك ان تحثي على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين رواه مسلم وعن جابر قال اذا اغتسلت المرأة من جنابة فلا تنقض شعرها ولكن تصب الماء على اصوله وتبله رواه الدارمی وعن عطاء انه سئل عن المرأة يصيبها الجنابة ورأسها معقوص تحله قال لا ولكن تصب رأسها الماء صبا حتى تروى اصول الشعر رواه الدارمی وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع الى خمسة امداد متفق عليه وعن موسى الجهنی قال اتی مجاهد بقدح حزرته ثمانية ارطال فقال حدثتنی عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل

---

[1] قوله [illegible] فرصة من مسك الخ قال العينی فی عمدة القاری فی بيان استنباط الاحكام فيه استحباب التطيب [illegible] الحيض والنفاس على جميع المواضع التی اصابها الدم من بدنها قال المحاملی [illegible] للروائح الكريهة واختلف فی وقت استعمالها لذلك فقال بعضهم بعد الغسل وقال آخرون قبله وفيه استحباب تطيب فرج المرأة بأخذ قطعة من صوف ونحوها وتجعل عليها مسكا او نحوه وتدخلها فی فرجها بعد الغسل [illegible]

بمثل هذا رواه النسائی۔ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یجزئ فی الوضوء رطلان من ماء رواه الترمذی وعن معاذة قالت قالت عائشة رضی الله عنها کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد بینی وبینه فیبادرنی حتی اقول دع لی دع لی قالت وهما جنبان متفق علیه۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم لایتوضأ بعد الغسل رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة اسناده صحیح وعنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یغسل رأسه بالخطمی وهو جنب یجتزئ بذلك ولا یصب علیه الماء رواه ابوداؤد وعن یعلی قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله حیی ستیر یحب الحیاء والتستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر رواه ابوداؤد والنسائی وفی روایته قال ان الله ستیر فاذا اراد احدکم ان یغتسل فلیتوار بشئ وعن علی قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابة وصلیت الفجر فرأیت قدر موضع الظفر لم یصبه الماء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت مسحت علیه بیدك اجزأك رواه ابن ماجة وعن عبادة بن الصامت قال سألنا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن البول فقال اذا مسکم شئ فاغسلوه[1] فانی اظن أن منه عذاب القبر

---

[1] قوله فاغسلوه الخ ظاهر حدیث غسل الثوب من البول مرة یوافق ما قاله الشافعی من انه یطهر بالغسل مرة لان الماء طهور فاذا استعمل مرة یطهر کما یطهر البدن

رواه البزار وقال فی التلخیص اسناده حسن وفی حدیث غسل الثوب من البول مرة ایوب بن جابر وقد اختلفوا فی تضعیفه۔

باب مخالطة الجنب وما يباح له

وقول الله عزوجل لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ. عن ابی هریرة قال لقینی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معه حتی قعد فانسللت فأتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال این کنت یا ابا هریرة فقلت له فقال سبحان الله ان المؤمن لا ینجس هذا لفظ البخاری ولمسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقد لقیتنی وانا جنب فکرهت ان اجالسك حتی اغتسل وکذا البخاری فی روایة اخری وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغتسل من الجنابة ثم یستدفئ بی قبل ان اغتسل رواه ابن ماجة وروی الترمذی نحوه وفی شرح السنة بلفظ المصابیح۔ وعن ابن عمر قال ذکر عمر ابن الخطاب رضی الله عنه

من النجاسة الحکمیة وعلماءنا الحنفیة اعتبروا غلبة الظن ثم قدروها بالغسل ثلاث مرات لان التکرار لا بد منه للاستخراج کما ورد فی حدیث المستیقظ فانه علیه السلام امر الغسل ثلاث مرات فی النجاسة الموهومة ففی المحققه اولی ثم لا بد من العصر فی کل مرة فی ظاهر الروایة فان العصر هو المستخرج وعن محمد اذا غسلت ثلاثا وعصرت فی المرة الثالثة تطهر المرقات والمستخلص ملتقط منهما ۱۲۔

لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم متفق عليه وعن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب من اهله ثم ينام ولا يمسّ ماءً فان استيقظ من آخر الليل عاد واغتسل رواه محمد فی الموطا عن امامنا ابی حنيفة قال البيهقی والنووی هذا الحديث صحيح وروى ابوداؤد والترمذی نحوه وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رجع من المسجد صلى ما شاء الله ثم مال الى فراشه والى اهله فان كانت له حاجة قضاها ثم ينام كهيأته ولا يمس الماء رواه الطحاوی وروى ابن ابی شيبة وابن جرير وعبد الرزاق وسعيد بن منصور مثله وعن ام سلمة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجنب ثم ينام ثم ينتبه ثم ينام رواه احمد ۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم اذا كان جنبا فاراد ان يأكل او ينام توضأ وضوءه للصلاة متفق عليه ۔ وعنها ان النبی صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلوة قبل ان ينام وكان اذا اراد ان يطعم وهو جنب غسل كفيه ومضمض فاه ثم طعم رواه الدارقطنی وقال صحيح ۔ وعن ابی سَلَمَة ان عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ واذا اراد ان يأكل او يشرب قالت غسل يديه ثم يأكل او يشرب رواه النسائی وروى ابن ابی شيبة وسعيد بن منصور نحوه ۔ وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا اراد ان یأکل وھو جنب غسل کفیه رواہ الطحاوی۔ وعنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اراد ان یأکل او یشرب وھو جنب غسل یدیه و تمضمض ثم شرب او اکل رواہ عبد الرزاق و سعید بن منصور قال اصحابنا فظھر من ھذہ الاحادیث انه لا بأس ان یأکل الجنب او یشرب او ینام علی غیر وضوء واحب الیھم ان یتوضأ من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اتی احدکم اھله ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینھما وضوأ رواہ مسلم۔ وعن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یجامع ثم یعود ولا یتوضأ رواہ الطحاوی۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یطوف علی نسائه بغسل واحد رواہ مسلم وروی الترمذی نحوہ وقال حدیث انس حدیث صحیح وھو قول غیر واحد من اھل العلم منھم الحسن البصری ان لا بأس ان یعود قبل ان یتوضأ۔ وعن ابی رافع قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم طاف ذات یوم علی نسائه یغتسل عند ھذہ وعند ھذہ قال فقلت له یا رسول اللہ الا تجعله غسلا واحدا آخرا قال ھذا ازکی واطیب واطھر رواہ احمد وابوداؤد واسنادہ حسن قال العلامة الشامی فیستفاد من ھذہ الاحادیث ان المعاودة من غیر وضوء ولا غسل بین الجماعین امر جائز وان الافضل ان یتخللھا الغسل او الوضوء۔ وعن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یذکر اللہ عزوجل علی کل احیانه رواہ مسلم۔ وعن علی قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یخرج من الخلاء فیقرئنا القرآن ویأکل معنا اللحم

ولم يكن يحجبه او يحجزه عن القرآن شئ ليس الجنابة رواه ابوداؤد والنسائی وروی ابن ماجة نحوه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیأ من القرآن رواه الترمذی۔ وعن المهاجر بن قنفذ انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه حتی توضأ ثم اعتذر الیه وقال انی کرهت ان اذکر الله الا علی طهر رواه ابوداؤد وروی النسائی الی قوله حتی توضأ وقال فلما توضأ رد علیه قال علماءنا فثبت بهذه الاحادیث ان الوضوء لمطلق الذکر مندوب وترکه خلاف الاولی وهو مرجع کراهة التنزیه۔ وعن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة فقضی ابن عمر حاجته وکان من حدیثه یومئذ ان قال مر رجل فی سکة من السکک فلقی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدیه علی الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال انه لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طهر رواه ابوداؤد قال مشائخنا فی الحدیث دلیل علی ان التیمم یجوز لکل ما لا تشترط الطهارة له ولو مع وجود الماء واما ما تشترط له فیشترط فقد الماء کتیمم للقراءة فان محدثا فکالاول او جنبا فکالثانی۔ وعن الحکم بن عمرو قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة رواه ابوداؤد وابن ماجة والترمذی وزاد وقال بسؤرها وقال هذا حدیث حسن صحیح۔ وعن حمید الحمیری قال لقیت رجلا

صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع سنین کما صحبہ ابو ھریرۃ قال نہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل او یغتسل
الرجل بفضل المرأۃ زاد مسدد ولیغترفا جمیعا رواہ ابوداؤد والنسائی
وزاد احمد فی اولہ نہی ان یمتشط احدنا کل یوم او یبول فی مغتسلہ
رواہ ابن ماجۃ عن عبد اللہ ابن سرجس۔ قال علماءنا ان ھذا
النہی للتنزیہ۔ وعن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یتوضأ منہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء
لایجنب رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وروی الدارمی
نحوہ وفی شرح السنۃ عنہ عن میمونۃ بلفظ المصابیح
وعن ابن عمر کان الرجال والنساء یتوضؤن جمیعا فی زمن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ محمد والنسائی وقال محمد لابأس
بأن تتوضأ المرأۃ وتغتسل مع الرجل من اناء واحد ان بدأت قبلہ او
بدأ قبلھا وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وعن عبد اللہ بن ابی بکر
بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لایمس القرآن الا طاھر رواہ مالک
والدارقطنی وروی الحاکم فی المستدرک نحوہ وقال صحیح الاسناد
ولم یخرجاہ ورواہ الطبرانی والبیھقی فی سننہ وعن عائشۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجھوا ھذہ البیوت عن المسجد
فانی لا احل المسجد لحائض ولاجنب رواہ ابوداؤد وعن مجاھد
قال لایمر الجنب ولا الحائض فی المسجد انما نزلت ولاجنبا الا عابری سبیل

للمسافر یتیمم ویصلی رواہ عبد بن حمید۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لاتقربہم الملائکۃ جیفۃ الکافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ رواہ ابوداؤد۔

باب احکام المیاہ

وقول اللہ عزوجل یحرم علیہم الخبائث وقولہ وانزلنا من السماء ماء طہورا وقولہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ وقولہ انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرہا۔ عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لایجری ثم یغتسل فیہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال لا یغتسل[1] احدکم فی الماء الدائم وہو جنب قالوا کیف یفعل یا ابا ہریرۃ قال یتناولہ تناولا۔ وعن جابر قال

---

[1] قولہ لایغتسل احدکم فی الماء الدائم وہو جنب قال القاضی تقیید النہی بالحال یدل علی ان المستعمل فی غسل الجنابۃ اذا کان راکدا لایبقی علی ما کان والا لمیکن للنہی المقید فائدۃ وذلک اما بزوال الطہارۃ کما قال ابوحنیفۃ اوبزوال الطہوریۃ کما قال الشافعی اھ وکذا ہو قول محمد وعلیہ الفتوی کذا فی المرقات ۱۲۔

مرضت فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وابوبکر فوجدانی قد
اغمی علیّ فتوضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب وضوءہ علیّ فافقت
متفق علیہ۔ وعن ابی جحیفة خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاتی بوضوء فتوضأ فجعل الناس یأخذون من فضل وضوئہ
فیتمسحون بہ رواہ البخاری۔ وعن المسور بن مخرمة قال اذا توضأ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کادوا یقتتلون علی وضوئہ رواہ البخاری
وفی السعایة فھذہ الاخبار وامثالھا تدل علی طہارة الماء
المستعمل والا لم یکن للتبرک والتمسح ونحو ذٰلک معنی اھ والفتوی
علی ان الماء المستعمل طاھر فی مذھب ابی حنیفة۔ وعن ابن سیرین
ان زنجیا وقع فی زمزم یعنی مات فامر بہ ابن عباس فاخرج وامر
بھا ان تنزح قال فغلبتھم عین جاءت من الرکن قال فامر بھا فدست
بالقباطی والمطارف حتی نزحوھا فلما نزحوھا انفجرت علیھم
رواہ الدارقطنی مرسلا وقال العلامة النیموی اسنادہ صحیح وروی
البیھقی وابن ابی شیبة وعبد الرزاق نحوہ وسند ابن ابی شیبة صحیح
وعن عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح
ماؤھا فجعل الماء لاینقطع فنظر فاذا عین تجری من قبل الحجر الاسود
فقال ابن الزبیر حسبکم رواہ الطحاوی وروی ابن ابی شیبة نحوہ
وقال الامام ابن الھمام سندہ صحیح۔ وعن الشعبی فی الطیر
والسنور ونحوھما یقع فی البیر قال ینزح منھا اربعون دلواً رواہ الطحاوی
وقال الامام ابن الھمام سندہ صحیح۔ وعن ابراھیم النخعی فی البیر
یقع فیھا الجرذ او السنور فیموت قال یدلو منھا اربعین دلوا رواہ الطحاوی

وعن حماد بن ابی سلیمان انہ قال فی دجاجۃ وقعت فی بیر فماتت قال ینزح منہا قدر اربعین دلوا او خمسین ثم یتوضأ منہا رواہ الطحاوی۔ وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال فی الفارۃ اذا ماتت فی البیر واخرجت من ساعتہا نزح منہا عشرون دلوا او ثلثون رواہ الطحاوی من طرق فی غیر شرح الآثار قالہ الامام ابن الہمام والزیلعی وروی ابو علی الحافظ السمرقندی مثلہ باسنادہ مرفوعا۔ وعن معمر قال اخبرنی من سمع الحسن یقول اذا ماتت الدابۃ فی البیر اخذ نا منہا وان تفسخت نزحت رواہ عبد الرزاق۔ وعن جابر قال انتہیت الی غدیر[1] فاذا فیہ حمار میت فکففنا عنہ حتی انتہی الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الماء لا ینجسہ شئی فاستقینا وارو ینا وحملنا رواہ ابن ماجۃ وروی الطحاوی نحوہ وفی روایۃ لعبد الرزاق عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ او شرب من غدیر کان یلقی فیہ لحوم الکلاب والجیف فذکر لہ ذلک فقال ان الماء لا ینجسہ شئی

اختلف العلماء فی نجاسۃ الماء فقالت **الظاہریۃ والامام مالک** لا یتنجس الماء لملاقاۃ النجاسۃ مالم یتغیر احد اوصافہ الثلاثۃ وذہب **الحنفیۃ والشافعیۃ والحنابلۃ واسحاق** الی انہ یتنجس القلیل بملاقاۃ النجاسۃ وان لم یتغیر احد اوصافہ لکن اختلفوا فی تعیین القلیل فذہب **الامامان الشافعی واحمد** الی التحدید بالقلتین

---

[1] قولہ انتہیت الی غدیر الخ قال علی القاری فی شرح النقایۃ واعلم ان علماءنا اتفقوا علی ان الغدیر العظیم فی حکم الجاری واختلفوا بماذا یعتبر فقال المتقدمون بعدم تحرک

وقال الامام ابو حنيفة على ما فى الهداية ان الغدير العظيم الذى لايتحرك احد طرفيه بتحريك الطرف الآخر اذا وقعت نجاسة فى احد جانبيه جاز الوضوء من الجانب الآخر وبعضهم قدروا المساحة عشرا فى عشر بذراع الكرباس توسعة للامر على الناس وعليه الفتوى۔

طرفه عند تحريك الطرف الآخر بان لاينخفض ولا يرتفع عن ساعته ثم عن ابى حنيفة رحمه الله تحريك الاغتسال لان الحاجة الى الحياض فيه اشد وهو رواية عن ابى يوسف وعنه تحريك اليد توسعة على الناس وعن محمد تحريك التوضى لانه الوسط وهو رواية عن ابى حنيفة وفى النهاية ظاهر الرواية عن ابى حنيفة اعتباره بغلبة الظن بان غلب على ظن المتوضى وصول النجاسة الى الجانب الآخر لايتوضأ به والا توضأ قال وهو الاصح وقال ابو عصمة كان محمد يقدره بعشر فى عشر ثم رجع الى قول ابى حنيفة وقال لا اقدر فيه شيأ لكن التقدير مختار ابن المبارك ومشائخ بلخ وجماعة من المتاخرين قال ابو الليث وعليه الفتوى وبه قال صاحب الهداية ثم اعلم ان الشافعى قدره بقلتين بحديث القلتين قلنا ضعفه جماعة منهم الحافظ ابن عبد البر والقاضى اسماعيل بن اسحاق وابو بكر بن العربى المالكيون وقال البيهقى انه ليس بالقوى وقد تركه الغزالى والرويانى مع شدة اتباعهما للشافعى وعن استاذ البخارى على بن المدنى انه قال لم يثبت حديث القلتين ولان ابن العباس وابن الزبير امرا بنزح ماء زمزم حين مات فيها الزنجى ولو كان هذا صحيحا لاحتج به بقية الصحابة والتابعين عليهما به فيرد كخبر الوضوء مما مسته النار ثم حديث القلتين ضعفه ابو داؤد ايضا للاضطراب فى سنده وكذا فى متنه اه وقال فى احياء السنن ومارو ى

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حریم البیر اربعون ذراعا من جوانبھا کلھا رواہ احمد وعن الحسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتفر بیرا کان لہ ما حولھا اربعون ذراعا رواہ ابو یوسف وروی ابن ماجۃ والطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل نحوہ مرفوعا وعن الشعبی انہ قال حریم البیر اربعون ذراعا من ھٰھنا وھٰھنا وھٰھنا وھٰھنا لا یدخل احد فی حریمہ ولا فی مائہ رواہ ابو یوسف وقال صدر الشریعۃ فیکون لھا حریمھا من کل جانب عشرۃ ففھم من ھذا انہ اذا اراد آخر ان یحفر فی حریمھا بیرا یمنع منہ لانہ یجذب الماء الیھا وینقص الماء فی البیر الاولی وان اراد ان یحفر بیر بالوعۃ یمنع ایضا لسرایۃ النجاسۃ الی البیر الاولی وتنجیس مائھا ولا یمنع فی ماوراء الحریم وھو عشر فی عشر فعلم ان الشرع اعتبر العشر

من احادیث القلتین یحمل علی ما اذا کان الماء مبسوطا علی الارض کما یکون فی الحیاض وقد وقعت الاحادیث فی جواب السؤال عنھا والمبسوط من القلتین اذا کان عمقہ بحیث لا ینحسر الارض بالاغتراف منہ کان فی السعۃ حیث لا یتحرک طرف منہ بحرکۃ طرف آخر وھذا ھو حد الکثیر فی المذھب وقد روہ للضبط علی العوام بعشر فی عشر ھذا من افادات سید العلماء فی عصرہ مولانا رشید احمد المحدث الگنگوھی وجربناہ نحن فوجدناہ کذلک والسر فی قید البسطان النجاسۃ یضمحل ولا یوثر فی کل وجہ الماء الذی ھو محل للاغتراف للوضوء واذا قل السعۃ قوی اثر النجاسۃ فی اجزاء وجہ الماء فتدبر ۱۲

في الحشو في عدم سراية النجاسة حتى لو كانت النجاسة تسري يحكم بالمنع
وعن الواقدي قال ان بير بضاعة كانت فيه طريقا للماء الى البساتين
فكان الماء لا يستقر فيها فكان حكم مائها كحكم ماء الانهار رواه الطحاوي
وفي السعاية ان جماعة من النقاد قد وثقوا الواقدي وقال العيني
في البناية ان الواقدي وهو من اهل المدينة اعلم بحالها ومن انكره
فلعل مراده انه لم يكن ماء جار على وجه الارض وماء بضاعة كان جاريا
تحت الارض۔ وعن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الماء لا ينجسه شئ الا ما غلب على لونه اوطعمه اوريحه
رواه الطحاوي والدارقطني مرسلا وصحح ابوحاتم ارساله وروى ابن
ماجة والطبراني في الاوسط والكبير نحوه۔ وعن ابي هريرة قال
سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نركب
البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماؤه والحل ميتته رواه
مالك والترمذي وابوداؤد والنسائي وابن ماجة والدارمي ومحمد وعن
سلمان رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا سلمان كل
طعام وشراب وقعت فيه دابة ليس لها دم فماتت فيه فهو حلال اكله
وشربه ووضوءه رواه الدارقطني۔ وعن ام هانئ قالت اغتسل
رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وميمونة في قصعة فيها اثر العجين
رواه النسائي وابن ماجة۔ وعن ابي زيد عن عبد الله بن مسعود
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ليلة الجن ما في اداوتك قال قلت
نبيذ قال تمرة طيبة وماء طهور رواه ابوداؤد وابن ماجة والبزار

والطبرانی والدارقطنی وابن عدی ورواہ احمد والترمذی وابن ابی شیبۃ والطحاوی فتوضأ منہ وقال الترمذی ابوزید مجہول والجواب عنہ ان ابابکر بن العربی ذکر فی شرح جامع الترمذی ان ابا زید مولی عمرو بن حریث روی عنہ راشد بن کیسان العبسی الکوفی وابوروق وبہذا یخرج عن حد الجہالۃ ولا یعرف الا بکنیتہ فیجوز ان یکون الترمذی اراد بہ انہ مجہول الاسم ولا یضر ذلک فان جماعۃ من الرواۃ لا تعرف اسماؤہا وانما عرفوا بالکنی کذا ذکرہ الامام ابن الہمام والعینی۔ وقال صاحب المشکاۃ صح عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال لم اکن لیلۃ الجن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم والجواب عنہ من وجوہ احدہا انہ ذکر الامام ابن الہمام ان ما روی عن ابن مسعود انہ سئل عن لیلۃ الجن فقال لم اکن لیلۃ الجن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو معارض بما فی حدیث ابن ابی شیبۃ من انہ کان معہ وروی ایضا ابوحفص بن شاہین عنہ انہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن وعنہ انہ رأی قوما من الزط فقال ہؤلاء اشبہ من رأیت بالجن لیلۃ الجن والاثبات مقدم علی النفی وثانیہا ما ذکرہ الحافظ ابن حجر وغیرہ فی التطبیق بین روایات الاثبات وبین روایات النفی ان ابن مسعود لم یکن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی موضع ملاقاتہ مع الجن وقراءتہ القرآن علیہم وانما جلس حیث خط لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ان اتاہ کما فی مسند احمد فحیث نفی ابن مسعود اوغیرہ معیتہ اراد بہا المعیۃ الخاصۃ فلا تنافی بینہ وبین روایۃ المعیۃ فی تلک اللیلۃ

وثالثها انہ ذکر العینی ان اربعة عشر رجلا رووا شرکة ابن مسعود مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلة الجن وذلك کاف للاستدلال انتہی وروی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان لا یری بأسا بالوضوء بنبیذ التمر وبہ قال الحسن والاوزاعی وقال عکرمة النبیذ وضوء من لم یجد الماء قالہ فی عمدة القاری۔ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السنور سبع رواہ الحاکم وصححہ وروی الدارقطنی واحمد نحوہ۔

وعن کبشة بنت کعب بن مالك وکانت تحت ابن ابی قتادة ان ابا قتادة دخل علیہا فسکبت لہ وضوا فجاءت ھرة تشرب منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشة فرآنی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنة اخی قالت فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا منؔ الطوافین علیکم او الطوافات رواہ مالك واحمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی ومحمد وقال الترمذی حسن صحیح۔ وعن داؤد بن صالح بن دینار عن امہ ان مولاتہا ارسلتہا بھریسة الی عائشة قالت فوجدتہا تصلی فاشارت الی ان ضعیہا فجاءت ھرة فاکلت منہا فلما انصرفت عائشة من صلاتہا اکلت من حیث اکلت الھرة فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم وانی رأیت رسول اللہ

لہ قولہ من الطوافین افاد الشیخ ان علة الطواف تدل علی ان الاصل فیہا النجاسة وانما عفی عنہا للحاجة فیکون سؤر جمیع السباع نجسا الا فیما تحقق فیہ الضرورة وھی الھرة قالہ فی تعلیق احیاء السنن ۱۲۔

صلى الله عليه وسلم يتوضأ بفضلها رواه ابوداؤد وقال النيموي اسناده حسن وروى الترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ولغت فيه الهرة غسل مرة وصححه وروى الطحاوي وآخرون عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال طهور الاناء اذا ولغ فيه الهر ان يغسل مرة او مرتين وقال الدارقطني هذا صحيح وعن ابي هريرة قال اذا ولغ الهر في الاناء فاهرقه واغسله مرة رواه الدارقطني موقوفا واسناده صحيح وقال الحلبي ان المتعلق بالسباع حكمان حكم السؤر وحكم اللحم فثبت في الهرة حكم اللحم وهو الحرمة لعدم المعارض وحكم الضرورة وحكم السؤر شيئان النجاسة كسباع البهائم والكراهة كسباع الطير فاذا انتفى ارادة النجاسة لعلة الطواف قلنا تعين ارادة الكراهة وبه قال ابوحنيفة وعن الشافعي انه طاهر وعن جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر ورخص في لحوم الخيل رواه البخاري وفي رواية له عن ابن عمر نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن لحوم الحمر الاهلية يوم خيبر وعن عمر بن الخطاب

له قوله نهى النبي صلى الله عليه وسلم الخ تعارضت الادلة في اباحة لحمه وحرمته وايضا اختلف الصحابة في نجاسته وطهارته فروي عن ابن عباس طهارته وروي عن ابن عمر كراهته فاوجب الشك في سؤره والاصح في التمسك على ما في البحر والبناية وغيرهما هو التردد في الضرورة فان الحمار تربط في الدور والافنية ويشرب من الاواني وللضرورة اثر في اسقاط النجاسة كما في سؤر الهرة والفارة الا ان الضرورة في الحمار دون الضرورة فيهما لدخولهما مضائق البيت دونه ولولم تكن

رضی اللہ عنہ قال لاتغتسلوا[لہ] بالماء المشمس فانہ یورث البرص رواہ الدارقطنی۔ وعن اسلم مولیٰ عمران عمر بن الخطاب کان یسخن لہ ماء فی قمقمۃ ویغتسل بہ رواہ الدارقطنی وقال اسنادہ صحیح وعن اسلمان عمر کان یتوضأ بالحمیم ویغتسل بہ رواہ سعید بن منصور

الضرورۃ ثابتۃ اصلا کما فی الکلب والسبع لوجب الحکم بالنجاسۃ بلا اشکال ولو کانت الضرورۃ فیہ کضرورۃ الفار والھرۃ لوجب الحکم باسقاط النجاسۃ بلا اشکال فلما ثبتت الضرورۃ من وجہ دون وجہ واستوی موجب النجاسۃ والطہارۃ تساقطا المتعارض ووجب المصیر الی الاصل والاصل ھٰھنا شیأن الطہارۃ فی جانب الماء والنجاسۃ فی جانب اللعاب فبقی الامر مشکلا ھذا حاصل ما فی السعایۃ ۱۲

[لہ] قولہ لاتغتسلوا بالماء المشمس الخ قال فی رد المحتار اقول وقدمنا فی مندوبات الوضوء عن الامداد ان منہا ان لایکون بماء مشمس وبہ صرح فی الحلیۃ مستدلا بما صح عن عمر من النھی عنہ ولذا صرح فی الفتح بکراھتہ ومثلہ فی البحر وقال فی معراج الدرایۃ وفی القنیۃ وتکرہ الطہارۃ بالمشمس لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ رضی اللہ عنہا حین سخنت الماء بالشمس لاتفعلی یا حمیراء فانہ یورث البرص وعن عمر مثلہ وفی روایۃ لایکرہ وبہ قال مالک واحمد وعند الشافعی یکرہ ان قصد تشمیسہ وفی الغایۃ وکرہ بالمشمس فی قطر حار فی اوان منطبعۃ واعتبار القصد ضعیف وعدمہ غیر موثر اھ ما فی المعراج فقد علمت ان المعتمد الکراھۃ عندنا لصحۃ الاثر وان عدمہا روایۃ والظاھر انہا تنزیہیۃ عندنا ایضا بدلیل عدہ فی المندوبات فلا فرق حینئذ بین مذھبنا ومذھب الشافعی فاغتنم ھذا التحریر ۱۲

وعن ابن عباس قال لا بأس ان یغتسل بالحمیم ویتوضأ منہ رواہ عبد الرزاق بسند صحیح

باب تطہیر النجاسات

وقول اللہ عز وجل وثیابک فطہر وقولہ من ماء مہین وقولہ ومن اصوافہا واوبارہا واشعارہا اثاثا ومتاعا الی حین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیہرقہ ولیغسلہ ثلاث مرات رواہ ابن عدی وروی الدارقطنی نحوہ مرفوعا۔ وعنہ قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاہرقہ ثم اغسلہ ثلاث مرات رواہ الدارقطنی موقوفا وفی نصب الرایۃ قال الشیخ تقی الدین فی الامام وھذا سند صحیح وروی الطحاوی نحوہ۔ وعنہ انہ کان اذا ولغ الکلب فی الاناء اہراقہ ثم غسلہ ثلاث مرات رواہ الدارقطنی بسند صحیح۔ وعن معمر قال سألت الزہری عن الکلب یلغ فی الاناء قال یغسل ثلث مرات رواہ عبد الرزاق۔ وعن ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد ولم یکونوا یرشون شیأ من ذلک رواہ ابوداؤد وسکت عنہ وروی البخاری نحوہ۔ وقال ابوداؤد فیہ دلیل علی طہور الارض اذا یبست وعن محمد بن الحنفیۃ قال ذکاۃ الارض یبسہا رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ لہ عن ابی جعفر الباقر رحمہ اللہ مثلہ وعن ابی قلابۃ قال جفوف الارض طہورہا رواہ عبد الرزاق وروی ابن ابی شیبۃ

نحوه ورجاله رجال الصحيح۔ وعن اسماء بنت ابی بکر قالت سألت
امرأة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ارأیت
احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحیضة کیف تصنع فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا اصاب ثوب احداکن الدم من الحیضة فلتقرصه
ثم لتنضحه[له] بماء ثم لتصل فیه متفق علیه وروی ابن ابی شیبة فی مصنفه
عن سعید بن جبیر قال ان کان بعض امهات المؤمنین لتقرص الدم عن
ثوبها بریقها وعن الحسن بن علی رضی الله عنهما انه رأی فی قمیصه دما
فبزق فیه ثم دلکه وروی عن عمر رضی الله عنه ومیمون بن مهران مثله
وروی البخاری فی باب هل تصلی المرأة فی ثوب حاضت فیه عن عائشة رضی الله
عنها انها قالت ما کان لاحدانا الا ثوب واحد تحیض فیه فاذا اصابه شئی من

له قوله ثم لتنضحه بماء الخ قال الخطابی ان فیه دلیلاً علی تعیین الماء لازالة
النجاسة وکذا استدل به البیهقی فی سننه وهو مذهب مالک والشافعی
واحمد ومحمد وزفر اذ قالوا ان الطهارة من النجاسة لا تحصل الا بما یحصل
به طهارة الحدث وقال الامام الاعظم وابو یوسف رضی الله عنهما یجوز
التطهیر بکل مائع طاهر وانت خبیر بانه لا حجة لهم علی الحنفیة فی هذا
الحدیث لان فیه طهارة الثوب بالماء ولا ینکره احد والخلاف فی الطهارة
بغیر الماء والحدیث لا یتناوله نفیا ولا اثباتا بل ساکت عنه فلیت شعری
کیف استدل به الخطابی والبیهقی وایضا فحکم النجاسة اخف من الحدث
بدلیل ما ورد عن عائشة وسعید بن جبیر وغیرهما وبدلیل صحة صلوة
المحجر بالحجر ولو بقی هنالک اثر النجاسة بخلاف الطهارة عن الحدث

وعن ام سلمة دم قالت (ای فعلت) بریقها فمصعته[1] بظفرها ویروی فقصعته

قالت لها امرأة انی اطیل ذیلی وامشی فی المکان[2] القذر قالت قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم یطهره ما بعده رواه مالك والشافعی واحمد والترمذی

وابوداؤد والدارمی وقال المرأة ام ولد لابراهیم بن عبد الرحمن بن

عوف۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

اذا وطئ احدکم بنعله الاذی فان التراب له طهور رواه ابو داؤد

باسناد صحیح ولابن ماجة معناه ورواه الحاکم فی المستدرك وقال حدیث

صحیح علی شرط مسلم۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رأی فی نعله

اذی او قذرا فلیمسحه ولیصل فیهما رواه ابو داؤد وروی ابن حبان والحاکم

نحوه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وطئ

احدکم الاذی بنعله او خفیه فطهورهما التراب رواه الطحاوی وابن خزیمة

وعن یحیی بن وثاب قال سئل ابن عباس خرج الی الصلوة فوطئ علی عذرة

لو بقی علی البدن لمعة کالذرة لم یصبها الماء لم تصح طهارته الا بغسلها فافهم هذا نبذة

ما ذکره فی اوجز المسالك ومن شاء التفصیل فلینظر ثمه ۱۲۔

[1] قوله فمصعته الخ والمصع بمهملتین الاذهاب والقصع بمهملتین الدلك

کذا فی شرح النقایة ۱۲۔

[2] قوله فی المکان القذر هذا یقید بالیابس وهذا التاویل علی تقدیر صحة الحدیث

متعین عند الکل لانعقاد الاجماع علی ان الثوب اذا اصابته نجاسة لا یطهر الا بالغسل

بخلاف الخف فان فیه خلافا فاطلاق التطهیر مجازی کذا فی المرقات ۱۲۔

قال ان كانت رطبة غسل ما اصابه وان كانت يابسة لم تضره رواه ابن ابى شيبة ورجاله رجال الصحيح۔ وعن الاسود وهمام عن عائشة قالت كنت افرك المنى من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم واما منا ابو حنيفة وبرواية علقمة والاسود واما منا ابى حنيفة عن عائشة نحوه وفيه ثم يصلى فيه قال الطحاوى وليس فى هذا عندنا دليل على طهارة المنى فقد يجوز ان يكون كانت تفعل به هذا فيطهر بذلك الثوب والمنى فى نفسه نجس كما قد روى فيما اصاب النعل والخف من الاذى فكان التراب يجزئ من غسلهما وليس فى ذلك دليل على طهارة الاذى فى نفسه فكذلك ما روى فى المنى يحتمل ان يكون كان حكمه كذلك يطهر الثوب بازالتهم اياه عنه بالفرك وهو فى نفسه نجس كما كان الاذى يطهر النعل بازالتهم اياه عنها وهو فى نفسه نجس وعن عائشة قالت كنت افرك المنى من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يابسا واغسله اذا كان رطبا رواه الدارقطنى والبيهقى والطحاوى وابو عوانة فى صحيحه وقال النيموى اسناده صحيح۔ وعن عمار بن ياسر قال اتى على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا على بئر ادلو ماء فى ركوة قال يا عمار ما تصنع قلت يا رسول الله بابى انت وامى اغسل ثوبى من نخامة اصابته فقال يا عمار انما يغسل الثوب من خمس من الغائط والبول والقئ والدم والمنى يا عمار ما نخامتك ودموع عينيك والماء الذى فى ركوتك الاسواء رواه الدارقطنى[1]۔ وعن سليمان ابن يسار

---

[1] قوله رواه الدارقطنى من حديث ثابت بن حماد عن على بن زيد عن سعيد بن المسيب

قال سألت عائشۃ عن المنی یصیب الثوب فقالت کنت اغسلہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیخرج الی الصلوۃ واثر الغسل فی ثوبہ متفق علیہ۔ وعن معاویۃ بن ابی سفیان انہ سأل ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی کان یجامع فیہ قالت نعم اذا لم یر فیہ اذیً رواہ النسائی وابوداؤد واسنادہ صحیح وقال ابن الملک والشیخ عبد الحق ان ھذہ الاحادیث ادلۃ علی نجاسۃ المنی کما ھو قول امام المذھب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انتھی وکذا رطوبۃ فرج المرأۃ نجسۃ فانھا مخلوطۃ بالمنی النجس قالہ فی تعلیق احیاء السنن۔ وعن عائشۃ قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی فبال علی ثوبہ فدعا بماء فاتبعہ ایاہ رواہ البخاری والنسائی ومحمد وروی الطحاوی نحوہ وقال اتباع الماء حکمہ حکم الغسل الا تری ان رجلا لو اصاب ثوبہ عذرۃ فاتبعھا الماء حتی ذھب بھا ان ثوبہ قد طھر وعنھا قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی یرضع فبال فی حجرہ فدعا بماء فصبہ علیہ رواہ مسلم۔ وعنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عار الحدیث علی بن زید روی لہ مسلم مقرونا بہ وقال العجلی لا بأس بہ وفی موضع اٰخر فکتب حدیثہ وروی لہ الحاکم فی المستدرک وقال الترمذی صدوق واما ثابت فلم یتھمہ احد بالوضع غیر البیھقی مع انہ ذکرہ فی کتابہ المعرفۃ ولم ینسبہ الی الوضع وانما حکی فیہ قول الدارقطنی وابن عدی وقال البزار وثابت بن حماد کان ثقۃ ولا یعرف انہ روی غیر ھذا الحدیث ولہ متابع رواہ الطبرانی

يوتى بالصبيان فيدعو لهم فاتى بصبى مرة فبال عليه فقال صبوا عليه الماء صبا رواه الطحاوى واسناده صحيح وعن ابى ليلى انه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى بطنه الحسن او الحسين قال فبال حتى رأيت بوله على بطن رسول الله صلى الله عليه وسلم اساريع قال فوثبنا اليه قال فقال دعوا ابنى ولا تفزعوا ابنى قال ثم دعا بماء فصبه عليه رواه احمد وروى الطحاوى نحوه ـ وعن سماك بن حرب قال ان ام الفضل قالت يا رسول الله رأيت ان عضوا من اعضائك فى بيتى قال تلد فاطمة غلاما وترضعيه بلبن قثم فولدت حسينا فاخذته فبيناهو يقبله اذ بال عليه فقهته فبكى فقال آذيتنى فى ابنى ثم جاء بماء فحدره حدرا رواه احمد وروى الطحاوى نحوه ـ وعن الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب على بول الغلام مالم يطعم فاذا طعم غسلته وكان تغسل بول الجارية رواه ابوداؤد ـ وعن عبد الله بن عكيم قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب[ك] رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى وابن ماجة والطحاوى

فى معجمه الكبير وفيه ابراهيم قاله العلامة العينى فى شرح الهداية ١٢ ـ

ك قوله ولا عصب وقال فى رد المحتار وعصبها اى الميتة طاهر على المشهور اى من طهارة العصب كما جزم به فى الوقاية والدرر وغيرهما بل ذكر فى البدائع وتبعه فى الفتح انه لا خلاف فيه لكن تعقبه فى البحر بانه فى غاية البيان ذكر فيه روايتين احدهما انه طاهر لانه عظم والاخرى انه نجس لان فيه حياة والحس يقع به وصحح فى السراج الثانية ١٢ ـ

وقال البيهقي فيه دليل على نهى الانتفاع بجلود الميتة قبل الدباغ كذا
قال ابن حبان فى صحيحه وفى سنن ابى داؤد قال النضر بن شُميل يسمى اهابا
ما لم يدبغ فاذا دبغ لا يسمى اهابا وانما يقال له شن وقربة وعن سودة
زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت ماتت لنا شاة فدبغنا مسكها ثم
ما زلنا ننبذ فيه حتى صار شنا رواه البخارى وروى امامنا ابو حنيفة
والطحاوى نحوه - وعن عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول اذا دبغ الاهاب فقد طهر رواه مسلم ومحمد
وروى الطحاوى نحوه وعن عائشة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم امر ان يستمتع بجلود الميتة اذا دبغت رواه مالك وابو داؤد
ومحمد وعن سلمة بن المحبق قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
جاء فى غزوة تبوك على اهل بيت فاذا قربة معلقة فسأل الماء فقالوا
له يا رسول الله انها ميتة فقال دباغها طهورها رواه احمد وابو داؤد
والطحاوى وفى التلخيص اسناده صحيح - وعن ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه امامنا
ابو حنيفة والترمذى والطحاوى وابن ماجة - وعن جابر بن عبد الله
قال كنا نصيب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مغانمنا من المشركين
الاسقية فنقتسمها وكلها ميتة فننتفع بذلك رواه الطحاوى - وعن
عبد الله بن عباس قال تصدق على مولاة لميمونة بشاة فماتت فمر بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلا اخذتم اهابها فدبغتموه
فانتفعتم به فقالوا انها ميتة فقال انما حرم اكلها متفق عليه وروى الطحاوى
ومحمد نحوه - وعنه قال ماتت شاة لسودة بنت زمعة فقالت يا رسول الله

ماتت، فلانة تعنی الشاۃ قال فلولا اخذ تم مسکها فقالت ناخذ مسک شاۃ قد ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قال اللہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الآیۃ فانہ لا بأس بان تدبغوہ فتنتفعوا بہ قالت فارسلت الیها فسلخت مسکها فدبغتہ فاتخذت منہ قربۃ حتی تخرقت رواہ الطحاوی واحمد باسناد صحیح۔ وعن میمونۃ قالت مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لهم مثل الحمار فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اخذتم اهابها قالوا انها میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرها الماء والقرظ رواہ احمد وابوداؤد والطحاوی۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استمتعوا بجلود المیتۃ اذا هی دبغت ترابا کان او رمادا او ملحا او ما کان[1] بعد ان یظهر صلاحہ رواہ الدارقطنی وعن ابراهیم قال کل شئ یمنع الجلد من الفساد فهو دباغ رواہ محمد فی الآثار۔ وعن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس انما حرم

---

[1] قولہ او ما کان بعد ان یظهر صلاحہ وقال فی رد المحتار والشمس ای ونحوہ من الدباغ الحکمی واشار بہ الی خلاف الامام الشافعی والی انہ لا فرق بین نوعی الدباغۃ فی سائر الاحکام قال فی البحر الا فی حکم واحد وهو انہ لو اصابہ الماء بعد الدباغ الحقیقی لا یعود نجسا باتفاق الروایات وبعد الحکمی فیہ روایتان اھ والاصح عدم العود قهستانی عن المضمرات وقید الخلاف فی مختارات النوازل بما اذا دبغ بالحکمی قبل الغسل بالماء قال فلو بعدہ لا تعود نجاستہ اتفاقا ۱۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المیتۃ لحمہا فاما الجلد و الشعر والصوف فلا بأس بہ رواہ الدارقطنی۔ وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا کل شئ من المیتۃ حلال الا ما اکل منہا فاما الجلد والقرون والشعر والصوف والسن والعظم فکلہ حلال لانہ لا یذکی رواہ الدارقطنی۔ وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج رواہ البیہقی۔ وعنہ قال لما رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ نحر نسکہ ثم ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ فاعطاہ اباطلحۃ ثم ناولہ شقہ الایسر فحلقہ فقال اقسمہ بین الناس رواہ الترمذی وقال صاحب العنایۃ وعلی القاری فیہ دلیل علی طہارۃ شعر الآدمی وعن المقدام بن معدیکرب قال نہی[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس جلود السباع والرکوب علیہا رواہ ابوداؤد والنسائی۔

لہ قولہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس جلود السباع الخ ھذا النہی نہی تحریم عند الشافعی لان استعمالہا اما قبل الدباغ فلا یجوز لانہا نجسۃ واما بعدہ فان کان علیہ الشعر فہی ایضا نجسۃ لان الشعر لا یطہر بالدباغ عندہ لان الدباغ لا یغیر الشعر عن حالہ او النہی نہی تنزیہ ھذا عند ابی حنیفۃ لان الشعر طاہر عندہ فان لبس جلود السباع والرکوب علیہا من داب الجبابرۃ والاعاجم وعمل المترفین فلا یلیق باھل الصلاح ویکرہ اخذتہ من المرقات ولعدم نجاستہا قال فی العالمگیریۃ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی لا بأس بلبس قلنسوۃ الثعالب کذا فی المبسوط وعن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی انہ

وعن ابي المليح بن اسامة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود السباع رواه احمد وابوداؤد والنسائي وزاد الترمذي والدارمي ان تفترش ۔ وعن ابي المليح انه كره[1] ثمن جلود السباع رواه الترمذي وعن جابر انه كان لا يرى بجلود السباع بأسا اذا دبغت وعن عروة بن الزبير كان له سرج نمور وعن يحيى بن عتيق قال رأيت الحسن البصري على سرج نمر ورأيت محمد بن سيرين على سرج نمر روى الاحاديث الثلاثة الطحاوي في مشكل الآثار وعن عبد الله بن مسعود قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نتوضأ من الموطئ رواه الترمذي وقال على القاري فيه دليل على ان طين الشارع معفو لعموم البلوى ۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه رواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما وروى البزار نحوه ورواه الدارقطني وقال صحيح ۔ وفي رواية للحاكم ان النبي صلى الله عليه وسلم لما فرغ من دفن صحابي صالح ابتلى بعذاب القبر جاء الى امرأته فسألها عن عماله

قال لا بأس بالفرو من السباع كلها وغير ذلك من الميتة المدبوغة والمذكاة وقال ذكاتها دباغها كذا في المحيط ولا بأس بجلود النمر والسباع كلها اذا دبغت ان يجعل منها مصلى او ميسرة السرج كذا في الملتقط ۱۲ ۔

[1] قوله كره ثمن جلود السباع قال المظهر ذلك قبل الدباغ لنجاستها اما بعده فلا كراهة وفي فتاوى قاضي خان ان بيع جلود الميتات باطل اذا لم تكن مذبوحة او مدبوغة كذا في المرقات ۱۲ ۔

فقالت كان[له] يرعى الغنم ولا يتنزه من بوله فحينئذ قال عليه السلام استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه قال الحاكم هذا حديث صحيح واتفق المحدثون على صحته - وعن الحسن انه كره ابوال الابل والبقر والغنم رواه الطحاوى وفى رواية له عن ابى الاحوص قال قال عبد الله ما كان الله يجعل فى رجس اوفيما حرم شفاء -

باب المسح على الخفين

قال الله عز وجل يا يها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوٰة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم بالجرّ الى الكعبين - عن المغيرة قال مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخفين فقلت يا رسول الله نسيت قال بل انت نسيت بهذا امرنى ربى عز وجل رواه احمد وابو داؤد - وعن عائشة قالت ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح منذ انزلت عليه سورة المائدة حتى لحق بالله رواه الدارقطنى وعن ابى هريرة قال ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له وضئ قال فاتيته بوضوء فتوضأ ومسح على خفيه قلت يارسول الله لم تغسل رجليك قال انى ادخلتهما وهما طاهران رواه

له قوله كان يرعى الغنم الخ فيه دلالة على نسخ حكم حديث العرنيين والذى يدل على كون حديث العرنيين منسوخا بهذا الحديث ان المثلة التى تضمنها حديث العرنيين منسوخة بالاتفاق لانها كانت فى ابتداء الاسلام قاله فى نور الانوار ۱۲ -

احمد والبیهقی۔ وعن ابن عباس قال اشهد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین رواہ البزار قال اما منا ابوحنیفة ماقلت بالمسح حتی جاءنی فیہ مثل ضوء النهار واخاف الکفر علی من لم یر المسح علی الخفین۔
وعن اسامة بن زید قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبلال الاسواف فذهب لحاجته ثم خرج قال اسامة فسألت بلالا ما صنع فقال بلال ذهب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجته ثم توضأ فغسل وجهه ویدیه ومسح برأسه ومسح علی الخفین ثم صلی رواہ النسائی۔ وعن عباد بن زیاد من ولد المغیرة بن شعبة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذهب لحاجته فی غزوة تبوک قال فذهبت معه بماء قال فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسکبت علیہ قال فغسل وجهه ثم ذهب یخرج یدیه فلم یستطع من ضیق کمی جبته فاخرجهما من تحت جبته فغسل یدیه ومسح برأسه ومسح علی الخفین ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد الرحمن بن عوف یؤمهم قد صلی بهم سجدة فصلی معهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی الرکعة التی بقیت ففزع الناس له ثم قال لهم قد احسنتم رواہ محمد فی المؤطا وروی البخاری نحوه۔ وعن ابی بکرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه رخص للمسافر ثلاثة ایام ولیالیهن وللمقیم یوما ولیلة اذا تطهر فلبس خفیه ان یمسح علیهما رواہ الاثرم فی سننه وابن خزیمة والدارقطنی وقال الخطابی هو صحیح الاسناد هکذا فی المنتقی وصححه ابن خزیمة
وعن شریح بن هانئ قال سألت علی بن ابی طالب عن المسح علی الخفین فقال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة ایام ولیالیهن للمسافر ویوما ولیلة

للمقيم رواه مسلم وروى الطحاوی نحوه۔ وعن صفوان بن عسال قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة ایام ولیالیهن للمسافر ویوم ولیلة للمقیم لا تنزعه من نوم ولا بول ولا غائط الا من جنابة رواه الطبرانی فی الکبیر وروی الترمذی والنسائی نحوه۔ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ احدکم ولبس خفیه فلیصل فیهما ولیمسح علیهما ثم لا یخلعهما ان شاء الا من جنابة رواه الدارقطنی والحاکم وصححه۔ وعن ابی عثمان النهدی قال اختلف سعد وابن عمر فی المسح علی الخفین فقال سعد امسح علی الخفین فقال ابن عمر لا امسح فقال سعد بینی وبینک ابوک فقدمنا علی عمر فذکرنا ذلک له فقال عمر عمک اعلم منک اذا لبست خفیک علی طهارة ثم احدثت توضأت ومسحت علی خفیک اجزأ مسح ذلک الی ساعتک تلک من لیل کان او نهار رواه سعید بن منصور۔ وعن المغیرة بن شعبة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بال ثم توضأ ومسح علی خفیه ووضع یده الیمنی علی خفه الیمنی ویده الیسری علی خفه الیسری ثم مسح اعلاهما مسحة واحدة حتی کانی انظر الی اصابع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الخفین رواه ابن ابی شیبة وروی البیهقی نحوه۔ وعن علی انه قال لو کان الدین بالرأی لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاه وقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح علی ظاهر خفیه رواه ابو داؤد باسناد حسن وللدارمی معناه وفی التلخیص اسناده صحیح۔ وعن جابر قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم برجل یتوضأ فغسل خفیه فنخسه برجله وقال لیس هکذا

السنة امرنا بالمسح هكذا وامر بيديه على خفيه رواه الطبرانی فی الاوسط وفی رواية له ثم اراه بيده من مقدم الخفين الى اصل الساق مرة وفرج بين اصابعه وفی رواية لابن المنذر عن عمر بن الخطاب انه مسح على خفيه حتى رؤى آثار اصابعه على خفيه خطوطا۔ وعن الحسن قال المسح على الخفين خطوطا بالاصابع رواه سعيد بن منصور۔ وعن ابی موسى قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه ونعليه رواه الطحاوی وروى احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجة نحوه وقال الطحاوی لانرى المسح على النعلين وكان من الحجة فی ذلك انه قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على نعلين تحتهما جوربان وكان قاصدا بمسحه ذلك الى جوربيه لاالى نعليه وجورباه مما لو كانا عليه بلا نعلين جاز له ان يمسح عليهما فكان مسحه ذلك مسحا اراد به الجوربين فاتى ذلك على الجوربين والنعلين فكان مسحه على الجوربين هو الذی تطهر به ومسحه على النعلين فضل فلما احتمل حديثه ما ذكرنا ولم يكن فيه حجة فی جواز المسح على النعلين التمسنا ذلك من طريق النظر لنعلم كيف حكمه فرأينا الخفين اللذين قد جوز المسح عليهما اذا تخرقا حتى بدت القدمان منهما او اكثر القدمين فكل قد اجمع انه لايمسح عليهما فلما كان المسح على الخفين انما يجوز اذا غيبا القدمين ويبطل ذلك اذا لم يغيبا القدمين وكانت النعلان غير مغيبين للقدمين ثبت انهما كالخفين اللذين لايغيبان القدمين وعن عبد خير قال رأيت عليا وهو يعرض اهل السجون بال ثم توضأ ومسح على جوربيه رواه سعيد بن منصور۔ وعن ابراهيم قال ان ابن مسعود كان

یمسح علی خفیه ویمسح علی جوربیه رواه عبد الرزاق۔ وعن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسحوا علی الخفین والموق رواه الطبرانی والبغوی۔ وعن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن رواحة واسامة بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل دار حمل هو وبلال فخرج الیهما بلال فاخبرهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح علی الموقین رواه ابن عساکر وروی احمد وابوداؤد عن بلال نحوه مرفوعا۔ وعن حماد عن ابراهیم انه کان یمسح علی الجرموقین رواه محمد فی الآثار۔ وعن هشام بن عروة عن ابیه انه رأی اباه یمسح علی الخفین علی ظهورهما لا یمسح بطونهما قال ثم یرفع العمامة فیمسح برأسه رواه محمد فی الموطا وروی عن ابن عمر انه کان فی غزوة فنزع خفیه وغسل قدمیه ولم یعد الوضوء۔ وعن ابراهیم قال اذا کنت علی مسح وانت علی وضوء فنزعت خفیك فاغسل قدمیك رواه محمد فی الآثار۔

باب التیمم

وقول اللہ عز وجل وان کنتم مرضٰی او علی سفر او جاء احد منکم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوهکم وایدیکم وقوله ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا وقوله ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون۔ عن عائشة قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفاره حتی اذا کنا بالبیداء او ذات الجیش

انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس
معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فاتی الناس ابابکر رضی اللہ عنہ فقالوا
الا تری ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس
ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فجاء ابوبکر رضی اللہ عنہ ورسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واضع رأسہ علی فخذی وقد نام فقال حبست رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء قالت عائشۃ فعاتبنی
ابوبکر وقال ما شاء اللہ ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی فما منعنی
من التحرک الا مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ عز وجل آیۃ
التیمم فقال اُسید بن حضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت
فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ رواہ النسائی
وروی البخاری ومسلم نحوہ۔ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین
فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرہ فان ذٰلک خیر رواہ احمد والترمذی وابوداؤد
وروی النسائی نحوہ الی قولہ عشر سنین قال الزجاج الصعید وجہ الارض
کان علیہ تراب او لم یکن ترابا کان او صخر الاغبار علیہ قال ولا اعلم خلافا
بین اھل اللغۃ فی ان الصعید وجہ الارض وقال علماؤنا فی ھذا الحدیث
دلیل علی ان التیمم رافع للحدث لا مبیح لہ وان خروج الوقت غیر ناقض
للتیمم بل حکمہ حکم الوضوء فیصح فی الوقت وقبلہ ویصلی بہ ما شاء
من فرض ونفل ولا یجمع بینہما لما فیہ من الجمع بین البدل والمبدل
وفی اطلاقہ دلالۃ علی نفی تخصیص الناقضیۃ بالوجدان خارج الصلاۃ

وعن علی وعبد اللہ بن عمرو وابی هریرة وجابر وابن عباس وحذیفة وانس وابی امامة وابی ذر قالوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جعلت لی الارض کلها مسجدا وطهورا رواہ الترمذی وروی البخاری نحوہ۔ وعن عمران قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلاتہ اذا هو برجل معتزل لم یصل مع القوم فقال ما منعك یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابة ولا ماء قال علیك بالصعید فانہ یکفیك متفق علیہ۔ وعن علی قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل نزلت هذہ الآیة فی المسافر تصیبہ الجنابة فیتیمم ویصلی وفی روایة لا یقرب الصلوة الا ان یکون مسافرا تصیبہ الجنابة فلا یجد الماء فیتیمم ویصلی حتی یجد الماء رواہ البیهقی وابن ابی شیبة والفریابی وابن المنذر وابن ابی حاتم وعن ابن عباس قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل یقول لا تقربوا الصلواة وانتم جنب اذا وجدتم الماء فان لم تجدوا الماء فقد احلت لکم ان تمسحوا بالارض رواہ ابن جریر وعبد بن حمید من طرق۔ وعنہ فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل قال هو المسافر لا یجد الماء فیتیمم ویصلی رواہ الطبرانی وابن ابی شیبة وعبد الرزاق وعن ابی هریرة قال ان ناسا من اهل البادیة اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا نکون بالرمال الاشهر الثلاثة والاربعة ویکون فینا الجنب والنفساء والحائض ولسنا نجد الماء فقال علیکم بالارض ثم ضرب بیدہ الارض لوجهہ ضربة واحدة ثم ضرب ضربة اخری فمسح بها علی یدیہ الی المرفقین رواہ احمد والطبرانی وابو یعلی وعن جابر قال جاء رجل فقال اصابتنی جنابة

وانی تمعکت فی التراب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اضرب ھکذا
وضرب بیدیه الارض فمسح وجهه ثم ضرب بیدیه الی المرفقین رواه
الحاکم فی المستدرک وقال اسناده صحیح وفی روایة للبخاری ثم نفضهما
وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال التیمم ضربة للوجه وضربة
للذراعین الی المرفقین رواه الدارقطنی وقال رجاله کلهم ثقات وروی الحاکم
مثله وقال صحیح الاسناد وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم التیمم ضربتان ضربة للوجه وضربة للیدین الی المرفقین
رواه الحاکم والدارقطنی وابن عدی وروی البزار عن عائشة مثله
مرفوعا۔ وعن الاسلع قال ارانی رسول الله صلی الله علیه وسلم
کیف امسح فضرب بکفیه الارض رفعهما لوجهه ثم ضرب ضربة اخری
فمسح ذراعیه باطنهما وظاهرهما حتی مس بیدیه المرفقین رواه
البیهقی والدارقطنی والطبرانی۔ وعن عمرو بن العاص قال لما
بعثنی النبی صلی الله علیه وسلم عام ذات السلاسل احتلمت فی لیلة
باردة شدیدة البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اهلک فتیممت ثم
صلیت باصحابی الصبح فلما قدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ذکرت ذلک له فقال یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب قلت نعم
یا رسول الله انی احتلمت فی لیلة باردة شدیدة البرد فاشفقت ان
اغتسلت ان اهلک وذکرت قول الله ولا تقتلوا انفسکم ان الله کان
بکم رحیما فتیممت ثم صلیت فضحک رسول الله صلی الله علیه وسلم
ولم یقل شیأ رواه احمد وابوداؤد والحاکم وابن المنذر وابن ابی حاتم
وروی الطبرانی نحوه۔ وعن علی فی الرجل یکون فی السفر فتصیبه الجنابة

ومعه الماء القليل يخاف ان يعطش قال يتيمم ولا يغتسل رواه الدارقطني
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
جاءت الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم رواه ابن عدى وعنه
قال اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم وصل
رواه ابن ابى شيبة ورجاله رجال مسلم الا المغيرة وهو محتج به قاله
الزيلعى وعن ابن عمر انه اتى بجنازة وهو على غير وضوء فتيمم وصلى
عليها رواه الدارقطنى والبيهقى فى المعرفة. وعن الحسن البصرى
انه سئل عن الرجل فى الجنازة على غير وضوء فان ذهب يتوضأ تفوته قال
يتيمم ويصلى رواه سعيد بن منصور وعن ابراهيم فى الرجل تفجأه
الجنازة وهو على غير وضوء قال يتيمم ويصلى عليها رواه الطحاوى وعن
عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اجنب فاراد ان ينام توضأ
او تيمم رواه البيهقى باسناد حسن وعن ابى الجهيم بن الحرث ابن الصمة
قال اقبل النبى صلى الله عليه وسلم من نحو بئر جمل فلقيه رجل فسلم عليه فلم
يرد النبى صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الجدار فمسح بوجهه
ويديه ثم رد عليه السلام متفق عليه قال علماءنا فيستفاد من هذه
الاحاديث ان كل موضع يفوت فيه الاداء لا الى خلف فانه يجوز له التيمم
كنوم وسلام ورده وصلاة الجنازة والعيد والكسوف وسنن رواتب وما
يفوت الى خلف لا يجوز له التيمم كالجمعة وعن على قال اذا لم يجد الماء
فليؤخر التيمم الى الوقت الآخر رواه عبد الرزاق وعن ابى سعيد الخدرى
قال خرج رجلان فى سفر فحضرت الصلاة وليس معهما ماء فتيمما صعيدا
طيبا فصليا ثم وجدا الماء فى الوقت فاعاد احدهما الصلاة بوضوء

ولم يعد الآخر ثم اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك فقال للذي[1] لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلاتك وقال للذي توضأ واعاد لك الاجر مرتين رواه ابوداؤد والدارمي وروى النسائي نحوه وقد روى هو وابوداؤد ايضا عن عطاء بن يسار مرسلا وعن ابن عمر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمسح على الجبائر رواه الدارقطني وعن زيد بن علي عن ابيه عن جده الحسين بن علي بن ابي طالب عن علي بن ابي طالب قال انكسرت احدى زندي فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فامرني[2] ان امسح على الجبائر رواه ابن ماجة والبيهقي والدارقطني وعن ابن عمر انه توضأ وكفه معصوبة فمسح عليها وعلى العصابة وغسل سوى ذلك رواه المنذري

باب الغسل المسنون

عن ابي بكر الصديق وعمران بن حصين قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة كفرت عنه ذنوبه وخطاياه فاذا اخذ

---

[1] قوله للذي لم يعد الخ اجمعوا على انه اذا رأى الماء بعد فراغه من الصلوة لا اعادة عليه وان كان الوقت باقيا واختلفوا فيما اذا وجد الماء بعد دخوله في الصلواة فالجمهور على انه لا يقطعها وهي صحيحة وقال ابوحنيفة واحمد في رواية يبطل تيممه اما اذا تيمم ثم وجد الماء قبل دخول الصلوة فالاجماع على بطلان تيممه كذا في المرقات ۱۲۔

[2] قوله فامرني ان امسح على الجبائر هذا يدل على الاكتفاء بالمسح والغسل كما هو مذهب ابي حنيفة دون الجمع بين التيمم وغسل سائر البدن بالماء كما ذهب اليه الشافعي اخذته من المرقات ۱۲۔

فی المشی کتب لہ بکل خطوۃ عشرون حسنۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وفی روایۃ ابن حبان من اغتسل یوم الجمعۃ لم یزل طاہرا الی الجمعۃ الاخری۔

وعن عکرمۃ قال ان ناسا من اہل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعۃ واجبا قال لا ولکنہ اطہر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب وسا خبرکم کیف بدء الغسل کان الناس مجہودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظہورہم وکان مسجدہم ضیقا مقارب السقف انما ہو عریش فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلک الصوف حتی ثارت منہم ریاح آذی بذلک بعضہم بعضا فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الریاح قال ایہا الناس اذا کان ہذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجدہ من دہنہ وطیبہ قال ابن عباس ثم جاء اللہ بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدہم وذہب بعض الذی کان یؤذی بعضہم بعضا من العرق رواہ ابوداؤد والطحاوی وعن حماد عن ابراہیم النخعی قال سألتہ عن الغسل یوم الجمعۃ والغسل من الحجامۃ والغسل فی العیدین قال ان اغتسلت فحسن وان ترکت فلیس علیک فقلت لہ الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من راح الی الجمعۃ فلیغتسل قال بلی ولکن لیس من الامور الواجبۃ وانما ہو کقولہ تعالی واشہدوا اذا تبایعتم فمن اشہد فقد احسن ومن ترک فلیس علیہ وکقولہ تعالی فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض فمن انتشر فلا بأس ومن جلس فلا بأس رواہ محمد فی المؤطا وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ فبہا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی

والدارمی وعن عبد اللہ بن مسعود قال من السنۃ الغسل یوم الجمعۃ رواہ البزار ورجالہ ثقات قالہ فی مجمع الزوائد وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء منکم للجمعۃ فلیغتسل فلما کان الشتاء قلنا یا رسول اللہ امرتنا بالغسل للجمعۃ وقد جاء الشتاء ونحن نجد البرد فقال من اغتسل فبہا ونعمت ومن لم یغتسل فلا حرج رواہ ابن عدی فی الکامل وعن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کل محتلم الرواح الی الجمعۃ وعلی من راح الی المسجد الغسل رواہ الطحاوی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوما یغسل فیہ رأسہ وجسدہ متفق علیہ وعن الفاکہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل یوم الجمعۃ ویوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفۃ رواہ احمد والطبرانی وعن مصعب بن ثابت ان ثابت بن ابی قتادۃ قال ان ابا قتادۃ قال لہ اغتسل للجمعۃ فقال لہ قد اغتسلت للجنابۃ رواہ الطحاوی وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل یوم الفطر ویوم الاضحی رواہ ابن ماجۃ وعن عروۃ بن الزبیر انہ اغتسل للعید وقال انہ السنۃ رواہ البیہقی وعن ابن عمر انہ کان یغتسل یوم الفطر قبل ان یغدو رواہ مالک وعن الفاکہ بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل یوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفۃ رواہ ابن ماجۃ وعن خارجۃ بن زید بن ثابت عن ابیہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاہلالہ واغتسل رواہ الترمذی والدارمی وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج مکۃ اغتسل حین یرید ان یحرم

رواہ الطبرانی وعن ابن عمر قال من السنۃ ان یغتسل اذا اراد ان یحرم رواہ ابن ابی شیبۃ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن غسل المیت رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فلیغتسل رواہ ابن ماجۃ وزاد احمد والترمذی وابوداؤد ومن حملہ فلیتوضأ وعن قیس بن عاصم انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وعن واثلۃ بن الاسقع قال لما اسلمت اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغتسل بماء وسدر واحلق عنک شعر الکفر رواہ ابونعیم وروی الطبرانی فی الکبیر عن قتادۃ ابی ھشام نحوہ ورجالہ ثقات (قالہ فی مجمع الزوائد) وعن نافع قال کان ابن عمر اذا دخل ادنی الحرم امسک ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی بہ الصبح ویغتسل ویحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک رواہ البخاری۔

باب الحیض

وقول اللہ عزوجل ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل الحیض للجاریۃ البکر والثیب الثلاث واکثر ما یکون عشرۃ ایام فاذا زاد فھی مستحاضۃ رواہ الدارقطنی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیض ثلاثۃ ایام واربعۃ وخمسۃ وستۃ وسبعۃ وثمانیۃ وتسعۃ وعشرۃ فاذا جاوزت العشرۃ فھی

مستحاضة رواه ابن عدی وروی الدارقطنی عن عبد الله بن مسعود مثله
موقوفا وعن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اقل الحیض ثلاثة ایام واکثره عشرة ایام رواه الدارقطنی وعن
معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاحیض دون ثلاثة
ایام ولاحیض فوق عشرة ایام رواه ابن عدی وعن الخدری قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اقل الحیض ثلاث واکثره عشر واقل
مابین الحیضتین خمسة عشر یوما رواه ابن الجوزی وقال فی ردالمحتار
وقد روی تقدیر الاقل والاکثر عن ستة من الصحابة بطرق متعددة
هی ترتفع الی الحسن کما بسط ذلك الکمال والعینی فی شرح الهدایة
ولخصه فی البحر وعن عثمان[1] بن ابی العاص رضی الله تعالی عنه
انه قال الحائض اذا جاوزت عشرة ایام فهی بمنزلة المستحاضة تغتسل
وتصلی رواه الدارقطنی قال البیهقی هذا الاثر لاباس باسناده۔ وعن
انس انه قال ادنی الحیض ثلثة ایام رواه الدارمی فی سننه رجاله رجال
مسلم۔ وعن ام سلمة قالت کانت النفساء تقعد علی عهد رسول الله
صلی الله علیه وسلم اربعین یوما رواه ابوداؤد والترمذی وعن
انس ان النبی صلی الله علیه وسلم وقت للنفساء اربعین یوما الا ان تری
الطهر قبل ذلك رواه الدارقطنی وابن ماجة وعن ابی الدرداء
وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تنظر النفساء اربعین
یوما الا ان تری الطهر قبل ذلك فان بلغت اربعین یوما ولم تر الطهر

---

[1] صحابی ۱۲

فلتغتسل وهي بمنزلة المستحاضة رواه ابن عدي وابن عساكر وعن عائشة في الحامل[1] ترى الدم لا يمنعها ذلك من الصلوة رواه ابن ابي شيبة في مصنفه رجاله رجال الجماعة وعن علي قال ان الله رفع الحيض عن الحبلى وجعل الدم بما تغيض الارحام وعن ابن عباس قال ان الله رفع الدم عن الحبلى وجعله رزقا للولد رواهما ابن شاهين نقلهما صاحب الجوهر النقي وعن ابراهيم قال اذا رأت الحبلى الدم فليست بحائض فلتصل ولتصم وليأتها زوجها وتصنع ما تصنع الطاهر رواه محمد في الآثار وعن علقمة بن ابي علقمة عن امه مولاة عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت كان النساء يبعثن الى عائشة بالدرجة فيها الكرسف فيه الصفرة من الحيض فتقول لا تعجلين حتى ترين القصة البيضاء تريد بذلك الطهر من الحيض رواه مالك وعبد الرزاق باسناد صحيح وروى البخاري مثله تعليقا وعن معاذة قالت سألت عائشة فقلت ما بال الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة فقالت احرورية انت قلت لست بحرورية ولكنني اسأل قالت كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة متفق عليه وعن عبد الله بن سعد قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

---

[1] قوله في الحامل ترى الدم الخ لهذه الآثار قال في الهداية والدم الذي تراه الحامل ابتداء او حال ولادتها قبل خروج الولد استحاضة وان كان ممتدا وقال الشافعي رحمة الله عليه حيض اعتبارا بالنفاس اذ هما جميعا من الرحم ولنا ان بالحبل ينسد فم الرحم كذا العادة والنفاس بعد انفتاحه بخروج الولد ۱۲ منه

ما يحل لي من امرأتي وهي حائض قال لك ما[1] فوق الازار رواه ابو داؤد
وابن ماجة واحمد وفي النيل في رواية ابي داؤد صدوقان وبقيته
ثقات ورواه ابو يعلى عن عمر ورجاله رجال الصحيح وعن عائشة
قالت كنت اغتسل انا والنبي صلى الله عليه وسلم من اناء واحد وكلانا
جنب وكان يأمرني فأتزر[2] فيباشرني وانا حائض وكان يخرج رأسه الي
وهو معتكف فاغسله وانا حائض متفق عليه وعن زيد بن اسلم
قال ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما يحل لي من امرأتي
وهي حائض فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشد عليها ازارها
ثم شأنك باعلاها رواه مالك والدارمي مرسلا وعن عائشة قالت
كنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على
موضع فيّ فيشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله
عليه وسلم فيضع فاه على موضع فيّ رواه مسلم وعنها قالت كان النبي
صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن متفق عليه
وعنها قالت قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد
فقلت اني حائض فقال ان حيضتك ليست في يدك رواه مسلم

١ه قوله ما فوق الازار وحده الفقهاء بما بين السرة والركبة عملا بالعرف الغالب كذا في فتح الباري ١٢ ـ ٢ه قوله فاتزر فيباشرني الخ والمعنى فاعقد الازار في وسطي وهذا يدل على جواز الاستمتاع بما فوق الازار دون ما تحته وبه قال ابو حنيفة ومالك والشافعي في قوله الجديد ولعل قوله عليه الصلاة والسلام اصنعوا كل شيء الا النكاح كان رخصة وفعله عزيمة تعليما للامة فانه احوط فان من يرتع حول الحمى يوشك ان يقع فيه كذا في المرقاة

وعن میمونة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی مرط بعضہ علی وبعضہ علیہ وانا حائض متفق علیہ وعن عائشة انہا کانت تنام مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لحاف وھی حائض رواہ سعید بن منصور۔ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی حائضا او امرأة فی دبرھا او کاھنا فقد کفر بما انزل علی محمد رواہ الترمذی وابن ماجة والدارمی وفی روایتہما فصدقہ بما یقول فقد کفر۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجة وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواہ الترمذی۔ وقال اکثر العلماء لاشئ علیہ سوی الاستغفار وھو قول اصحابنا ایضا ثم ان الذین ذھبوا الی عدم وجوب الصدقة اجابوا ان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یتصدق محمول علی الاستحباب ان شاء تصدق والالا قالہ العلامة العینی فی عمدة القاری وکذا فی العلمگیریہ وقال فی بذل المجھود اختلفوا فی وجوب الکفارة فی اتیان الحائض فقال مالک وابوحنیفة والشافعی لایجب علیہ شئی بل یستحب ان یتصدق ان وطئی فی اول الحیض بدینار وفی آخرہ بنصف دینار ویستغفر اللہ تعالی۔

باب المستحاضة

عن ام سلمة قالت ان امرأة کانت تھراق الدم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فاستفتت لها ام سلمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی
والایام التی کانت تحیضهن من الشهر قبل ان یصیبها الذی اصابها فلتترك
الصلاة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب
ثم لتصل رواه مالك والشافعی واحمد وابوداؤد وابن ماجة والدارقطنی
والبیهقی والدارمی وروی النسائی معناه وقال النووی اسناد ابی داؤد
علی شرطهما وعن هشام بن عروة عن ابیه قال لیس علی المستحاضة ان
تغتسل الا غسلا واحدا ثم تتوضأ بعد ذلك للصلوة رواه محمد عن مالك
فی الموطا وروی الطبرانی عن سودة بنت زمعة نحوه مرفوعا وكذا عبد الرزاق
والطحاوی وسعید بن منصور عن عائشة موقوفا وعن عائشة قالت سئل
رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المستحاضة قال تدع الصلوة ایامها
ثم تغتسل غسلا واحدا ثم تتوضأ عند كل صلوة رواه ابن حبان فی صحیحه
باسناد صحیح وعنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لفاطمة بنت ابی
حبیش توضئ لوقت كل صلاة رواه امامنا ابوحنیفة وروی محمد مثله
فی الاصل وفی روایة للبخاری والترمذی ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال للمستحاضة ثم توضئ لكل صلوة حتی یجیئ ذلك الوقت وعن
ابی سلمة ان ام حبیبة بنت جحش كانت تهراق الدم وانها سألت رسول الله
صلی الله علیه وسلم فامرها ان تغتسل عند كل صلوة وتصلی رواه سعید
بن منصور وروی الطحاوی نحوه وفی روایة لابن ماجة ثم اغتسلی وتوضئ
لكل صلوة وفی روایة لمسلم عن عائشة نحوه وعن عائشة ان ام حبیبة كانت
تستحاض فتمكث السنین وانها كانت تدخل المركن حتی یعلوا الدم
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیست بالحیضة انما هو عرق وكانت

تغتسل لکل صلوۃ رواہ سعید بن منصور وروی الطحاوی وعبد الرزاق نحوہ وقال فقہاءنا نیستفاد من ھذہ الاحادیث ان المعتادۃ ترد لعادتہا وتغتسل غسلا واحدا اذا مضت ایام اقرائہا ثم تتوضأ لوقت کل صلوۃ وتصلی الی الوقت الآخر وان سال دمہا واما المعتادۃ التی استمر دمہا واشتبہ علیہا کل من عدد ایام الحیض والمکان فتتحری ومضت علی ما استقر رأیہا علیہ وان لم یکن لہا رأی لا یحکم بشیٔ من الحیض والطہر علی التعیین بل تاخذ بالاحوط فتغتسل لکل صلواۃ وان اشتبہ علیہا البعض فان ترددت بین الطہر وبین دخول الحیض صلت بالوضوء لوقت کل صلوۃ وان ترددت بین الطہر وبین الخروج من الحیض اغتسلت لوقت کل صلوۃ وعن ابن عباس قال المستحاضۃ لا بأس ان یجامعہا زوجہا رواہ عبد الرزاق وفی روایۃ ابوداؤد والبیہقی عن عکرمۃ عن حمنۃ بنت جحش انہا کانت مستحاضۃ وکان زوجہا یجامعہا وسکت ابوداؤد عنہ وقال النووی اسنادہ حسن۔

کتاب الصلوٰۃ

وقول اللہ عز وجل اقیموا الصلوۃ وقولہ واقم الصلوۃ ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر وقولہ وأمر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیہا وقولہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ وقولہ والذین ھم علی صلاتہم یحافظون اولٰئک فی جنات مکرمون وقولہ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون وقولہ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی وقولہ فخلف

من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا وقوله ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم واذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى يراؤن الناس۔ عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم ان الصلوة حق واجب دخل الجنة رواه احمد والحاكم فى المستدرك وعن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الشيطان ذعرا من المؤمن ما حافظ على الصلوات الخمس فاذا ضيعهن تجرأ عليه واوقعه فى العظائم وطمع فيه رواه ابونعيم وابوبكر محمد بن الحسين البخارى فى اماليه والرافعى۔ وعن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام العبد فى صلاته ذر البر على رأسه حتى يركع فاذا ركع علته رحمة الله حتى يسجد والساجد يسجد على قدمى الله فليسأل وليرغب رواه سعيد بن منصور مرسلا وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المصلى ليقرع باب الملك وانه من يدوم قرع الباب يوشك ان يفتح له رواه الديلمى وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا خمسكم وصوموا شهركم وادوا زكاة اموالكم واطيعوا اذا امركم تدخلوا جنة ربكم رواه احمد والترمذى وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبى صلى الله عليه وسلم انه ذكر الصلوة يوما فقال من حافظ عليها كانت له نورا وبرهانا ونجاة يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وابى بن خلف رواه احمد والدارمى والبيهقى فى شعب الايمان۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل نور فى قلبه فمن شاء منكم فلينور قلبه رواه الديلمى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان لله تعالى ملكا ينادى عند كل صلوٰة يا بنى اٰدم قوموا الى نيرانكم التى اوقدتموها على انفسكم فاطفئوها بالصلوٰة رواه الضياء والطبرانى فى الكبير وعن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمصلى ثلاث خصال يتناثر البر من عنان السماء الى مفرق رأسه وتحف به الملائكة من لدن قدميه الى عنان السماء ويناديه مناد لو يعلم المصلى من يناجى ما انفتل رواه محمد بن نصر فى الصلوٰة مرسلا وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول مايحاسب به العبد صلاته فان صلحت صلح سائر عمله وان فسدت فسد سائر عمله ثم يقول انظروا هل لعبدى من نافلة فان كانت له نافلة اتم بها الفريضة ثم الفرائض كذلك لعائدة الله ورحمته رواه ابن عساكر وهو حسن وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شئ قالوا لا يبقى من درنه شئ قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا متفق عليه وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى واقم الصلوٰة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيآت فقال الرجل يا رسول الله ألى هذا قال لجميع امتى كلهم وفى رواية لمن عمل بها من امتى متفق عليه وعنه قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى عالجت امرأة فى

اقصی المدینۃ وانی اصبت منہا مادون ان امسہا فانا ھذا فاقض فی
ماشئت فقال لہ عمر لقد سترک اللہ لوسترت علی نفسک قال ولم
یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ شیأ وقام الرجل فانطلق فاتبعہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فدعاہ وتلا علیہ ھذہ الآیۃ واقم
الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیأت
ذٰلک ذکری للذاکرین فقال رجل من القوم یانبی اللہ ھذا لہ خاصۃ
فقال بل للناس کافۃ رواہ مسلم وعن انس قال جاء رجل
فقال یارسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علیّ قال ولم یسأ لہ عنہ
وحضرت الصلاۃ فصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ قام الرجل فقال یارسول اللہ انی
اصبت حدا فاقم فیّ کتاب اللہ قال الیس قد صلیت معنا قال نعم
قال فان اللہ قد غفر لک ذنبک اوحدک متفق علیہ وعن ابی ذر
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتہافت فاخذ
بغصنین من شجرۃ قال فجعل ذلک الورق یتہافت قال فقال یا اباذر
قلت لبیک یارسول اللہ قال ان العبد المسلم لیصلی الصلوٰۃ یرید بہا
وجہ اللہ فتہافت عنہ ذنوبہ کما تہافت ھذا الورق عن ھذہ الشجرۃ
رواہ احمد وعن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان المسلم لیصلی وخطایاہ مرفوعۃ علی رأسہ فکلما سجد تحاتت فیفرغ
عنہ حین یفرغ من صلاتہ وقد تحاتت خطایاہ رواہ الطبرانی
فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان وعن عثمان قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد المسلم اذا توضأ فاتم وضوئہ ثم دخل

فی صلاته فاتم صلاته خرج من صلاته كما یخرج من بطن امه من الذنوب رواه ابن عساكر وعن زید بن خالد الجهنی قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم من صلی سجدتین لایسهو فیهما غفر الله له ما تقدم من ذنبه رواه احمد وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالیٰ من احسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له علی الله عهد ان یغفر له ومن لم یفعل فلیس له علی الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه رواه احمد وابوداؤد وروی مالك والنسائی نحوه وعن ابن مسعود قال سألت النبی صلى الله علیه وسلم ای الاعمال احب الی الله قال الصلوٰة لوقتها قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت ثم ای قال الجهاد فی سبیل الله قال حدثنی بهن ولو استزدته لزادنی متفق علیه وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم من ترك الصلوٰة لقی الله تعالیٰ وهو علیه غضبان رواه الطبرانی فی الكبیر وعن ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی ان لا تشرك بالله شیأ وان قطعت وحرقت ولا تترك صلاة مكتوبة متعمدا فمن تركها متعمدا فقد برئت منه الذمة ولا تشرب الخمر فانها مفتاح كل شر رواه ابن ماجة وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم بین العبد وبین الكفر ترك الصلاة رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم بین الایمان والكفر ترك الصلاة رواه الترمذی وعن انس قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم لیس بین العبد والشرك الا ترك الصلوٰة فان تركها فقد اشرك رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم

من ترك الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر جہارا رواہ الطبرانی فی الاوسط وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العہد الذی بیننا وبینہم الصلاۃ فمن ترکہا فقد کفر رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ ۔ وعن عبد اللہ بن شقیق قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایرون شیأ من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلاۃ رواہ الترمذی وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلاۃ وہم ابناء سبع سنین واضربوہم علیہا وہم ابناء عشر سنین وفرقوا بینہم فی المضاجع رواہ ابوداؤد ۔

باب المواقیت

وقول اللہ عز وجل ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا وقولہ واقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل وقولہ اقم الصلوٰۃ لدلوك الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا وقولہ وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا ومن آنائ اللیل فسبح واطراف النہار لعلك ترضی وقولہ فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون عن ھمام قال سمعت عطاء بن ابی رباح قال حدثنی رجل منہم ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ عن مواقیت الصلوٰۃ فامرہ ان یشہد الصلوٰۃ معہ فصلی الصبح فعجل ثم صلی الظہر فعجل ثم صلی العصر فعجل ثم صلی المغرب فعجل ثم صلی العشاء فعجل ثم صلی الصلوات کلہا من الغد فاخر ثم قال للرجل ما بین صلاتی فی ہذین الوقتین

وقت کلہ رواہ الطحاوی۔ وعن ابی جریج عن سلیمان بن موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الظہر حین تمیل الشمس رواہ عبد الرزاق مرسلا وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للصلوۃ اولا وآخرا وان اول وقت الظہر حین تزول الشمس وآخر وقتہا حین یدخل وقت العصر رواہ الترمذی واحمد وعن عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی ہریرۃ انہ سألہ عن وقت الصلوۃ فقال ابوہریرۃ انا اخبرک صل[1] الظہر اذا کان ظلک مثلک والعصر اذا کان ظلک مثلیک رواہ مالک باسناد صحیح وروی عبد الرزاق نحوہ موقوفا وروی عنہ مرفوعا فی التمہید فثبت بظاہر ھذا الحدیث ان اداء الظہر حین صار الظل مثلاً یجوز ویبقی وقت الظہر بعد المثل ایضا وفی روایۃ للبخاری مرفوعا فقال لہ ابرد حتی ساوی الظل التلول احتجوا لابی حنیفۃ بھذا الحدیث امر فیہ بابراد الظہر حتی ساوی الظل التلول ولا یحصل ذٰلک الابراد الا اذا بلغ ظل کل شئ مثلیہ وعن جابر صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین صار ظل کل شئ مثلیہ رواہ ابن ابی شیبۃ بسند لا بأس بہ وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین

---

[1] قولہ صل الظہر اذا کان ظلک مثلک و ز حسن ما فی السراج عن شیخ الاسلام ان الاحتیاط ان لا یوخر الظہر الی المثل وان لا یصلی العصر حتی یبلغ المثلین لیکون مؤدیا للصلاتین فی وقتھما بالاجماع کذا فی رد المحتار ۱۲۔

صلاة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لى الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لى من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لى من صلاة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين يعملون من صلاة العصر الى مغرب الشمس الا لكم الاجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى فهل ظلمتكم من حقكم شيأ قالوا لا قال الله تعالى فانه فضلى اعطيه من شئت رواه البخارى واستدل به علماءنا تقوية لقول امامنا ابى حنيفة رحمه الله تعالى ان اول العصر بصيرورة ظل كل شئ مثليه اذ لا يتصور ان يكون النصارى اكثر عملا من هذه الامة الا باعتبار هذه المدة وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت صلوة العصر ما لم تصفر الشمس ويسقط قرنها الاول رواه مسلم وفى رواية وقت العصر ما لم تغرب الشمس وقال العلامة العينى فى حديث من ادرك ركعة الخ انه قد تواترت الآثار عن النبى صلى الله عليه وسلم بالنهى عن الصلوٰة عند طلوع الشمس وغروبها ما لم تتواتر باباحة الصلوٰة عند ذلك فدل ذلك على ان ما كان فيه الاباحة كان كلاهما منسوخا[1] بما كان فيه التواتر بالنهى ويؤيده

---

[1] قوله منسوخا فان قلت ما حقيقة النسخ فى هذا والذى تذكره احتمال وهل

ما وقع فی روایة مسلم صل الصلوٰة لوقتها واختاره صاحب رد المحتار وقال الامام الحافظ الطحاوی فی تاویل حدیثی من ادرک رکعة الخ انه یحتمل ان یکون معنی الادراک فی الصبیان الذین یدرکون یعنی یبلغون قبل طلوع الشمس والحیض اللاتی یطهرن والنصاری الذین یسلمون لانه لما ذکر فی هذا الادراک ولم یذکر الصلوٰة فیکون هؤلاء الذین سمیناهم ومن اشبههم مدرکین لهذه الصلوٰة فیجب علیهم قضاءها وان کان الذی بقی علیهم من وقتها اقل من المقدار الذی یصلونها فیه وعن

یثبت النسخ بالاحتمال قلت حقیقة النسخ هنا انه اجتمع فی هذا الموضع محرم ومبیح وقد تواترت الاخبار والآثار فی باب المحرم ما لم تتواتر فی باب المبیح وقد عرف من القاعدة ان المحرم والمبیح اذا اجتمعا یکون العمل للمحرم ویکون المبیح منسوخا وذلک لان الناسخ هو المتأخر ولا شک ان الحرمة متأخرة عن الاباحة لان الاصل فی الاشیاء الاباحة والتحریم عارض ولا یجوز العکس لانه یلزم النسخ مرتین قال العینی فافهم فانه کلام دقیق قد لاح لی من الانوار الالهیة فان قلت انما ورد النهی المذکور عن الصلوٰة فی التطوع خاصة ولیس بنهی عن قضاء الفرائض قلت دل حدیث عمران بن حصین الذی اخرجه البخاری ومسلم وغیرهما علی ان الصلوٰة الفائتة قد دخلت فی النهی عن الصلوٰة عند طلوع الشمس وعند غروبها وعن عمران انه قال سرینا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة او قال فی سریة فلما کان آخر السحر عرسنا فما استیقظنا حتی ایقظنا حر الشمس الحدیث وفیه انه صلی الله علیه وسلم اخر صلوٰة الصبح حتی فاتت عنهم الی ان ارتفعت الشمس ولم یصلها قبل الارتفاع فدل ذلک النهی عام یشتمل الفرائض والنوافل

ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول وقت المغرب
حین تغرب الشمس وان آخر وقتھا حین یغیب الافق رواہ الترمذی
واحمد وفی روایۃ للطبرانی ثم اذن للمغرب حین غربت الشمس فاخرھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کاد یغیب بیاض النھار وھو الشفق
فیما یُری وقال الھیثمی اسنادہ حسن وعن جابر بن عبد اللہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المغرب اذا وجبت الشمس
رواہ الطحاوی وعن سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی المغرب مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توارت بالحجاب رواہ الطحاوی
وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقتُ
المغرب مالم یسقط ثور الشفق رواہ مسلم وفی روایۃ عن انس انہ قال
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم متی اصلی العشاء فقال صلی اللہ علیہ وسلم
حین اسود الافق وفی روایۃ لابی داؤد مرفوعا ویصلی العشاء حین
یسود الافق وصححہ ابن خزیمۃ وغیرہ وعن ابی ھریرۃ قال قال

والتخصیص بالتطوع ترجیح بلا مرجح کذا فی عمدۃ القاری ۱۲۔

ک قولہ حین یسود الافق قال فی الاختیار الشفق البیاض وھو مذھب الصدیق
ومعاذ بن جبل وعائشۃ رضی اللہ عنھم قلت ورواہ عبد الرزاق عن ابی ھریرۃ
وعن عمر بن عبد العزیز ولم یرو البیھقی الشفق الاحمر الا عن ابن عمر وتمامہ
فیہ واذا تعارضت الاخبار والآثار فلا یخرج وقت المغرب بالشک کما فی الھدایۃ
وغیرھا قال العلامۃ قاسم فثبت ان قول الامام ھو الاصح ومشی علیہ فی البحر
ولکن تعامل الناس الیوم فی عامۃ البلاد علی قولھما وقد ایدہ فی النھر تبعا

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اول وقت العشاء حین یغیب الافق

رواہ الترمذی واحمد وعن عائشۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ

وسلم قال وقت العشاء اذا ملأ اللیل بطن کل واد رواہ الطبرانی

فی الاوسط وعنہا انہا قالت اعتم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذات لیلۃ

حتی ذھب عامۃ اللیل[1] وحتی نام اھل المسجد ثم خرج فصلی وقال انہ

لوقتہا لولا ان اشق علی امتی رواہ الطحاوی والنسائی ومسلم وعن نافع بن

جبیر قال کتب عمر الی ابی موسی وصل العشاء ای اللیل شئت ولا تغفلہا

رواہ الطحاوی ورجالہ ثقات وعن عبید بن جریج انہ قال لابی ھریرۃ

ما افراط صلوۃ العشاء قال طلوع الفجر رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح

وعن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الفجر فجران

للنقایۃ والوقایۃ والدرر والاصلاح ودرر البحار والامداد والمواھب

وشرحہ البرھان وغیرھم مصرحین بان علیہ الفتوی وفی السراج

قولہما اوسع وقولہ احوط کذا فی رد المحتار ۱۲

لہ وقولہ عامۃ اللیل وتکلم الطحاوی فی شرح الآثار ھھنا کلاما حسنا ملخصہ

انہ قال یظھر من مجموع الاحادیث ان آخر وقت العشاء حین یطلع الفجر وذلک

ان ابن عباس وابا موسی الاشعری واباسعید الخدری رضی اللّٰہ عنہم رووا ان

النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخرھا الی ثلث اللیل وروی ابوھریرۃ وانس

رضی اللّٰہ عنہما انہ اخرھا حین انتصف اللیل وروی ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ

انہ اخرھا حین ذھب ثلثا اللیل وروت عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا انہ اعتم

بہا حتی ذھب عامۃ اللیل وکل ھذہ الروایات فی الصحیح قال فثبت بذلک

فاما الذی یکون کذنب السرحان فلا یحل الصلوٰة ولا یحرم الطعام واما الذی یذهب مستطیلا فی الافق فانه یحل الصلوٰة ویحرم الطعام رواه الحاکم فی المستدرک وفی روایة لمسلم نحوه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اٰخر وقتها حین تطلع الشمس رواه احمد والترمذی وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر بلیل رواه احمد وابو یعلی وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زادنی ربی صلوٰة وهی الوتر وقتها ما بین العشاء الی طلوع الفجر رواه احمد وعن عائشة قالت من کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اول اللیل واوسطه واٰخره وانتهی وتره الی السحر متفق علیه وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذهب کل صلوٰة اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر رواه الترمذی وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم۔

باب تاخیر الصلوات وتعجیلها

عن خالد بن دینار صلی بنا امیرنا الجمعة ثم قال لانس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظهر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد البرد بکر بالصلوٰة واذا اشتد الحر ابرد بالصلوٰة رواه البخاری وعن انس بن مالک وابی مسعود ان رسول اللہ

ان اللیل کله وقت له قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة ۱۲۔

صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجلہا فی الشتاء ویؤخرھا فی الصیف رواہ الطحاوی۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الحر ابرد بالصلوٰۃ واذا کان البرد عجل رواہ النسائی ورجالہ ثقات من رجال الصحیح وقال علی القاری بھذا یجمع بین الاخبار المتعارضۃ الظاھر فی الظھر انہ کان یعجلہا وانہ کان یؤخرھا واما ما وقع فیہا من التعجیل حتی عند شدۃ الحر فقال البیہقی انہ منسوخ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ وفی روایۃ للبخاری عن ابی سعید بالظھر فان شدۃ الحر من فیح جہنم واشتکت النار الی ربہا فقالت رب اکل بعضی بعضا فاذن لہا بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمھریر متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری فاشد ما تجدون من الحر فمن سمومہا واشد ما تجدون من البرد فمن زمھریرھا۔ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان الیوم الحار فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم رواہ الطحاوی وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الظھر بالھجیر ثم قال ان شدۃ الحر من فیح جہنم فابردوا بالصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال فاخبر المغیرۃ فی حدیثہ ھذا ان امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابراد بالظھر بعد ان کان یصلیہا فی الحر فثبت بذلک نسخ تعجیل الظھر فی شدۃ الحر ووجب استعمال الابراد فی شدۃ الحر وعن ابی ذر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن فقال لہ ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال لہ ابرد

ثم اراد ان يؤذن فقال له ابرد حتى ساوى الظل التلول فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم رواه البخاري وعنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في منزل فاذن بلال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مَهْ يا بلال ثم اراد ان يؤذن فقال مَهْ يا بلال ثم اراد ان يؤذن فقال مَهْ يا بلال حتى رأينا فيء التلول ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا بالصلوٰة اذا اشتد الحر رواه الطحاوي وروى الترمذي نحوه وقال معنى من ذهب الى تاخير الظهر في شدة الحر هو اولى واشبه بالاتباع واما ما ذهب اليه الشافعي ان الرخصة لمن ينتاب من البعد وللمشقة على الناس فان في حديث ابي ذر ما يدل على خلاف ما قال الشافعي فلو كان الامر على ما ذهب اليه الشافعي لم يكن للابراد في ذلك الوقت معنى لاجتماعهم في السفر وكانوا لا يحتاجون ان ينتابوا من البعد وعن عبد الواحد بن نافع قال دخلت مسجد الكوفة فاذن مؤذن بالعصر وشيخ جالس فلامه وقال ان ابي اخبرني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر بتاخير هذه الصلاة فسألت عنه فقالوا هذا عبد الله بن رافع بن خديج رواه الدارقطني والبيهقي وعن عبد الرحمٰن بن علي بن شيبان عن ابيه عن جده قال قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فكان يوخر العصر ما دامت الشمس بيضاء نقية رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجيلا للظهر منكم وانتم اشد تعجيلا للعصر منه رواه احمد والترمذي واسناده صحيح رجاله على شرط الصحيح وعن زياد بن عبد الله النخعي قال

كنا جلوسا مع على رضى الله عنه فى المسجد الاعظم فجاء المؤذن فقال الصلوٰة فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذٰلك فقال على هذا الكلب يعلمنا الصلوٰة فقام على فصلى بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الى المكان الذى كنا فيه جلوسا فجثونا للركب لنزول الشمس للغروب نتراٰها رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه وروى الدارقطنى مثله وعن عكرمة قال كنا مع ابى هريرة فى جنازة فلم يصل العصر وسكت حتى راجعناه مرارا فلم يصل العصر حتى رأينا الشمس على رأس اطول جبل بالمدينة رواه الطحاوى ۔ وعن حماد عن ابراهيم النخعى قال ادركت اصحاب ابن مسعود يصلون العصر فى اٰخر وقتها رواه محمد فى كتاب الحجج ۔ وعن ابى قلابة قال انما سميت العصر لتعصر رواه الطحاوى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك صلاة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا اصفرت وكانت بين قرنى الشيطان قام فنقر اربعا لا يذكر الله فيها الا قليلا رواه مسلم وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بكروا بالصلوٰة يوم الغيم فانه من ترك صلوٰة العصر حبط عمله رواه احمد وابن ماجة وابن حبان وعن مرثد بن عبد الله قال قدم علينا ابو ايوب غازيا وعقبة بن عامر يومئذ على مصر فاخر المغرب فقام اليه ابو ايوب فقال ما هذه الصلوٰة يا عقبة قال شغلنا قال اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال امتى بخير او قال على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب الى ان تشتبك النجوم رواه ابوداوٗد وعن ابى ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا صلوٰة المغرب مع سقوط الشمس بادروا بها

طلوع النجم رواہ الطبرانی فی الکبیر وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بادروا بصلوۃ المغرب قبل طلوع النجم رواہ احمد والدارقطنی
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا المغرب حین
فطر الصائم مبادرۃ طلوع النجم رواہ ابن ابی شیبۃ وعن رافع بن خدیج
قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینصرف احدنا
وانہ لیبصر مواقع نبلہ متفق علیہ وعن عبد العزیز بن رفیع قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلوا صلوۃ النہار فی یوم غیم واخروا المغرب
رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ قال العزیزی اسنادہ قوی مع ارسالہ وحسنہ
فی الجامع الصغیر بالرمز وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشاء الی ثلث
اللیل او نصفہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی حسن
صحیح وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین
ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیہ وعن النعمان بن بشیر
قال انا اعلم بوقت ہذہ الصلاۃ صلاۃ العشاء الآخرۃ کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ رواہ ابوداؤد والدارمی
وعن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلاۃ العشاء الآخرۃ فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل
او بعدہ فلا ندری اشیٔ شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک فقال حین خرج
انکم لتنتظرون صلاۃ ماینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی
امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوۃ وصلی
رواہ مسلم وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يصلي الصلوات نحوا من صلاتكم وكان يؤخر العتمة بعد صلاتكم شيئاً وكان يخفف الصلوٰة رواه مسلم۔ وعن ابي سعيد قال صلينا مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم صلاة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا في صلاة ما انتظرتم الصلاة ولولا ضعف الضعيف وسقم السقيم لاخرت هذه الصلوٰة الى شطر الليل رواه ابوداؤد والنسائي وعن عمرو بن دينار قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن صلوٰة العشاء حتى يفوته وقتها فلا نامت عينه رواه ابن عساكر مرسلا وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواه الترمذی وابوداؤد والدارمی وليس عند النسائي فانه اعظم للاجر وقال الترمذی حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وعنه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نوروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواه الطبرانی فی الكبير وعن انس قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر يغفر لكم رواه الديلمی وعن ابي بكر الصديق عن بلال قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يا بلال اصبحوا بالصبح فانه خير لكم رواه الطبرانی فی الكبير وعن انس قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من نور بالفجر نور الله فی قبره وقلبه وقبل صلاته رواه الديلمی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال امتی على الفطرة ما اسفروا بصلوٰة الفجر رواه البزار والطبرانی فی الاوسط وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

اسفروا بصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع نبلهم رواه الطيالسی وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوروا بالصبح بقدر ما يبصر القوم مواقع نبلهم رواه الطبرانی فی الکبیر وعن عبد اللہ بن محمد بن عقیل قال سمعت جابر بن عبد اللہ يقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤخر الفجر کاسمها رواه الطحاوی بسند صحیح۔ وعن ابراهیم قال ما اجتمع اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء ما اجتمعوا علی التنویر رواه الطحاوی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوة الا لمیقاتها الا صلاتین صلاة المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتها بغلس رواه مسلم وعن ابی اسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن یزید یقول حج عبد اللہ فامرنی علقمة ان الزمه فلما کانت لیلة مزدلفة وطلع الفجر قال اقم فقلت یا ابا عبد الرحمن ان هذه لساعة ما رأیتك تصلی فیها قط فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی هذه یعنی هذه الصلوٰة الا هذه الساعة فی هذا المکان من هذا الیوم قال عبد اللہ هما صلاتان تحولان عن وقتهما صلوة المغرب بعد ما یاتی الناس من مزدلفة وصلوٰة الغداة حین ینزغ الفجر رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ذلك رواه الطحاوی وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا آخر صلاتکم بالليل وترا رواه مسلم وعن ابی هریرة قال اوصانی خلیلی بثلاث صیام ثلاثة ایام من کل شهر ورکعتی الضحیٰ وان اوتر قبل ان انام متفق علیه وعن غضیف بن الحرث قال قلت لعائشة ارأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من الجنابة

فی اول اللیل ام فی اخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی آخرہ
قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یوتر اول اللیل
ام فی اخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی آخرہ قلت اللہ اکبر
الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یجھر بالقراءة ام یخفت
قالت ربما جھر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل
فی الامر سعة رواہ ابو داؤد وروی ابن ماجة الفصل الاخیر وعن
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من
اخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم اخرہ فلیوتر اخر اللیل فان صلاة
اخر اللیل مشہودة وذلک افضل رواہ مسلم واحمد وعن الولید بن العیزار
قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یقول حدثنا صاحب ھذہ الدار واشار
الی دار عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل
احب الی اللہ تعالیٰ قال الصلوٰة علی وقتہا وبر الوالدین والجہاد فی
سبیل اللہ عز وجل رواہ النسائی وعن علی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یا علی ثلاث لا تؤخرھا الصلوٰة اذا اتت والجنازة اذا
حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا رواہ الترمذی وعن عائشة
رضی اللہ عنہا قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة لوقتہا
الآخر مرتین حتی قبضہ اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی وعن ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک
امراء یمیتون الصلاة او یؤخرونہا عن وقتہا قلت فما
تأمرنی قال صل الصلوة لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل
فانہا لک نافلة رواہ مسلم وقال العلامة العینی

حدیث من ادرک رکعۃ منسوخ[1] وعن عبادۃ بن الصامت قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون علیکم بعدی امراء یشغلہم اشیاء عن الصلوٰۃ لوقتہا حتی یذھب وقتہا فصلوا الصلوٰۃ لوقتہا فقال رجل یا رسول اللہ اصلی معہم قال نعم رواہ ابوداؤد وعن نافع ان ابن عمر کان یقول من صلی صلوٰۃ المغرب او الصبح ثم ادرکہا فلا یعید لہما غیر ما قد صلاھا رواہ مالک وروی الدارقطنی عن ابن عمر بنحوہ مرفوعا وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی[2] صلاۃ او نام عنہا فکفارتہا ان یصلیہا اذا ذکرہا وفی روایۃ لا کفارۃ لھا الا ذلک متفق علیہ وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ فاذا نسی احدکم صلاۃ او نام عنہا فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالیٰ قال واقم الصلاۃ لذکری رواہ مسلم وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل

[1] قولہ منسوخ مضی تحقیقہ فی باب المواقیت ۱۲

[2] قولہ من نسی صلاۃ او نام عنہا فکفارتہا ان یصلیہا اذا ذکرھا احتج بہ الشافعی علی جواز قضاء الفوائت فی الوقت المنہی عن الصلوٰۃ فیہ وعندنا کرہ تحریما صلوٰۃ مطلقا ولو قضاء او واجبۃ او نفلا فی ھذہ الاوقات المنہیۃ لانہ لیس بلازم ان یصلی فی اول حال الذکر وغایۃ ما فی الباب ان ذکرہ سبب لوجوب القضاء فاذا ذکرھا فی الوقت المنہی واخرھا الی ان یخرج ذلک وصلی یکون عاملا بالحدیثین احدھما ھذا والآخر حدیث النہی فی الوقت المنہی عنہ اخذ تہ من عمدۃ القاری ویؤیدہ حدیث التعریس الذی یأتی بعد ۱۲

اذا ذکر واذا استیقظ رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن سعید بن المسیب ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حین قفل من خیبر اسری حتی اذا کان من اٰخر اللیل عرّس وقال لبلال اکلأ لنا الصبح فنام رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم واصحابه وکلأ بلال ما قدر له ثم استند الی راحلته وهو مقابل الفجر فغلبته عیناه فلم یستیقظ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ولا بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتهم الشمس ففزع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال یا بلال فقال بلال یا رسول اللّٰه اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فبعثوا رواحلهم فاقتادوا شیأ ثم امر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بلالا فاقام الصلاة فصلی بهم الصبح ثم قال حین قضی الصلوٰة من نسی صلوٰة فلیصلها اذا ذکرها فان اللّٰه عز وجل یقول اقم الصلوٰة لذکری رواه مالک ومسلم وقال علماءنا ان اقتیادهم وخروجهم من ذلک الوادی کان لانه انتبه حین طلوع الشمس ومن السنة ان لا یصلی عند طلوعها ولا عند غروبها فلا یجوز اداء الفائتة فی الساعات التی نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن الصلوٰة فیها وخص الذکر بالذکر فی غیر هذه الاوقات وعن شعبة قال سألت الحکم وحمادا عن الرجل ینام عن الصلوٰة فیستیقظ وقد طلع من الشمس شئ قالا لا یصلی حتی تنبسط الشمس رواه الطحاوی وعن ابن عمرؓ قال قال

له قوله وعن ابن عمر الخ هذه الاحادیث بیان الاحکام المتعلقة بقضاء الصلوات الفائتة لصاحب الترتیب ولابن الهمام فی فتح القدیر وصاحب البحر الرائق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوۃ فلم یذکرھا الا وھو مع الامام فسلم من صلاتہ فاذا فرغ من صلاتہ فلیعد التی نسی ثم لیعد التی صلی مع الامام رواہ الدارقطنی والبیہقی وروی الطبرانی والخطیب نحوہ وعن حبیب وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب ونسی العصر فقال لاصحابہ ھل رأیتمونی صلیت العصر قالوا لا یا رسول اللہ ما صلیتہا فامر المؤذن فاذن ثم اقام فصلی العصر ونقض الاولی ثم صلی المغرب رواہ احمد والطبرانی وابونعیم وعن جابر ان عمر بن الخطاب یوم الخندق جعل یسب کفار قریش وقال یا رسول اللہ ما کدت اُصلی العصر حتی کادت الشمس تغرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ ما صلیتہا فنزلنا الی بطحان فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوضأنا فصلی العصر بعد ما غربت الشمس وصلی بعدھا المغرب رواہ البخاری ومسلم وعن ابراھیم فی رجل نسی الظھر فذکرھا وھو فی العصر قال ینصرف فیصلی الظھر ثم یصلی العصر رواہ الطحاوی وعن زید بن اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح رواہ الترمذی مرسلا وقال علی القاری یعنی قبل فرض الصبح اذا کان صاحب ترتیب ان امکن والا فبعدہ ولو آخر العمر وعن ابی عبیدۃ عن ابیہ عبد اللہ بن مسعود

فی شرح المنار کلام طویل علی ما ذھب الیہ اصحابنا من اشتراط اداء القضاء قبل الاداء لصحۃ الاداء من شاء فلیراجع الیہما ۱۲ –

قال ان المشرکین شغلوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق حتی ذھب من اللیل ما شاء اللہ فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلی الظھر ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام فصلی العشاء رواہ الترمذی والنسائی وروی ابن حبان والبزار نحوہ وقال علماءنا بھذہ الاحادیث احتج اصحابنا فی فرضیۃ الترتیب بین الوقتیات والفوائت وبین الفوائت بعضھا ببعض۔

باب فضائل الصلوٰۃ

وقول اللہ عزوجل حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی عن عمارۃ بن رویبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر رواہ مسلم۔ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی البردین دخل الجنۃ متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلاۃ الفجر وصلاۃ العصر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألھم ربھم وھو اعلم بھم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر[1]

---

[1] قولہ ولو یعلمون ما فی التھجیر الخ لا یقال الامر بالابراد ینافی الامر بالتھجیر لان الابراد

لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا متفق عليه
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس صلوٰة أثقل
على المنافقين من الفجر والعشاء ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما ولو حبوا
متفق عليه وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى العشاء في جماعة فكانما قام نصف الليل ومن صلى الصبح
في جماعة فكانما صلى الليل كله رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لايغلبنكم الاعراب على اسم صلاتكم المغرب
قال وتقول الاعراب هي العشاء وقال لايغلبنكم الاعراب على اسم
صلاتكم العشاء فانها في كتاب الله العشاء فانها تعتم بحلاب الابل رواه
مسلم۔ وعن جندب القسري قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى صلاة الصبح فهو في ذمة الله فلايطلبنكم الله من ذمته
بشئ فانه من يطلبه من ذمته بشئ يدركه ثم يكبه على وجهه في
نار جهنم رواه مسلم وفي بعض نسخ المصابيح القشيري بدل القسري
وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى ان
قرآن الفجر كان مشهودا قال تشهده ملائكة الليل وملائكة النهار
رواه الترمذي۔ وعن سلمان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول من غدا الى صلوٰة الصبح غدا براية الايمان ومن غدا الى
السوق غدا براية ابليس رواه ابن ماجة وعن ابي بكر بن سليمان
بن ابي حثمة ان عمر بن الخطاب فقد سليمان بن ابي حثمة

تاخير قليل لايخرج بذلك عن التهجير فان الهاجرة تطلق على الوقت الى ان يقرب العصر كذا في المرقات ۱۲

فی صلوٰۃ الصبح وان عمر غدا الی السوق وکان منزل سلیمان بین السوق والمسجد فمر عمر علی ام سلیمان الشفاء فقال لم ار سلیمان فی الصبح فقالت بات یصلی فغلبتہ عیناہ فقال عمر لان اشہد صلوٰۃ الصبح احب الی من ان اقوم لیلۃ رواہ مالک وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الصلوٰۃ عند اللہ تعالی صلوٰۃ الصبح یوم الجمعۃ فی جماعۃ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی شعب الایمان وعن عبد الرحمٰن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الھجیر من صلوٰۃ اللیل رواہ ابن نصر والطبرانی فی الکبیر وعن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلواۃ الوسطیٰ صلاۃ العصر ملأ اللہ بیوتہم وقبورہم نارا متفق علیہ وعنہ رضی اللہ عنہ قال قاتلنا الاحزاب فشغلونا عن صلوٰۃ العصر حتی کربت الشمس ان تغیب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہم املأ قلوب الذین شغلونا عن الصلوٰۃ الوسطی نارا واملأ بیوتہم نارا واملأ قبورہم نارا قال علی کنا نری انہا صلوٰۃ الفجر رواہ الطحاوی. وعن ابن مسعود وسمرۃ بن جندب قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الوسطیٰ صلاۃ العصر رواہ الترمذی وعن ابی ہریرۃ انہ اقبل حتی نزل دمشق علی آل ابی کلثم الدوسی فاتی المسجد فجلس فی غربیہ فتذاکروا الصلوٰۃ الوسطیٰ فاختلفوا فیہا فقال اختلفنا فیہا کما اختلفتم ونحن بفناء بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفینا الرجل الصالح ابو ہاشم بن عتبۃ بن ربیعۃ بن عبد شمس فقال انا اعلم لکم ذٰلک فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان

جريا عليه فاستاذن فدخل ثم خرج الينا فاخبرنا انها صلوٰة العصر رواه الطحاوى وعن عبد الرحمن بن لبيبة الطائفى انه سأل ابا هريرة عن الصلوٰة الوسطىٰ فقال سأقرأ عليك القرآن حتى تعرفها أليس يقول الله عز وجل فى كتابه اقم الصلوٰة لدلوك الشمس الظهر الى غسق الليل المغرب ومن بعد صلوٰة العشاء ثلث عورات لكم العتمة ويقول ان قرآن الفجر كان مشهودا الصبح ثم قال حافظوا على الصلوات والصلوٰة الوسطى وقوموا لله قانتين هى العصر هى العصر رواه الطحاوى وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى يفوته صلوٰة العصر فكانما وتر اهله وماله متفق عليه وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك صلوٰة العصر فقد حبط عمله رواه البخارى وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتموا بهذه الصلوٰة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم رواه ابوداؤد وعن امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء فى جماعة فقد اخذ حظه من ليلة القدر رواه الطبرانى فى الكبير۔

باب الاذان

وقول الله عز وجل واذا ناديتم الى الصلوٰة اتخذوها هزوا ولعبا ذلك بانهم قوم لا يعقلون وقوله يا ايها الذين آمنوا اذا نودى للصلوٰة من يوم الجمعة۔ عن ابن عمر قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوٰة وليس ينادى بها احد فتكلموا

یوما فی ذٰلک فقال بعضهم اتخذوا مثل ناقوس النصارٰی وقال بعضهم قرنا مثل قرن الیهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰة فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰة متفق علیه وقال علی القاری ای ناد بالصلوٰة جامعة لما فی مرسل عند ابی سعید ان بلالا کان ینادی بقوله الصلوٰة جامعة ثم شرع الاذان وفی شرح مسلم عن القاضی عیاض الظاهر انه اعلام واخبار بحضور وقتها ولیس علی صفة الاذان الشرعی قال النووی هذا هو الحق انتهی وعن عبد اللّٰه بن زید الانصاری قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قد همه الاذن حتی هم ان یامر رجالا فیقومون علی الآطام فیرفعون ویشیرون الی الناس بالصلواة حتی رأیت فیما یری النائم کان رجلا علیه ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر اربعا اشهد ان لا اله الا اللّٰه مرتین اشهد ان محمدا رسول اللّٰه مرتین حی علی الصلوٰة مرتین حی علی الفلاح مرتین اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر لا اله الا اللّٰه ثم قام فقال مثلها وقال فی آخرها قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة فاخبرت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال اذهب فقصها علی بلال ففعلت فاقبل الناس سراعا ولا یدرون الا انه فرغ فاقبل عمر بن الخطاب وقال لولا ماسبقنی به لاخبرتك انه قد طاف بی الذی طاف به رواه ابو الشیخ وروی ابن ماجة وابو داؤد واحمد نحوه وصححه الترمذی وابن خزیمة وا لبخاری فیما حکاه عنه الترمذی فی العلل وعن ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحابنا ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال لقد اعجبنی

ان تكون صلوٰة المسلمين المؤمنين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا
فى الدور ينادون بالصلوٰة وحتى هممت ان آمر رجالا يقومون على الآطام
ينادون المسلمين لحين الصلوٰة قال فجاء رجل من الانصار فقال يا
رسول الله انى لما رجعت لما رأيت من اهتمامك رأيت رجلا كان عليه
ثوبان اخضران فقام على المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها
الا انه يقول قد قامت الصلوٰة وساق الحديث رواه ابو داؤد وعن
يحيى بن سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اراد
ان يتخذ خشبتين يضرب بهما ليجتمع الناس فى الصلوٰة فارى
عبد الله بن زيد الانصارى خشبتين فى النوم فقال ان هاتين
لنحو ما يريده رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل الا تؤذنون
للصلوٰة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استيقظ فذكر
له ذلك فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالاذان رواه مالك
فى الموطا وعن ابى عمير بن انس عن عمومة له من الانصار
قال اهتم رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلوٰة كيف يجمع الناس
لها فقيل له انصب راية عند حضور الصلوٰة فاذا رأوها آذن
بعضهم بعضا فلم يعجبه ذلك قال وذكر له القنع يعنى الشبور فلم يعجبه
ذلك وقال انه من امر اليهود قال فذكر له الناقوس فقال هو من
امر النصارىٰ فانصرف عبد الله بن زيد وهو مهتم لهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم فارِىَ الاذان فى منامه قال فغدا على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى لبين نائم ويقظان اذ اتانى
آت فارانى الاذان قال وكان عمر بن الخطاب رآه قبل ذلك فكتمه عشرين

یوما قال ثم اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما منعک ان تخبرنی
فقال سبقنی بہا عبد اللہ بن زید فاستحییت فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بلال قم فانظر ما یأمرک بہ عبد اللہ بن زید فافعلہ
فاذن بلال قال ابو البشر الراوی واخبرنی ابو عمیر ان الانصار تزعم
ان عبد اللہ بن زید لولا انہ کان مریضا یومئذ لجعلہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنا رواہ ابوداؤد وعن علقمۃ عن ابن بریدۃ
ان رجلا من الانصار مر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرآہ حزینا
وکان الرجل اذا طعم تجمع الیہ فانطلق حزینا بما رأی من حزن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فترک طعامہ وما کان یجتمع الیہ
ودخل مسجدہ یصلی فبینما ھو کذلک اذ نعس فاتاہ آت فی النوم
فقال ھل علمت ما حزن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قال
فھو لھذا التأذین فأتہ فمرہ ان یأمر بلالا ان یؤذن فعلمہ الاذان
اللہ اکبر اللہ اکبر مرتین اشھد ان لا الہ الا اللہ مرتین اشھد ان
محمدا رسول اللہ مرتین حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح
مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ثم علمہ الاقامۃ مثل ذلک
وقال فی آخرہ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ کاذان الناس واقامتھم فاقبل الانصاری فقعد علی باب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر ابوبکر فقال استاذن لی وقد رأی مثل
ذلک فاخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم استاذن الانصاری
فدخل فاخبر بالذی رأی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اخبرنا
ابوبکر مثل ذلک فامر بلالا یؤذن بذلک رواہ امامنا ابو حنیفۃ وروی

الطبرانی فی الاوسط بسنده عنه نحوہ وفی روایة ابن ابی شیبة وسعید
بن منصور عن ابی محذورة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاقامة اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حیی علی الصلوٰة
حیی علی الصلوٰة حیی علی الفلاح حیی علی الفلاح قد قامت الصلوٰة
قد قامت الصلوٰة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال حدثنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبد اللہ بن زید
الانصاری جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رأیت
فی المنام کان رجلا قائم وعلیہ بردان اخضران علی جذمة حائط فاذن
مثنی واقام مثنی وقعد قعدة فسمع بذلک بلال فقام فاذن مثنی واقام
مثنی وقعد قعدة رواہ ابن ابی شیبة وابو الشیخ وروی البیہقی فی سننہ
عن وکیع نحوہ قال فی الامام وهذا رجالہ رجال الصحیح وهو متصل علی
مذهب الجماعة فی عدالة الصحابة وان جهالة اسماءهم لا تضر وعن
عبد اللہ بن زید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد هم بالبوق
وامر بالناقوس فنحت فاری عبد اللہ بن زید فی المنام قال رأیت رجلا
علیہ ثوبان اخضران یحمل ناقوسا فقلت لہ یا عبد اللہ اتبیع الناقوس
قال وما تصنع بہ قلت انادی بہ فی الصلوٰة قال افلا ادلک علی خیر من
هذا قال وما هو قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ حیی علی الصلاة حیی علی الصلوٰة حیی علی الفلاح حیی علی
الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ قال فخرج عبد اللہ بن زید حتی

اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاخبرہ بما رأی قال یارسول اللّٰہ رأیت
رجلا علیہ ثوبان اخضران فقص القصۃ فقال رسول اللّٰہ ان صاحبکم
قد رأی رؤیا فاخرج مع بلال الی المسجد فألقها علیہ فلیناد بلال فانہ
اندی صوتا منک قال فخرجت مع بلال الی المسجد فجعلت اُلقیہا علیہ
وھو ینادی بہا قال فسمع عمر بن الخطاب بالصوت فخرج فقال یا رسول اللّٰہ
لقد رأیت مثل الذی رأی رواہ ابن ماجۃ وروی ابوداؤد مثلہ وعن
ابن عمر قال لما اسری برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی السماء اوحی الیہ
بالاذان فنزل بہ فعلمہ جبریل رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال علماؤنا
ان الاسراء المذکور فی روایۃ الطبرانی غیر المعروف وانہ بروحہ او
برؤیاہ للاسراء تعدد فیکون رأی فی منامہ ذٰلک ورؤیا الانبیاء وحی
وعقب ذٰلک برؤیا الصحابۃ فاظہر موافقتہم لیسروا بموافقۃ رأیہم
وکون ذٰلک ماثورا عنہم والا فہو حکم شرعی لا یثبت برؤیا غیرہ انتہی
وعن عبید بن عمر اللیثی ان عمر لما رأی الاذان جاء لیخبر بہ
النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فوجد الوحی قد ورد بذٰلک فقال لہ رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد سبقک الوحی رواہ ابوداؤد فی المراسیل
وعبد الرزاق فی مصنفہ وعن الاسود بن یزید قال سألت ابا
محذورۃ کیف کنت تؤذن لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وای شئ
کنت تجعل آخر اذانک قال کنت اثنی الاقامۃ کمثل الاذان واجعل
آخر الاذان لا الہ الا اللّٰہ رواہ ابو الشیخ وقال الامام ابن الہمام وروی
الطبرانی فی الاوسط عن ابی محذورۃ یقول القی علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر الخ ولم یذکر ترجیعا

وعن عبد اللّٰه بن زيد قال كان اذان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم شفعا شفعا فى الاذان والاقامة رواه الترمذى وعن عبد الرحمٰن بن ابى ليلى قال كان عبد اللّٰه بن زيد الانصارى مؤذن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم يشفع الاذان والاقامة رواه ابن ابى شيبة وعن عبد اللّٰه بن زيد الانصارى قال كان اذان النبى صلى اللّٰه عليه وسلم واقامته مثنى مثنى رواه ابو الشيخ وعن الاسود عن بلال انه كان يثنى الاذان ويثنى الاقامة رواه الطحاوى وعبد الرزاق والدارقطنى وعن ابراهيم قال كان ثوبان يؤذن مثنى ويقيم مثنى رواه الطحاوى وعن عبد العزيز بن رفيع قال سمعت ابا محذورة يؤذن مثنى مثنى ويقيم مثنى رواه الطحاوى وعن مكحول ان ابن محيريز حدثه انه سمع ابا محذورة يقول علمنى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الاقامة سبع عشر كلمة رواه الطحاوى وعن مجاهد فى الاقامة مرة مرة انما هو شئ استخفه الامراء رواه الطحاوى وقال الزيلعى فى تبيين الحقائق قال ابو الفرج كانت الاقامة مثنى مثنى فلما قام بنوا امية افردوا الاقامة وعن ابراهيم قال كانت الاقامة مثل الاذان حتى كان هؤلاء الملوك فجعلوها واحدة للسرعة اذا خرجوا انتهى وعن بلال انه اتى النبى صلى اللّٰه عليه وسلم يؤذنه بالصبح فوجده راقدا فقال الصلاة خير من النوم مرتين فقال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ما احسن هذا يا بلال اجعله فى اذانك رواه الطبرانى فى الكبير وروى ابن ماجة نحوه وعن ابى محذورة قال كنت اؤذن لرسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وكنت اقول فى اذان الفجر الاول حى على الفلاح الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم اللّٰه اكبر اللّٰه اكبر لا اله الا اللّٰه

رواہ النسائی۔ وعن ابن سیرین قال من السنۃ ان یقول المؤذن فی اذان الفجر حی علی الفلاح الصلاۃ خیر من النوم رواہ البیہقی وابن خزیمۃ وعن ابی بکرۃ قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلاۃ الصبح فکان لایمر برجل الا ناداہ بالصلاۃ اوحرکہ برجلہ رواہ ابوداؤد وقال علی القاری یؤخذ[1] منہ مشروعیۃ التثویب فی الجملۃ وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر مایفرغ الآکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا[2] حتی ترونی رواہ الترمذی وروی ابن ابی شیبۃ عن حماد ان انسا رضی اللہ تعالی عنہ کان یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوۃ وکبر الامام وعن زیاد بن الحرث الصدائی قال امرنی رسول اللہ

---

[1] قولہ یؤخذ منہ مشروعیۃ التثویب فی الجملۃ وقال فی شرح النقایۃ والتثویب وھو الاعلام بالصلوۃ بین الاذان والاقامۃ بحسب ماتعارفہ اھل کل بلد من لفظہ حسن عندنا فی کل صلوۃ لتوانی الناس فی الامور الدینیۃ وکرھہ مالک والشافعی مطلقا ۱۲۔

[2] قولہ ولاتقوموا حتی ترونی لعلہ علیہ السلام کان یخرج من الحجرۃ بعد شروع المؤذن فی الاقامۃ ویدخل فی محراب المسجد عند قولہ حی علی الصلوۃ ولذا قال ائمتنا ویقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوۃ ویشرع عند قد قامت الصلاۃ فی قول ابی حنیفۃ ومحمد وعند الفراغ من الاقامۃ فی قول ابی یوسف والمعنی اذا فرغ المؤذن من قولہ قد قامت الصلوۃ شرع الامام فی الخلاصۃ ھذا ھو الاصح

صلی اللہ علیہ وسلم ان اذّن فی صلاۃ الفجر فاذنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن[1] اذن فھو یقیم رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وعن محمد بن عبد اللہ عن عمہ عبد اللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان اشیاء لم یصنع منھا شیأ قال فأُرِیَ عبد اللہ بن زید الاذان فی المنام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال اَلقِہ علی بلال فاَلقَاہ علیہ فاذن بلال فقال عبد اللہ انا رأیتہ وانا کنت اریدہ قال فاقم انت رواہ ابوداؤد وسکت عنہ وقال ابن عبد البر اسنادہ حسن وکذا قال الحازمی وعن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن زید عن ابیہ عن جدہ انہ حین اُرِیَ الاذان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاذن ثم امر عبد اللہ فاقام رواہ الطحاوی وعن عبد الرحمن بن سعد ابن عمار بن سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی

وقیل معناہ انہ شرع فیھا قبل تمام ھذا القول وفی المحیط قال الامام الحلوانی ھذا ھو الصحیح وذکر فی خزانۃ انہ لو لم یشرع حتی فرغ من الاقامۃ فلا بأس بہ والکلام فی الاستحباب لا فی الجواز انتھی والجمھور علی قول ابی یوسف لیدرک المؤذن اول صلاۃ الامام وعلیہ عمل اھل الحرمین واللہ تعالیٰ اعلم وعند مالک والشافعی یؤخر الشروع الی الفراغ من الاقامۃ واستواء الصفوف المرقات وشرح النقایۃ ملتقط منھما ۱۲

[1] قولہ من اذن فھو یقیم ولا یکرہ عندنا اقامۃ غیر المؤذن برضاہ وبہ قال مالک وکرھھا الشافعیؒ اما لو لم یحضر فلا یکرہ اتفاقا نعم الافضل ان یکون المؤذن ھو المقیم لہ ھذا الحدیث ولنا الاحادیث الآتیۃ بعد شرح النقایۃ ملخصا ۱۲۔

ابی عن ابیه عن جده ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم امر بلالا ان یجعل اصبعیه فی اذنیه قال انه ارفع لصوتك رواه ابن ماجة وروی الترمذی نحوه وعن عروة بن الزبیر عن امرأة من بنی النجار قالت کان بیتی من اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن علیه الفجر فیأتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا رأه تمطی ثم قال اللهم انی احمدك واستعینك علی قریش ان یقیموا دینك قالت ثم یؤذن قالت واللّٰه ما علمته کان ترکها لیلة واحدة هذه الکلمات رواه ابوداؤد وقال یؤخذ منه الاذان فوق المنارة اسناده حسن وعن ابن عباس قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قرأؤکم رواه ابوداؤد وعن وائل بن حجر قال حق وسنة مسنونة ان لایؤذن الا وهو طاهر ولا یؤذن الا وهو قائم رواه ابوالشیخ وعن ابی هریرة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال لایؤذن الا متوضئ رواه الترمذی وضعفه قال علماءنا فلا یدل الا علی الاستحباب لانه قد انعقد الاجماع علی کون قراءة القرأن بغیر وضوء غیر مکروه والقرأن اعظم حرمة من الاذان فلما لم یکره قراءته وهو اعظم حرمة بدون الوضوء فکیف یکره التأذین بدونه فتحمل روایات الوضوء علی الاستحباب قاله فی تعلیق اعلاء السنن وعن ابراهیم قال لابأس بان یؤذن المؤذن وهو علی غیر وضوء رواه محمد فی الأثار وقال به نأخذ لانری بذلك بأسا ونکره ان یؤذن جنبا. وعنه قال الاذان جزم والتکبیر جزم والتسلیم جزم والقرأن جزم رواه سعید بن منصور وعن ابی الشعثاء قال کنا قعودا فی المسجد

مع ابی هریرۃ فاذن المؤذن فقام رجل من المسجد یمشی فاتبعہ ابوهریرۃ بصرہ حتی خرج من المسجد فقال ابوهریرۃ اما هذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابن ماجۃ وروی مسلم والنسائی والترمذی نحوہ وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرکہ الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجۃ وهو لا یرید الرجعۃ فهو منافق رواہ ابن ماجۃ۔

باب فضل الاذان وافضلیۃ الامامۃ واجابۃ المؤذن

وقول اللہ عزوجل ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان معلقتان فی اعناق المؤذنین للمسلمین صیامهم وصلاتهم رواہ ابن ماجۃ وعن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیامۃ رواہ مسلم وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی للصلاۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التأذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلاۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یضل الرجل لا یدری کم صلی متفق علیہ وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلاۃ ذهب حتی یکون مکان

الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینة علی ستة وثلاثین میلا رواه مسلم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیئ الا شهد له یوم القیامة رواه البخاری وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم المؤذن یغفر له مدی صوته ویشهد له کل رطب ویابس وشاهد الصلاة یکتب له خمس وعشرون صلاة ویکفر عنه ما بینهما رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وروی النسائی الی قوله کل رطب ویابس وقال وله مثل اجر من صلی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اذن سبع سنین محتسبا کتب له براءة من النار رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من اذن ثنتی عشرة سنة وجبت له الجنة وکتب له بتأذینه فی کل یوم ستون حسنة ولکل اقامة ثلاثون حسنة رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثلاثة علی کثبان المسک یوم القیامة عبد ادی حق اللہ وحق مولاه ورجل ام قوما وهم به راضون ورجل ینادی بالصلوات الخمس کل یوم ولیلة رواه الترمذی وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لو یعلم الناس ما فی التأذین لتضاربوا علیه بالسیف رواه احمد وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی الفطرة ثم قال اشهد ان لا اله الا اللہ فقال رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم خرجت من النار فنظروا اليه فاذا هو ، اعتى معزى رواه مسلم وعن عبد الله قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت الانصار منا امير ومنكم امير فاتاهم عمر فقال الستم تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر ابا بكر ان يصلي بالناس فايكم تطيب نفسه ان يتقدم ابا بكر قالوا نعوذ بالله ان نتقدم ابا بكر رواه النسائي قال الامام ابن الهمام الامامة[له] افضل من الاذان عندنا لمواظبته عليه الصلاة والسلام عليها وكذا الخلفاء الراشدون بعده وعن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الناس فى المسجد الامام ثم المؤذن ثم من على يمين الامام رواه الديلمي فى مسنده وعن مالك بن الحويرث قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا كما رأيتمونى اصلى فاذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم احدكم

له قوله الامامة افضل من الاذان عندنا الخ واستدلال الشافعي بحديث ابى هريرة الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين على فضل الاذان على الامامة لان حال الامين افضل من حال الضمين وفيه ان هذا الامين يتكفل الوقت فحسب وهذا الضامن يتكفل اركان الصلاة ويتعهد للسفارة بينهم وبين ربهم فى الدعاء فاين احدهما من الآخر وكيف لا والامام خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤذن خليفة بلال رضى الله عنه وان الدعاء بالارشاد اعلى من الدعاء بالمغفرة لان الغفران يستدعى سبق ذنب والارشاد يستدعى وصول البغية ويؤيده الاحاديث الآتية بعد كذا فى المرقات ۱۲

ثم لیؤمکم اکبرکم متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الرحمۃ تنزل علی الامام ثم علی من علی یمینہ الاول فالاول رواہ ابوالشیخ وعن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن وروی الطبرانی نحوہ فی الکبیر وعن ابی ھریرۃ قال کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال مثل ھذا یقینا دخل الجنۃ رواہ النسائی وعن عبد اللّٰہ بن عمرو قال رجل یارسول اللّٰہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابوداؤد وعن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان المؤذنین والملبین یخرجون من قبورھم یؤذن المؤذن ویلبی الملبی رواہ الطبرانی فی الاوسط وعن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا[1] مثل مایقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلاۃ صلی اللّٰہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللّٰہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللّٰہ وارجوان اکون انا ھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم

---

[1] قولہ فقولوا مثل مایقول یعنی ویجیب وجوبا وقال الحلوانی ندبا والواجب الاجابۃ بالقدم ای لئلا تفوتہ الجماعۃ فیأثم قالہ فی الدر المختار وفی المقام تفصیل آخر موضع بسطہ ھو رد المختار ۱۲

وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر فقال احدكم الله اكبر الله اكبر ثم قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حي على الصلاة قال[1] لاحول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لاحول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة رواه مسلم وعن علقمة بن ابي وقاص قال انی لعند معاوية اذ اذن مؤذنه فقال معاوية كما قال مؤذنه حتى اذا قال حي على الصلاة قال لاحول ولا قوة الا بالله فلما قال حي على الفلاح قال لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وقال بعد ذلك ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك رواه احمد وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سمع المؤذن يتشهد قال وانا وانا رواه ابوداؤد وعن ابي امامة او بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا اخذ في الاقامة فلما ان قال قد قامت الصلاة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقامها الله وادامها وقال في سائر الاقامة كنحو حديث

---

[1] قوله قال لاحول ولا قوة الا بالله اى يقول لاحول ولا قوة الا بالله وزاد في عمدة المفتي ما شاء الله كان وخير بينهما في الكافي وفصل في المحيط بان ياتي بالحوقلة مكان الصلوٰة وبالمشيئة مكان الفلاح اسماعيل والمختار الاول نوح افندی كذا في رد المحتار ۱۲ ـ

عمر فی الاذان رواہ ابوداؤد وعن سعید بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شریك له وان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ ربا وبمحمد
رسولا وبالاسلام دینا غفر له ذنبه رواه مسلم وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة
رواه ابوداؤد والترمذی وعن سهل بن سعد قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان الدعاء عند النداء
وعند البأس حین یلحم بعضهم بعضا وفی روایة وتحت المطر رواه
ابوداؤد والدارمی الا انه لم یذکر وتحت المطر وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم
رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمد الوسیلة
والفضیلة وابعثه مقاما محمود الذی وعدته حلت له شفاعتی
یوم القیامة رواه البخاری وعن ابن عمر قال کنا نؤمر بالدعاء
عند اذان المغرب رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ام سلمة
رضی اللہ عنها قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند
اذان المغرب اللهم هذا اقبال لیلك وادبار نهارك واصوات دعائك
فاغفر لی رواه ابوداؤد والبیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ابن بریدة
عن عبد اللہ بن مغفل المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان عند کل اذانین رکعتین ما خلا[۱] المغرب رواه الدارقطنی وقال

---

[۱] قوله ما خلا المغرب والحاصل انه یسن ان یصلی بین الاذان والاقامة

وهو المحفوظ وروى البزار عن بريدة نحوه وفي رواية صلاة الا المغرب ركعتين
ما خلا وعن عثمان بن ابي العاص قال قلت يارسول الله اجعلني امام قومي
قال انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ مؤذنا لا ياخذ على اذانه اجرا
رواه احمد وابوداؤد والنسائي وعن ابي محذورة انه قال فالقى على
رسول الله صلى الله عليه وسلم الاذان فاذنت ثم اعطاني[1] حين قضيت
التاذين صرة فيها شيء من فضة رواه ابن حبان وعقد ترجمة على الرخصة
في ذلك ورواه النسائي ايضا وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم المؤذن المحتسب كالشهيد المتشحط في دمه واذا مات لم يدود
في قبره رواه الطبراني في الكبير وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعجب ربك من راعي غنم في رأس شظية للجبل يؤذن
بالصلوٰة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدي هذا يؤذن
ويقيم الصلاة يخاف مني قد غفرت لعبدي وادخلته الجنة رواه
ابوداؤد والنسائي وعن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل بارض فلاة فحانت الصلاة

وكره ابوحنيفة النفل قبل المغرب بهذا الحديث كذا في المرقات ۱۲۔

[1] قوله ثم اعطاني الخ اختلف العلماء في اخذ الاجر على الاذان والاقامة والامامة فكرهه الشافعي ومنعه ابوحنيفة رحمه الله واصحابه واستدلوا بحديث عثمان بن ابي العاص واتخذ مؤذنا لا ياخذ على اذانه اجرا وهذا قول المتقدمين واما المتاخرون منهم فافتوا بجوازه واستدلوا بهذا الحديث والتفصيل مذكور في بذل المجهود فليراجع ۱۲۔

فلیتوضأ فان لم یجد ماء فلیتیمم فان اقام صلی معہ ملکان وان اذن واقام صلی خلفہ من جنود اللہ مالایری طرفاہ رواہ عبد الرزاق ھذا سند رجالہ رجال الصحاح۔

باب

عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لاتؤذن[1] حتی یستبین لک الفجر ھکذا او مدیدہ عرضا رواہ ابوداؤد ولم یضعفہ وروی البیھقی نحوہ قال فی الامام رجال اسنادہ ثقات وفی روایۃ عبد العزیز بن ابی رواد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان بلالا اذن قبل الفجر فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ماحملک علی ذلک قال استیقظت

---

[1] قولہ لاتؤذن حتی یستبین لک الفجر الخ یعنی لایؤذن لصلوٰۃ قبل دخول وقتھا ویعاد فی الوقت لان الاذان للاعلام وقبل الوقت تجھیل وقال ابو یوسف وھو قول الشافعی یجوز للفجر فی النصف الاخیر من اللیل لتوارث اھل الحرمین والحجۃ علی الکل ھذا الحدیث قالہ فی الھدایۃ وقال فی النھایۃ فان قیل جاء فی الحدیث لایغرنکم اذان بلال ویعلم بہ انہ کان یؤذن قبل الوقت قلنا ھو حجۃ لنا حیث لم یعتبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذانہ وامر الناس بان لا یعتبروا اذانہ مثل اعتبارھم الاذان فی الوقت وقال ولایغرنکم اذان بلال فانہ یؤذن لیرجع قائمکم ویتسحر صائمکم ویقوم نائمکم فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم وکان ھو اعمی لایؤذن حتی یسمع الناس یقول اصبحت ۱۲۔

وانا وسنان فظننت ان الفجر قد طلع فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینادی علی نفسہ الا ان العبد قد نام رواہ البیہقی وروی ابوداؤد نحوہ وعن مالک بن الحویرث قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما رواہ البخاری وعن یزید بن ابی مریم عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاسرینا لیلۃ فلما کان فی وجہ الصبح نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنام ونام الناس فلم یستیقظ الا بالشمس قد طلعت علینا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤذن فاذن ثم صلی الرکعتین قبل الفجر ثم امرہ فاقام فصلی بالناس ثم حدثنا ما ھو کائن حتی تقوم الساعۃ رواہ النسائی وروی ابوداؤد والحاکم والبزار والطبرانی والبیہقی نحوہ وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلاۃ فلا تقوموا حتی ترونی قد خرجت متفق علیہ وفی الذخیرۃ اما اذا کان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من وراء الصفوف

لہ قولہ فاذن ثم صلی الرکعتین قبل الفجر ثم امرہ فاقام الخ وقال فی الهدایۃ ویؤذن للفائتۃ ویقیم لانہ علیہ السلام قضی الفجر غداۃ لیلۃ التعریس باذان واقامۃ وھو حجۃ علی الشافعی فی اکتفائہ بالاقامۃ انتہی وقال فی العنایۃ لا یقال قد روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلالا فاقام بدون ذکر الاذان لان القصۃ واحدۃ فالعمل بالزیادۃ اولی وفیہ نظر لان ذلک انما یکون اذا کان راویہما واحدا ولم یثبت ھٰھنا کذلک والجواب ان الراوی اذا کان متعددا انما یعمل بخبرین اذا امکن العمل بہما ولا یمکن ھٰھنا لکون القصۃ واحدۃ ۱۲۔

يقومون كما رأوا الامام وعبارة الدر المختار في هذا المقام وان داخل عن قدام قاموا حين يقع بصرهم عليه وعن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون وأتوها وانتم تمشون وعليكم السكينة فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاقضوا[1] رواه ابوداؤد والطحاوی وابن ابی شيبة[2] بسند صحيح عن ابی ذر وابن حزم بسند مثله عن ابی هريرة والبيهقی بسند لا بأس به عن معاذ بن جبل رضی الله تعالى عنه وفي رواية لمسلم فان احدكم اذا كان يعمد الى الصلوة فهو

---

[1] قوله وما فاتكم فاقضوا اختلف العلماء فی القضاء والاتمام المذكورين هل هما بمعنی واحد او بمعنيين وترتب على ذلك خلاف فيما يدركه الداخل مع الامام هل هو اول صلاته او آخرها على اقوال منها انه اول صلاته وانه يكون بانيا عليه فی الافعال والاقوال وهو قول الشافعی واسحاق والاوزاعی ورواية عن مالك واحمد واستدلوا بقوله وما فاتكم فاتموا لان لفظ الاتمام واقع على باق من شئ قد تقدم سائره ومنها انه آخر صلاته وانه يكون قاضيا فی الافعال والاقوال وهو قول ابی حنيفة واحمد فی رواية وسفيان ومجاهد وابن سيرين وقال ابن بطال روی ذلك عن ابن مسعود وابن عمر وابراهيم النخعی والشعبی وابی قلابة واستدلوا على ذلك بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم وما فاتكم فاقضوا والجواب عما استدل به الشافعیؒ ومن تبعه وهو قوله فاتموا ان صلاة المأموم مرتبطة بصلوة الامام فحمل قوله فاتموا على ان من قضى ما فاته فقد اتم لان الصلوة تنقص بما فات فقضاءه اتمام لما نقص كذا فی عمدة القاری ۱۲۔

[2] قوله وابن ابی شيبة وسيجیء فی باب الخطبة والصلوٰة ۱۲ منه

فی صلاة وقال محمد لا تعجلن برکوع ولا افتتاح حتی تصل الی الصف وتقوم فیه وعن نافع ان ابن عمر سمع الاقامة وهو بالبقیع فاسرع المشی رواه محمد عن مالك وقال هذا لا بأس به ما لم یجهد نفسه۔

باب المساجد ومواضع الصلوٰة

وقول الله عز وجل ان طهرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود وقوله وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره وقوله ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا وهدی للعالمین وقوله فی بیوت اذن الله ان ترفع وتذکر فیها اسمه وقوله انما یعمر مساجد الله من اٰمن بالله والیوم الاٰخر۔ عن ابن عمر قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم البیت ثم خرج وبلال خلفه فقلت لبلال هل صلی قال لا فلما کان من الغد دخل فسألت بلالا هل صلی قال نعم صلی رکعتین رواه الدارقطنی وعن عبد الرحمن بن الزجاج قال اتیت شیبة بن عثمان فقلت یا ابا عثمان ان ابن عباس یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل الکعبة فلم یصل قال بلی صلی رکعتین عند العمودین المقدمین ثم الزق بهما ظهره رواه الطحاوی وروی ابو یعلی وابن عساکر نحوه وعن ابن عمر قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم الکعبة والفضل واسامة بن زید وعثمان بن طلحة فکان اول من لقیت بلالا فقلت این صلی النبی صلی الله علیه وسلم قال بین هاتین الساریتین رواه ابن ابی شیبة وروی الطحاوی والبخاری ومسلم نحوه۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

مابین[1] المشرق والمغرب قبلة رواه الترمذی وعن ابی ذر قال
قلت یارسول الله ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد
الحرام قال قلت ثم ای قال ثم المسجد الاقصیٰ قلت کم بینهما قال
اربعون عاما ثم الارض لك مسجد فحیثما ادرکتك الصلوٰة فصل
متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم صلاة فی مسجدی هذا خیر من الف صلاة فیما سواه الا المسجد
الحرام متفق علیه وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم صلاة الرجل فی بیته بصلاة وصلاته فی مسجد القبائل
بخمس وعشرین صلاة وصلاته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمسمائة
صلاة وصلاته فی المسجد الاقصی بخمسین الف صلاة وصلاته فی مسجدی
بخمسین الف صلاة وصلاته فی المسجد الحرام بمائة الف صلاة رواه
ابن ماجة وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول من جاء مسجدی هذا لم یأت الا لخیر یتعلمه او یعلمه فهو
بمنزلة المجاهد فی سبیل الله ومن جاء لغیر ذلك فهو بمنزلة
الرجل ینظر الی متاع غیره رواه ابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان
وعن السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد فحصبنی رجل
فنظرت فاذا هو عمر بن الخطاب رضی الله عنه فقال اذهب فأتنی

[1] قوله مابین المشرق والمغرب قبلة والظاهر انها قبلة اهل المدینة فانها واقعة
بین المشرق والمغرب وهذا الحدیث یؤید القول بالجهة یعنی للمکی اصابة
عینها ولغیره ای غیر معاینها اصابة جهتها المرقات والدر المختار ملتقط منهما ۱۲

بھذین فجئتہ بھما فقال ممن انتما اومن این انتما قالا من اھل
الطائف قال لوکنتما من اھل المدینۃ لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی
مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری وعن ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد
مسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی ھذا متفق علیہ وعن ابن عمر
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأتی مسجد قباء کل سبت ماشیا
وراکبا فیصلی فیہ رکعتین متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض
الجنۃ ومنبری علی حوضی متفق علیہ وعن عائشۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیھود
والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد متفق علیہ وعن جندب
قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا
یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور
مساجد انی انھاکم عن ذلک رواہ مسلم وعن عطاء بن یسار قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد
اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد رواہ مالک
مرسلا وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا رواہ
مسلم وعن ابن عمر قال ان حبرا من الیھود سأل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ای البقاع خیر فسکت عنہ وقال اسکت حتی یجیء جبریل فسکت
وجاء جبریل علیہ السلام فسأل فقال ما المسئول عنھا باعلم من السائل ولکن اسأل

بی تبارك وتعالی ثم قال جبریل یا محمد انی دنوت من الله دنوا ما دنوت
منه قط قال وکیف کان یا جبریل قال وکان بینی وبینه سبعون الف
حجاب من نور فقال شر البقاع اسواقها وخیر البقاع مساجدها رواه
ابن حبان فی صحیحه وروی احمد وابویعلی والحاکم والطبرانی والبزار
نحوه وصححه الحاکم وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل یارسول الله وما ریاض الجنة قال المساجد
قیل وما الرتع یارسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله
والله اکبر رواه الترمذی وعن عثمان رضی الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة متفق علیه
وعن عائشة قالت امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ببناء المسجد
فی الدور وان ینظف ویطیب رواه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة
وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فبایعناه وصلینا معه واخبرناه ان بارضنا بیعة لنا فاستوهبناه من فضل
طهوره فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبه لنا فی اداوة وامرنا فقال
اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانها بهذا الماء
واتخذوها مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف
فقال مدوه من الماء فانه لا یزیده الا طیبا رواه النسائی وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما امرت بتشیید
المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها کما زخرفت الیهود والنصاری رواه
ابوداؤد وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان من اشراط الساعة ان یتباهی الناس فی المساجد رواه ابوداؤد

والنسائی والدارمی وابن ماجة وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وفی رواية لمسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاة يخرجها الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرأن او اٰية اوتيها رجل ثم نسيها رواه الترمذی وابوداؤد وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالايمان فان الله يقول انما يعمر مساجد الله من اٰمن بالله واليوم الاٰخر رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة الرجل فی الجماعة

له قوله لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم زائرات القبور فی شرح السنة هذا كان قبل الترخص فلما رخص دخل فی الرخصة الرجال والنساء ومراده بالترخص قوله علیه السلام كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها لانها تذكر الاٰخرة قاله فی المرقات وقال فی الدر المختار ورد المحتار لا بأس بزيارة القبور ولو للنساء لحديث كنت نهيتكم الخ بل تندب كما فی البحر عن المجتبى للامر بها فی الحديث المذكور كما فی الامداد ولا تترك الزيارة لما يحصل عند قبور الاولياء من منكرات ومفاسد كاختلاط الرجال بالنساء وغير ذلك لان القربات لا تترك لمثل ذلك بل على الانسان فعلها وانكار البدع بل وازالتها ان امكن ۱۲۔

تضعف على صلاته فى بيته وفى سوقه خمسا وعشرين ضعفا وذلك انه اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الى المسجد لا يخرجه الا الصلاة لم يخط خطوة الا رفعت له بها درجة وحط عنه بها خطيئة فاذا صلى لم تزل الملائكة تصلى عليه مادام فى مصلاه اللهم صل عليه اللهم ارحمه ولا يزال احدكم فى صلاة ما انتظر الصلاة وفى رواية قال اذا دخل المسجد كانت الصلاة تحبسه وزاد فى دعاء الملائكة اللهم اغفر له اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه ما لم يحدث فيه متفق عليه وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة كلهم ضامن على الله رجل خرج غازيا فى سبيل الله فهو ضامن على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من اجر او غنيمة ورجل راح الى المسجد فهو ضامن على الله ورجل دخل بيته بسلام فهو ضامن على الله رواه ابو داود وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج من بيته متطهرا الى صلاة مكتوبة فاجره كاجر الحاج المحرم ومن خرج الى تسبيح الضحى لا ينصبه الا اياه فاجره كاجر المعتمر وصلاة على اثر صلاة لا لغو بينهما كتاب فى عليين رواه احمد وابو داود وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غدا الى المسجد او راح اعد الله له نزله من الجنة كلما غدا او راح متفق عليه وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعظم الناس اجرا فى الصلاة ابعدهم فابعدهم ممشى والذى ينتظر الصلاة حتى يصليها مع الامام اعظم اجرا من الذى يصلى ثم ينام متفق عليه وعن جابر قال خلت البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمة ان ينتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلك النبى

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد
قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذٰلك فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب اٰثارکم
دیارکم تکتب اٰثارکم رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل
وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی
یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ
خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی
اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق
یمینہ متفق علیہ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ رواہ
الترمذی وابوداؤد ورواہ ابن ماجۃ عن سہل بن سعد وانس وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی المسجد لشیئٍ
فہو حظہ رواہ ابوداؤد وعن عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ
ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا
من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحۃ
قال ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ فقال ائذن لنا فی الترھب
فقال ان ترھب امتی الجلوس فی المساجد انتظارًا الصلاۃ رواہ البغوی
فی شرح السنۃ وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم
الملأ الاعلیٰ قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا
بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذلك نری ابراھیم

ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین رواہ الدارمی مرسلا وللترمذی نحوہ عنہ وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیہ قال یا محمد ھل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث فی المساجد بعد الصلوات والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء فی المکارہ فمن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللھم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاۃ باللیل والناس نیام وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ عن صلاۃ الصبح حتی کدنا نتراأی عین الشمس فخرج سریعا فثوب بالصلوٰۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجوز فی صلاتہ فلما سلم دعا بصوتہ فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی عنکم الغداۃ انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت لا ادری قالھا ثلاثا قال فرأیتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت فی الکفارات قال وما ھن قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء حین الکریھات قال ثم فیم قلت فی الدرجات قال وما ھن قلت اطعام الطعام ولین الکلام والصلوٰۃ باللیل والناس نیام

قال سل قال قلت اللھم انی اسألك فعل الخیرات وترك المنکرات وحب المساکین وان تغفرلی وترحمنی واذا اردت فتنۃ فی قوم فتوفنی غیر مفتون واسألك حبك وحب من یحبك وحب عمل یقربنی الی حبك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا حق فادرسوھا ثم تعلموھا رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وسألت محمد بن اسمعیل عن ھذا الحدیث فقال ھذا حدیث صحیح وعن ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتك واذا خرج فلیقل اللھم انی اسألك من فضلك رواہ مسلم وعن فاطمۃ بنت الحسین عن جدتھا فاطمۃ الکبری رضی اللہ عنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك رواہ الترمذی واحمد وابن ماجۃ وفی روایتھما قالت اذا دخل المسجد وکذا اذا خرج قال بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ بدل صلی علی محمد وسلم وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل المسجد اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم قال فاذا قال ذلك قال الشیطان حفظ منی سائر الیوم رواہ ابوداؤد وعن کعب بن مالك قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایقدم من سفر الانھارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ متفق علیہ وعن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد

فلیرکع[۱] رکعتین قبل ان یجلس متفق علیہ وعن ابی ذر قال دخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس وحدہ فجلست الیہ فقال یا ابا ذر ان للمسجد تحیۃ وان تحیتہ رکعتان فقم فارکعہما قال فقمت فرکعتہما رواہ ابن حبان وصححہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لاردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا رواہ مسلم وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رأیتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا لاردا اللہ علیک رواہ الترمذی والدارمی وعن حکیم بن حزام قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقاد فی المسجد وان ینشد فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود رواہ ابوداؤد فی سننہ وصاحب جامع الاصول فیہ عن حکیم وفی المصابیح عن جابر وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والاشتراء فیہ وان یتحلق الناس

---

[۱] قولہ فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس وقال فی الدر المختار ورد المحتار یسن تحیۃ رب المسجد وھی رکعتان واداء الفرض او غیرہ ینوب عنہا بلا نیۃ وتکفیہ لکل یوم مرۃ ولا تسقط بالجلوس عندنا فانہم قالوا فی الحاکم اذا دخل المسجد للحکم ان شاء صلی التحیۃ عند دخولہ او عند خروجہ لحصول المقصود کما فی الغایۃ واما حدیث الصحیحین اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین فھو بیان للاولی لحدیث ابن حبان فی صحیحہ یا ابا ذر ان للمسجد تحیۃ وان تحیتہ رکعتان فقم فارکعہما وتمامہ فی الحلیۃ ۱۲

یوم الجمعۃ قبل الصلاۃ فی المسجد رواہ ابوداؤد والترمذی وعن
الحسن مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی علی الناس
زمان یکون حدیثہم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم
فلیس للہ فیھم حاجۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن عمر انہ
بنی رحبۃ فی ناحیۃ المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان
یلغط او ینشد شعرا او یرفع صوتہ فلیخرج الی ھذہ الرحبۃ رواہ
مالک فی الموطا وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ
تتأذی مما یتأذی منہ الانس متفق علیہ وعن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فی غزوۃ خیبر من اکل من ھذہ الشجرۃ
یعنی الثوم فلا یأتین المساجد رواہ مسلم وعن معاویۃ بن قرۃ
عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ھاتین الشجرتین
یعنی البصل و الثوم وقال من اکلھما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم
لابد آکلیھما فامیتوھما طبخا رواہ ابوداؤد وعن ابی ذر رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اعمال امتی
حسنھا وسیئھا فوجدت فی محاسن اعمالھا الأذی یماط عن الطریق ووجدت
فی مساوی اعمالھا النخامۃ تکون فی المسجد لا تدفن رواہ مسلم وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ
وکفارتھا دفنھا متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلا یبصق امامہ فانما
یناجی اللہ مادام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا ولیبصق

عن يساره او تحت قدمه فيدفنها وفى رواية ابى سعيد تحت قدمه
اليسرى متفق عليه وعن انس قال رأى النبى صلى الله عليه وسلم
نخامة فى القبلة فشق ذلك عليه حتى رؤى فى وجهه فقام فحكه بيده
فقال ان احدكم اذا قام فى الصلاة فانما يناجى ربه وان ربه بينه وبين
القبلة فلا يبزقن احدكم قبل قبلته ولكن عن يساره او تحت قدمه
ثم اخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض فقال اويفعل
هكذا رواه البخارى وعن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبى صلى الله
عليه وسلم قال ان رجلا ام قوما فبصق فى القبلة ورسول الله صلى الله عليه
وسلم ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقومه حين فرغ لا يصلى
لكم فاراد بعد ذلك ان يصلى لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال نعم وحسبت انه قال انك قد اذيت الله ورسوله رواه
ابوداؤد وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اجعلوا فى بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا متفق عليه وعن
معاذ بن جبل قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يستحب الصلاة
فى حيطان قال بعض رواته يعنى البساتين رواه احمد والترمذى
قال على القارى اى فى جنب الجدران لئلا يمر عليه مار ولا يشغله
شئ وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام رواه ابوداؤد والترمذى
والدارمى وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يصلى فى سبعة مواطن فى المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق

وفی الحمام وفی مواطن الابل وفوق ظہر بیت اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل رواہ الترمذی۔

باب الستر

وقول اللہ عزوجل خذوا زینتکم عند کل مسجد وقولہ ولا یبدین زینتھن الا ما ظہر منھا وقولہ یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ[1] منہ شئ متفق علیہ وعن عمر بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری

[1] قولہ لیس علی عاتقیہ منہ شئ والاظہر ان ضمیر منہ یعود الی مطلق الثوب فیفید سنیۃ وضع الرداء ونحوہ من طرف الازار وغیرہ علی الکتف وکراھیۃ ترکہ عند القدرۃ علیہ لذلک قال مالک وابو حنیفۃ والشافعی والجمہور ھذا النہی للتنزیہ لا للتحریم فلو صلی فی ثوب واحد ساتر عورتہ لیس علی عاتقہ منہ شئ صحت صلاتہ مع الکراھۃ واما احمد وبعض السلف فذھبوا الی انہ لا تصح صلاتہ عملا بظاہر الحدیث کذا فی المرقات ۱۲

قال دخلت علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرأیتہ یصلی علی حصیر یسجد
علیہ قال ورأیتہ یصلی فی ثوب واحد متوشحا بہ رواہ مسلم وعن
ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من صلی فی
ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ رواہ البخاری وعن سعید
بن الحارث قال سألنا جابر بن عبد اللّٰہ عن الصلوٰۃ فی الثوب الواحد
فقال خرجت مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فجئت لیلۃ
لبعض امری فوجدتہ یصلی وعلیّ ثوب واحد فاشتملت بہ وصلیت الی
جانبہ فلما انصرف قال ما السُّرٰی یا جابر فاخبرتہ لحاجتی فلما فرغت
قال ما ھذا الاشتمال الذی رأیت قلت کان ثوبا قال فان کان واسعا
فالتحف بہ وان کان ضیّقا فاتزر بہ رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم فان
کان واسعا فخالف بین طرفیہ وان کان ضیّقا فاشددہ علی حقویک
وعن محمد بن المنکدر قال صلی جابر فی ازار قد عقدہ من قبل
قفاہ وثیابہ موضوعۃ علی المشجب فقال لہ قائل تصلی فی ازار واحد
فقال انما صنعت ذٰلک لیرانی احمق مثلک وایّنا کان لہ ثوبان علی عھد
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رواہ البخاری وعن ابی بن کعب
قال الصلوٰۃ فی الثوب الواحد سنۃ کنا نفعلہ مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم ولا یعاب علینا فقال ابن مسعود انما کان ذاک اذا کان فی
الثیاب قلۃ فاما اذا وسع اللّٰہ فالصلوٰۃ فی الثوبین ازکی رواہ احمد وعن
سلمۃ بن الاکوع قال قلت یا رسول اللّٰہ انی رجل اصید فاصلی فی القمیص
الواحد قال نعم وازررہ[1] ولو بشوکۃ رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہ

[1] قولہ وازررہ ولو بشوکۃ وقال فی الدر المختار وردالمحتار والشرط ستر عورۃ

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوٰۃ وان یغطی الرجل فاہ رواہ ابوداؤد والترمذی وعنہ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فذہب وتوضأ ثم جاء فقال رجل یا رسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضأ قال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ وان اللہ لا یقبل صلوٰۃ رجل مسبل ازارہ رواہ ابوداؤد وقال علی القاری اطالۃ الذیل مکروہۃ عند ابی حنیفۃ والشافعی فی الصلوٰۃ وغیرہا وفی رد المحتار ویکرہ للرجال السراویل التی تقع علی ظہر القدمین وعن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فنظر الی اعلامہا نظرۃ فلما انصرف قال اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم واتونی بانبجانیۃ ابی جہم فانہا الہتنی انفا عن صلاتی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال کنت انظر الی علمہا وانا فی الصلاۃ فاخاف ان یفتننی وعن عقبۃ بن عامر قال اہدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا

عن غیرہ ای عن رؤیۃ غیرہ من الجوانب لا من الاسفل ولو حکما ای ولو کانت الرؤیۃ حکمیۃ کما فی المکان المظلم او المکان الخالی فان العورۃ فیہ مرئیۃ حکما فیشترط سترہا فیہ لا سترہا عن نفسہ بہ یفتی لانہ روی عن ابی حنیفۃ وابی یوسف نصا انہ لا تفسد صلاتہ کما فی المنیۃ وغیرہا فلو رآہا من زیقہ لم تفسد وان کرہ لقولہ فی السراج فعلیہ ان یزرہ لہذا الحدیث ومفادہ الوجوب المستلزم ترکہ للکراہۃ ولا ینافیہ ما مر من نصہما علی انہا لا تفسد فکان ہذا ہو المختار کما فی شرح المنیۃ ۱۲-

کالکاره ثم قال لاینبغی هذا للمتقین متفق علیه وعن انس قال کان قرام لعائشة سترت به جانب بیتها فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم امیطی عنا قرامك هذا فانه لایزال تصاویره تعرض لی فی صلاتی رواه البخاری وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فان ما تحت السرة الی رکبته من العورة رواه الدارقطنی من حدیث طویل وفیه سوار بن داؤد لینه العقیلی لکن وثقه ابن معین وعن عبد الله بن جعفر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما بین السرة الی الرکبة عورة رواه الحاکم فی المستدرك وفی روایة للدارقطنی عن النبی صلی الله علیه وسلم واسفل السرة من العورة وعن عقبة بن علقمة عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرکبة من العورة رواه الدارقطنی وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم عبده امته فلاینظرن الی عورتها رواه ابوداؤد وفی روایة للدارقطنی عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم امته عبده او اجیره فلا ینظر الی ما دون السرة وفوق الرکبة فان ما تحت السرة الی الرکبة من العورة وروی عبد الرزاق عن انس ان عمر رضی الله عنه ضرب امة لآل انس رضی الله عنه رآها متقنعة فقال اکشفی رأسك لاتتشبهی بالحرائر وعن عائشة ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیها ثیاب رقاق فاعرض عنها رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال یا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحیض لم یصلح لها ان یری منها الا هذا وهذا واشار الی وجهه

وكفيه رواه ابوداؤد وعن قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الجارية اذا حاضت لم تصلح ان يرى منها الا وجهها ويداها رواه ابوداؤد في المراسيل وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة حائض الا بخمار رواه ابوداؤد والترمذی وعن ام سلمة انها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصلی المرأة في درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطی[1] ظهور قدميها رواه ابوداؤد وعن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا اليهود فانهم لا يصلون في نعالهم ولا خفافهم رواه ابوداؤد وعن ابی سعيد الخدری قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلی باصحابه اذ خلع نعليه فوضعهما عن يساره فلما رأى ذلك القوم القوا نعالهم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته قال ما حملكم على القائكم نعالكم قالوا رأينا لك القيت نعليك فالقينا نعالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبريل اتانی فاخبرنی ان فيهما قذرا اذا جاء احدكم المسجد فلينظر فان رأى في نعليه قذرا فليمسحه وليصل فيهما رواه ابوداؤد والدارمی۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلا يضع نعليه عن يمينه ولا عن يساره فتكون

---

[1] قوله يغطی ظهور قدميها وعن ابی حنيفة ان القدم عورة وبه قال الشافعی لهذا الحديث قاله فی شرح النقاية وقال فی الخانية الصحيح ان انكشاف ربع القدم يمنع جواز الصلوٰة كسائر الاعضاء التی هی عورة ۱۲

عن یمین غیره الا ان لا یکون عن یساره احد ولیضعهما بین رجلیه وفی روایة او لیصل فیهما رواه ابوداؤد وروی ابن ماجة معناه وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی حافیا ومنتعلا رواه ابوداؤد۔

باب السترة

عن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یغدو الی المصلی والعنزة بین یدیه تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیه فیصلی الیها رواه البخاری وعن ابی جحیفة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة وهو بالابطح فی قبة حمراء من ادم ورأیت بلالا اخذ وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم ورأیت الناس یبتدرون ذلك الوضوء فمن اصاب منه شیأ تمسح به ومن لم یصب اخذ من بلل ید صاحبه ثم رأیت بلالا اخذ عنزة فرکزها وخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حلة حمراء مشمرا صلی الی العنزة بالناس رکعتین ورأیت الناس والدواب یمرون بین یدی العنزة متفق علیه وعن الفضل بن عباس قال اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن فی بادیة لنا ومعه عباس فصلی فی صحراء لیس بین یدیه سترة وحمارة لنا وکلبة تعبثان بین یدیه فما بالی بذلك رواه ابوداؤد وللنسائی نحوه وعن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعرض راحلته فیصلی الیها متفق علیه وزاد البخاری قلت افرأیت اذا هبت الرکاب قال کان یأخذ الرحل فیعدله فیصلی الی اخرته وعن طلحة بن عبید الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وضع احدکم

بین یدیه مثل مؤخرة الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلك رواه مسلم
وفی روایة لابی داؤد ویجزئ عنه اذا مر ما بین یدیه علی قذفة بحجر
وعن ابی جهیم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یعلم المار
بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یقف اربعین خیرا له من ان یمر
بین یدیه قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شهرا او سنة متفق
علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لو یعلم احدکم ماله فی ان یمر بین یدی اخیه معترضا فی الصلاة کان
لان یقیم مائة عام خیر له من الخطوة التی خطا رواه ابن ماجة وعن
کعب الاحبار قال لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یخسف
به خیرا له من ان یمر بین یدیه وفی روایة اهون علیه رواه مالك وعن
ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقطع الصلاة شئ
وادرؤا ما استطعتم فانما هو شیطان رواه ابوداؤد وروی الطبرانی
مثله وعن سعید بن المسیب ان علیا وعثمان قالا لا یقطع صلوة

ك قوله علی قذفة بحجر وفی النهایة الاصح انه لو صلی صلوة الخاشعین بان یکون بصره حال قیامه الی موضع سجوده لا یقع بصره علی المار لا یکره وهو مختار فخر الاسلام ورجح ابن الهمام ما ذکره فی النهایة من غیر تفصیل بین المسجد والصحراء کذا فی المرقات ۱۲۔

ك قوله وادرؤا ما استطعتم وفی شرح المنیة ویدرأ المار اذا اراد ان یمر فی موضع سجوده او بینه وبین السترة بالاشارة او التسبیح لا بهما معا وقد نقل القاضی عیاض الاتفاق علی انه لا یحل له العمل الکثیر فی مدافعته قاله فی المرقات ۱۲۔

المسلم شئ وادرؤا[1] عنها ما استطعتم رواه الطحاوى والبيهقى وعن علی
قال لا يقطع صلوٰة المسلم الكلب ولا الحمار ولا المرأة ولا ما سوى ذلك من الدواب
وادرؤا ما استطعتم رواه الطحاوى وقال علماءنا حديث القطع بمرور
المرأة وغيرها منسوخ بهذه الاحاديث وبالاحاديث الآتية ذكره ابن الملك
كما حققه فى الحلية وقال الامام السرخسى ان الامر بالمقاتلة فى حديث
فليقاتله فانه شيطان فهو منسوخ وايضا محمول على الابتداء حين كان
العمل فى الصلاة مباحا وعن عائشة رضى الله عنها قالت كان
النبى صلى الله عليه وسلم يصلى من الليل وانا معترضة بينه وبين
القبلة كاعتراض الجنازة متفق عليه وعنها قالت كنت انام بين يدى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاى فى قبلته فاذا سجد غمزنى
فقبضت رجلى واذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح
متفق عليه وعن ابن عباس قال اقبلت راكبا على اتان وانا يومئذ
قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى بالناس
بمنى الى غير جدار فمررت بين يدى بعض الصف فنزلت وارسلت
الاتان ترتع ودخلت فى الصف فلم[2] ينكر ذلك على احد متفق عليه وعن

---

[1] قوله وادرؤا عنها ما استطعتم قال محمد فى المؤطا يكره ان يمر الرجل بين يدى المصلى فان اراد ان يمر بين يديه فليدرأ ما استطاع ولا يقاتله فان قاتله كان ما يدخل عليه فى صلاته من قتاله اياه اشد عليه من ممر هذا بين يديه ولا نعلم احدا روى قتاله الا ما روى عن ابى سعيد الخدرى وليست العامة عليها ولكنها على ما وصفت لك انتهى ۱۲

[2] قوله فلم ينكر ذلك على احد قال ابن الملك والغرض منه ان مرور الحمار بين يديه لا يقطع الصلوٰة كذا فى المرقات ۱۲ -

ام سلمة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في حجرة ام سلمة فمر بين يديه عبد الله او عمر بن ابي سلمة فقال بيده فرجع فمرت زينب بنت ام سلمة فقال بيده هكذا فمضت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هن اغلب رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيأ فان لم يجد فلينصب عصاه فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا ثم لا يضره ما مر امامه رواه ابوداؤد وابن ماجة وقال ابن عابدين في رد المحتار يكفي كل من الوضع والخط اي يحصل به السنة فيسن الوضع كما نقله القدوري عن ابي يوسف ثم قيل يضعه طولا لا عرضا ليكون على مثال الغرز ويسن الخط كما هو الرواية الثانية عن محمد لحديث ابي داؤد فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا وهو ضعيف لكنه يجوز العمل به في الفضائل ولذا قال ابن الهمام والسنة اولى بالاتباع مع انه يظهر في الجملة اذ المقصود جمع الخاطر بربط الخيال به كيلا ينتشر كذا في البحر وشرح المنية قال في الحلية وقد يعارض تضعيفه بتصحيح احمد وابن حبان وغيرهما اه. وعن سهل بن ابي حثمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلاته رواه ابوداؤد وعن المقداد بن الاسود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد له صمدا رواه ابوداؤد.

باب صفة الصلاة

وقول الله عزوجل وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين وقوله وربك فكبر وقوله وذكر اسم ربه فصلى وقوله وقوموا لله قانتين وقوله فاقرءوا ما تيسر من القرآن وقوله وانه لفي زبر الاولين وقوله واركعوا وقوله كفوا ايديكم واقيموا الصلاة وقوله واسجدوا وعن ابی هريرة ان رجلا دخل المسجد يصلی ورسول الله صلی الله عليه وسلم فی ناحية المسجد فجاء فسلم عليه فقال له ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلی ثم سلم فقال وعليك ارجع فصل فانك لم تصل قال فی الثالثة فاعلمنی قال اذا قمت الی الصلاة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر واقرأ بما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع رأسك حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تستوی وتطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تستوی قائما ثم افعل ذلك فی صلوتك كلها رواه البخاری وزاد الترمذی والنسائی وابوداود فاذا فعلت ذلك فقد تمت صلوتك وان انتقصت منه شيأ انتقصت من صلوتك وعن رفاعة بن رافع قال جاء رجل فصلی فی المسجد ثم جاء فسلم علی النبی صلی الله عليه وسلم

لـه قوله وما امروا الا الخ ان الصلوة عبادة ايضاً والعبادة اخلاص العمل بكليته لله تعالی والاخلاص لايحصل الا بالنية فوجب اشتراطها لها قاله فی تعليق علاء السنن ۱۲

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعد صلاتک فانك لم تصل فقال علمنی یا
رسول اللہ کیف اصلی قال اذا توجهت الی القبلة فکبر ثم اقرأ بام القرآن
وما شاء اللہ ان تقرأ فاذا رکعت فاجعل راحتیك علی رکبتیك ومکن
رکوعك وامدد ظهرك فاذا رفعت فاقم صلبك وارفع رأسك حتی
ترجع العظام الی مفاصلها فاذا سجدت فمکن للسجود فاذا رفعت فاجلس
علی فخذك الیسریٰ ثم اصنع ذٰلك فی کل رکعة وسجدة حتی تطمئن
هٰذا لفظ المصابیح ورواه ابوداؤد مع تغییر یسیر وروی الترمذی
والنسائی معناه وعن ابی هریرة قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الظهر وفی مؤخر الصفوف رجل فاساء الصلاة فلما سلم ناداه
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فلان الا تتقی اللہ الا تری کیف تصلی
انکم ترون انه یخفی علی شئی مما تصنعون واللہ انی لاری من خلفی کما
اری من بین یدیّ رواه احمد وعن عائشة قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یستفتح الصلاة بالتکبیر والقراءة بالحمد للہ
رب العالمین وکان اذا رکع لم یشخص رأسه ولم یصوّبه ولکن بین ذٰلك
وکان اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما وکان اذا رفع رأسه
من السجدة لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یقول فی کل رکعتین التحیة
وکان یفرش رجله الیسریٰ وینصب رجله الیمنی وکان ینهی عن
عقبة الشیطان وینهی ان یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع
وکان یختم الصلاة بالتسلیم رواه مسلم وعن ابی هریرة قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلاة یکبر حین یقوم ثم
یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمده حین یرفع صلبه من الرکعة

ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوی ثم يكبر حين يرفع
رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يفعل ذلك
فی الصلاة كلها حتی يقضيها ويكبر حين يقوم من الثنتين بعد الجلوس
متفق عليه وعن عطاء بن السائب قال حدثنی سالم البراد
قال وكان عندی اوثق من نفسی قال قال ابومسعود البدری الا اصلی
لكم صلوٰة رسول الله صلی الله عليه وسلم فصلی بنا اربع ركعات يكبر
فيهن كلما خفض ورفع وقال هكذا رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم
صلی رواه الطحاوی وعن سعيد بن الحارث بن المعلی قال صلی لنا
ابوسعيد الخدری فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين
سجد وحين رفع من الركعتين وقال هكذا رأيت النبی صلی الله عليه
وسلم رواه البخاری وعن عكرمة قال صليت خلف شيخ بمكة
فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس انه احمق فقال
ثكلتك امك سنة ابی القاسم صلی الله عليه وسلم رواه البخاری وعن
عبد الجبار بن وائل عن ابيه انه رأی النبی صلی الله عليه وسلم اذا
افتتح الصلوٰة رفع يديه حتی تكادا بهاماه تحاذی شحمة اذنيه رواه
النسائی ولابی داؤد مثله عنه وروی الحاكم فی المستدرك والدارقطنی
والبيهقی فی سننه عن انس نحوه وقال الحاكم اسناده صحيح علی شرط
الشيخين ولا اعلم له علة وفی رواية لابی داؤد والنسائی والطبرانی
والدارقطنی ومسلم عن وائل بن حجر قال رأيت النبی صلی الله عليه
وسلم حين افتتح الصلاة رفع يديه حيال اذنيه وعن بشير
بن نهيك قال قال ابوهريرة لو كنت قدام النبی صلی الله عليه وسلم

لم أیت ابطیه رواه ابوداؤد والنسائی وعن وائل بن حجر انه ابصر النبی
صلی اللّٰہ علیه وسلم حین قام الی الصلاۃ رفع یدیه حتی کانتا بحیال
منکبیه وحاذی ابهامیه اذنیه ثم کبر رواه ابوداؤد وفی روایة له یرفع
ابهامیه الی شحمة اذنیه وعن ابی حمید الساعدی قال کان رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا قام الی الصلاۃ استقبل القبلة ورفع یدیه
وقال اللّٰہ اکبر رواه ابن ماجة وعن البراء بن عازب قال کان النبی
صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا صلی رفع یدیه حتی تکون ابهاماه حذاء اذنیه
رواه احمد واسحاق بن راهویه والدارقطنی فی سننه وابن ابی شیبة
وزاد الدارقطنی فیه ثم لم یعد وروی الطحاوی والبخاری ومسلم نحوه
وعن عبد العزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر یرفع یدیه حذاء
اذنیه فی اول تکبیرة افتتاح الصلاۃ ولم یرفعهما فیما سوی ذلک رواه محمد
قال اللّٰہ عزوجل کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ قال صاحب الکنز
المدفون والفلک المشحون فیه الاستدلال علی ترک رفع الیدین
فی الانتقالات وعن عبد اللّٰہ قال الا اخبرکم بصلوٰۃ رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیه وسلم قال فقام فرفع یدیه اول مرة ثم لم یعد و
فی روایة ثم لم یرفع رواه النسائی وقال العلامة الهاشم المدنی فی
کشف الرین عن مسألة رفع الیدین ان اسناد النسائی علی شرط الشیخین
وعن علقمة قال قال لنا ابن مسعود الا اصلی بکم صلاۃ
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فصلی ولم یرفع یدیه الا مرة واحدة
مع تکبیر الافتتاح رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وعنه قال
قال عبد اللّٰہ بن مسعود الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم

فصلى فلم يرفع يديه الا فی اول مرة رواه الترمذی وقال حديث ابن مسعود حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفيان واهل الكوفة وعنه عن عبد الله عن النبی صلی الله عليه وسلم انه كان يرفع يديه فی اول تكبيرة ثم لا يعود رواه الطحاوی وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال مالی اراكم رافعين ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا فی الصلوٰة رواه مسلم وفی مسند امامنا ابی حنيفة عن سفيان بن عيينة قال اجتمع ابو حنيفة والاوزاعی فی دار الحناطين بمكة فقال الاوزاعی لابی حنيفة ما بالكم لا ترفعون ايديكم فی الصلوٰة عند الركوع وعند الرفع منه فقال ابو حنيفة لاجل انه لم يصح عن رسول الله صلی الله عليه وسلم فيه شئ قال كيف لا يصح وقد حدثنی الزهری عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة وعند الركوع وعند الرفع منه فقال له ابو حنيفة وحدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمة والاسود عن ابن مسعود ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلوٰة ولا يعود لشئ من ذلك فقال الاوزاعی احدثك عن الزهری عن سالم عن ابيه وتقول حدثنی حماد عن ابراهيم فقال له ابو حنيفة كان حماد افقه من الزهری وكان ابراهيم افقه من سالم وعلقمة ليس بدون ابن عمر فی الفقه وان كانت لابن عمر صحبة وله فضل صحبة فالاسود له فضل كثير وعبد الله هو عبد الله فسكت الاوزاعی وعن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع

یدیه الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال فھٰذا ابن عمر
قد رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع ثم قد ترک ھو الرفع بعد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فلا یکون ذٰلک الا وقد ثبت عندہ نسخ ما قد رأی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ وقامت الحجۃ علیہ بذٰلک وقال العلامۃ
العینی والذی یحتج بہ الخصم من الرفع محمول علی انہ کان فی ابتداء الاسلام
ثم نسخ والدلیل علیہ ان عبد اللہ بن الزبیر رأی رجلا یرفع یدیہ فی
الصلوٰۃ عند الرکوع وعند رفع رأسہ من الرکوع فقال لہ لا تفعل فان ھٰذا
شئی فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ترکہ وعن ابراھیم
عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ فی اول
تکبیرۃ ثم لا یعود رواہ الطحاوی والبیہقی وقال الطحاوی ھٰذا حدیث
صحیح وعن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ وکان من اصحاب
علی ان علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ
الاولی التی یفتتح بھا الصلوٰۃ ثم لا یرفعھما فی شئی من الصلوٰۃ رواہ محمد
والطحاوی وابن ابی شیبۃ وقال العلامۃ العینی اسنادہ صحیح علی شرط
مسلم ثم قال ولا یجوز لعلی ان یری ذٰلک من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ثم یترک ھو ذٰلک الا وقد ثبت نسخ الرفع فی غیر تکبیرۃ الاحرام وعن
علقمۃ عن عبد اللہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند استفتاح الصلوٰۃ رواہ الدارقطنی
وابن عدی وعن ابراھیم قال کان عبد اللہ لا یرفع یدیہ فی شئی
من الصلوٰۃ الا فی الافتتاح رواہ الطحاوی وعنہ قال لا ترفع یدیک
فی شئی من الصلوٰۃ بعد التکبیرۃ الاولی رواہ محمد فی الموطا والاٰثار

وعن حصين بن عبد الرحمن قال دخلت انا وعمرو بن مرة في مسجد حضرموت قال عمرو حدثني علقمة بن وائل الحضرمي عن ابيه انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فراٰه يرفع يديه اذا كبر واذا ركع واذا رفع قال ابراهيم ما ادري لعله لم ير النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الا ذلك اليوم فحفظ هذا منه ولم يحفظه ابن مسعود واصحابه ما سمعته من احد منهم انما كانوا يرفعون ايديهم في بدأ الصلوة حين يكبرون رواه محمد وعن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد حضرموت فاذا علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه قبل الركوع وبعده فذكرت ذلك لابراهيم فغضب وقال راٰه هو ولم يره ابن مسعود ولا اصحابه رواه الطحاوي وعن المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع فقال ان كان وائل راٰه مرة يفعل ذلك فقد راٰه عبد الله خمسين مرة لا يفعل ذلك رواه الطحاوي وقال واما حديث وائل فقد ضاده ابراهيم بما ذكر عن عبد الله انه لم يكن رأى النبي صلى الله عليه وسلم فعل ما ذكر فعبد الله اقدم صحبة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وافهم بافعاله من وائل قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يليه المهاجرون ليحفظوا عنه وعن علقمة بن وائل عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان قائما في الصلوٰة قبض بيمينه على شماله رواه النسائي وعن قبيصة بن هلب عن ابيه

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا فيأخذ شماله بيمينه رواه
الترمذي وابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انا معشر الانبياء امرنا ان نعجل افطارنا ونؤخر سحورنا ونضع ايماننا
على شمائلنا في الصلوٰة رواه الطبراني بسند صحيح والطيالسي وفي رواية لمسلم
عن وائل بن حجر انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم وضع يده اليمنى على اليسرى
وعن عبد الله بن مسعود قال مر بي النبي صلى الله عليه وسلم
وانا واضع يدي اليسرى على اليمنى فاخذ بيدي اليمنى فوضعها على اليسرى
رواه ابن ماجة والنسائي وعن سهل بن سعد قال كان الناس يؤمرون
ان يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه اليسرى في الصلاة رواه البخاري
وفي رواية للنسائي عن وائل بن حجر انه قال قلت لانظرن الى صلوٰة رسول الله
صلى الله عليه وسلم كيف يصلي فنظرت اليه فقام فكبر ورفع يديه حتى حاذتا
باذنيه ثم وضع يده اليمنى على كفه اليسرى والرسغ والساعد قال
مشائخنا السنة ان يجمع بين الوضع والقبض جميعا بين ما ورد في الاحاديث
المذكورة اذ في بعضها ذكر الاخذ وفي بعضها ذكر وضع اليد على اليد وفي البعض
وضع اليد على الذراع فكيفية الجمع ان يضع الكف اليمنى على الكف اليسرى ويحلق
الابهام والخنصر على الرسغ ويبسط الاصابع الثلث على الذراع فيصدق انه
وضع اليد على اليد وعلى الذراع وانه اخذ شماله بيمينه والقاعدة الاصولية
انه متى امكن الجمع بين المتعارضين ظاهرا لايعدل عن احدهما كذا في الحلبي
ورد المحتار وعن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم وضع يمينه على شماله في الصلوٰة تحت السرة رواه ابن
ابي شيبة وفي عمدة الرعاية سنده جيد ورواته كلهم ثقات كذا قال الحافظ

قاسم بن قطلوبغا والشیخ عابد السندی وقال العلامة ابو الطیب المدنی هذا حدیث قوی من حیث السند وعن علی قال من السنة وضع الکف علی الکف فی الصلوٰة تحت السرة رواه ابو داؤد واحمد وابن ابی شیبة والدارقطنی والبیهقی وعن ابراهیم النخعی انه کان یضع یده الیمنی علی یده الیسری تحت السرة رواه محمد فی الاٰثار وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الصلاة طول القنوت رواه مسلم وعن عباس بن سهل قال اجتمع ابو حُمید وابو اسید وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذکروا صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکع فوضع یدیه علی رکبتیه کانه قابض علیهما ووتر یدیه فنحاهما عن جنبیه رواه الترمذی وعن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال عمر انما السنة الاخذ بالرکب رواه النسائی وفی روایة للطبرانی عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا بنی اذا رکعت فضع کفیك علی رکبتیك وفرج بین اصابعك وارفع یدیك عن جنبیك وعن وابصة بن معبد قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فکان اذا رکع سوی ظهره حتی لو صب علیه الماء لاستقر رواه ابن ماجة وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع لم یشخص رأسه ولم یصوبه ولکن بین ذٰلك رواه ابن ماجة والترمذی ومسلم وابن حبان وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما فاذا سجد فرفع رأسه لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یفترش رجله الیسری رواه ابن ماجة وفی روایة لابی داؤد من حدیث ابی حمید ثم یهوی الی الارض

ساجدا فجافی یدیه عن جنبیه ويفتخ اصابع رجليه ثم يرفع رأسه ويثنى رجله اليسرى فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم فى موضعه معتدلا ثم يسجد وفى اخرى له وفرج بين فخذيه غير حامل بطنه على شئ من فخذيه حتى فرغ وعن ابى اسحاق قال قلت للبراء بن عازب اين كان النبى صلى الله عليه وسلم يضع وجهه اذا سجد فقال بين كفيه رواه الترمذى والطحاوى وروى مسلم وابوداؤد وابن ابى شيبة نحوه وعن وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد كانت يداه حيال اذنيه رواه الطحاوى وعبد الرزاق واسحاق بن راهويه وفى رواية للنسائى ثم كبر سجد فكانت يداه من اذنيه على الموضع الذى استقبل بهما الصلوة وعن ابى هريرة قال كان النبى صلى الله عليه وسلم ينهض فى الصلوة على صدور قدميه رواه الترمذى وقال عليه العمل عند اهل العلم وعن عياش بن سهل الساعدى وكان فى مجلس فيه ابوه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى المجلس ابوهريرة وابو اسيد وابو حميد الساعدى والانصار رضى الله عنهم انهم تذاكروا الصلوة فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعت ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فارنا فقام يصلى وهم ينظرون فكبر ورفع يديه فى اول التكبير ثم ذكر حديثا طويلا ذكر فيه انه لما رفع رأسه من السجدة الثانية من الركعة الاولى قام ولم يتورك رواه الطحاوى وعن عبد الله بن مسعود انه كان ينهض فى الصلوة على صدور قدميه ولم يجلس رواه ابن ابى شيبة والبيهقى وفى رواية لهما عن ابن عمر وابن الزبير نحوه وعن الشعبى قال كان عمر وعلى واصحاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہضون فی الصلوٰۃ علی صدور اقدامہم
رواہ ابن ابی شیبۃ وعن النعمان بن ابی عیاش قال ادرکت غیر
واحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا رفع احدہم
رأسہ من السجدۃ الثانیۃ فی الرکعۃ الاولی والثالثۃ نہض کما ہو ولم یجلس
رواہ ابن ابی شیبۃ وروی عبد الرزاق عن ابن مسعود وابن عباس وابن عمر
نحوہ وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتمد
الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد وعن وائل بن
حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی الصلوٰۃ اضجع
رجلہ الیسری وقعد علیہا ونصب رجلہ الیمنی رواہ امامنا ابوحنیفۃ
وروی الترمذی نحوہ وقال ہٰذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند
اکثر اہل العلم وہو قول سفیان الثوری وابن المبارک واہل الکوفۃ وعن
عبد اللہ وہو ابن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال من سُنّۃ الصلوٰۃ ان تنصب
القدم الیمنی واستقبالہ باصابعہا القبلۃ والجلوس علی الیسری رواہ النسائی
وعن رفاعۃ بن رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی
فاذا جلست فاجلس علی رجلک الیسری رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہ۔
وعن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ
بید عبد اللہ فعلّمہ التشہد فی الصلوٰۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش
اذا قلت ہٰذا او قضیت ہٰذا فقد قضیت صلاتک ان شئت ان تقوم
فقم وان شئت ان تقعد فاقعد رواہ ابوداؤد والطحاوی وروی احمد
والدارقطنی نحوہ وعن عبد اللہ بن عمر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اذا رفع المصلی رأسه من اٰخر صلاته وقضی تشهده ثم احدث فقد تمت صلاته فلا یعود لها رواه الطحاوی وروی ابوداؤد والترمذی والدارقطنی والبیهقی عن ابن عمرو عن علی نحوه مرفوعا وموقوفا وقد سکت ابوداؤد عن هٰذا الحدیث وهو اذا سکت عن حدیث کان عنده حسنا او صحیحا وقد قال الترمذی کل ما ذکرته فی کتابی هٰذا حجة الا اربعة احادیث ولیس هٰذا الحدیث منها کذا فی السعایة وعن عبد الله قال التشهد انقضاء الصلوٰة والتسلیم اذن بانقضاءها رواه الطحاوی وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسلم عن یمینه السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایمن وعن یساره السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایسر رواه النسائی وروی ابوداؤد والترمذی نحوه وعن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوٰة مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن ثم تقنع یدیك یقول ترفعها الی ربك مستقبلا ببطونها وجهك وتقول یارب یارب ومن لم یفعل ذٰلك فهو کذا وکذا وفی روایة فهو خداج رواه الترمذی وقال علی القاری الظاهر ان معنی الحدیث ان اقل الصلوٰة رکعتان فیفید نهی البتیراء کما هو مذهبنا۔

باب ما یقرأ بعد التکبیر

وقول الله عزوجل وسبح بحمد ربك حین تقوم۔ عن ابی وائل قال کان عثمان اذا افتتح[1] الصلاة یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك

---

[1] قوله اذا افتتح الصلوٰة الخ واتفق الثلاثة علی ان دعاء الاستفتاح فی الصلوٰة

وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك یسمعنا ذٰلك رواه الدارقطنی ورواه مسلم عن عمر
مثله وعن ابراهیم ان ناسا من اهل البصرة اتوا عند عمر بن الخطاب
رضی الله عنه لم یأتوه الا لیسألوه عن افتتاح الصلوٰة قال فقام عمر بن الخطاب
فافتتح الصلوٰة وهم خلفه ثم جهر فقال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك
وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك رواه محمد فی الاٰثار وروی الدارقطنی نحوه وقال
محمد وبهٰذا نأخذ فی افتتاح الصلوٰة ولکنا لا نری ان یجهر بذلك الامام ولا من خلفه
وانما جهر بذلك عمر لیعلمهم ما سألوه عنه وقال الشیخ ابن الهمام والمثبت من فعل
الصحابة کعمر رضی الله عنه وغیره الافتتاح بعده علیه الصلوٰة والسلام
بسبحانك اللهم مع الجهر به لقصد تعلیم الناس لیقتدوا ویأنسوا کان دلیلا علی
انه الذی کان علیه صلی الله علیه وسلم اٰخر الامر وعن انس قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوٰة کبر ثم رفع یدیه حتی یحاذی
بابهامیه اذنیه ثم یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك
ولا اله غیرك رواه الدارقطنی وقال رجال اسناده کلهم ثقات وعن عائشة
رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلاة قال
سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك رواه الترمذی
وابوداؤد واسناد ابی داؤد حسن رجاله مرضیون ورواه ابن ماجة عن ابی سعید

مسنون وقال مالك لیس بسنة بل یکبر ویفتتح القراءة وصیغته عند ابی حنیفة واحمد ان
یقول سبحانك اللهم وبحمدك الخ وصیغته عند الشافعی وجهت وجهی للذی
فطر السموات والارض حنیفا الاٰیتین الا انه یقول وانا من المسلمین وقال ابو یوسف
المستحب ان یجمع بینهما قاله فی رحمة الامة وکذا فی شرح النقایة ۱۲

وقال الترمذی هٰذا حدیث لا نعرفه الا من حارثة وقد تکلم فیه من قبل حفظه انتهی وقال التوربشتی هٰذا حدیث حسن مشهور واخذ به من الخلفاء عمر رضی الله عنه والحدیث مخرج فی کتاب مسلم عن عمر وقد اخذ به عبد الله بن مسعود وغیره من فقهاء الصحابة وذهب الیه کثیر من علماء التابعین واختاره ابوحنیفة وغیره من العلماء فکیف ینسب هٰذا الحدیث الی الضعف وقد ذهب الیه الاجلة من علماء الحدیث کسفیان الثوری واحمد بن حنبل واسحاق بن راهویه واما ما ذکره الترمذی فهو کلام فی اسناد الحدیث الذی ذکره ولم یقل ان اسناده مدخول من سائر الوجوه مع ان الجرح والتعدیل یقع فی حق اقوام علی وجه الخلاف فربما ضعف الراوی من قبل احد الائمة ووثق من قبل اٰخرین وهٰذا الحدیث رواه الاعلام من ائمة الحدیث واخذوا به ورواه ابوداؤد فی جامعه باسناد ذکره فیه وهو اسناد حسن رجاله مرضیون فنعلم ان الترمذی انما تکلم فی الاسناد الذی ذکره کذا فی المرقات۔ وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزه النفس فقال الله اکبر الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاته قال ایکم المتکلم بالکلمات فارمّ القوم فقال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بها فانه لم یقل بأسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتها فقال لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونها ایهم یرفعها رواه مسلم وفی البحر الرائق ان ذٰلک کان فی اول الامر ویدل علیه ان عمر رضی الله عنه حین جهر جهر بالثناء فقط لیقتدی الناس به ویتعلموا منه فهو ظاهر فی انه الذی کان اٰخر الامر فی الفرائض وعن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسکت بین تکبیر وبین القراءة اسکاتة فقلت بابی انت وامی یا رسول الله

اسکاتک بین التکبیر و بین القراءۃ ما تقول قال اقول اللھم باعد بینی و بین خطایای
کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض
من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد متفق علیہ وعن علی
رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ وفی روایۃ
کان اذا افتتح الصلاۃ کبر ثم قال وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین
لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت
انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انہ لا
یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت
واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ
فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب
الیک واذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی
وبصری ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع رأسہ قال اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات
والارض وما بینھما وملء ماشئت من شیء بعد واذا سجد قال اللھم لک سجدت
وبک اٰمنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ
وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ثم یکون من اٰخر ما یقول بین التشھد
والتسلیم اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما
اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت رواہ
مسلم وفی روایۃ للشافعی والشر لیس الیک والمھدی من ھدیت انا بک
والیک لا منجا منک ولا ملجأ الا الیک تبارکت وعن جبیر بن مطعم
انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاۃ قال اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر

كبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا ثلاثا اعوذ بالله من الشيطان الرجيم من نفخه ونفثه وهمزه رواه ابوداؤد وابن ماجة الا انه لم يذكر والحمد لله كثيرا وذكر في اخره من الشيطان الرجيم وقال عمر رضي الله عنه نفخه الكبر ونفثه الشعر وهمزه الموتة وعن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلاة كبر ثم قال ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين اللهم اهدني لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت وقني سيئ الاعمال وسيئ الاخلاق لا يقي سيئها الا انت رواه النسائي وعن محمد بن مسلمة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام يصلي تطوعا قال الله اكبر وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين وذكر الحديث مثل حديث جابر الا انه قال وانا من المسلمين ثم قال اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك وبحمدك ثم يقرأ رواه النسائي وقال الحلبي ذلك كله محمول على التطوع والتهجد فان الامر فيه واسع ويؤيده ما ثبت في صحيح ابي عوانة وسنن النسائي انه عليه السلام كان اذا قام يصلي تطوعا قال الله اكبر وجهت الخ فيكون مفسرا لما في غيره بخلاف سبحانك اللهم فان ما ذكرناه يبين انه الامر المستقر عليه في الفرائض انتهى وفي رد المحتار والمرقات وما ورد محمول على النافلة بعد الثناء في الاصح لحديث البيهقي كان عليه السلام اذا افتتح الصلاة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك وجهت وجهي الخ وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت له سكتة اذا افتتح الصلوة رواه النسائي وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نهض من الركعة الثانية استفتح القراءة بالحمد لله رب العالمين ولم يسكت رواه مسلم

باب القرآءۃ فی الصلوٰۃ

وقول اللہ عزوجل فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم
قال اللہ عزوجل واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون
عن عبداللہ بن مغفل انہ سئل اکل من سمع القرآن وجب علیہ الاستماع
والانصات قال انما انزلت ھذہ الآیۃ فاستمعوا لہ وانصتوا فی قراءۃ الامام رواہ
ابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ والبیہقی فی کتاب القراءۃ وعن
ابن عباس قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ خلفہ قوم فخلطوا علیہ
فنزلت ھذہ الآیۃ رواہ ابن مردویہ والبیہقی وعن محمد بن کعب القرظی
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ فی الصلوٰۃ اجابہ من وراءہ اذا قال
بسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا مثل ما یقول حتی تنقضی فاتحۃ الکتاب والسورۃ
فنزلت رواہ سعید بن منصور وابن ابی حاتم والبیہقی وعن مجاھد
قال قرأ رجل من الانصار خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت رواہ عبد بن
حمید وابن ابی حاتم والبیہقی وعن ابن مسعود انہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی باصحابہ فسمع ناسا یقرؤن خلفہ فقال اما آن لکم ان تفھموا اما آن لکم ان
تعقلوا واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ رواہ عبد بن حمید وابن جریر وابن
ابی حاتم وابو الشیخ والبیہقی وعن ابی ھریرۃ انہ قال نزلت ھذہ الآیۃ
فی رفع الاصوات وھم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ رواہ
ابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ والبیہقی وابن عساکر
وعن الزھری نزلت ھذہ الآیۃ فی فتی من الانصار کان رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم كلما قرأ أشياً قرأه رواه ابن جرير والبيهقي وعن ابى العالية
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى باصحابه فقرأ فقرأ اصحابه فنزلت رواه
عبد بن حميد وابو الشيخ والبيهقي وعن ابراهيم كان النبي صلى الله عليه وسلم
يقرأ ورجل يقرأ فنزلت رواه ابن ابى شيبة وفى رواية للبيهقي عن الامام احمد اجمع
الناس على ان هذه الأية فى الصلوٰة وقال الشيخ ابن الهمام وغيره ان المامور به
اثنان الاستماع والانصات فالاول فى الجهرية والثانى فى السرية فالمعنى اذا
قرئ القران فاستمعوا له ان جهر به وانصتوا اى اسكتوا ان اسر به انتهى وبه
اخذ امامنا ابو حنيفة واصحابه وقال به جابر بن عبد الله وزيد بن ثابت
وعلى بن ابى طالب وعمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود على ما هو الارجح فى
الرواية عنهما وسفيان الثورى وسفيان بن عيينة وابن ابى ليلىٰ والحسن بن
صالح بن حيي وابراهيم النخعي واصحاب ابن مسعود وغيرهم من مشاهير
الصحابة والتابعين كذا ذكره ابن عبد البر فى الاستذكار والتمهيد وقال العينى
وقد روى منع القراءة عن ثمانين نفرا من كبار الصحابة منهم المرتضى والعبادلة
الثلاثة واساميهم عند اهل الحديث وقيل تجاوز عدد من افتى فى ذلك
الزمان عن الثمانين فكان اتفاقهم بمنزلة الاجماع وذكر الشيخ الامام عبد الله
بن يعقوب الحارثى السبذمونى فى كتاب كشف الاسرار عن عبد الله بن زيد
بن اسلم عن ابيه قال عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهون
عن القراءة خلف الامام اشد النهى ابوبكر الصديق وعمر بن الخطاب وعثمان
بن عفان وعلى بن ابى طالب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابى وقاص
وعبد الله بن مسعود وزيد بن ثابت وعبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس
رضى الله عنهم انتهى وقال علماءنا فلا دليل على تخصيص الأية بالجهرية لان

الاستماع والانصات حکمان علی حدۃ لیس مجموعہا حکما واحدا برأسہ حتی یخص بالجہریۃ ولو سلم ورود الاٰیۃ فی الجہریۃ فلا تخصیص ایضا بالجہریۃ لان العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال [1] لا صلوٰۃ الا بقراءۃ رواہ مسلم وعن ابی عثمان النہدی عن ابی ہریرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرج فناد فی المدینۃ انہ لا صلوٰۃ الا بقرآن ولو بفاتحۃ الکتاب فما زاد رواہ ابوداؤد وسکت عنہ ورجالہ کلہم ثقات مشہورون الا جعفر بن میمون فقد وثقہ الحاکم فی المستدرک وذکرہ ابن حبان وابن شاہین فی الثقات والحدیث صریح فی الدلالۃ علی عدم رکنیۃ الفاتحۃ فان لفظۃ ولو المتصلیۃ یشیر الی عدم تخصیص الفاتحۃ ویومی الی تعمیم القراءۃ لہا ولغیرہا [2] لذلک قال ابوحنیفۃ بوجوبہا وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج فہی خداج رواہ الستۃ ومالک واحمد والدارقطنی والبیہقی وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

---

[1] قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ الا بقراءۃ دلالتہ علی ان الصلوٰۃ لا تصح الا بالقراءۃ ظاہرۃ لان مطلق القراءۃ فرض ثابت بالکتاب فقولہ لا صلوٰۃ الخ محمول علی نفی الصحۃ قالہ فی تعلیق اعلاء السنن۔ ۱۲

[2] قولہ لذلک قال ابوحنیفۃ بوجوبہا واما مالک والشافعی واحمد فقالوا ہی رکن لحدیث عبادۃ بن الصامت وحدیث زیاد بن ایوب اجیب عن حدیث عبادۃ بان المراد بہ نفی الفضیلۃ نحو لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد واما الجواب عن روایۃ زیاد فبانہا شاذۃ اذ روایۃ غیرہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ وکان زیاد زاد فی المبنی وروی بالمعنی اخذتہ من شرح النقایۃ ۱۲

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل صلوٰة لا يقرأ فيها بام الكتاب فهى خداج رواه ابن ماجة وابن ابى شيبة وفى السعاية فهاتان الروايتان وامثالهما دليل على عدم ركنية الفاتحة فان الخداج بفتح الخاء المعجمة بمعنى الناقص ولو كانت ركنا لقال فهى باطلة فان ترك الركن انما يوجب البطلان والنقصان من موجبات الوجوب فعلم[1] ان قراءة الفاتحة واجبة وعن ابى سعيد قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر رواه ابوداؤد واسناده صحيح وفى رواية للترمذى وابن ماجة لاصلوٰة لمن لم يقرأ بالحمد وسورة وفى رواية ابن عدى عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ المكتوبة الا بفاتحة الكتاب وثلاث[2] ايات فصاعدا وعن عبادة بن الصامت يبلغ به

---

[1] قوله نعلم ان قراءة الفاتحة واجبة قال فى اوجز المسالك ان عامتهم يفهمون من الحنفية انهم قالوا بجواز الصلوٰة بدون الفاتحة ولذا تعجب الحافظ فى الفتح اشد التعجب والحقيقة ليس كذلك والحنفية ابداً ما قالوا بجوازها بدون الفاتحة ولله در الحنفية ما قالوا الا ما ورد فى الحديث ان هذه الصلوٰة ناقصة ذات خداج ونقصان يجب اعادتها نعم من اثبت بهذا الحديث بطلان الصلوٰة فهذا تحكم منه فاسد لان الناقص لا يقال له معدوم ۱۲ـ

[2] قوله ثلاث ايات وقد عمل اصحابنا بكل الحديث حيث اوجبوا قراءة الفاتحة وضم سورة او ثلاث ايات معها لان هذه الاخبار اخبار احاد فلا تثبت بها الفرضية وليس الفرض عندنا الا مطلق القراءة لقوله تعالى فاقرؤا ما تيسر من القرآن فامر القراءة ما تيسر من القرآن مطلقا وتقييده بالفاتحة زيادة على مطلق النص وذا لا يجوز فعلنا بالكل واوجبنا قراءة الفاتحة وضم سورة او ثلاث ايات معها وقلنا ان قوله لا صلوٰة الا بفاتحة الكتاب مثل معنى

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب فصاعدا
وعن جابر بن عبد اللہ قال کان یقرأ فی الرکعتین الاولیین بفاتحة الکتاب
وسورة ویقرأ فی الاخریین بفاتحة الکتاب قال وکنا نتحدث انہ لا یجوز
صلوٰة الا بفاتحة الکتاب وشئ معہا رواہ البیہقی[1] ورواہ عبید اللہ بن
مقسم عن جابر بن عبد اللہ انہ قال سنة القراءة فی الصلوٰة ان یقرأ
فی الاولیین بام القرآن وسورة وفی الاخریین بام القرآن قال سفیان
لمن یصلی وحدہ رواہ ابوداؤد وقال الترمذی واما احمد بن حنبل فقال
معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب
اذا کان وحدہ واحتج بحدیث جابر بن عبد اللہ حیث قال من صلی رکعة
لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام قال احمد فھذا
رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم تأول قول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب ان ھذا اذا کان وحدہ
انتہی وعن جابر بن عبد اللہ قال من صلی رکعة لم یقرأ فیہا بام القرآن
فلم یصل الا ان یکون وراء الامام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث

قولہ لا صلوٰة لجار المسجد الا فی المسجد وصح ایضا عن جماعة من الصحابة ایجاب ذلک
قالہ العلامة العینی فی عمدة القاری ۱۲

[1] قولہ رواہ البیہقی رجالہ کلہم ثقات ما خلا شیخ الحاکم ابی غانم ازھر بن احمد بن حمدون
فقد ذکرہ البیہقی فی موضع الاحتجاج بہ فہو صالح لہ عندہ وھو نص صریح فی عدم
جواز الصلوٰة بدون ضم شئ الی الفاتحة وقد فسرہ جابر بسورة وایضا یدل علی ان الفاتحة
لیست برکن فی الصلوٰة لان جابرا جعلہا من السنة مثل السورة سواء بسواء من تعلیق اعلاء السنن
ملخصا ۱۲

حسن صحیح وروی محمد ومالك وابن ابی شیبة مثله وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلی رکعة فلم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام رواه الطحاوی وعنه سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صلی صلوٰة لایقرأ فیها بام القرآن فهی خداج الا وراء الامام رواه البیهقی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجزئ صلوٰة لا یقرأ فیها بفاتحة الکتاب الا ان یکون وراء الامام رواه البیهقی وعن ابی سعید قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الرجل خلف الامام لایقرأ شیأ أیجزئه ذلك قال نعم رواه البیهقی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل صلوٰة لایقرأ فیها بفاتحة الکتاب فلا صلوٰة الا وراء الامام رواه البیهقی وعن کثیر بن مرة الحضرمی عن ابی الدرداء سمعه یقول سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم أفی کل صلوٰة قراءة قال نعم قال رجل من الانصار وجبت هذه فالتفت الی وکنت اقرب القوم منه فقال ما اری الامام اذا ام القوم الا قد کفاهم رواه النسائی والطحاوی والبیهقی وقال النسائی فیه اکتفاء المأموم بقراءة الامام وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف من صلوٰة جهر فیها بالقراءة فقال هل قرأ معی احد منکم آنفا قال رجل نعم یا رسول الله قال انی اقول مالی أنازع القرآن فانتهی الناس عن القراءة فیما جهر فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بالقراءة من الصلوٰة حین سمعوا ذلك رواه النسائی والترمذی وابو داؤد واحمد ومالك ومحمد وروی

له قوله الا وراء الامام وقال الشیخ الجنجوهی ان الروایات الواردة فی امر القراءة خلف الامام لایصح الاستدلال بها علی وجوب القراءة للمقتدی وان المؤتم کان القراءة له مباحا فی اول الاسلام ثم نسخ وبقی اباحة الفاتحة ثم نسخ بالمنع مطلقا کذا فی اوجز المسالك ۱۲

ابن ماجۃ نحوہ وقال النسائی فیہ ترک القراءۃ خلف الامام فیما جہر بہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وھٰذا احد یث صحیح وروی الطحاوی نحوہ وفی روایۃ لمسلم عن ابی ھریرۃ وقتادۃ واذا قرأ فانصتوا وفی اخرٰی لہ واذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا اٰمین قال علی القاری فیہ اشارۃ الی السکوت والاستماع اھ قیل وفیہ دلالۃ علی ان المأموم لایقرأ الفاتحۃ والا کان الانسب ان یقول اذا قال احدکم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا اٰمین وعن انس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اقبل بوجھہ فقال اتقرؤن والامام یقرء فسکتوا فسألھم ثلثا فقالوا انا لنفعل قال فلا تفعلوا رواہ الطحاوی وعن ابن عمر البیاضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المصلی یناجی ربہ فلینظر ما یناجیہ بہ ولا یجھر[1] بعضکم علی بعض بالقراٰن رواہ احمد وعن عمران بن حصین قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر فقرء رجل خلفہ سبح اسم ربک الاعلی فلما صلی قال من قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال رجل انا قال قد علمت ان بعضکم قد خالجنیھا رواہ النسائی وقال فیہ ترک القراءۃ خلف الامام فیما لم یجھر فیہ وعن عمر بن الخطاب قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوٰۃ الظھر

---

[1] قولہ لایجھر بعضکم علی بعض بالقراٰن قال الطحاوی فلما اختلفت ھذہ الاٰثار المرویۃ فی ذٰلک التمسنا حکمہ من طریق النظر فرأینا ھم جمیعا لا یختلفون فی الرجل یأتی الامام وھو راکع انہ یکبر ویرکع معہ ویعتد بتلک الرکعۃ وان لم یقرأ فیھا شیأ فلما اجزاہ ذٰلک فی حال خوفہ فوت الرکعۃ احتمل ان یکون انما اجزأہ ذٰلک لمکان الضرورۃ واحتمل ان یکون انما اجزأہ ذٰلک لان القراءۃ خلف الامام لیست علیہ فرضا فاعتبرنا ذٰلک فرأیناھم لا یختلفون ان من جاء الی الامام وھو راکع فرکع قبل ان یدخل فی الصلوٰۃ

فقرأ رجل من الناس فی نفسه قال هل قرأ معی احد منکم قال ذٰلك ثلاثا فقال له الرجل نعم یا رسول الله انا کنت اقرأ سبح اسم ربك الاعلی قال مالی انازع القراٰن اما یکفی احدکم قراءة امامه انما جعل الامام لیؤتم به فاذا قرأ فانصتوا رواه البیهقی وعن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کان له امام فقراءة الامام قراءة له رواه ابن ماجة ورواه ابن حبان عن انس والدارقطنی عن ابی هریرة وقال فی فتح الملهم ثم البیهقی حمل هذا الحدیث ونظائره علی ترك الجهر بالقراءة خلف الامام وعلی قراءة السورة دون الفاتحة وهذا تخصیص بلا مخصص وبعید عن مضمون الحدیث بمراحل وناء عن المقصود بمنازل لاتعلق له بالفاظه ولا اشارة فیها الیه اصلا کیف والواقعة واقعة صلوٰة الظهر والعصر علی مایشهد به روایة الامام فما معنی الجهر شخص فیها بالقراءة خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا یقرأ الامام فیها جهرا ولا سائر المقتدین وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلی خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة رواه محمد والدارقطنی والبیهقی عن امامنا ابی حنیفة وهو احسن طرقه حکم علیه

بتکبیر کان منه ان ذٰلك لایجزئه وان کان انما ترکه لحال الضرورة وخوف فوات الرکعة فکان لابد له من قومة فی حال الضرورة وخوف فوات الرکعة فکان لابد له من قومة فی حال الضرورة وغیر حال الضرورة فهذه صفات الفرائض التی لابد منها فی الصلوٰة ولاتجزئ الصلوٰة الابها ابتها فلما کانت القراءة مخالفة لذلك وساقطة فی حال الضرورة کانت من غیر جنس ذلك فکانت فی النظر انها ساقطة فی غیر حالة الضرورة فهذا هو النظر فی هذا ۱۲۔

له قوله من کان له امام فقراءة الامام قراءة له وفی الروض المربع من فقه الحنابلة ولا قراءة علی ماموم ای یتحمل الامام عنه قراءة الفاتحة لهذا الحدیث قاله فی اوجز المسالك ۱۲۔

ابن الہمام بانہ صحیح علی شرط الشیخین وقال العینی ھو حدیث صحیح اما ابو حنیفۃ فابو حنیفۃ وموسی بن عائشۃ الکوفی من الثقات الاثبات من رجال الصحیحین وعبد اللہ بن شداد من کبار الشامیین وثقاتہم وھو حدیث صحیح انتہی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ رواہ ابن عدی فی الکامل والطبرانی فی الاوسط ورواہ الدارقطنی عن ابن عمر والطحاوی واحمد عن جابر وروی احمد بن منیع فی مسندہ عن جابر مثلہ وقال الشیخ ابن الہمام اسناد حدیث احمد بن منیع صحیح علی شرط مسلم وعن عبد اللہ بن شداد بن الہاد قال ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصر قال فقرأ رجل خلفہ فغمزہ الذی یلیہ فلما ان صلی قال لم غمزتنی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدامک فکرھت ان تقرأ خلفہ فسمعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فان قراءتہ لہ قراءۃ رواہ محمد والدارقطنی وروی الحاکم فی مستدرکہ والبیہقی نحوہ قال العلامۃ العینی فی شرح البخاری فی بیان ھذا الحدیث انہ رواہ جماعۃ من الصحابۃ وھم جابر بن عبد اللہ وابن عمر وابو سعید الخدری وابو ھریرۃ وابن عباس وانس بن مالک رضی اللہ عنہم وقال الشیخ العابد السندی مولدا والمدنی مہاجرا فی شرح المسند للامام ابی حنیفۃ بعد ما ذکر ھذہ الروایۃ فنقول لما ثبت نہی العشرۃ المذکورۃ ولم یثبت رد احدھم علیہم عند توافر الصحابۃ کان اجماعا سکوتیا انتہی ملخصا وعن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فقراءتہ لہ قراءۃ رواہ الدارقطنی وفی التعلیق الممجد ھذا خلاصۃ الکلام فی طرق ھذا الحدیث وتلخص منہ ان بعض طرقہ صحیحۃ او

حسنة ليس فيه شئ يوجب القدح عند التحقيق وبعضها صحيحة مرسلة وان لم تصح مسندة والمراسيل مقبولة وبعضها ضعيفة يجبر ضعفها بضم بعضها الى بعض فارتقت الى مرتبة الحسن وبه ظهران قول الحافظ ابن حجر في تخريج احاديث الرافعي ان طرقه كلها معلولة ليس على ماينبغي وكذا قول البخاري في رسالة القراءة خلف الامام انه حديث لم يثبت عند اهل العلم من اهل الحجاز والعراق لارساله وانقطاعه انتهى لايخلوعن خدشات واضحة انتهى وقال علماءنا يستفاد منه ان القراءة ثابتة من المقتدى شرعا فان قراءة الامام قراءة له فلوقرأ لكان له قراءتان في صلوة واحدة وهو غير مشروع قال له ابن الهمام وان الحديث دل على ان قراءة الامام بدل وعوض عن قراءة المقتدى وخلف عنها فلوقرأ المقتدى ايضا لزم اجتماع الاصل والخلف والبدل والمبدل منه والعوض والمعوض عنه وهوغير جائز كما ترى كما لايجوز اجتماع الوضوء والتيمم انتهى وعن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القراءة خلف الامام فقال الامام يقرأ رواه البيهقي وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن القراءة خلف الامام رواه البيهقي ورواه عبد الرزاق عن زيد بن اسلم وفي رواية لامامنا ابي حنيفة قال جابر قرأ رجل خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهاه رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية عبد الرزاق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابابكر وعثمان كانوا ينهون عن القراءة خلف الامام وعن علي قال سأل رجل النبي صلى الله عليه وسلم اقرأ خلف الامام او انصت قال لا بل انصت فانه يكفيك رواه البيهقي وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكفيك قراءة الامام خافت اوجهر رواه الدارقطني وعن عطاء بن يسار انه سأل

زید اعن القراءة مع الامام فقال لاقراءة مع الامام فی شیٔ رواہ مسلم فی باب سجود التلاوة وعن عبید اللہ بن مقسم انہ سأل عبد اللہ بن عمر وزید بن ثابت وجابر بن عبد اللہ فقالوا لا تقرؤا خلف الامام فی شیٔ من الصلوات رواہ الطحاوی وعن جابر قال لایقرأ خلف الامام لاان جہر ولا ان خافت رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفہ وعن عبید اللہ بن مقسم قال سألت جابر بن عبد اللہ ایقرأ خلف الامام فی الظہر والعصر قال لا رواہ عبد الرزاق وعن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی قال قال علی رضی اللہ عنہ من قرأ خلف الامام فلیس علی الفطرة رواہ الطحاوی وابن ابی شیبة وعبد الرزاق والدارقطنی وعن علی قال من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرة رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة والدارقطنی والبیہقی وعن ابی حمزة قال قلت لابن عباس اقرأ والامام بین یدی فقال لا رواہ الطحاوی وفی روایة لابن ابی شیبة عن رجل قال عہد الینا عمر بن الخطاب ان لانقرأ مع الامام وعن ابن عمر انہ کان اذا سئل ہل یقرأ احد مع الامام قال اذا صلی احدکم مع الامام فحسبہ قراءة الامام وکان ابن عمر لایقرأ مع الامام رواہ محمد ھذا طریق جید الاسناد لایتصور فیہ الکلام اصلا وروی الطحاوی نحوہ ورواہ مالک وزاد واذا صلی وحدہ فلیقرأ وقال العینی وکان ابن عمر لایقرأ خلف الامام وکان اعظم الناس اقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی وعن نافع عن ابن عمر قال من صلی خلف الامام کفتہ قراءتہ رواہ محمد ھذا اسند جید لاکلام فیہ وعن انس بن سیرین عن ابن عمر انہ سئل عن القراءة خلف الامام قال تکفیک قراءة الامام رواہ محمد وروی الدارقطنی عن احمد بن حنبل نحوہ لیس فی ھذا الاسناد ایضا شیٔ وعن ابی وائل

قال سئل عبد اللہ بن مسعود عن القراءة خلف الامام قال انصت فان فی الصلوٰة شغلا سیکفیك ذالك الامام رواہ محمد هٰذا اسند جید لاکلام فیہ وروی الطحاوی نحوہ وعن ابراهیم قال ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم رواہ محمد رجالہ کلهم ثقات وعن علقمة بن قیس قال لان اعض علی جمرة احب الی من ان اقرأ خلف الامام رواہ محمد وذکر الرازی فی احکام القراٰن قیل یستحب ان یکسر اسنانہ وقال البلخی احب الی ان یملأ فمہ من التراب انتهی وعن سعد بن ابی وقاص انہ قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرة رواہ محمد لیس فی هٰذا الاسناد ایضا شئی وعن محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجرا رواہ محمد هٰذا اسند جید لاکلام فیہ وروی ابن ابی شیبة نحوہ وعن ابن مسعود قال لیت الذی یقرأ خلف الامام ملئ فوہ ترابا رواہ الطحاوی وعن سعد بن ابی وقاص قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ حجر رواہ عبد الرزاق وفی التعلیق الممجد لاباس بامثال هٰذا الکلام للتهدید والتشدید والتعذیب بعذاب اللہ ممنوع لا التهدید بہ وعن عمرو بن محمد بن زید عن موسی بن سعد بن زید بن ثابت یحدثہ عن جدہ انہ قال من قرأ خلف الامام فلا صلوٰة لہ رواہ محمد ورواہ عبد الرزاق عن علی وقال البخاری فی رسالة القراءة انہ لایعرف لهٰذا الاسناد سماع بعضهم عن بعض ولا یصح مثلہ والجواب عنہ اولا ان المعاصرة وامکان اللقی یکفی عند الجمهور فی صحة الاتصال ورفع الانقطاع وثبوت اللقی کما هو تشدد البخاری لایجب عند الجمهور کما تقرر محققا فی اصول الحدیث والمعاصرة وامکان اللقی ههنا متحقق بین

داؤد وعمر وبین عمرو موسی وبینه وبین زید وهو یکفینا فی ثبوت اتصال السند وثانیاً ان الانقطاع الظاهر لا یضر عندنا اذا کان الراوی ثقة یروی عن الثقات لاسیما فی القرون المشهود لها بالخیر انتهی **وقال الطحاوی** هؤلاء جماعة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اجمعوا علی ترك القراءة خلف الامام قد وافقهم علی ذلك ما قد روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مما قدمنا ذکره وشهد لهم النظر بما قد ذکرنا **وعن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم وابابکر وعمر رضی الله عنهما کانوا یفتتحون الصلاة بالحمد لله رب العالمین رواه مسلم **وعن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نهض فی الثانیة استفتح بالحمد لله رب العالمین ولم یسکت رواه الطحاوی **وعنه** قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله تعالی قسمت الصلوٰة بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل فاذا قال الحمد لله رب العالمین قال تعالی حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال الله تعالی اثنی علی عبدی واذا قال مالك یوم الدین قال مجدنی عبدی واذا قال ایاك نعبد وایاك نستعین قال هذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال هذا لعبدی ولعبدی ما سأل رواه مسلم **وقال الحلبی** ولاشك ان المراد بالصلوٰة هنا الفاتحة فالبداية بالحمد لله دلیل علی ان التسمیة[1] لیست من الفاتحة وانها سبع آیات بدونها حیث جعل الوسطی

[1] قوله ان التسمیه لیست من الفاتحة سیأتی تحقیقه فی کتاب فضائل القرآن فی الباب الثانی

وهي اياك نعبد و اياك نستعين بينه سبحانه وبين عبده و الثلث قبلها لله
تعالى خاصة والثلاث بعدها لعبده فقط و اذا لم تكن اية من الفاتحة لم
تكن اية من غيرها لعدم القائل به انتهى وقال ابن عبد البر هذا حديث
قد رفع الاشكال في سقوط بسم الله الرحمن الرحيم من الفاتحة وهو نص
لا يحتمل التأويل ولا اعلم حديثا في سقوط البسملة ابين منه انتهى وعن
انس قال صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان
فلم اسمع احدا منهم يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم رواه مسلم وعنه
قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يسمعنا قرأءة بسم الله
الرحمن الرحيم وصلى بنا ابوبكر وعمر فلم نسمعها منهما رواه النسائي وعن
ابن عبد الله بن مغفل قال سمعني ابي وانا في الصلوٰة اقول بسم الله الرحمن
الرحيم فقال لي اي بني محدث اياك والحدث قال ولم ار احدا من
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث في الاسلام
يعني منه وقال وقد صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر
وعمر ومع عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها اذا انت صليت فقل
الحمد لله رب العالمين رواه الترمذي وروى النسائي وابن ماجة وروى
امامنا ابوحنيفة نحوه وقال الترمذي حديث عبد الله بن مغفل حديث
حسن والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم منهم ابوبكر وعمر وعثمان وعلي وغيرهم ومن بعدهم من التابعين
وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق لا يرون ان يجهر
ببسم الله الرحمن الرحيم قالوا ويقولها في نفسه انتهى وعن انس
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر لا يجهرون ببسم الله

الرحمٰن الرحیم رواہ امامنا ابو حنیفة وعنه قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم فلم اسمع احدا منھم یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ احمد والنسائی باسناد علی شرط الصحیح وعنه صلیت خلف النبی صلی اللہ علیه وسلم وابی بکر وعمر فکلھم یخفون بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ ابن ماجة وعنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یسر ببسم اللہ الرحمن الرحیم وابا بکر وعمر وعثمان وعلیا رضی اللہ عنھم رواہ الطبرانی رجاله کلھم ثقات لایخفی علیك ان احادیث الاسرار بالتسمیة کما تدل علی کون اخفاءھا سنة تدل ایضا علی انھا لیست بجزء من الفاتحة ولا غیرھا من السور والا فلا معنی لاخفاءھا من بین الاٰیات مع کونھا جزأ منھا فان اجزاء السورۃ کلھا سواسیة فی حکم الجھر والاخفاء بھا کما لا یخفی وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یتعوذ قبل القراءۃ رواہ احمد وعن ابی وائل قال کان عمر وعلی لایجھران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتاٰمین رواہ الطحاوی۔ وعن ابن مسعود انه کان یخفی بسم اللہ الرحمن الرحیم والاستعاذۃ وربنا لك الحمد رواہ ابن ابی شیبة وعن ابراھیم قال اربع یخافت بھن الامام سبحانك اللھم وبحمدك والتعوذ من الشیطان وبسم اللہ الرحمن الرحیم واٰمین رواہ محمد فی الاٰثار وروی عبد الرزاق وابو معمر عن عمر بن الخطاب نحوہ وقال الطحاوی فلما ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وعمن ذکرنا بعدہ ترك الجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم ثبت انھا لیست من القراٰن ولو کانت من القراٰن لوجب ان یجھر بھا کما یجھر بالقراٰن سواھا الاترٰی ان بسم اللہ الرحمن الرحیم التی فی النمل یجھر بھا کما یجھر بغیرھا من القراٰن لانھا من القراٰن

فلما ثبت ان التی قبل فاتحۃ الکتاب یخافت بہا ویجہر بالقراٰن ثبت انہا لیست من القراٰن وثبت ان یخافت بہا ویسر کما یسر التعوذ والافتتاح وما اشبہہما انتہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ وفی روایۃ قال اذا قال[۱] الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا اٰمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ہٰذا لفظ البخاری ولمسلم نحوہ وفی اخری للبخاری قال اذا امن القارئ فامنوا فان الملائکۃ تؤمن فمن وافق تأمینہ تأمین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] قولہ اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا اٰمین دلالۃ الحدیث علی قول الماموم اٰمین بعد قول الامام ولا الضالین ظاہرۃ ویستفاد منہ ان الامام یخفی بہا لان تأمین الامام لو کان مشروعا بالجہر لما علق النبی صلی اللہ علیہ وسلم تأمینہم بقولہ ولا الضالین بل علق بقولہ اٰمین فان قلت قد جاء فی الحدیث السابق اذا امن الامام فامنوا وفیہ علق تامین المأمومین بتأمینہ وانہم لا یعلمون تأمینہ الا ان یسمعوا قلت اجاب عنہ فی التعلیق الحسن بان الجمہور حملوا قولہ اذا امّن علی المجاز للجمع بینہ وبین قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا اٰمین وقالوا بان المراد اذا اراد التامین وہذا کما قال اللہ تعالی اذا قمتم الی الصلوٰۃ ای اذا اردتم اقامۃ الصلوٰۃ قال الحافظ ابن حجر فی الفتح قالوا فالجمع بین الروایتین یقضی حمل قولہ اذا امن علی المجاز اھ فاذا کان معناہ اذا اراد التامین لا یستفاد منہ الجہر بالتأمین للامام من تعلیق اعلاء السنن ملخصا ۱۲۔

اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا امين يجبكم الله فاذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع قبلكم ويرفع قبلكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك قال واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد يسمع الله لكم رواه مسلم وعن شعبة عن سلمة بن كهيل عن حُجر ابي العنبس عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال امين وخفض بها صوته رواه الترمذي وعن

له قوله رواه الترمذي وقال الترمذي سمعت محمدا يقول حديث سفيان اصح من حديث شعبة في هذا واخطأ شعبة في مواضع من هذا الحديث فقال عن حجر ابي العنبس وانما هو حجر بن العنبس ويكنى ابا السكن وزاد فيه عن علقمة بن وائل وليس فيه عن علقمة وانما هو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر انتهى قال علماءنا الحنفية مثل شعبة خطأ كيف وهو امير المؤمنين في الحديث وفي الترجيح فيما بين سفيان وشعبة اقوال وكون سفيان الثوري مدلسا وقد اتى به معنعنا وكون شعبة غير مدلس وقد صرح فيه بالاخبار كما هو عند الطيالسي وجه حسن لترجيح شعبة على سفيان وحجر اسم ابيه عنبس وكنيته ككنية ابيه ابو العنبس ولا مانع من ان يكون له كنية اخرى وابو السكن لانه يكون لشخص واحد كنيتان وبهذا جزم ابن حبان في كتاب الثقات وزاد فيه علقمة لا يضر لان الزيادة كان من الثقة مقبولة ولاسيما من قبل شعبة وبين في بعض الروايات ان حجرا سمعه من علقمة عن وائل وقد سمعه من وائل نفسه كما اخرج احمد في مسنده اما سماع علقمة عن ابيه فقد جاء مصرحا عند النسائي في باب رفع اليدين عند الرفع

علقمة بن وائل عن ابیه انه صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین قال اٰمین وخفض بها صوته رواه الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه وعنه عن ابیه انه صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین قال اٰمین واخفی بها صوته رواه احمد وابوداؤد الطیالسی وابویعلی والطبرانی والدارقطنی وعن

من الرکوع وعند البخاری فی جزء رفع الیدین روایة ابی نعیم وعند مسلم من حدیث القصاص من طریق سماك وعند الترمذی فی کتاب الحدود فتعلیل البخاری هٰذا الحدیث بکون حدیث سفیان اصح من حدیث شعبة وقوله انما هو حجر بن العنبس وقوله لیس فیه عن علقمة وقوله ولد علقمة بن وائل بعد موت ابیه بستة اشهر لم یثبت والذی ولد بعد موت ابیه انما هو عبدالجبار بن وائل انتهی هٰذا ملخص ما فی التعلیق الحسن والبنایة وماروی من الجهر بها یحمل علی التعلیم کما کان صلی الله علیه وسلم یجهر بالاٰیة احیانا فی الظهر ومما یستأنس به لهٰذا القول ما اخرجه الحافظ ابوبشر الدولابی فی کتاب الاسماء والکنی عن وائل بن حجر رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین فرغ من الصلوٰة حتی رأیت خده من هٰذا الجانب ومن هٰذا الجانب وقرأ غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین فقال اٰمین یمد بها صوته ما اراه الا یعلمنا قیل فیه یحیی بن سلمة قواه الحاکم فیرجح الاخفاء بذلك وبالقیاس علی سائر الاذکار والادعیة ولان اٰمین لیس من القراٰن اجماعا فلا ینبغی ان یکون علی صوت القراٰن وباخفائها یقع التمیز بین القراٰن وغیره فانه اذا جهر بها مع الجهر بالفاتحة یلبس انها من القراٰن کما انه لا یجوز کتابته فی المصحف ولهٰذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ لکونه لیس من

ابی وائل قال لم یکن عمر و علی رضی اللہ عنہما یجھران بسم اللہ الرحمن الرحیم
ولا بآمین رواہ الطبرانی فی تھذیب الآثار وعن ابی زھیر النمیری قال خرجنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شئی
یختم قال بآمین رواہ ابوداؤد وعن ابی قتادۃ قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقرأ فی الظھر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین
الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیۃ احیانا ویطول فی الرکعۃ الاولی ما لا یطیل
فی الرکعۃ الثانیۃ وھکذا فی العصر وھکذا فی الصبح متفق علیہ وعن
علقمۃ بن قیس ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجھر فیہ وفیما
یخافت فیہ فی الاولیین ولا فی الاخریین واذا صلی وحدہ قرأ فی الاولیین
بفاتحۃ الکتاب وسورۃ ولم یقرأ فی الاخریین شیئا رواہ محمد وعن
علی وابن مسعود انھما قالا اقرأ فی الاولیین وسبح فی الاخریین رواہ ابن
ابی شیبۃ وفی التعلیق الممجد بہ اخذ اصحابنا فقالوا لا تجب قراءۃ
فی الاخریین فی الفرائض فان سبح فیھما او قام ساکتا اجزأہ وبہ قال
الثوری والاوزاعی وابراھیم النخعی وسلف اھل العراق انتھی وعن
عمر انہ کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواہ الترمذی
وعبد الرزاق وروی البیھقی نحوہ وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر بقٓ والقرآن المجید ونحوھا وکانت

القرآن والخلاف بالجھر بالبسملۃ مبنی علی انہ من القرآن ام لا انتھی ھذا ملخص
ما فی المرقات والبنایۃ والتعلیق الحسن ۱۲ -

صلاته بعد تخفيفا رواه مسلم وعن عمرو بن حريث انه سمع النبی صلی الله
عليه وسلم يقرأ فی الفجر والليل اذا عسعس رواه مسلم وعن ابی هريرة
قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يقرأ فی الفجر يوم الجمعة بآلم تنزيل فی الركعة
الاولی وفی الثانية هل اتی علی الانسان متفق عليه قال العينی وفی المحيط
بشرط ان يقرأ غير ذلك احيانا لئلا يظن الجاهل انه لا يجوز غيره وعن
ابی سعيد الخدری ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يقرأ فی صلوٰة
الظهر فی الركعتين الاوليين فی كل ركعة قدر ثلثين اٰية رواه مسلم وفی
رواية للترمذی عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قرأ فی الظهر قدر تنزيل
السجدة قال العينی وابن الهمام فدل علی انه كان يقرأ فی ركعتی الظهر مثل
ما يقرأ فی الفجر انتهی وعن جابر بن سمرة ان رسول الله صلی الله عليه
وسلم كان يقرأ فی العصر بالسماء ذات البروج والسماء والطارق وشبههما
رواه الترمذی وابو داؤد فدل علی ان النبی صلی الله عليه وسلم كان
يقرأ فی ركعتی العصر باوساط المفصل كما اشير اليه فی عمدة الرعاية والعنايۃ
وعن عمر انه كتب الی ابی موسی ان اقرأ فی المغرب بقصار المفصل
رواه الترمذی وعبد الرزاق وروی ابن ابی شيبة نحوه وعن ابی بكر
انه قرأ فی المغرب بقصار المفصل رواه الترمذی وعن جابر بن سمرة
قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يقرأ فی صلاة المغرب ليلة الجمعة قل
يا ايها الكافرون وقل هو الله احد رواه البغوی فی شرح السنة ورواه
ابن ماجة عن ابن عمر الا انه لم يذكر ليلة الجمعة وعن عمر انه
كتب الی ابی موسی الاشعری ان اقرأ فی العشاء بوسط المفصل رواه
عبد الرزاق وعن عثمان بن عفان انه كان يقرأ فی العشاء بسور من

اوساط المفصل رواه الترمذی وعن البراء قال سمعت النبی صلی الله
علیه وسلم یقرأ فی العشاء والتین والزیتون وما سمعت احدا احسن
صوتا منه متفق علیه وعن سلیمان بن یسار عن ابی هریرة قال
ماصلیت وراء احد اشبه صلاة برسول الله صلی الله علیه وسلم من فلان
قال سلیمان صلیت خلفه فکان یطیل الرکعتین الاولیین من الظهر و
یخفف الاخریین ویخفف العصر ویقرأ فی المغرب بقصار المفصل ویقرأ
فی العشاء بوسط المفصل ویقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواه النسائی۔
وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال ما من المفصل سورة
صغیرة ولا کبیرة الا قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤم بها الناس
فی الصلاة المکتوبة رواه مالک وعن عبید الله بن ابی رافع قال
استخلف مروان ابا هریرة علی المدینة وخرج الی مکة فصلی لنا ابوهریرة
الجمعة فقرأ سورة الجمعة فی السجدة الاولی وفی الاخرة اذا جاءک
المنافقون فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بهما یوم الجمعة
رواه مسلم وعن النعمان بن بشیر قال کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعة بسبح اسم ربک الاعلی وهل اتاک
حدیث الغاشیة قال واذا اجتمع العید والجمعة فی یوم واحد قرأ بهما
فی الصلاتین رواه مسلم وعن عبید الله ان عمر بن الخطاب سأل
ابا واقد اللیثی ما کان یقرأ به رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الاضحی
والفطر فقال کان یقرأ فیهما بق والقرآن المجید واقتربت الساعة رواه مسلم
وعن ابی هریرة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ فی رکعتی
الفجر قل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد رواه مسلم وعن ابن عباس

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولوا امنا باللہ وما
انزل الینا والتی فی ال عمران قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا
وبینکم رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال ما احصی ما سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی
الرکعتین قبل صلاۃ الفجر بقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد
رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ الا انہ لم یذکر بعد المغرب
وعن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ
فقرأ علیھم سورۃ الرحمن من اولھا الی اخرھا فسکتوا فقال لقد قرأتھا
علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ
فبأی آلاء ربکما تکذبان قالوا لا بشئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وعن ابن عباس رضی اللہ
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال
سبحان ربی الاعلی رواہ احمد وابو داؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ منکم بالتین والزیتون فانتھی الی
الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاھدین ومن
قرألا اقسم بیوم القیامۃ فانتھی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی
فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبأی حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل
امنا باللہ رواہ ابو داؤد والترمذی الی قولہ وانا علی ذلک من الشاھدین
قال علماءنا ان کلا من الامام والمقتدی فی مثل ھذہ الاشیاء سواء فلا
یسأل المقتدی الجنۃ عند ایات الترغیب ولا یتعوذ من النار عند ایات
الترھیب ولا یسبح عند ایات التسبیح ولا یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عند سماع اسمه بل يستمع وينصت لاطلاق الأيات والاحاديث الدالة على
الانصات ولان وظيفته الاستماع والانصات فلا يشتغل بما يخلّه وكذا
الامام لايشتغل بغير القرآن لان النبى صلى الله عليه وسلم لم يفعله
فيها وكذا الائمة من بعده الى يومنا هذا فكان من المحدثات ولانه
تثقيل على القوم فيكره وما ورد حمل على النفل منفردا وعلى خارج الصلوٰة
ايضاً هذا ملخص ما فى رد المحتار وعمدة الرعاية ـ

باب الركوع

وقول الله عز وجل فسبح باسم ربك العظيم وقوله سبح اسم ربك الاعلى
وقوله يا ايها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا وعن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجود فوالله انى لاراكم من بعدى متفق عليه
وعن ابى مسعود الانصارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لاتجزئ صلاة الرجل حتى يقيم ظهره فى الركوع والسجود رواه ابو داؤد
والترمذى والنسائى وابن ماجة والدارمى وقال الترمذى هذا حديث
حسن صحيح وعن البراء قال كان ركوع النبى صلى الله عليه وسلم
وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ماخلا القيام والقعود
قريبا من السواء متفق عليه وعن انس قال كان النبى صلى الله عليه
وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يسجد ويقعد
بين السجدتين حتى نقول قد اوهم رواه مسلم وعن ابى قتادة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوأ الناس سرقة الذى يسرق
من صلاته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلاته قال لايتم ركوعها

ولا سجودها رواه احمد وعن النعمان بن مرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما ترون فى الشارب والزانى والسارق وذلك قبل ان تنزل فيهم الحدود قالوا الله ورسوله اعلم قال هن فواحش وفيهن عقوبة واسوأ السرقة الذى يسرق من صلاته قالوا وكيف يسرق صلاته يارسول الله قال لايتم ركوعها ولا سجودها رواه مالك واحمد وروى الدارمى نحوه وعن شقيق قال ان حذيفة رأى رجلا لايتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلاته دعاه فقال له حذيفة ما صليت قال واحسبه قال ولو مت مت على غير الفطرة التى فطر الله محمدا صلى الله عليه وسلم رواه البخارى وعن طلق بن على الحنفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاينظر الله عز وجل الى صلاة عبد لا يقيم فيها صلبه بين خشوعها وسجودها رواه احمد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انى نهيت ان اقرأ القرآن راكعا او ساجدا فاما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا فى الدعاء فقمن ان يستجاب لكم رواه مسلم وعن عائشة رضى الله عنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول فى ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلى يتأول القرآن متفق عليه وعنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول فى ركوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح رواه مسلم وعن عوف بن مالك قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ركع مكث قدر سورة البقرة يقول فى ركوعه سبحان ذى الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة رواه النسائى وعن عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربك العظيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها فى ركوعكم

فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها في سجودكم رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة والطحاوی والدارمی قال الطحاوی یجوز ان یکون ماکان من النبی صلی الله علیه وسلم فی الأثار الاول انماکان قبل نزول الأيتين اللتين ذكرناها فی حدیث عقبة فصار ذلك ناسخا لما قد تقدم منه قبل ذلك انتهی ملتقطا وفی الدرالمختار لایأتی فی رکوعه وسجوده بغیرالتسبیح على المذهب وماورد محمول على النفل انتهى قال الحلبی فان الامر فيه واسع انتهی وعن عبد الله بن ابی اوفى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع ظهره من الركوع قال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شئ بعد رواه مسلم وعن ابی سعید الخدری قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شئ بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد اللهم لامانع لما اعطيت ولا معطی لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد رواه مسلم وفی الدرالمختار ليس بعد رفعه من الركوع دعاء وماورد محمول على النفل لمامر وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفرله ما تقدم من ذنبه متفق عليه وفی رواية ابن ماجة والنسائی اذاقال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا ولك الحمد قال علماءنا هذه قسمة لانه قسم التسميع والتحميد فجعل التسميع للامام والتحميد للمأموم وانها تنافی الشركة فلهذا لايأتی المؤتم بالتسميع ولا الامام بالتحميد كذا فی الهداية والبناية وعن ابی هريرة ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قال سمع الله لمن حمده قال ربنا ولك الحمد رواه ابن ماجة وفی روایة للبخاری ومسلم عنه ثم یقول سمع الله لمن حمده حین یرفع صلبه من الرکوع ثم یقول وهو قائم ربنا ولك الحمد **قال** علماءنا فهو محمول علی حالة الانفراد والمنفرد یجمع بین الذکرین کذا فی الهدایة والبنایة **وعن** عون بن عبد الله عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعه وذلك ادناه واذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاث مرات فقد تم سجوده وذلك ادناه رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة **وعن** ابن جبیر قال سمعت انس بن مالك یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم اشبه صلاة بصلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا رکوعه عشر تسبیحات وسجوده عشر تسبیحات رواه ابو داؤد والنسائی **قال** علماءنا بهذا الخبر وبحدیث ان الله وتر یحب الوتر یستدل لما ذکر صاحب الهدایة یستحب ان یزید علی الثلث فی الرکوع والسجود بعد ان یختم بالوتر لان النبی صلی الله علیه وسلم کان یختم بالوتر الخ

باب السجود وفضله

وقول الله عز وجل ویخرون للاذقان سجدا وقوله واسجد واقترب

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجبهة والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکف الثیاب ولا الشعر متفق علیه وعنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم

امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ واشار بیدہ علی انفہ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکف الثیاب والشعر رواہ البخاری فی باب السجود علی الانف قال علی القاری ظاھر الحدیث ان الجبھۃ والانف فی حکم عضو واحد لانہ قال فی الحدیث سبعۃ فان جعلا عضوین صارت ثمانیا فمن ثم قال ابو حنیفۃ یجوز السجدۃ علی الانف فقط لوقوع اسم السجود علیہ انتھی وفی جامع الآثار یعلم من الاشارۃ ان السجود علی الانف کالسجود علی الجبھۃ انتھی وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ لا اکف الشعر ولا الثیاب الجبھۃ والانف والیدین والرکبتین والقدمین رواہ النسائی قال العینی فی البنایۃ فی بعض طرق حدیث ابن عباس امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعظم الجبھۃ والانف ھذا ھو المراد من ذکر الجبھۃ والانف فی الروایۃ السابقۃ لئلا تصیر ثمانیۃ وعن العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجھہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح قال العینی فی شرح الھدایۃ ذکر الطبری فی تھذیب الآثار ان حکم الجبھۃ والانف سواء وعن طاؤس انہ سئل عن الانف فقال الیس من الوجہ وقال ابو ھلال سئل ابن سیرین عن الرجل یسجد علی انفہ فقال اوما تقرء فی القرآن ویخرون للاذقان سجدا الآیۃ فاللہ تعالی مدحھم علی خرورھم علی الاذقان فی السجود فاذا لم یسقط السجود بالذقن اجماعا یصرف الجواز الی الانف لانہ اقرب الیہ بخلاف الجبھۃ اذ الانف فاصل بینھما وقال تقی الدین ھو قول مالک وذکر

فی المبسوط جواز الاقتصار علی الانف عن ابن عمر انتہی ولکن لایجوز الاقتصار
علی الانف الامن عذر لما رواہ ابوداؤد والنسائی وغیرہما عن ابی حمید
حدیثا طویلا فی صفۃ صلاتہ فیہ ثم سجد فامکن انفہ وجبہتہ ونحی یدیہ
وعن وائل قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع انفہ مع جبہتہ
فی السجدۃ رواہ الطبرانی وابویعلی وعن ابی سعید الخدری ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤی علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من
صلاۃ صلاھا بالناس رواہ ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط
الکلب متفق علیہ وعن عبدالرحمن بن شبل قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وافتراش السبع وان یوطن الرجل
المکان فی المسجد کما یوطن البعیر رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی وعن
البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع
کفیک وارفع مرفقیک رواہ مسلم وعن میمونۃ قالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد جافی بین یدیہ حتی لوان بہمۃ ارادت
ان تمر تحت یدیہ مرت رواہ ابوداؤد ولمسلم بمعناہ قالت کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سجد لوشاءت بہمۃ ان تمر بین یدیہ لمرت وعن عبداللہ
بن مالک بن بحینۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فرج
بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ متفق علیہ وعن وائل بن حجر
قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد[1] وضع رکبتیہ قبل

---

[1] قولہ اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ وبہ قال ابوحنیفۃ والشافعی قالہ فی المرقات ۱۲

یدیه واذا نھض رفع یدیه قبل رکبتیه رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وقال الترمذی ھذا الحدیث حسن غریب وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم وصححه ابن حبان وعن نافع ان ابن عمر کان یقول من وضع جبھته بالارض فلیضع کفیه علی الذی وضع علیه جبھته ثم اذا رفع فلیرفعھما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجه رواه مالک وعن علی رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یا علی انی احب لک ما احب لنفسی واکره لک ما اکره لنفسی لا تقع بین السجدتین رواه الترمذی وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا قرأ ابن اٰدم السجدة فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلتی امر ابن اٰدم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابیت فلی النار رواه مسلم وعن ربیعة بن کعب قال کنت ابیت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاتیته بوضوئه وحاجته فقال لی سل فقلت اسألک مرافقتک فی الجنة قال اوغیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرة السجود رواه مسلم وعن معدان بن طلحة قال لقیت ثوبان مولی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقلت اخبرنی بعمل اعمله یدخلنی اللّٰه به الجنة فسکت ثم سألته فسکت ثم سألته الثالثة فقال سألت عن ذلک رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال علیک بکثرة السجود للّٰه فانک لا تسجد للّٰه سجدة الا رفعک اللّٰه بھا درجة وحط عنک بھا خطیئة قال معدان ثم لقیت ابا الدرداء فسألته فقال لی مثل

---

[1] قوله واذا نھض رفع یدیه قبل رکبتیه وبھذا قال ابوحنیفة وخالفه الشافعی لان مذھبه انه یسن ان یعتمد فی قیامه علی بطن راحتیه واصابعه مبسوطة علی الارض کذا فی المرقاة ۱۲

ما قال لی ثوبان رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء رواہ مسلم وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجودہ اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واٰخرہ وعلانیتہ وسرہ رواہ مسلم وعن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ من الفراش فالتمستہ فوقعت یدی علی بطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذبک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ مسلم وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ ابوداؤد والترمذی وعن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین رب اغفرلی رواہ النسائی والدارمی وقال لیس بین السجدتین ذکر مسنون وکذا لا یأتی فی سجودہ بغیر التسبیح علی المذھب وما ورد محمول علی النفل فان الامر فیہ واسع کذا فی الدر المختار والکبیری ولکن قال ابن عابدین فی رد المحتار ینبغی ان یندب الدعاء بالمغفرۃ بین السجدتین خروجا من خلاف الامام احمد ولم ار من صرح بذالک عندنا لکن صرحوا باستحباب مراعاۃ الخلاف

باب التشہد

عن علی بن عبد الرحمن المعاوی قال راٰنی عبد اللہ بن عمر وانا اعبث بالحصا فی الصلوٰۃ فلما انصرف نھانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يصنع فقلت كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال اذا جلس
فى الصلوٰة وضع كفه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه كلها واشار
باصبعه التى تلى الابهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى رواه ابوداؤد
ومسلم وقال امام ابن الهمام ولاشك ان وضع الكف مع قبض الاصابع لا
يتحقق فالمراد والله اعلم وضع الكف ثم قبض الاصابع بعد ذٰلك عند الاشارة
انتهى وعن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الى صلاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف يصلى فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث وفيه
ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى
وحد مرفقه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض ثنتين وحلق حلقة ورأيته
يقول هكذا وحلق بشر الابهام والوسطى واشار بالسبابة رواه ابوداؤد
وعن عبد الله بن الزبير قال كان النبى صلى الله عليه وسلم
يشير باصبعه اذا دعا ولا يحركها رواه ابوداؤد والنسائى وزاد ابوداؤد
ولا يجاوز بصره اشارته وفى رواية لاحمد قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لهى اشد على الشيطان من الحديد وعن ابى هريرة قال ان
رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احد احد
رواه الترمذى والنسائى والبيهقى فى الدعوات الكبير وعن عاصم بن
كليب عن ابيه عن جده قال دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم
وهو يصلى وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى
على فخذه اليمنى وقبض اصابعه وبسط السبابة وهو يقول يا مقلب
القلوب ثبت قلبى على دينك رواه الترمذى فى كتاب الدعوات عن
جامعه وفى السعاية هٰذا الحديث يدل على ان النبى صلى الله عليه وسلم

بعد ما عقد استمر عليه ولم يرجع الى ما كان عليه انتهى وقال علی القاری فی تزئیین العبارة والصحیح المختار عند جمهور اصحابنا ان یضع کفیه علی فخذیه ثم عند وصوله الی کلمة التوحید یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالمسبحة رافعا لها عند النفی واضعا عند الاثبات ثم یستمر علی ذلك انتهى وعن عبد الله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نعلم شيأ فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا فی كل جلسة التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه النسائی وعن ابی معمر قال سمعت عبد الله يقول علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن وكفه بين يديه التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه النسائی وروى البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجة نحوه وقال الترمذی حديث ابن مسعود قد روی عنه من غير وجه وهو اصح حديث عن النبی صلى الله عليه وسلم فی التشهد والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وهو قول سفيان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق وقال البزار اصح حديث عندی فی التشهد حديث ابن مسعود روی عن نيف وعشرين وجها ولا يعلم روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اثبت منه ولا اصح اسنادا ولا اشهر رجالا ولا اشد تظافرا بكثرة الاسانيد وقال مسلم

انا اجتمع الناس علی تشہد ابن مسعود لان اصحابہ لایخالف بعضہم بعضا وغیرہ
قد اختلف اصحابہ وقال محمد بن یحیی الذہلی حدیث ابن مسعود اصح
ماروی فی التشہد وروی الطبرانی فی الکبیر عن بریدۃ بن الخصیب
قال ماسمعت احسن من تشہد ابن مسعود کذا ذکرہ الحافظ ابن حجر
وعن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبداللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اخذ بید عبداللہ فعلمہ التشہد فی الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد ورواہ
اما منا ابوحنیفۃ وقال اخذ حماد بن سلیمان بیدی وعلمنی التشہد
وقال حماد اخذ ابراہیم بیدی وعلمنی التشہد وقال ابراہیم
اخذ علقمۃ بیدی وعلمنی التشہد وقال علقمۃ اخذ عبداللہ بن
مسعود بیدی وعلمنی التشہد وقال عبداللہ اخذ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیدی وعلمنی التشہد کما یعلمنی السورۃ من القرآن
ذکرہ ابن الہمام وعن عبداللہ انہ قال اخذت التشہد من
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقننیہا کلمۃ کلمۃ رواہ الطحاوی
وقال محمد وکان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یکرہ ان یزاد
فیہ حرف او ینقص منہ حرف وعن ابن عمر قال کان ابوبکر
یعلمنا التشہد علی المنبر کما تعلمون الصبیان الکتاب ثم ذکر مثل تشہد
ابن مسعود سواء رواہ الطحاوی وعن عائشۃ قالت ھذا تشہد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم التحیات للہ الخ مثل تشہد ابن مسعود
رواہ البیہقی وقال النووی فی الخلاصۃ سندہ جید وفی السعایۃ
وفیہ فائدۃ حسنۃ وھی ان تشہدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بلفظ

تشهدنا انتهى وعن خصيف انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فقال يارسول الله ان الناس قد اختلفوا في التشهد فقال عليك بتشهد ابن مسعود رواه الترمذي ذكره الزيلعي وابن الهمام وابن حجر والعيني وعن ابن مسعود كان يقول من السنة اخفاء التشهد رواه ابوداؤد والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في الركعتين الاوليين كانه على الرضف حتى يقوم[۱] رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وفي رواية لاحمد عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم ان كان في وسط الصلاة نهض حين يفرغ من تشهده۔

باب الصلاة على النبي

صلى الله عليه وسلم وفضلها

قال الله عز وجل ان الله وملائكته يصلون على النبي يايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما عن فضالة بن عبيد قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلى فقال اللهم اغفر لي وارحمني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجلت ايها المصلي اذا صليت فقعدت

---

[۱] قوله كانه على الرضف حتى يقوم يعني لا يلبث في التشهد الاول كثيرا بل يخففه ويقوم مسرعا كمن هو قاعد على حجر حار فيكون مكتفيا بالتشهد دون الصلوة والدعاء على مذهبنا او مكتفيا بالتشهد والصلوة على الدعاء عند الشافعية كذا في المرقات ۱۲۔

فاحمد الله بما هو اهله وصل علي ثم ادعه قال ثم صلى رجل آخر بعد ذٰلك
فحمد الله وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه
وسلم ايها المصلي ادع تجب رواه الترمذي وروى ابوداوٗد والنسائي نحوه
وعن عبد الله بن مسعود قال كنت اصلي والنبي صلى الله عليه وسلم
وابوبكر وعمر معه فلما جلست بدأت بالثناء على الله تعالى ثم الصلاة
على النبي صلى الله عليه وسلم ثم دعوت لنفسي فقال النبي صلى الله عليه
وسلم سل تعطه سل تعطه رواه الترمذي وعن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه قال ان الدعاء موقوف بين السماء والارض لا يصعد منها
شيءٌ حتى تصلي على نبيك رواه الترمذي وعن عبد الرحمن بن ابي ليلى
قال لقيني كعب بن عجرة فقال الا اهدي لك هدية سمعتها من النبي
صلى الله عليه وسلم فقلت بلى فاهدها لي فقال سألنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلنا يارسول الله كيف الصلاة عليكم اهل البيت فان الله
قد علمنا كيف نسلم عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى اٰل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى اٰل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك
على محمد وعلى اٰل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى اٰل ابراهيم انك حميد
مجيد متفق عليه الا ان مسلما لم يذكر على ابراهيم في الموضعين وعن
ابي حميد الساعدي قال قالوا يارسول الله كيف نصلي عليك فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم قولوا اللهم صل على محمد وازواجه وذريته كما
صليت على اٰل ابراهيم وبارك على محمد وازواجه وذريته كما باركت
على اٰل ابراهيم انك حميد مجيد متفق عليه وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان يكتال بالمكيال الاوفى

اذا صلى علينا اهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبي الامي وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد رواه ابوداؤد وفي السعاية ان السنة المؤكدة هو مطلق الصلوٰة بعد التشهد لاخصوص بعض الفاظها واليه يشير كلام عامة فقهائنا الا انهم اختلفوا في ان اي لفظ مختار ففي غنية المستملي المختار في صفة الصلوٰة على ما ذكره في الكفاية والزاهدي في القنية وشرح القدوري ان محمد اسئل عنه فقال يقول اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد وهي الموافقة لما في الصحيحين من حديث كعب ونقل صاحب الذخيرة عن كتاب الحجج على اهل المدينة لعيسى بن ابان ان محمد اسئل عن كيفية الصلوٰة فاجاب بما مر انتهى وعن عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتى خشيت ان يكون الله تعالى قد توفاه قال فجئت انظر فرفع رأسه فقال مالك فذكرت له ذلك قال فقال ان جبريل عليه السلام قال لي الا ابشرك ان الله عزوجل يقول لك من صلى عليك صلاة صليت عليه ومن سلم عليك سلمت عليه رواه احمد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى علي واحدة صلى الله عليه عشرا رواه مسلم وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى علي صلاة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات رواه النسائي وعن ابي طلحة ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم جاء ذات یوم و البشر فی وجهه فقال جاءنی جبریل فقال ان ربك یقول اما یرضیك یا محمد ان لا یصلی علیك احد من امتك الا صلیت علیه عشرا ولا یسلم علیك احد من امتك الا سلمت علیه عشرا رواه النسائی والدارمی وعن عبد الله بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم واحدة صلی الله علیه وملائكته سبعین صلاة رواه احمد وعن رویفع ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللهم انزله المقعد المقرب عندك یوم القیامة وجبت له شفاعتی رواه احمد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی الناس بی یوم القیامة اكثرهم علی صلاة رواه الترمذی وعن ابی بن كعب قال قلت یا رسول الله انی اكثر الصلاة علیك فكم اجعل لك من صلاتی فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لك قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خیر لك قلت فالثلثین قال ما شئت فان زدت فهو خیر لك قلت اجعل لك صلاتی كلها قال اذا تكفی همك ویكفر لك ذنبك رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیه رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر له ورغم انف رجل ادرك عنده ابواه الكبر او احدهما فلم یدخلاه الجنة رواه الترمذی وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البخیل الذی من ذكرت عنده فلم یصل علی رواه الترمذی ورواه احمد عن الحسین بن علی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح غریب وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتجعلوا بیوتکم قبوراً ولاتجعلوا قبری عیداً وصلوا علیّ فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم رواہ النسائی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علیّ نائیا ابلغتہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علیّ الا رد اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام رواہ ابوداؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر۔

باب الدعاء فی التشہد

قال اللہ عزوجل واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات وقال عزوجل رب اغفرلی ولوالدیّ ولمن دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی الصلاۃ یقول اللہم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللہم انی اعوذبک من المأثم ومن المغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشہد الآخر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال رواہ مسلم وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کان یعلمہم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورۃ من القراٰن یقول قولوا اللھم انی اعوذبک من عذاب جہنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات رواہ مسلم۔ وعن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قلت یارسول اللہ علمنی دعاء ادعوبہ فی صلاتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم متفق علیہ وعن معاذ بن جبل قال اخذ بیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لاحبک یا معاذ فقلت وانا احبک یارسول اللہ قال فلا تدع ان تقول فی دبر کل صلاۃ رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک رواہ احمد وابوداؤد والنسائی الا ان اباداؤد لم یذکر قال معاذ وانا احبک وعن شداد بن اوس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ اللھم انی اسألک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسألک من خیر ما تعلم واعوذبک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم رواہ النسائی وروی احمد نحوہ۔ وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ بعد التشہد احسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد رواہ النسائی وعن عامر بن سعد عن ابیہ قال کنت اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی اری بیاض خدہ رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الایمن

وعن یسارہ السلام علیکم ورحمة اللہ حتی یری بیاض خدہ الایسر رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی ولم یذکر الترمذی حتی یری بیاض خدہ وروا ہ ابن ماجة عن عمار بن یاسر قال الترمذی واصح الروایات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمتان وعلیہ اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدهم انتهی وعن سمرة قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام ونتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض رواہ ابوداؤد وفی روایة البزار وان نسلم علی ائمتنا وان یسلم بعضنا علی بعض فی الصلاة وعن سمرة بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلاة اقبل علینا بوجهه رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن مسعود قال لایجعل احدکم للشیطان شیأ من صلاته یری ان حقا علیه ان لاینصرف الا عن یمینه لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ متفق علیه وعنه قال کان اکثر انصراف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلاته الی شقه الایسر الی حجرته رواہ البغوی فی شرح السنة وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینه رواہ مسلم وعن البراء قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینه یقبل علینا بوجهه قال فسمعته یقول رب قنی عذابك یوم تبعث او تجمع عبادك رواہ مسلم وعن المغیرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایصلی الامام فی الموضع الذی صلی فیه حتی یتحول رواہ ابوداؤد وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یتقدم او یتأخر او عن یمینه

او عن شماله فی الصلوٰۃ یعنی فی السبحة رواه ابوداؤد وعن ام سلمة قالت ان النساء فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم کن اذا سلمن من المکتوبة قمن وثبت رسول الله صلی الله علیه وسلم ومن صلی من الرجال ما شاء الله فاذا قام رسول الله صلی الله علیه وسلم قام الرجال رواه البخاری وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم حضهم علی الصلاۃ ونهاهم ان ینصرفوا قبل انصرافه من الصلاۃ رواه ابوداؤد

باب الذکر بعد الصلوٰۃ

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال کنت اعرف انقضاء صلوٰۃ رسول الله صلی الله علیه وسلم بالتکبیر متفق علیه قال ابوالحسن بن بطال فی شرح البخاری یحتمل ان یکون اراد به المجاهدین فان کان کذلك فهو الی الآن وعلیه العمل هو ان المجاهدین اذا صلوا الخمس فیستحب لهم ان یکبروا جهرا یرفعون اصواتهم لیرهبوا العدو فان لم یحمل علی ذلك فیکون منسوخا بالاجماع لانه لا نعلم احدا من العلماء یقول به انتهی وفی البنایة قال ابوبکر الرازی قال مشائخنا التکبیر جهرا فی غیر ایام التشریق لا یسن الا بازاء العدو واللصوص وقیل وکذا فی الحریق والمخاوف کلها انتهی وعن عبد الله بن الزبیر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سلم من صلوٰته یقول بصوته الاعلی لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شئ قدیر لا حول ولا قوۃ الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا ایاه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصین له الدین ولو کره الکافرون رواه مسلم وفی الاجمل ذلك علی سبیل التعلیم

فان حصل التعليم امسك كذا فی المرقات وقال فی المدخل وليحذر واجميه من الجهر بالذکر والدعاء عند الفراغ من الصلوٰة ان کان فی جماعة فان ذلك من البدع انتهی وعن ابی امامة قال قيل يا رسول الله ای الدعاء اسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات رواه الترمذی وعن الاسود عن ابيه قال صليت مع رسول الله صلی الله عليه وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع يديه ودعا رواه ابن ابی شيبة فی المصنف ويؤيده ما رواه ابن السنی فی کتاب عمل اليوم والليلة عن انس عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال ما من عبد بسط كفيه فی دبر كل صلوٰة ثم يقول اللهم الهی واله ابراهيم واسحاق ويعقوب واله جبريل وميكائيل واسرافيل اسئلك ان تستجيب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دينی فانی مبتلی وتنالنی برحمتك فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسكن الاكان حقا علی الله عزوجل ان لايرد يديه خائبين فثبت هذه الاحاديث الدعاء ورفع اليدين فی الدعاء بعد الصلوٰة المفروضة عن سيد الانبياء واسوة الاتقياء صلی الله عليه وسلم كما لا يخفی علی العلماء الاذكياء قاله مولانا عبد الحی اللكنوی فی فتاواه وعن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا سلم لم يقعد الا مقدار ما يقول اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام رواه مسلم وعن الازرق بن قيس قال صلی بنا امام لنا يكنی ابا رمثة قال صليت هذه الصلوٰة او مثل هذه الصلاة مع رسول الله صلی الله عليه وسلم قال وكان ابوبكر وعمر يقومان فی الصف المقدم عن يمينه وكان رجل قد شهد التكبيرة الاولی من الصلوٰة فصلی نبی الله صلی الله عليه وسلم

ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأينا بياض خديه ثم انفتل كانفتال
ابى رمثة يعنى نفسه فقام الرجل الذى ادرك معه التكبيرة الاولى من
الصلاة يشفع فوثب عمر فاخذ بمنكبيه فهزه ثم قال اجلس فانه لن
يهلك اهل الكتاب الا انه لم يكن بين صلاتهم فصل فرفع النبى
صلى الله عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب رواه
ابوداؤد ـ وفى شرح المنية ان المكث مقدار اللهم انت السلام
الى آخره فصل ولا دليل على المكث اكثر من ذلك فيكره لمخالفة ما كان
دأبه عليه الصلوٰة والسلام كما هو مفهوم حديث عائشة انتهى وعن
ثوبان رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف
من صلاته استغفر ثلاثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت
ياذا الجلال والاكرام رواه مسلم وعن المغيرة بن شعبة ان النبى
صلى الله عليه وسلم كان يقول فى دبر كل صلاة مكتوبة لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم لا مانع
لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد متفق عليه
وعن عبد الرحمن بن غنم عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من قال
قبل ان ينصرف ويثنى رجليه من صلاة المغرب والصبح لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد بيده الخير يحيى ويميت وهو على
كل شئ قدير عشر مرات كتب له بكل واحدة عشر حسنات ومحيت عنه
عشر سيات ورفع له عشر درجات وكانت له حرزا من كل مكروه وحرزا
من الشيطان الرجيم ولم يحل لذنب ان يدركه الا الشرك وكان من
افضل الناس عملا الا رجلا يفضله يقول افضل مما قال رواه احمد

وروى الترمذى نحوه عن ابى ذر الى قوله الا الشرك ولم يذكر صلاة المغرب ولا بيده الخير وقال هذا حديث حسن صحيح غريب وعن كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم معقبات لا يخيب قائلهن او فاعلهن دبر كل صلاة مكتوبة ثلاث وثلاثون تسبيحة وثلاث وثلاثون تحميدة واربع وثلاثون تكبيرة رواه مسلم وفى شرح المنية وقول عائشة رضى الله عنها مقدار ما يقول الخ يفيد انه ليس المراد انه كان يقول ذلك بعينه بل كان يقعد زمانا يسع ذلك المقدار ونحو ذلك من القول تقريبا لان المقدار المذكور من حيث التقريب والتخمين دون التحديد والتحقيق فلا ينافى ما فى هذه الاحاديث وعن ابى هريرة قال ان فقراء المهاجرين اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا قد ذهب اهل الدثور بالدرجات العلى والنعيم المقيم فقال وما ذاك قالوا يصلون كما نصلى ويصومون كما نصوم ويتصدقون ولا نتصدق ويعتقون ولا نعتق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلا اعلمكم شيأ تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين مرة قال ابو صالح فرجع فقراء المهاجرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا سمع اخواننا اهل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء متفق عليه وليس قول ابى صالح الى اخره الا عند مسلم وفى رواية للبخارى تسبحون فى دبر كل صلاة عشرا وتحمدون عشرا وتكبرون عشرا بدل ثلاثا وثلاثين وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من سبح اللہ فی دبر کل صلاۃ ثلاثا وثلاثین وحمد اللہ ثلاثا وثلاثین و
کبر اللہ ثلاثا وثلاثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر غفرت خطایاہ
وان کانت مثل زبد البحر رواہ مسلم وعن زید بن ثابت قال امرنا
ان نسبح فی دبر کل صلاۃ ثلاثا وثلاثین ونحمد ثلاثا وثلاثین ونکبر اربعا
وثلاثین فاتی رجل فی المنام من الانصار فقیل لہ امرکم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلاۃ کذا وکذا قال الانصاری فی منامہ
نعم قال فاجعلوھا خمسا وعشرین واجعلوا فیھا التھلیل خمسا وعشرین
فلما اصبح غدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فافعلوا رواہ احمد والنسائی والدارمی وعن سعد
انہ کان یعلم بنیہ ھٰؤلاء الکلمات ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یتعوذ بھن دبر الصلاۃ اللھم انی اعوذ بک من الجبن
واعوذ بک من البخل واعوذ بک من ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ
الدنیا وعذاب القبر رواہ البخاری وعن عقبۃ بن عامر قال
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر کل
صلاۃ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والبیھقی فی الدعوات الکبیر وعن
علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اعواد ھٰذا المنبر
یقول من قرأ اٰیۃ الکرسی فی دبر کل صلاۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ
الا الموت ومن قرأھا حین یأخذ مضجعہ امنہ اللہ علی دارہ ودار جارہ
واھل دویرات حولہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وفی شرح المنیۃ
وما روی من الاحادیث فی الاذکار عقیب الصلوٰۃ فلا دلالۃ فیھا

على الاتيان بها عقيب الفرض قبل السنة بل يحمل على الاتيان بها بعد السنة ولا يخرجها تخلل السنة بينها وبين الفريضة عن كونها بعدها وعقيبها لان السنة من لواحق الفريضة وتوابعها ومكملاتها فلم تكن اجنبية منها فما يفعل بعدها يطلق عليه انه فعل بعد الفريضة وعقيبها انتهى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس احب الى من ان اعتق اربعة من ولد اسماعيل ولان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة العصر الى ان تغرب الشمس احب الى من ان اعتق اربعة رواه ابوداؤد قال ابن الملك اطلاق الارقاء والعتق عليهم على الفرض والتقدير انتهى وعن عمر بن الخطاب رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم كثيرة واسرعوا الرجعة فقال رجل منا لم يخرج ما رأينا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنيمة من هذا البعث فقال النبى صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على قوم افضل غنيمة وافضل رجعة قوم شهدوا صلاة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنيمة رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر فى جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تامة تامة تامة رواه الترمذى۔

باب مالا يجوز من العمل

في الصلوٰة وما يباح منه

وقول الله عز وجل وقوموا لله قانتين وقوله الذين هم في صلاتهم خاشعون عن معاوية بن الحكم قال بينا انا اصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بابصارهم فقلت واثكل امياه ما شانكم تنظرون الي فجعلوا يضربون بايديهم على افخاذهم فلما رأيتهم يصمتونني لكني سكت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبابي هو وامي ما رأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليما منه فوالله ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني قال ان هذه الصلوٰة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس انما هي التسبيح والتكبير وقراءة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله اني حديث عهد بجاهلية وقد جاءنا الله بالاسلام وان منا رجالا يأتون الكهان قال فلا تأتهم قلت ومنا رجال يتطيرون قال ذالك شئ يجدونه في صدورهم فلا يصدنهم قال قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبي من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذالك رواه مسلم وقال الشافعي وفيه ان كلام الجاهل بالحكم لا يبطل الصلوٰة اذ لم يأمره باعادة الصلوٰة وقال علي القاري واطلاق الحديث دليل لنا في ان الكلام مطلقا يبطل الصلاة كما ذكره في الهداية انتهى وفي جامع الآثار عموم شئ لكونه نكرة ووقوعه

تحت النفی یشمل کل کلام بای وجه کان انتهی وقال الطحاوی فان سأل
سائل عن المعنی الذی له لم یأمر رسول الله صلی الله علیه وسلم
معاویة بن الحکم باعادة الصلوٰة لما تکلم فیها قیل یجوز ان یکون
رسول الله صلی الله علیه وسلم قد امره باعادة الصلوٰة ولکن لم ینقل ذٰلک
فی حدیثه انتهی وعن عبد الله بن مسعود قال کنا نسلم علی النبی
صلی الله علیه وسلم وهو فی الصلوٰة قبل ان نأتی ارض الحبشة فیرد علینا
فلما رجعنا من ارض الحبشة اتیته فوجدته یصلی فسلمت علیه فلم یرد
علیّ حتی اذا قضی صلاته قال ان الله یحدث من امره ما یشاء وان مما
احدث ان لا تتکلموا فی الصلوٰة فرد علیّ السلام وقال انما الصلوٰة لقراءة
القرآن وذکر الله فاذا کنت فیها فلیکن ذٰلک شأنک رواه ابوداؤد
وعنه قال کنا نسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی الصلوٰة فیرد علینا
فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیه فلم یرد علینا فقلنا یا رسول الله کنا
نسلم علیک فی الصلوٰة فترد علینا فقال ان فی الصلوٰة لشغلا متفق علیه
وعن زید بن ارقم قال کنا نتکلم فی الصلوٰة یکلم الرجل صاحبه وهو
الی جنبه فی الصلوٰة حتی نزلت وقوموا لله قانتین فامرنا بالسکوت ونهینا
عن الکلام رواه مسلم وفی جامع الآثار اطلاق الکلام وکذا کونه منافیا
لشغل الصلوٰة یعم کل کلام انتهی وعن ابن عمر قال قلت لبلال کیف
کان النبی صلی الله علیه وسلم یرد علیهم حین کانوا یسلمون علیه وهو
فی الصلوٰة قال کان یشیر بیده رواه الترمذی وروایة النسائی نحوه وعوض
بلال صهیب وقال فی شرح المنیة یکره ان یرد المصلی السلام بالاشارة
بیده او رأسه فیتعین حمل هٰذا الحدیث علی ما قبل نسخ الکلام فان الاشارة

فی معناه کذا فی المرقات وصرح فی المنیة بانه مکروه ای تنزیها وفعله علیه الصلاة والسلام لتعلیم الجواز فلا یوصف فعله بالکراهة کما حققه فی الحلیة ومثله فی رد المحتار وعن رفاعة بن رافع قال صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فعطست فقلت الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه مبارکا علیه کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلاة فلم یتکلم احد ثم قالها الثانیة فلم یتکلم احد ثم قالها الثالثة فقال رفاعة انا یا رسول الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لقد ابتدرها بضعة وثلاثون ملکا ایهم یصعد بها رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی قال ابن الملك یدل الحدیث علی جواز الحمد للعاطس فی الصلاة یعنی علی الصحیح المعتمد بخلاف روایة البطلان فانها شاذة لکن الاولی ان یحمد فی نفسه او یسکت خروجا من الخلاف علی ما فی شرح المنیة والحدیث یمکن حمله علی ما قبل نسخ الکلام فی الصلاة کذا فی المرقات وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نابه شئ فی صلاته فلیسبح فانما التصفیق للنساء وفی روایة قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء متفق علیه وعن کعب بن عجرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعه فانه فی الصلوٰة رواه احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی قال فی شرح النقایة وکره کل هیئة فیها ترك خشوع فیکره العبث بالثوب او بالجسد او بالشعر کتشبیك الاصابع وفرقعتها وعن ابی هریرة نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخصر فی الصلوٰة متفق علیه لذلك قال فی شرح النقایة

ویکرہ التخصر ای وضع الید علی الخاصرۃ وقیل التوکؤ علی المخصرۃ وھی العصا وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما الاختصار فی الصلاۃ راحۃ اھل النار رواہ البغوی فی شرح السنۃ وعن معیقیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد قال ان کنت[1] فاعلا فواحدۃ متفق علیہ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وفی الدر المختار یکرہ کل عمل قلیل بلا عذر وعن جابر قال کنت اصلی الظھر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فآخذ قبضۃ من الحصی لتبرد فی کفی اضعھا لجبھتی اسجد علیھا لشدۃ الحر رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہ قال الشیخ السندھی فی شرح النسائی علم من ھذا جواز الفعل القلیل انتھی وعن ابی قتادۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس وامامۃ بنت ابی العاص علی عاتقہ فاذا رکع وضعھا واذا رفع من السجود اعادھا متفق علیہ۔ وفی التعلیق الممجد ولیس فی الحدیث مایخالف قواعد الشرع لان الادمی طاھر وثیاب الاطفال واجسادھم محمولۃ علی الطھارۃ والاعمال فی الصلوٰۃ لا تبطلھا اذا قلت اوتفرقت وانما فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیان الجواز کذا فی شرح الزرقانی ومثلہ فی رد المحتار عن الحلیۃ وفی عمدۃ القاری عن الید انہ لا یکرہ لواحد منا لوفعل ذلک عند الحاجۃ اما بدون الحاجۃ فمکروہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا

---

[1] قولہ ان کنت فاعلا فواحدۃ لذلک قال فی شرح النقایۃ وکرہ قلب الحصی ای تسویتہ لیسجد علیہ الا مرۃ ۱۲

من الجن تفلت البارحۃ لیقطع علیّ صلاتی فامکننی اللہ منہ فاخذتہ فاردت ان اربطہ علی ساریۃ من سواری المسجد حتی تنظروا الیہ کلکم فذکرت دعوۃ اخی سلیمان رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددتہ خاسئا متفق علیہ قال ابن الملک یدل علی ان الشیطان عینہ غیر نجس وان لمسہ لا یبطل الصلوٰۃ وفیہ دلالۃ علی ان المصلی لا تبطل صلاتہ بخطور ما لیس من افعالہا بالہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی معناہ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی[1] ثم رجع الی مصلاہ وذکرت ان الباب کان فی القبلۃ رواہ احمد وابوداؤد

---

[1] قولہ ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ وذکر فی الحلیۃ فی فصل المکروھات ان المشی لا یخلوا اما ان یکون بلا عذر او بعذر فالاول ان کان کثیرا متوالیا تفسد وان لم یستدبر القبلۃ وان کان کثیرا غیر متوال بل تفرق فی رکعات او کان قلیلا فان استدبرھا فسدت صلاتہ للمنافی بلا ضرورۃ والا فلا وکرہ لما عرف ان ما افسد کثیرہ کرہ قلیلہ بلا ضرورۃ وان کان بعذر فان کان للطہارۃ عند سبق الحدث او فی صلاۃ الخوف لم یفسدھا ولم یکرہ قل او کثر استدبر اولا وان کان لغیر ما ذکر فان استدبر معہ فسدت قل او کثر وان لم یستدبر فان قل لم یفسد ولم یکرہ وان کان کثیرا متلاحقا افسد واما غیر المتلاحق ففی کونہ مفسدا او مکروھا خلاف فتأمل اھ ملخصا وقال فی ھذا الباب والذی یظہر ان الکثیر الغیر المتلاحق غیر مفسد ولا مکروہ اذا کان لعذر مطلقا ۱۲

والترمذی وروی النسائی نحوه وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰة فلیکظم ما استطاع فان الشیطان یدخل رواه مسلم وفی روایة البخاری عن ابی هریرة قال اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰة فلیکظم ما استطاع ولا یقل ها فانما ذلکم من الشیطان یضحك منه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التثاءب فی الصلاة من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع رواه الترمذی وفی اخری له ولابن ماجة فلیضع یده علی فیه وعن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده رفعه قال العطاس والنعاس والتثاءب فی الصلاة والحیض والقیٔ والرعاف من الشیطان رواه الترمذی وعن عائشة رضی الله عنها قالت سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الالتفات فی الصلاة فقال هو اختلاس یختلسه الشیطان من صلاة العبد متفق علیه وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال الله عزوجل مقبلا علی العبد وهو فی صلاته مالم یلتفت فاذا التفت انصرف عنه رواه احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بنی ایاك والالتفات فی الصلاة فان الالتفات فی الصلاة هلکة فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضة رواه الترمذی وقال علی القاری والاظهر ان الحاصل من الحدیث هو ان الکراهة فی النفل دون الکراهة فی الفرض وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یلحظ فی الصلاة یمیناً وشمالا ولا یلوی عنقه خلف ظهره رواه الترمذی والنسائی وفی الدر المختار ورد المحتار ان الالتفات فی الصلوٰة بصدره تفسد ویکره تحریما بوجهه کله او ببعضه للنهی

وبیصر ویکرہ تنزیہا وفی الزیلعی وشرح الملتقی للباقانی انہ مباح لانہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یلاحظ اصحابہ فی صلاتہ بموق عینیہ اھ ولا
ینافی ما ھنا لحملہ علی عدم الحاجۃ وروی عن ابن عباس کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ لم ینظر الا الی موضع سجودہ قالہ فی عمدۃ
القاری وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتہین
اقوام عن رفعہم ابصارھم عند الدعاء فی الصلاۃ الی السماء او لتخطفن
ابصارھم رواہ مسلم وقال علی القاری ای خصوصا وقت الدعاء
والا فرفع الابصار مطلقا فی الصلاۃ مکروہ وعن انس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس اجعل بصرک حیث تسجد رواہ البیہقی
فی سننہ الکبیر وفی روایۃ لابی داؤد لایجاوز بصرہ اشارتہ لحدیث ابی داؤد
ھذا ظاھر ایدل علی ان یکون نظرہ فی حال القعود الی حجرہ وقال
فی رد المحتار المنقول فی ظاھر الروایۃ ان یکون منتہی بصرہ فی صلاتہ الی
محل سجودہ کما فی المضمرات وعلیہ اقتصر فی الکنز وغیرہ وھذا التفصیل
المذکور فی الدر المختار من تصرفات المشائخ کالطحاوی والکرخی وغیرھما کما
یعلم من المطولات وعن ام سلمۃ قالت رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجہک رواہ الترمذی
قال فی شرح النقایۃ وکرہ مسح جبہتہ من التراب فی الصلوٰۃ واما
بعد الفراغ منہا فلا یکرہ بل یستحب کتمانا للعبادۃ اوخوفا من الریاء والسمعۃ
وعن مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وھو یصلی ولجوفہ ازیز کازیز المرجل یعنی یبکی وفی روایۃ
قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز الرحی

من البکاء رواہ احمد وروی النسائی الروایۃ الاولی وابوداؤد الثانیۃ قال فی شرح النقایۃ والحاصل ان نحو الانین والبکاء بصوت ان کان لغیر امر الآخرۃ بان کان لوجع او مصیبۃ تفسد الصلوٰۃ لان فیہ اظہار التأسف والجزع فصار کانہ قال عینونی وان کان لامر الآخرۃ بان کان بخوف او رجاء لا تفسد لانہ کالدعاء والثناء وعن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اصابہ قئ او رعاف او قلس او مذی فلینصرف فلیتوضأ ثم لیبن[1] علی صلاتہ وھو فی ذٰلک لا یتکلم رواہ ابن ماجۃ وروی عبد الرزاق والدارقطنی والبیہقی عن علی نحوہ موقوفا ورواہ الدارقطنی مرسلا ایضا قال فی الفتح وابن عیاش قد وثقہ ابن معین وزاد فی الاسناد عن عائشۃ والزیادۃ من الثقۃ مقبولۃ والمرسل عندنا وعند جمہور العلماء حجۃ کذا فی جامع الآثار وقال العینی فی البنایۃ فان قلت استدللتم بحدیثین احدھما مرسل والآخر ضعیف قلت لا یضرنا ارسالہ لان المرسل عندنا حجۃ ویقوی الضعیف بما نقل عن الصحابۃ رضی اللّٰہ عنہم وھو ما اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن علی بن ابی طالب وابی بکر الصدیق وسلمان وابن عمر وابن مسعود وروی من التابعین عن علقمۃ وطاؤس

---

[1] قولہ ثم لیبن علی صلاتہ الخ یعنی من سبقہ حدث سماوی من بدنہ موجب للوضوء فی الصلوٰۃ انصرف من فورہ وتوضأ من غیر ان یشتغل بشئ غیر ضروری فی وضوئہ وبنی علی صلاتہ عند الحنفیۃ ان لم یعرض لہ ما ینافیہا لھذا الحدیث وان کان مقتدیا فالحکمۃ کمؤتم فلا یأتی بقراءۃ ولا سہو ولا یتغیر فرضہ بنیۃ اقامۃ ویبدأ بقضاء ما فاتہ عکس المسبوق ثم یتابع امامہ ان امکنہ ادراکہ والا تابعہ ثم صلی ما فاتہ بلا قراءۃ وخالفنا الائمۃ الثلاثۃ فانہم قالوا اذا سبقہ الحدث وھو فی الصلوٰۃ من غیر اختیار بطلت صلاتہ کذا فی شرح المنیۃ مع زیادۃ ۱۲

وسالم بن عبد اللہ وسعید بن جبیر والشعبی وابراھیم النخعی وعطاء ومکحول وسعید بن المسیب وکیف یذھب الی القیاس بترک قول ھؤلاء وقولھم فیما لا یدرک بالقیاس کالنص فی کونہ راجحا علی القیاس حتی قال بعضھم فی المسئلۃ اجماع الصحابۃ فانہ روی عن ابی بکر وعمر وعثمان وعلی والعبادلۃ الثلاثۃ وانس وسلمان رضی اللہ عنھم جواز البناء والمراد اجماع فقہائھم وبقولھم یترک القیاس ھٰذا وروی ایضا مثل ما قلنا عن الاوزاعی وابن ابی لیلی والحسن البصری وسفیان الثوری وابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنھم وعن ابراھیم فی الرجل یرعف فی الصلوٰۃ او یحدث قال یخرج ولا یتکلم الا ان یذکر اللہ یتوضأ ثم یرجع الی مکانہ فیقضی ما بقی علیہ من صلاتہ ویعتد بما صلی فان کان تکلم استقبل رواہ محمد فی الآثار وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا رعف الرجل فی صلوٰتہ او قاء فلیتوضأ ولا یتکلم ولیبن علی صلاتہ ورجال ھٰذا السند علی شرط الصحیح وعن طلق بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلوٰۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی مع زیادۃ ونقصان قال علی القاری الامر بالاعادۃ للوجوب اذا کان الحدث عمدا اما اذا سبقہ الحدث فالامر للاستحباب فانہ افضل للخروج عن الخلاف وعن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی صلوٰۃ من الصلوٰت ثم اشار الیھم بیدہ ان امکثوا فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع وعلی جلدہ اثر الماء فصلی رواہ محمد فی الموطا وقال وبھٰذا ناخذ من سبقہ حدث فی صلوٰۃ فلا بأس ان ینصرف ولا یتکلم فیتوضأ ثم یبنی علی ما صلی وافضل ذٰلک

ان یتکلم ویتوضأ ویستقبل صلاتہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم فی صلاتہ فلیأخذ بانفہ ثم لینصرف رواہ ابوداؤد وعن علی قال اذا ام الرجل القوم فوجد فی بطنہ رزأ اوقیأ اورعافا فلیضع ثوبہ علی انفہ ولیأخذ بید رجل من القوم فلیقدمہ رواہ الدارقطنی وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم وقد جلس فی اخر صلاتہ قبل ان یسلم فقد جازت صلاتہ رواہ الترمذی وقال علی القاری لہذا الحدیث طرق ذکرہا الطحاوی وتعدد الطرق یبلغ الحدیث الضعیف الی حد الحسن وقال ابن الہمام وقول من یقول فی حدیث انہ لم یصح ان سلم لم یقدح لان الحجۃ لا تتوقف علی الصحۃ بل الحسن کاف۔

باب السہو

عن ابن عمر انہ قال فی الذی لایدری صلی ثلاثا ام اربعا قال یعید حتی یحفظ رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ عنہ انہ قال اما انا فاذا لم ادرکم صلیت فانی اعید وفی روایۃ لہ عن ابن جبیر والشعبی وشریح نحوہ وعن طاؤس قال اذا صلیت فلم تدرکم صلیت فاعدہا مرۃ فان التبست علیک مرۃ اخری فلا تعدہا رواہ ابن ابی شیبۃ وروی مالک عن عطاء نحوہ وفی روایۃ للبخاری وابی داؤد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال واذا شک احدکم فی صلاتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم یسلم ثم یسجد سجدتین قال العلامۃ العینی تبویب ابی داؤد یدل علی انہ یبنی علی اکبر رأیہ حیث قال باب من قال یتم علی اکبر ظنہ

وعن عبد اللہ بن مسعود قال اذا شک احدکم فی صلوٰۃ فلا یدری
ثلاثا صلی ام اربعا فلیتحر فلینظر افضل ظنہ فان کان اکبر ظنہ انہا ثلاث
قام فاضاف الیہا الرابعۃ ثم تشہد فسلم و سجد سجدتی السہو وان کان افضل
ظنہ انہ صلی اربعا تشہد ثم سلم ثم سجد سجدتی السہو رواہ محمد فی الآثار وعن
عمرو بن دینار قال سئل ابن عمر و ابو سعید الخدری عن رجل سہی فلم
یدر کم صلی قال یتحری اصوب ذٰلک فیتمہ ثم یسجد سجدتین رواہ الطحاوی
وعن ابراہیم فیمن نسی الفریضۃ فلا یدری اربعا صلی ام ثلاثا قال
ان کان اول نسیانہ اعاد الصلوٰۃ وان کان یکثر النسیان یتحری الصواب وان
کان اکبر رأیہ انہ اتم الصلوٰۃ سجد سجدتی السہو وان کان اکبر رأیہ انہ صلی
ثلاثا اضاف الیہا واحدۃ ثم سجد سجدتی السہو رواہ محمد فی الآثار وعن
عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی
صلاۃ یشک فی النقصان فلیصل حتی یشک فی الزیادۃ رواہ احمد وفی
روایۃ الترمذی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا
سہا احدکم فی صلاتہ فلم یدر واحدۃ صلی او ثنتین فلیبن علی
واحدۃ فان لم یدر ثنتین صلی او ثلاثا فلیبن علی ثنتین فان لم
یدر ثلاثا صلی او اربعا فلیبن علی ثلاث ولیسجد سجدتین قال الترمذی
ھٰذا حدیث حسن صحیح فالحاصل انہ قد ثبت فی ھٰذا الباب احادیث
ثلٰثۃ احدھا اذا شک احدکم فی الصلوٰۃ فلیستانف اوکما قال وثانیہا من
شک فی صلاتہ فلیتحر الصواب وثالثہا ھٰذا الحدیث الناطق بالبناء علی ما
استیقن فجمع امامنا ابو حنیفۃ رحمہ اللہ بینہا بحمل الاول علی عروض الشک
اول مرۃ والثانی علی صورۃ وقوع التحری علی احد الجانبین والثالث علی

عدم وقوع التحری علیه وهٰذ الکمال الجامعیۃ الذی ابتنی مذهب امامنا ابی حنیفۃ علیه کذا فی شرح المنیۃ وعن عبد اللّٰہ بن جعفر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال من شك فی صلاتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم رواه ابوداؤد وعن ابی هریرۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم سجد فی وهمه بعد السلام رواه النسائی وعن علقمۃ عن ابن مسعود سجد سجدتی السهو بعد السلام وذکر ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فعل ذٰلك رواه ابن ماجۃ وروی الترمذی نحوه وعن ابن سیرین عن ابی هریرۃ قال صلی بنا رسول اللّٰہ علیه وسلم احدی صلاتی العشی قال ابن سیرین قد سماها ابوهریرۃ ولکن نسیت انا قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الی خشبۃ معروضۃ فی المسجد فاتکأ علیها کانه غضبان ووضع یده الیمنی علی الیسری وشبك بین اصابعه ووضع خده الایمن علی ظهر کفه الیسری وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلاۃ وفی القوم ابوبکر وعمر رضی اللّٰہ عنهما فهاباه ان یکلماه وفی القوم رجل فی یدیه طول یقال له ذوالیدین قال یارسول اللّٰہ انسیت ام قصرت الصلاۃ فقال لم انس ولم تقصر فقال اکما یقول ذوالیدین فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترك ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع رأسه وکبر ثم کبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع رأسه وکبر فربما سألوه ثم سلم فیقول نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم متفق علیه ولفظه للبخاری وفی اخری لهما فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بدل لم انس ولم تقصر کل ذٰلك لم یکن فقال قد کان بعض ذٰلك یا رسول اللّٰہ وعن عمران بن حصین ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم صلی العصر وسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزله فقام الیه

رجل یقال لہ الخرباق وکان فی یدیہ طول فقال یارسول اللہ فذکر لہ صنیعہ فخرج غضبان یجر رداءہ حتی انتہی الی الناس فقال اصدق ھذا قالوا نعم فصلی رکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم رواہ مسلم وعن محمد بن صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس قال صلیت خلف انس بن مالک صلاۃ فسہا فیہا فسجد بعد السلام ثم التفت الینا وقال اما انی لم اصنع الاکما رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصنع رواہ الطبرانی وفی روایۃ الترمذی وابی داؤد والنسائی عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فسہا فسجد سجدتین ثم تشہد ثم سلم قال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب وروی الحاکم وابن حبان نحوہ وقال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین وفی عمدۃ الرعایۃ ویستفاد منہ ان سجود السہو یرفع التشہد السابق فیتشہد بعدہ وعن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر خمسا فقیل لہ ازید فی الصلوۃ فقال وما ذاک قال صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم رواہ البخاری وابوداؤد وعن ثوبان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم رواہ ابن ماجۃ وابوداؤد وروی احمد وعبد الرزاق والطبرانی نحوہ وعن الشعبی قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فنھض فی رکعتین فسبح بہ القوم وسبح بہم فلما قضی صلوتہ سلم ثم سجد سجدتی السہو وھو جالس ثم حدثہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل بہم مثل الذی فعل رواہ الترمذی وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسہا فنھض فی رکعتین فسبحنا بہ فمضی فلما اتم الصلوۃ وسلم سجد سجدتی السہو رواہ الطحاوی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا

قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس وان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السہو رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔

باب سجود القرآن

وقول اللہ عز وجل واذا[1] قرئ علیہم القرآن لا یسجدون عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ابن ادم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلہ امر[2] ابن ادم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فابیت فلی النار رواہ مسلم وابن ماجۃ وفی جامع الآثار الامر للوجوب

---

[1] قولہ واذا قرئ الخ قال فی المرقات تجب سجدۃ التلاوۃ بہذہ الآیۃ والحدیث الآتی علی القارئ والسامع ولو لم یکن مستمعا عند ابی حنیفۃ واصحابہ وقال مالک والشافعی واحمد تسن علی القارئ والمستمع واختلفوا فیمن لم یکن مستمعا للقراءۃ بل حصل لہ سماع علی قولین ہما وجہان لاصحاب الشافعی اصحہما فی الروضۃ الاستحباب ایضا انتہی قلت وجہ الاستدلال بہذہ الآیۃ علی وجوب سجدۃ التلاوۃ ان اللہ تعالی ذم اقوام بترک السجود فقال واذا قرئ الخ وانما یستحق الذم بترک الواجب اخذتہ من بعض الحواشی ۱۲۔

[2] قولہ امر ابن ادم بالسجود الخ والاصل ان الحکیم اذا حکی عن غیر حکیم ولم یعقبہ بالانکار دل علی انہ صواب ففیہ دلیل علی ان ابن آدم مامور بالسجدۃ والامر للوجوب مع ان آی السجدۃ تفیدہ ایضا فانہا ثلاثۃ اقسام قسم فیہ الامر الصریح وقسم یتضمن حکایۃ استنکاف الکفرۃ حیث امروا بہ وقسم فیہ حکایۃ فعل الانبیاء بالسجود وکل من الامتثال والاقتداء ومخالفۃ الکفرۃ واجب لا ان یدل دلیل

ولتقریر الشارع للصحۃ وتقدم انما مواظبتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض السجود ولا فارق بین سجدۃ وسجدۃ وعن ابن عمر انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ فسجد الناس کلہم منہم الراکب والساجد علی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ رواہ ابوداؤد وعنہ انہ قال السجدۃ علی من سمعہا رواہ ابن ابی شیبۃ وروی البخاری مثلہ تعلیقا وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السجدۃ ونحن عندہ فیسجد ونسجد معہ فنزدحم[1] حتی ما یجد احدنا لجبہتہ موضعا یسجد علیہ متفق علیہ وعنہ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر[2] بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ رواہ ابوداؤد وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی صلاۃ الظہر ثم قام فرکع فرأوا انہ قرأ تنزیل السجدۃ رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنجم وسجد معہ المسلمون والمشرکون والجن والانس رواہ البخاری وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ والنجم فسجد فیہا وسجد من کان معہ غیر ان شیخا من قریش اخذ کفا من حصی او تراب فرفعہ الی جبہتہ وقال یکفینی ھذا قال عبد اللہ فلقد رأیتہ

فی معین علی عدم لنا ومہ لکن دلالتہا فیہ ظنیۃ فکان الثابت الوجوب لا الفرض کذا فی شرح النقایۃ ۱۲

[1] قولہ فنزدحم الخ ھذا یدل علی وجوب سجود التلاوۃ کذا فی المرقات ۱۲

[2] قولہ فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ ھذا یدل علی انہ لا یکبر الا للسجود وبہ اخذ ابوحنیفۃ وعند الشافعی یرفع یدیہ ویکبر للاحرام ثم یکبر للسجود کذا فی المرقات ۱۲

بعد قتل کافراً متفق علیہ وزاد البخاری فی روایۃ وھو امیۃ بن خلف وعن
ابی ھریرۃ قال سجدنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ
باسم ربک رواہ مسلم وعن ابن عباس قال فی سجود الحج ان الاولی عزیمۃ
والاخری تعلیم رواہ الطحاوی وقال نقول ابن عباس ھذا نأخذ
وقال الترمذی رأی بعضھم فیھا سجدۃ وھو قول سفیان الثوری ومالک
واھل الکوفۃ وقال محمد کان ابن عباس لایری فی سورۃ الحج الاسجدۃ
واحدۃ الاولی وبھذا نأخذ وعن ابن عباس انہ قال فی الحج سجدۃ
رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ عن ابن المسیب والحسن وابراھیم وسعید
بن جبیر مثلہ وعن ابی سعید قال رأیت رؤیا وانا اکتب سورۃ
صٓ فلما بلغت السجدۃ رأیت الدواۃ والقلم وکل شئ بحضرتی انقلب
ساجدا فقال فقصصتھا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یسجد
بھا رواہ الامام احمد وفی جامع الآثار المواظبۃ من غیر ترک کما یدل علیہ
ظاھر قولہ فلم یزل دال علی الوجوب کذا فی فتح القدیر وعن مجاھد قال
قلت لابن عباس أأسجد فی صٓ فقرأ ومن ذریتہ داؤد وسلیمان حتی
اتی فبھداھم اقتدہ فقال نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ممن امر ان یقتدی
بھم رواہ البخاری وعن السائب بن یزید ان عثمان بن عفان قرأ صٓ
وھو علی المنبر فنزل فسجد رواہ البیھقی وعن ابن عباس رضی اللہ
عنھما قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
رأیتنی اللیلۃ وانا نائم کانی اصلی خلف شجرۃ فسجدت فسجدت الشجرۃ
لسجودی فسمعتھا تقول اللھم اکتب لی بھا عندک اجرا وحط بھا عنی وزرا
واجعلھا لی عندک ذخرا وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داؤد قال

ابن عباس فقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فسمعته وھو یقول مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انه لم یذکر وتقبلها منی کما تقبلتها من عبدك داؤد وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القراٰن باللیل سجد وجھی للذی خلقه وشق سمعه وبصرہ بحوله وقوته رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب اوقات النہی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبها وفی روایۃ قال اذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تغیب ولا تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبها فانها تطلع بین قرنی الشیطان متفق علیه وعن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس تطلع ومعها قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقها ثم اذا استوت قارنها فاذا زالت فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی تلك الساعات رواہ مالك واحمد والنسائی وعن عقبۃ بن عامر قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینهانا ان نصلی فیهن او نقبر فیهن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظهیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب رواہ مسلم وفی جامع الاٰثار شمل باطلاقه الامکنۃ والازمنۃ والصلوٰت کلها کذا فی المرقات والهدایۃ وفی رد المحتار وما ورد من النهی الا بمکۃ

شاذ لا یقبل فی معارضة المشهور وكذا رواية استثناء يوم الجمعة غريب فلا يجوز تخصيص
المشهور به انتهى وفى التعليق الممجد والاحاديث المقيدة لجواز التنفل يوم الجمعة
وقت الاستواء لا تساوى احاديث النهى من حيث السند انتهى وفى البناية عن
ابى مسعود رضى الله عنه كنا نهينا عن ذلك يوم الجمعة وعن سعيد المقبرى ادركت
الناس وهم ينهون عن ذلك وعن عمرو بن عبسة قال قدم النبى صلى الله
عليه وسلم المدينة فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت اخبرنى عن الصلوٰة
فقال صل صلاة الصبح ثم اقصر عن الصلاة حين تطلع الشمس حتى ترتفع فانها
تطلع حين تطلع بين قرنى الشيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فان الصلاة
مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلاة فان حينئذ
تسجر جهنم فاذا اقبل الفئ فصل فان الصلاة مشهودة محضورة حتى تصلى
العصر ثم اقصر عن الصلاة حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرنى الشيطان
وحينئذ يسجد لها الكفار قال قلت يا نبى الله فالوضوء حدثنى عنه قال ما منكم
رجل يقرب وضوءه فيمضمض ويستنشق فيستنثر الا خرت خطايا وجهه وفيه
وخياشيمه ثم اذا غسل وجهه كما امره الله الا خرت خطايا وجهه من اطراف
لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين الا خرت خطايا يديه من انامله
مع الماء ثم يمسح رأسه الا خرت خطايا رأسه من اطراف شعره مع الماء ثم
يغسل قدميه الى الكعبين الا خرت خطايا رجليه من انامله مع الماء فان هو قام
فصلى فحمد الله واثنى عليه ومجده بالذى هو له اهل وفرغ قلبه لله الا انصرف
من خطيئته كهيئته يوم ولدته امه رواه مسلم وعن ابى بصرة الغفارى قال صلى بنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمخمص صلاة العصر فقال ان هذه صلاة عرضت على من
كان قبلكم فضيعوها فمن حافظ عليها كان له اجره مرتين ولا صلاة بعدها حتى

یطلع الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم وعن ابی سعید الخدری قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صلاة بعد الصبح حتی ترتفع الشمس
ولا صلاة بعد العصر حتی تغیب الشمس متفق علیه وعن ابن عباس
قال شهد عندی رجال مرضیون وارضاهم عندی عمران رسول الله صلی الله
علیه وسلم نهی عن الصلاة بعد الصبح حتی تشرق الشمس وبعد العصر حتی
تغرب متفق علیه وفی جامع الآثار شمل باطلاقه سنتی الفجر وادراك
الجماعة بعد الفراغ وعن ام سلمة قالت صلی رسول الله صلی الله علیه
وسلم العصر ثم دخل بیتی فصلی رکعتین فقلت یا رسول الله صلیت صلوٰة
لم تکن تصلیها قال قدم علی مال فشغلنی عن رکعتین کنت اصلیهما بعد
الظهر فصلیتهما الآن قلت یا رسول الله افنقضیهما اذا فاتتا قال لا رواه
الطحاوی وفی روایة للدارقطنی دخل علیها بعد العصر فصلی رکعتین
فقلت یا رسول الله احدث بالناس شیٔ قال لا الا ان بلالا عجل الاقامة
فلم اصل الرکعتین قبل العصر فانا اقضیهما الآن قلت یا رسول الله افنقضیهما

له قوله لا صلوٰة بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلوٰة بعد العصر حتی تغیب الشمس
الحاصل ان الاوقات المنهیة فیها الصلوٰة خمسة وجعل ابوحنیفة طائفتین فقال
لا تحل الصلوٰة فی وقت الغروب والطلوع والاستواء ثم ان صلیت فیها ففیه تقسیم
البطلان وعدمه فتبطل الفریضة وکل ما هو دین فی الذمة ووجب کاملا وتصح
النوافل مع الکراهة التحریمیة واما تفسیر لعینه ولغیره فعند ما هو ظاهر الهدایة
من ان الواجب لعینه ما یکون مطلوبا لنفسه والواجب لغیره ما یکون مطلوبا
لغیره وقال الشارحون ان الواجب لعینه ما یکون من الله والواجب لغیره ما یکون

اذا اتانا قال لا وعن ذكوان مولى عائشة انها حدثته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد العصر وينهى عنها ويواصل وينهى عن الوصال رواه ابوداؤد وفي رواية للدارقطني كان يصلي الركعتين بعد العصر وينهى عنها وعن معاوية قال انكم لتصلون صلاة لقد صحبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رأيناه يصليها ولقد نهى عنهما

من جانب العبد وقال ابوحنيفة في الطائفة الثانية للاوقات المكروهة تجوز فيها الفرائض والواجبات لعينها لا النوافل والواجبات لغيرها ولم يفرق الشافعي بين الطائفتين وقال تصح الفرائض وذوات الاسباب من النوافل مثل التحيتين والخوف لا غيرها وتجوز السنن الآكدة ايضا والوافي بمذهب الشافعي ما ذكره شارح الحاوي حيث قال ان كل صلوة لها سبب متقدم او مقارن فانها لا تكره في هذه الاوقات فمنها الفوائت سواء في ذلك قضاء الفوائت والسنن والنوافل التي اتخذها وردا ومنها صلوة الجنازة ومنها تحية المسجد اذا اتفق دخوله في هذه الاوقات لغرض غير التحية من انتظار صلوة وغيره اما اذا دخل المسجد لغرض التحية فيكره كما لو اخر الفائتة يقضيها فيها لكونه متحريا بالصلوة ومنها صلاة الاستسقاء لان الحاجة الداعية موجودة في الوقت ومنها صلوة الخوف اذ ربما يفوت بالانجلاء على تقدير التأخير ومنها الركعتان بعد الظهر وسجود الشكر وسجود التلاوة وانما يكره في هذه الاوقات صلوة لا سبب لها الا في حرم مكة وقالت الحنفية ان الفوائت وغيرها في الاوقات الثلثة انما لا تجوز لمعنى في الاوقات وهو ان الشمس اذا طلعت ومعها قرن الشيطان فاذا ارتفعت فارقها فاذا زالت قارنها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها فلذلك اثر في النقصان المتمكن في الوقت

یعنی الرکعتین بعد العصر رواہ البخاری وعن ابی مجلز قال دخلت المسجد فی صلوٰۃ الغداۃ مع ابن عمر وابن عباس والامام یصلی فاما ابن عمر فدخل فی الصف واما ابن عباس فصلی رکعتین ثم دخل مع الامام فلما سلم الامام قعد ابن عمر مکانہ حتی طلعت الشمس فقام فرکع رکعتین رواہ الطحاوی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما[1] بعد ماتطلع الشمس رواہ الترمذی وعن عمر انہ طاف بعد صلوٰۃ الصبح فلم یصل ویخرج من مکۃ حتی نزل بذی طوی فصلی بعد ماطلعت الشمس

فی حق الفرائض والنوافل واما النھی الوارد فی ھٰذین الوقتین فلم یکن لمعنی اتصل بالوقت وانما نھی عن صلوٰۃ النفل لاقامۃ ما ھو اولی من النفل وھو مراعاۃ الوقت مشغولا بالفرض بما بقی من الوقت کانہ فی الصلوٰۃ بعد دم راعات جعل الوقت مشغولا بالفرض اولی من اقامۃ النفل فاذا صرفہ فی النفل وھو دون الفرض کرہ لہ فاما الوقت فخال عن مایوجب النقصان فلما ادی القضاء فی ھٰذین الوقتین فقد صرفہ الی مقتضاہ فیجوز الاتری انہ لونوی فرض الوقت فیھما جاز فکذا سائر الفرائض۔ا لنھایۃ والعرف الشذی ملتقط منھما ۱۲

[1] قولہ فلیصلھما بعد ماتطلع الشمس لذالک قال فی الھدایۃ واذا فاتتہ رکعتا الفجر لایقضیھا قبل طلوع الشمس لانہ یبقی نفلا مطلقا وھو مکروہ بعد الصبح انتھی والتحقیق ان الاصل فی السنن ان لاتقضی لافی الوقت ولابعدہ لکن لما وردان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقضی الرکعات التی قبل الظھر حکمنا بقضائھا ولما لم یرد قضاء سنۃ الفجر استقلالا قبل طلوع الشمس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابقیناہ علی اصلہ قالہ مولانا عبد الحی اللکنوی ۱۲۔

رواه الترمذی وروی مالك والطحاوی نحوه ورواه البخاری تعليقا وعن عائشة انها قالت اذا اردت الطواف بالبيت بعد صلوٰة الفجر والعصر فطف واخر الصلاة حتی تغيب الشمس اوحتی تطلع فصل لكل اسبوع ركعتين رواه ابن ابی شيبة باسناد حسن۔

باب الجماعة وفضلها

وقول الله عز وجل واركعوا مع الراكعين عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة متفق عليه وقال علی القاری استدل به ابوحنيفة ومالك علی سنية الجماعة وعن ابی بن كعب قال صلی بنا رسول الله صلی الله عليه وسلم يوما الصبح فلما سلم قال اشاهد فلان قالوا لا قال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتين الصلاتين اثقل الصلوٰت علی المنافقين ولو تعلمون ما فيهما لاتيتموهما ولو حبوا علی الركب وان الصف الاول علی مثل صف الملائكة ولو علمتم ما فضيلته لابتدرتموه وان صلاة الرجل مع الرجل ازكی من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين ازكی من صلاته مع الرجل وما كثر فهو احب الی الله رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابی بكر بن سليمان بن ابی حثمة قال ان عمر بن الخطاب فقد سليمان بن ابی حثمة فی صلاة الصبح وان عمر غدا الی السوق ومسكن سليمان بين المسجد والسوق فمر علی الشفاء ام سليمان فقال لها لم ار سليمان فی الصبح فقالت انه بات يصلی فغلبته عيناه فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فی جماعة احب

الی من ان اقوم لیلۃ رواہ مالک وعن عبد اللہ بن مسعود قال لقد رأیتنا
وما یتخلف عن الصلاۃ الا منافق قد علم نفاقہ او مریض ان کان المریض
لیمشی بین رجلین حتی یأتی الصلاۃ وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علمنا سنن الهدی وان من سنن الهدی الصلاۃ فی المسجد الذی یؤذن فیہ
وفی روایۃ قال من سرہ ان یلقی اللہ غدا مسلما فلیحافظ علی هٰذہ الصلوات
الخمس حیث ینادی بهن فان اللہ شرع لنبیکم سنن الهدی وانهن من سنن الهدی
ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی هٰذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم
ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم وما من رجل یتطهر فیحسن الطهور ثم یعمد
الی مسجد من هٰذہ المساجد الا کتب اللہ لہ بکل خطوۃ یخطوها حسنۃ
ورفعہ بها درجۃ وحطہ عنہ بها سیئۃ ولقد رأیتنا وما یتخلف عنها الا منافق
معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یهادی بین الرجلین حتی یقام
فی الصف رواہ مسلم وعن ام الدرداء قالت دخل علیّ ابو الدرداء وهو
مغضب فقلت ما اغضبک قال واللہ ما اعرف من امر امۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم شیئا الا انهم یصلون جمیعا رواہ البخاری وعن ابی هریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد هممت ان
آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوۃ فیؤذن لها ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف
الی رجال وفی روایۃ لا یشهدون الصلاۃ فاحرق علیهم بیوتهم والذی نفسی
بیدہ لو یعلم احدهم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشهد العشاء
رواہ البخاری ولمسلم نحوہ وفی المرقات قال القاضی الحدیث یدل علی وجوب
الجماعۃ وظاهر نصوص الشافعی یدل علی انها من فروض الکفایۃ قلت ظاهر
الحدیث یرد علیہ فانہ لو کان کفایۃ لما استحق بعض التارکین التعذیب انتهی

قال الشیخ ابن الهمام لاشك فی انها كانت تقام علی عهده علیه السلام فی مسجد ومع ذلك قال فی المتخلفین ما قال وهمّ بتحریقهم ولم یصدر مثله عنه فیمن تخلف عن الجنائز مع اقامتها بغیرهم انتهی وقال العلامة العینی ویدل علی وجوبها صلاة الخوف اذ فیها اعمال منافیة للصلاة ولا یعمل ذلك لاجل فرض كفایة ولا سنة انتهی وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لولا ما فی البیوت من النساء والذریة اقمت صلاة العشاء وامرت فتیانی یحرقون ما فی البیوت بالنار رواه احمد وعنه قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل اعمی فقال یا رسول الله انه لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیته فرخص له فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال فاجب رواه مسلم وعن عبد الله بن ام مكتوم قال یا رسول الله ان المدینة كثیرة الهوام والسباع وانا ضریر البصر فهل تجد لی من رخصة قال هل تسمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح قال نعم قال فحی هلا ولم یرخص رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ثلاثة فی قریة ولا بدو لا تقام فیهم الصلاة الا وقد استحوذ علیهم الشیطان فعلیك بالجماعة فانما یأكل الذئب القاصیة رواه احمد وابوداؤد والنسائی وقال علی القاری ظاهره یدل علی ان الجماعة فرض عین او واجب علی مختار مذهبنا ولا یدل علی انها فرض كفایة وانما لم یقل ائمتنا بفرضیته بل بوجوبه لان الدلیل ظنی انتهی وقال علماءنا فیستفاد من هذه الاخبار كلها ان الجماعة سنة مؤكدة غایة التاكید ای تشبه الواجب فی القوة كما فی مجمع الانهر والجواهر المنیفة وعن ابن عباس قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من سمع المنادی فلم یمنعہ من اتباعہ عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منہ الصلاۃ التی صلی رواہ ابوداؤد والدارقطنی وفی المرقات معنی عدم قبول الصلاۃ ان لاثواب لہ فیہا وان کانت مجزئۃ فی سقوط الفرض عنہ کالصلوۃ فی الدار المغصوبۃ تسقط الفرض ولاثواب فیہا انتہی وعن ابن عمر انہ اذن بالصلوۃ فی لیلۃ ذات برد وریح ثم قال الاصلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر المؤذن اذا کانت لیلۃ ذات برد ومطر یقول الاصلوا فی الرحال متفق علیہ وفی التعلیق الممجد ترک الجماعۃ فی البرد والریح ونحو ذلک رخصۃ للترفیۃ منا من صاحب الشرع واختیار العزیمۃ افضل لورود کثیر من الاحادیث بالتشدید فی ترک الجماعۃ والترغیب البالغ الیہا انتہی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلاۃ فابدؤا بالعشاء ولایعجل حتی یفرغ منہ وکان ابن عمر یوضع لہ الطعام ویقام الصلاۃ فلایأتیہا حتی یفرغ منہ وانہ لیسمع قراءۃ الامام متفق علیہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاصلوۃ بحضرۃ طعام ولاھو یدافعہ الاخبثان رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن ارقم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلاۃ ووجد احدکم الخلاء فلیبدأ بالخلاء رواہ الترمذی وروی مالک وابوداؤد والنسائی نحوہ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لایحل لاحد ان یفعلہن لایؤمن رجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونہم فان فعل ذلک فقد خانہم ولاینظر فی قعر بیت قبل ان یستأذن فان فعل ذلک فقد خانہم ولایصل وھو حقن حتی یتخفف

رواہ ابوداؤد والترمذی نحوہ وعن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم لاتؤخروا الصلاۃ لطعام ولا لغیرہ رواہ البغوی فی شرح السنۃ
وقال ابن الملک یحمل ھذا الحدیث علی ما اذا کان متماسکا فی نفسہ لایزعجہ
الجوع او کان الوقت ضیقا یخاف فوتہ توفیقا بین الاحادیث انتہی وعن ابی ھریرۃ
ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلاۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ
الا رکعتی الفجر رواہ البیہقی وفیہ حجاج وعبّاد قال العلامۃ العینی قال یعقوب
ابن شیبۃ سألت ابن معین عن حجاج بن نصیر الفساطیطی البصری فقال
صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات وعباد بن کثیر کان من الصالحین انتہی
وعن عبد اللّٰہ بن ابی موسیٰ عن ابیہ حین دعاھم سعید بن العاص
دعا ابا موسی وحذیفۃ وعبد اللّٰہ بن مسعود قبل ان یصلی الغداۃ ثم خرجوا
من عندہ وقد اقیمت الصلوٰۃ فجلس عبد اللّٰہ الی اسطوانۃ من المسجد
فصلی الرکعتین ثم دخل فی الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال فھذا عبد اللّٰہ
قد فعل ھذا ومعہ حذیفۃ وابوموسی لاینکران ذلک علیہ فدل ذلک
علی موافقتہما ایاہ انتہی وعن ابی الدرداء انہ کان یدخل المسجد والناس
صفوف فی صلوٰۃ الفجر فیصلی الرکعتین فی ناحیۃ المسجد ثم یدخل مع القوم
فی الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وعن ابی عثمان النھدی قال کنا نأتی عمر بن الخطاب
قبل ان نصلی الرکعتین قبل الصبح وھو فی الصلوٰۃ فنصلی الرکعتین فی اٰخر المسجد
ثم ندخل مع القوم فی صلاتہم رواہ الطحاوی وعن الحسن انہ کان یقول
اذا دخلت المسجد ولم تصل رکعتی الفجر فصلہما وان کان الامام یصلی ثم
ادخل مع الامام رواہ الطحاوی وعن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلاۃ المرأۃ فی بیتہا افضل من صلاتہا فی حجرتہا وصلاتہا

فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها رواه ابوداؤد وعن ام سلمة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر مساجد النساء قعر بیوتہن رواہ
احمد وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس
انھوا نساءکم عن لبس الزینة والتبختر فی المساجد فان بنی اسرائیل لم یلعنوا
حتی لبس نساءھم الزینة وتبختروا فی المساجد رواہ ابن عبد البر بسندہ
فی التمہید وعنہا لوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ما احدث النساء
بعدہ لمنعہن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل رواہ مسلم وفی جامع الآثار
دل الحدیث الاول علی کون الحضور مشروطا بشرط عدم الفتنة منہن اومن
غیرہن والثانی علی فقدان ھذا الشرط فی ما بعد ذلک الزمان فیمنعن عن
المشروط وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عین
زانیة وان المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا کذا یعنی زانیة
رواہ الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوہ وعن ابی ھریرة قال امرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰة فلا
یخرج احدکم حتی یصلی رواہ احمد وعن ابی الشعثاء قال خرج رجل
من المسجد بعد ما اذن فیہ فقال ابوھریرة اما ھذا فقد عصی ابا القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم وعن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرکہ الاذان فی المسجد ثم
خرج لم یخرج لحاجة وھو لا یرید الرجعة فھو منافق رواہ ابن ماجة۔
وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اثنان[1] فما فوقہما جماعة رواہ ابن ماجة

---

[1] قولہ اثنان فما فوقہما جماعة لذلک قال فی الدر المختار واقلہا اثنان واحد مع الامام ۱۲

باب تسوية الصف

وقول الله عز وجل ان الله يحب الذين يقاتلون فى سبيله صفا كانهم بنيان مرصوص عن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا حتى كانما يسوى بها القداح حتى رأى انا قد اقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد ان يكبر فرأى رجلا باديا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم رواه مسلم وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا اذا قمنا الى الصلوٰة فاذا استوينا كبر رواه ابوداؤد وعن انس قال اقيمت الصلوٰة فاقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بوجهه فقال اقيموا صفوفكم وتراصوا فانى اراكم من وراء ظهرى رواه البخارى وفى المتفق عليه قال اتموا الصفوف فانى اراكم من وراء ظهرى وعنه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يقول استووا استووا استووا فوالذى نفسى بيده انى لاراكم من خلفى كما اراكم من بين يدى رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سوّوا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلوٰة متفق عليه الا ان عند مسلم من تمام الصلاة وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عن يمينه اعتدلوا سووا صفوفكم وعن يساره اعتدلوا سوّوا صفوفكم رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق فوالذى نفسى بيده انى لارى الشيطان يدخل من خلل الصف كانها الحذف رواه ابوداؤد وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

فیہ آنا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربہا فقلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربہا قال یتمون الصفوف الاولی ویتراصون فی الصف رواہ مسلم وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر رواہ ابوداؤد وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتأخرون عن الصف الاول حتی یؤخرھم اللہ فی النار رواہ ابوداؤد وعن ابی سعید الخدری قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ تأخرا فقال لہم تقدموا واتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرھم اللہ رواہ مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ رواہ ابوداؤد وروی النسائی منہ قولہ ومن وصل صفا الیٰ اخرہ وعن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الذین یلون الصفوف الاولی وما من خطوۃ احب الی اللہ من خطوۃ یمشیہا یصل بہا صفا رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلاۃ رواہ ابوداؤد

باب الموقف

عن عبد اللہ بن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ فقام رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم يصلي فقمت عن يساره فاخذ بيدي من وراء ظهره
فعدلني كذلك من وراء ظهره الى الشق الايمن متفق عليه وعن
سمرة بن جندب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنا ثلاثة
ان يتقدمنا احدنا رواه الترمذي وعن جابر قال قام رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليصلي فجئت حتى قمت عن يساره فاخذ بيدي فادارني حتى
اقامني عن يمينه ثم جاء جبار بن صخر فقام عن يسار رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاخذ بيدينا جميعا فدفعنا حتى اقامنا خلفه رواه مسلم
وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى به وبامه او خالته
قال فاقامني عن يمينه واقام المرأة خلفنا رواه مسلم وعنه قال صليت
انا ويتيم في بيتنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم وام سليم خلفنا رواه مسلم
وعنه ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته
فاكل منه ثم قال قوموا فلنصل بكم قال انس فقمت الى حصير لنا
قد اسود من طول ما لبس فنضحته بالماء فقام عليه رسول الله صلى الله
عليه وسلم وصففت عليه انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا
ركعتين ثم انصرف رواه الترمذي وعنه انه كان هو ورسول الله
صلى الله عليه وسلم وامه وخالته فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فجعل انسا عن يمينه وامه وخالته خلفهما رواه النسائي ويستفاد من
هذه الاحاديث ان النساء اذا صلين مع الرجال يجوز ولكن يقفن في
اخر الصفوف كذا قال العلامة العيني وعن ابن مسعود رضي الله عنه
اخروهن من حيث اخرهن الله رواه الطبراني وعبد الرزاق وعن
ابي مالك الاشعري قال الا احدثكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال اقام الصلاۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلاتہ ثم قال ھکذا صلاۃ قال عبد الاعلی لا احسبہ الا قال امتی رواہ ابوداؤد وعنہ انہ قال یا معشر الاشعریین اجتمعوا واجمعوا نساءکم وابناءکم حتی اریکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمعوا واجمعوا ابناءھم ونساءھم ثم توضأ وارا ھم کیف یتوضأ ثم تقدم فصف الرجال فی ادنی الصف وصف الولدان خلفھم وصف النساء خلف الصبیان رواہ احمد فی مسندہ وفی روایۃ الحارث بن ابی امامۃ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصفھم فی الصلوۃ فیجعل الرجال قدام الغلمان والغلمان خلفھم والنساء خلف الغلمان وعن ابی مسعود الانصاری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلاۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثلاثا وایاکم وھیشات الاسواق رواہ مسلم وعن قیس بن عباد قال بینا انا فی المسجد فی الصف المقدم فجبذنی رجل من خلفی جبذۃ فنحانی وقام مقامی فواللہ ما عقلت صلاتی فلما انصرف اذا ھو ابی بن کعب فقال یا فتی لا یسوءک اللہ ان ھذا عھد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ان نلیہ ثم استقبل القبلۃ فقال ھلک اھل العقد ورب الکعبۃ ثلاثا ثم قال واللہ ما علیھم آسی ولکن آسی علی من اضلوا قلت یا ابا یعقوب ما تعنی باھل العقد قال الامراء رواہ النسائی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا

اٰخرھا وخیر صفوف النساء اٰخرھا وشرھا اولھا رواہ مسلم وعن اَبی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال وعلی الثانی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوّوا صفوفکم وحاذوا بین مناکبکم ولینوا فی ایدی اخوانکم وسدوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلۃ الحذف یعنی اولاد الضأن الصغار رواہ احمد وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توسطوا الامام وسدوا الخلل رواہ ابوداؤد وعن ابی بکرۃ انہ انتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف ثم مشی الی الصف فذکر ذٰلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال زادک اللہ حرصا ولا تعد رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰۃ فلا یرکع دون الصف حتی یأخذ مکانہ من الصف رواہ الطحاوی وعن عمار انہ ام الناس بالمدائن وقام علی دکان یصلی والناس اسفل منہ فتقدم حذیفۃ فاخذ علی یدیہ فاتبعہ عمار حتی انزلہ حذیفۃ فلما فرغ عمار من صلاتہ قال لہ حذیفۃ الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مقام ارفع من مقامھم اونحو ذٰلک فقال عمار لذلک اتبعتک حین اخذت علی یدی رواہ ابوداؤد وعن سہل بن سعد الساعدی انہ سئل من ای شئی المنبر فقال ھو من اثل الغابۃ

عمله فلان مولی فلانة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقام علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم حین عمل ووضع فاستقبل القبلة وکبر وقام الناس خلفه فقرأ ورکع ورکع الناس خلفه ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری فسجد علی الارض ثم عاد الی المنبر ثم قرأ ثم رکع ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری حتی سجد بالارض هذا لفظ البخاری وفی المتفق علیه نحوه وقال فی اخره فلما فرغ اقبل علی الناس فقال ایها الناس انما صنعت هذا لتأتموا بی ولتعلموا صلاتی وعن عائشة قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجرته والناس یأتمون به من وراء الحجرة رواه ابوداؤد وفی المرقات المراد بالحجرة کما قالوه المحل الذی اتخذه علیه السلام فی المسجد من حصیر حین اراد الاعتکاف لا حجرة عائشة والا قالت حجرتی وعن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان له حصیر یبسطه بالنهار ویحتجره باللیل فثاب الیه ناس فصفوا وراءه رواه البخاری وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل فی حجرته وجدار الحجرة قصیر فرأی الناس شخص النبی صلی الله علیه وسلم فقام اناس یصلون بصلاته رواه البخاری وفی الدر المختار والحائل لا یمنع الاقتداء ان لم یشتبه حال امامه ولم یختلف المکان

باب الامامة

عن ابی موسی قال مرض النبی صلی الله علیه وسلم فاشتد مرضه فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس قالت عائشة انه رجل رقیق اذا قام مقامك لم یستطع ان یصلی بالناس قال مری ابابکر فلیصل بالناس فعادت فقال مری ابابکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاه

الرسول فصلی بالناس فی حیوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری ومسلم
قلت تبویب البخاری یدل علی ان الاحق بالامامۃ ھو الاعلم حیث قال باب
اھل العلم والفضل احق بالامامۃ وقال علماءنا یستدل لھذا الحدیث
علی تقدم الاعلم علی الاقرأ لان ابا بکر کان اعلمھم وقدم علی ابی کان اقرأھم
دلیل الاول قول ابی سعید کان ابوبکر اعلمنا ودلیل الثانی قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقرأکم ابی وھذا اٰخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیکون المعول علیہ کذا فی فتح القدیر وجامع الاٰثار وفی روایۃ للحاکم
والدارقطنی فافقھھم فی الدین فان کانوا فی الفقہ سواء فاقرأھم للقراٰن
وفی روایۃ مسلم فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا
ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ
وفی روایۃ اخری لہ ولا یؤمن الرجل الرجل فی اھلہ وعن ابی
عطیۃ العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یأتینا الی مصلانا یتحدث
فحضرت الصلاۃ یوما قال ابوعطیۃ فقلنا لہ تقدم فصلہ قال لنا قدموا
رجلا منکم یصلی بکم وسأحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمھم ولیؤمھم رجل منھم رواہ ابوداؤد
والترمذی والنسائی الا انہ اقتصر علی لفظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وعن ابن عباس قال لا یؤم الغلام حتی یحتلم ولیؤذن لکم خیارکم
رواہ عبد الرزاق وفی روایۃ للاثرم عن ابن مسعود لا یؤم الغلام الذی
لا تجب علیہ الحدود وفی البنایۃ قال الخطابی کان الحسن یضعف حدیث
عمرو بن سلمۃ وقال مرۃ دعہ لیس بشیء بین وقال ابوداؤد قیل لاحمد
حدیث عمرو قال لا ادری ما ھذا فالعجب انھم لم یجعلوا قول ابی بکر وعمر

وكبار الصحابة بحجة واستدلوا بفعل صبى ست سنين ولا يعرف فرائض الوضوء والصلاة فكيف يتقدم فى الامامة ومنعه احوط فى الدين كذا فى المرقات وعن انس قال استخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى رواه ابوداؤد وروى سعيد بن منصور نحوه عن غالب بن الهذيل قال دخلت مع سعيد بن جبير مسجدا فصلى معهم فاذا امامهم اعمى فجعلوا يلومونه فقال سعيد من ثم كره[له] عمر بن الخطاب الامام اعمى والمؤذن اعمى و روى ابن ابى شيبة عن سعيد بن جبير وانس نحوه وعن ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون المدينة كان يؤمهم سالم مولى ابى حذيفة وفيهم عمر وابو سلمة بن عبد الاسد رواه البخارى وفى رواية عن ابراهيم قال لا بأس بأن يؤمهم الاعرابى والعبد وولد الزنا اذا قرأ القرآن رواه محمد فى الآثار وقال وبه نأخذ اذا كان فقيها عالما بامر الصلوٰة وهو قول ابى حنيفة وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تجاوز صلاتهم اذانهم العبد الآبق حتى يرجع وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط وامام قوم وهم له كارهون رواه الترمذى وعن ابن عمر قال قال رسول الله

له قوله كره عمر بن الخطاب الخ لان الاعمى لا يرى النجاسة ليتحرز عنها وقد ينحرف عن القبلة وهو لا يشعر واذا تاملنا وجدنا سبب الكراهة فى الاعمى اخف من غيره ولذا لم يكره تقديمه عند الائمة الثلاثة قاله الحلبى فى شرح منية المصلى وقال العلامة العينى فى شرح كنز الدقائق لانه الاعمى لا يتوقى النجاسة واذا كان لا يوازيه غيره فى الفضيلة فهو اولى وقد استخلف النبى صلى الله عليه وسلم ابن ام مكتوم على المدينة انتهى وقال الحلبى انما يكره تقديم الاعمى اذا كان غيره افضل منه وقد ثبت ان النبى صلى الله

صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا تقبل منہم صلاتہم من تقدم قوما وہم لہ کارہون ورجل اتی الصلاۃ دبارا والدبار ان یأتیہا بعد ان تفوتہ ورجل اعتبد محررۃ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترفع لہم صلاتہم فوق رؤسہم شبرا رجل ام قوما وہم لہ کارہون وامرأۃ باتت وزوجہا علیہا ساخط واخوان متصادمان رواہ ابن ماجۃ وعن سلامۃ بنت الحرث قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان یتدافع اہل المسجد لا یجدون[1] اماما یصلی بہم رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وفی روایۃ مسلم اذا کانوا ثلاثۃ فلیؤمہم احدہم قال علی القاری فیہ اشارۃ الی جواز امامۃ المفضول انتہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰۃ[2] واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰۃ واجبۃ علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر

علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم یؤم الناس وہو اعمی رواہ ابوداؤد ۱۲۔

[1] قولہ لا یجدون اماما یصلی بہم قال علی القاری ولذا اجاز المتأخرون من اصحابنا اخذ الاجرۃ علی الامامۃ والاذان ونحوہما من تعلیم القرآن بخلاف المتقدمین فانہم کانوا یحرمون الاجرۃ علی العبادۃ ۱۲

[2] قولہ والصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم الخ قال علی القاری فی امرہ بالصلوٰۃ خلف الفاجر مع ان الصلوٰۃ خلف الفاسق والمبتدع مکروہۃ عندنا دلیل علی وجوب الجماعۃ فتأمل ۱۲۔

رواه ابوداؤد وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار انه دخل علی عثمان وھو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما تری ویصلی لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوٰة احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساءتھم رواه البخاری۔

باب ما علی الامام

عن انس قال ما صلیت وراء امام قط اخف صلاة ولا اتم صلاة من النبی صلی الله علیه وسلم وان کان یسمع بکاء الصبی فیخفف مخافة ان تفتن امه متفق علیه وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لادخل فی الصلاة وانا ارید اطالتها فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی مما اعلم من شدة وجد امه من بکائه رواه البخاری وعن عثمان بن ابی العاص قال اٰخر ما عھد الیّ رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اممت قوما فاخف بھم الصلاة رواه مسلم وفی روایة له ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له ام قومك قال قلت یا رسول الله انی اجد فی نفسی شیأ قال ادنه فاجلسنی بین یدیه ثم وضع کفه فی صدری بین ثدیی ثم قال تحول فوضعها فی ظھری بین کتفی ثم قال ام قومك فمن ام قوما فلیخفف فان فیھم الکبیر وان فیھم المریض وان فیھم الضعیف وان فیھم ذا الحاجة فاذا صلی احدکم وحده فلیصل کیف شاء وعن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیھم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسه فلیطول ما شاء متفق علیه وعن قیس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان رجلا قال والله یا رسول الله انی لاتأخر عن صلاة الغداة من اجل فلان

مما یطیل بنا فما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موعظۃ اشد غضبا
منہ یومئذ ثم قال ان منکم منفرین فایکم ما صلی بالناس فلیتجوز فان فیہم
الضعیف والکبیر وذا الحاجۃ متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللہم ارشد
الائمۃ واغفر للمؤذنین رواہ ابوداؤد والترمذی والشافعی وفی اخری لہ
بلفظ المصابیح وروی احمد مثلہ مرفوعا وھذا اسند صحیح وفی البنایۃ
بیانہ انہ لم یرد انہ ضامن لنفسہ لان کل مصل ضامن بصلاۃ نفسہ
فتعین ان یکون الامام ضامنا للقوم ولایجوز ان یکون ضامنا للقوم وجوبا
واداء لانہ غیر مراد بالاجماع فتعین[1] ان یکون صحۃ وفسادا وعن عثمان بن ابی

[1] قولہ فتعین الخ قال الطحاوی واما حکمہ من طریق النظر فانا قد رأینا صلوٰۃ
المأمومین مضمنۃ بصلاۃ امامہم بصحتہا وفسادہا یوجب ذلک النظر الصحیح من ذلک
انا رأینا الامام اذا سہا وجب علی من خلفہ لسہوہ ما وجب علیہ ولو سہوا ھم ولم یسہ
ھو لم یجب علیہم ما یجب علی الامام اذا سہا فلما ثبت ان المأمومین یجب علیہم حکم السہو
لسہو الامام وینتفی عنہم حکم السہو بانتفائہ عن الامام ثبت ان حکمہم فی صلاتہم
حکم الامام فی صلاتہ وکان صلاتہم مضمنۃ بصلاتہ ولما کانت صلاتہم مضمنۃ
بصلاتہ لم یجز ان یکون صلاتہم خلاف صلاتہ وایضا مما یدل علیہ النظر
انہم اجمعوا ان رجلا لو صلی خلف جنب وھو یعلم بذلک ان صلاتہ باطلۃ
وجعلوا صلاتہ مضمنۃ بصلاۃ الامام فلما کان ذلک کذلک اذا کان یعلم بفساد
صلوٰۃ امامہ کان کذلک فی النظر اذا کان لا یعلم بہا الا تری ان المأموم لو صلی
وھو جنب وھو یعلم او لا یعلم کانت صلاتہ باطلۃ فکان ما یفسد صلاتہ فی حال

ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال فی الرجل یصلی بالقوم جنبا قال یعید ویعیدون رواہ محمد فی الآثار وعن ابی جعفر ان علیا رضی اللہ عنہ صلی بالناس وھو جنب او محدث علی غیر وضوء فاعاد وامرھم ان یعیدوا رواہ عبد الرزاق وعن ابی امامۃ قال صلی عمر رضی اللہ عنہ بالناس وھو جنب فاعاد ولم یعد الناس فقال لہ علی قد کان ینبغی من صلی معک ان یعیدوا قال فرجعوا الی قول علی رضی اللہ عنہ رواہ عبد الرزاق وعن طاؤس ومجاھد فی امام صلی بقوم وھو علی غیر وضوء قالا یعیدون الصلاۃ جمیعا رواہ الطحاوی۔

باب ما علی المأموم من المتابعۃ وحکم المسبوق

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد متفق علیہ الا ان البخاری لم یذکر واذا قال ولا الضالین وقال علی القاری مذھبنا ان المتابعۃ بطریق المواصلۃ واجبۃ والفاء التعقیبیۃ تشیر الیہ وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی صلاتہ اقبل

علمہ بہ ھو الذی یفسد صلاتہ فی حال جھلہ بہ وکان علمہ بفساد صلاۃ امامہ تفسد بہ صلاتہ فالنظر علی ذلک ان یکون کذلک جھلہ بفساد صلاۃ امامہ ۱۲۔

علينا بوجهه فقال ايها الناس انى امامكم فلا تسبقونى بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فانى اراكم امامى ومن خلفى رواه مسلم وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما يخشى الذى يرفع رأسه قبل الامام ان يحول الله رأسه رأس حمار متفق عليه وعنه انه قال الذى يرفع رأسه ويخفضه قبل الامام فانما ناصيته بيد الشيطان رواه مالك وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الايمن فصلى صلاة من الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحميدى قوله اذا صلى جالسا فصلوا جلوسا هو فى مرضه القديم ثم صلى بعد ذلك النبى صلى الله عليه وسلم جالسا والناس خلفه قيام لم يأمرهم بالقعود وانما يؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبى صلى الله عليه وسلم هذا لفظ البخارى واتفق مسلم الى اجمعون وزاد فى رواية فلا تختلفوا عليه واذا سجد فاسجدوا وعن عائشة رضى الله عنها قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلاة فقال مروا ابا بكر ان يصلى بالناس فصلى ابوبكر تلك الايام ثم ان النبى صلى الله عليه وسلم وجد فى نفسه خفة فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان فى الارض حتى دخل المسجد فلما سمع ابوبكر حسه ذهب يتأخر فاومأ اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يتأخر فجاء حتى جلس عن يسار ابى بكر فكان ابوبكر يصلى قائما وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى قاعدا يقتدى ابوبكر بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلاة

ابی بکر متفق علیه وفی روایة لهما یسمع ابوبکر الناس التکبیر وعن علی ومعاذ
ابن جبل رضی الله عنهما قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی احدکم
الصلاة والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواه الترمذی وقال هذا حدیث
غریب وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جئتم
الی الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوه شیئاً ومن ادرک رکعة فقد ادرک
الصلاة رواه ابوداؤد وعنه انه کان یقول من ادرک الرکعة فقد ادرک
السجدة ومن فاتته قراءة ام القرآن فقد فاته خیر کثیر رواه مالک وعن
انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی لله اربعین یوماً فی جماعة
یدرک التکبیرة الاولی کتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق
رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من توضأ فاحسن وضوءه ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاه الله مثل اجر
من صلاها وحضرها لاینقص ذلک من اجورهم شیئاً رواه ابوداؤد والنسائی
وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل وقد صلی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال الا رجل یتصدق علی هذا فیصلی معه فقام رجل فصلی معه رواه
الترمذی وابوداؤد وروی الطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی بکرة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقبل من نواحی المدینة یرید الصلوٰة فوجد
الناس قد صلوا فمال الی منزله فجمع[۱] اهله فصلی بهم وقال الهیثمی رجاله

---

[۱] قوله فجمع اهله فصلی بهم قال فی رد المحتار یکره تحریماً تکرار الجماعة فی مسجد محلة باذان
واقامة الا اذا صلی بهما فیه اولاً غیر اهله او اهله لکن بمخافتة الاذان ولو کرر اهله
بدونهما او کان مسجد طریق جاز اجماعاً کما فی مسجد لیس له امام ولا مؤذن ویصلی الناس

ثقات وقال علماءنا ولو جاز تكرار الجماعة في المسجد لما اختار الصلاة في بيته على الجماعة في المسجد كذا في رد المحتار وعن الاسود بن يزيد التابعي انه كان اذا فاتته الجماعة في مسجد قومه ذهب الى مسجد اخر رواه ابن ابي شيبة باسناد صحيح ورواه البخاري تعليقا وما ورد من قوله عليه السلام من يتصدق لا يدل على جواز التكرار المتكلم فيه وهو اقتداء المفترض بالمفترض اذ الثابت به اقتداء المتنفل بالمفترض ولا يحكم بكراهته بل ورد في جوازه حديث اخر

فيه فوجا فوجا فان الافضل ان يصلي كل فريق باذان واقامة على حدة كما في امالي قاضي خان اهـ ونحوه في الدرر والمراد بمسجد المحلة ماله امام وجماعة معلومون كما في الدرر وغيرها قال في المنبع والتقييد بالمسجد المختص بالمحلة احتراز من الشارع وبالاذان الثاني احتراز عما اذا صلي في مسجد المحلة جماعة بغير اذان حيث يباح اجماعا اهـ ثم قال في الاستدلال على الامام الشافعي النافي للكراهة ما نصه ولنا هذا الحديث ولو جاز تكرار الجماعة لما اختار الصلوٰة في بيته على الجماعة في المسجد ولان في الاطلاق هكذا تقليل الجماعة معنى فانهم لا يجتمعون اذا علموا انها لا تفوتهم واما مسجد الشارع فالناس فيه سواء لا اختصاص له بفريق دون فريق اهـ ومثله في البدائع وغيرها ومقتضى هذا الاستدلال كراهة التكرار في مسجد المحلة ولو بدون اذان ويؤيده ما في الظهيرية لو دخل جماعة المسجد بعد ما صلي فيه اهله يصلون وحدانا وهو ظاهر الرواية اهـ وهذا مخالف لحكاية الاجماع المارة وقدمنا في باب الاذان عن اخر شرح المنية عن ابي يوسف انه اذا لم تكن الجماعة على الهيئة الاولى لا تكره والا تكره وهو الصحيح وبالعدول عن المحراب تختلف الهيئة كذا في البزازية وفي التتارخانية عن الولوالجية وبه نأخذ تم كلام رد المحتار مختصرا ۱۲۔

من قوله عليه السلام اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما صلوٰة قوم فصليا معهم واجعلا صلوٰتكما معهم سبحة كما هو ظاهر وما رواه البخاری تعليقاعن انس محمول على مسجد الطريق او نحوه مما نقل فيه انه اذن واقام وهو مكروه عند العامة كذا يفهم من المرقات وغيره۔

باب من صلى صلاة مرتين

عن سليم رجل من بنى سلمة انه اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله ان معاذ بن جبل يأتينا بعد ماننام ونكون فى اعمالنا بالنهار فينادى بالصلاة فنخرج اليه فيطوّل علينا فقال له صلى الله عليه وسلم يامعاذ لاتكن فتانا اما ان تصلى معى واما ان تخفف على قومك رواه احمد والطحاوى وقال الامام ابن الهمام فشرع له احد الامرين الصلاة معه ولا يصلى بقومه او الصلاة بقومه على وجه التخفيف ولايصلى معه هذا حقيقة اللفظ افاد منعه من الامامة اذا صلى معه صلى الله عليه وسلم ولا تمنع امامته بالاتفاق فعلم انه منعه من الفرض انتهى وقال العلامة العينى وبه قال الزهرى والحسن البصرى وسعيد بن المسيب والنخعى وابو قلابة ويحيى بن سعيد الانصارى ومجاهد وطاؤس واجاب الطحاوى عن حديث معاذ الذى يدل على صحة اقتداء المفترض بالمتنفل بانه منسوخ ويستدل على ذٰلك بوجه حسن وذٰلك ان اسلام معاذ متقدم وقد صلى النبى صلى الله عليه وسلم بعد سنين من الهجرة صلاة الخوف غير مرة من وجه وقع فيه مخالفة ظاهرة بالافعال المناقضة للصلاة فيقال لو جازت صلاة المفترض خلف المتنفل لامكن ايقاع الصلاة مرتين على وجه

لا تقع فيها المنافاة والمفسدات فی غیر هذه الحالة وحیث صلیت علی هذا الوجه
مع امکان دفع المفسدات علی تقدیر جواز اقتداء المفترض بالمتنفل دل علی انه
لا یجوز ذلك کذا فی عمدة القاری وعن الاسود بن جابر عن ابیه ان رجلین
صلیا الظهر فی بیوتهما علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وهما یریان ان الناس
قد صلوا ثم اتیا المسجد فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الصلاة فقعدا
فی ناحیة المسجد وهما یریان ان الصلاة لا تحل لهما فلما انصرف النبی صلی الله
علیه وسلم رآهما فارسل الیهما فجیئ بهما وفرائصهما ترعد مخافة ان یکون
قد حدث فی امرهما شئ فسألهما فاخبراه الخبر فقال اذا فعلتما ذلك فصلیا مع
الناس واجعلا الاولی هی الفریضة رواه امامنا ابو حنیفة وفی روایة محمد واجعلا
الاولی فریضة وهذه نافلة وفی روایة للبیهقی اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما
الامام فصلیا معه فتکون لکما نافلة والتی فی رحالکما فریضة وفی روایة الترمذی
وابی داؤد والنسائی فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول الله انا کنا
قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعة
فصلیا معهم فانها لکما نافلة وعن بسر بن محجن عن ابیه انه کان فی مجلس
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذن بالصلوٰة فقام رسول الله صلی الله
علیه وسلم فصلی ورجع ومحجن فی مجلسه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما منعك ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم فقال بلی یا رسول الله ولکنی
کنت قد صلیت فی اهلی فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جئت المسجد
وکنت قد صلیت فاقیمت الصلاة فصل مع الناس وان کنت قد صلیت رواه
مالك والنسائی وعن رجل من اسد بن خزیمة انه سأل ابا ایوب الانصاری
قال یصلی احدنا فی منزله الصلوٰة ثم یأتی المسجد وتقام الصلاة فاصلی معهم فاجد

فی نفسی شیأ من ذلک فقال ابوایوب سألنا عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذلک لہ سھم جمع رواہ مالک وابوداؤد وعن سلیمان مولی میمونۃ قال اتینا ابن عمر علی البلاط وھم یصلون فقلت الا تصلی معھم قال قد صلیت وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتصلوا صلاۃ فی یوم مرتین رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وفی التعلیق الممجد معناہ لاتصلوا علی وجہ الافتراض بان تجعلوا کلتیھما فریضۃ بل الاولی فریضۃ والثانیۃ نافلۃ انتھی وعن نافع قال ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادرکھما مع الامام فلا یعد لھما رواہ مالک وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوۃ فصلھا الا الفجر والمغرب رواہ الدارقطنی وقال الشیخ ابن الھمام قال عبد الحق تفرد برفعہ سھل بن صالح الانطاکی وکان ثقۃ واذا کان کذلک فلا یضر وقف من وقفہ لان زیادۃ الثقۃ مقبولۃ انتھی وعن ابن عمر قال ان کنت قد صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوۃ فی المسجد مع الامام فصل معہ غیر صلوۃ الصبح والمغرب فانھما لایصلیان مرتین رواہ عبد الرزاق وعن ناعم بن اجیل مولی ام سلمۃ قال کنت ادخل المسجد لصلوۃ المغرب فاری رجالا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا فی اخر المسجد والناس یصلون فیہ قد صلوا فی بیوتھم رواہ الطحاوی وقال فھؤلاء من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا لایصلون المغرب فی المسجد لما کانوا قد صلوھا فی بیوتھم ولاینکر ذلک علیھم غیرھم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا فذلک دلیل عندنا علی نسخ ما قد کان تقدمہ من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ لایجوز ان یکون مثل ذلک من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذھب

علیہم جمیعا حتی یکونوا علی خلافہ ولکن کان ذٰلک منہم لما قد ثبت عندہم فیہ من نسخ ذٰلک القول انتہی۔

باب السنن وفضائلها

وقول اللّٰہ عزّ وجل فسبحہ وادبار السجود وقولہ فسبحہ وادبار النجوم۔

عن ام حبیبۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل صلاۃ الفجر رواہ الترمذی وفی روایۃ لمسلم انہا قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ما من عبد مسلم یصلی للّٰہ کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا غیر فریضۃ الا بنی اللّٰہ لہ بیتا فی الجنۃ او الا بنی لہ بیت فی الجنۃ وعن عبد اللّٰہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن تطوعہ فقالت کان یصلی[1] فی بیتی قبل الظہر اربعا ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ثم یصلی بالناس العشاء ویدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیہن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا وکان اذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم وکان اذا قرأ قاعدا رکع وسجد وھو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین رواہ مسلم وزاد ابوداؤد ثم یخرج

---

[1] قولہ کان یصلی فی بیتی قال فی الدر المختار والافضل فی النفل غیر التراویح المنزل الا لخوف شغل عنہا والاصح افضلیۃ ما کان اخشع واخلص ۱۲۔

فیصلی بالناس صلاۃ الفجر وفی روایۃ الترمذی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر مایکون ثلاثین او اربعین اٰیۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذٰلک وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادبار النجوم الرکعتان قبل الفجر وادبار السجود الرکعتان بعد المغرب رواہ الترمذی وعن ام حبیبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظھر واربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار رواہ احمد والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ وعن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اربع قبل الظھر بعد الزوال تحسب بمثلھن فی صلاۃ السحر ومامن شئی الا وھو یسبح اللہ تلک الساعۃ ثم قرأ یتفیؤا ظلالہ عن الیمین والشمائل سجدا للہ وھم داخرون رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان وعن عبد اللہ بن السائب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظھر وقال انھا ساعۃ تفتح فیھا ابواب السماء فاحب ان یصعد لی فیھا عمل صالح رواہ الترمذی وعن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدع اربعا قبل الظھر ورکعتین قبل الغداۃ رواہ البخاری وعن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع قبل الظھر لیس فیھن تسلیم تفتح لھن ابواب السماء رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرکع قبل الجمعۃ اربعا لا یفصل فی شئی منھن رواہ ابن ماجۃ والطبرانی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعا رواہ مسلم وفی اخری لہ قال اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل

بعدها اربعا وروی ابن ماجة والترمذی نحوه وعن ابی عبد الرحمن قال
علم ابن مسعود الناس ان یصلوا بعد الجمعة اربعا فلما جاء علی بن ابی طالب علمهم
ان یصلوا ستا رواه الطحاوی وسعید بن منصور وعن علی انه قال من
کان مصلیا بعد الجمعة فلیصل ستا رواه الطحاوی وروی ابوداؤد عن ابن
عمر نحوه وفی روایة الترمذی قال رأیت ابن عمر صلی بعد الجمعة رکعتین ثم
صلی بعد ذلك اربعا قال الطحاوی قال ابویوسف احب الی ان یبدأ بالاربع
ثم یثنی بالرکعتین لانه هو ابعد من ان یکون قد صلی بعد الجمعة مثلها علی
ما قد نهی عنه فان عمر کان یکره ان یصلی بعد صلاة الجمعة مثلها انتهی و
قال علی القاری ان تقدیم الاربع اولی وذلك لان الاربع سنة بلا خلاف
فی المذهب انتهی وعن عمر وبن عطاء قال ان نافع بن جبیر ارسله الی
السائب یسأله عن شئ راه منه معاویة فی الصلاة فقال نعم صلیت معه
الجمعة فی مقصورة فلما سلم الامام قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل
الی فقال لا تعد لما فعلت اذا صلیت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتی تکلم
او تخرج فان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنا بذلك ان لا توصل بصلاة
حتی نتکلم او نخرج رواه مسلم وفی روایة ابی داؤد عن عطاء قال کان ابن عمر
اذا صلی الجمعة بمکة تقدم فصلی رکعتین ثم یتقدم فیصلی اربعا وعن
کعب بن عجرة قال ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشهل
فصلی فیه المغرب فلما قضوا صلاتهم راهم یسبحون بعدها فقال هذه صلاة
البیوت رواه ابوداؤد وفی روایة الترمذی والنسائی قام الناس یتنفلون
فقال النبی صلی الله علیه وسلم علیکم بهذه الصلاة فی البیوت وعن
ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رحم الله امرأ صلی قبل العصر

اربعا رواه احمد والترمذی وابوداؤد وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی الملائکۃ
المقربین ومن تبعہم من المسلمین والمؤمنین رواہ الترمذی وقال واختار
اسحاق بن ابراھیم ان لا یفصل فی الاربع قبل العصر واحتج بھذا الحدیث
وقال معنی قولہ انہ یفصل بینہن بالتسلیم یعنی التشھد انتہی وقال البغوی
المراد بالتسلیم التشھد دون السلام ای وسمی تسلیما علی من ذکر لاشتمالہ
علیہ وکذا قالہ ابن الملک قال الطیبی ویؤیدہ حدیث عبد اللہ بن مسعود
کنا اذا صلینا قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبریل وکان ذلک
فی التشھد کذا فی المرقات وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی قبل العصر رکعتین رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال انما
صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرکعتین بعد العصر لانہ اتاہ مال فشغلہ
عن الرکعتین بعد الظہر فصلاھما بعد العصر ثم لم یعد رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن وفی روایۃ للدارقطنی ولم ارہ عاد لھما وعن
ابی سعید الخدری انہ قال امرنی عمر بن الخطاب ان اضرب من کان یصلی
بعد العصر الرکعتین بالدرۃ رواہ الطحاوی وروی مسلم ومالک نحوہ وعن
جابر قال سألنا نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیتن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی الرکعتین قبل المغرب فقلن لا غیر ام سلمۃ قالت صلاھا
عندی مرۃ فسألتہ ما ھذہ الصلاۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم نسیت الرکعتین
قبل العصر فصلیتھما الآن رواہ الطبرانی واسنادہ حسن وعن حیان
ابن عبید اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل
اذانین صلوٰۃ الا المغرب رواہ البزار واسنادہ حسن وعن طاؤس

قال سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب فقال ما رأیت احدا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما وساق الحدیث رواہ ابوداؤد وعن حماد قال سألت ابراهیم عن الصلوٰۃ قبل المغرب فنهانی عنها وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر لم یصلوها رواہ محمد فی الآثار ورجالہ ثقات مع ارسالہ وعن منصور عن ابیہ قال ما صلی ابوبکر ولا عمر ولا عثمان الرکعتین قبل المغرب رواہ عبد الرزاق ومسدد وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینهن بسوء عدلن لہ بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عمر بن ابی خثعم وسمعت محمد بن اسمٰعیل یقول هو منکر الحدیث وضعفہ جدا وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ رواہ الترمذی وعن مکحول یبلغ بہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب قبل ان یتکلم رکعتین وفی روایۃ اربع رکعات رفعت صلاتہ فی علیین مرسلا وعن حذیفۃ نحوہ وزاد فکان یقول عجلوا الرکعتین بعد المغرب فانهما ترفعان مع المکتوبۃ رواهما رزین وروی البیهقی الزیادۃ عنہ نحوها فی شعب الایمان وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیل القراءۃ فی الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق اهل المسجد رواہ ابوداؤد وعن عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء قط فدخل علی الا صلی اربع رکعات او ست رکعات رواہ ابوداؤد وعنها رضی اللہ عنها قالت لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء من النوافل

اشد[1] تعاهدا منه علی رکعتی الفجر متفق علیه وعنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها رواہ مسلم۔

باب صلاۃ اللیل

وقول اللہ عز وجل ومن اللیل فتهجد به نافلة لك وقوله قم اللیل الا قلیلا وقوله فاقرؤا ما تیسر من القران عن عائشة رضی اللہ عنها قالت کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلاۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعة یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلثا فیسجد[2] السجدۃ من ذلك قدر ما یقرء احدکم خمسین اٰیة قبل ان یرفع رأسه فاذا سکت المؤذن من صلاۃ الفجر وتبین له الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین فان کنت مستیقظة حدثنی والا اضطجع علی شقه الایمن حتی یأتیه المؤذن للاقامة فیخرج متفق[3] علیه وفی روایة للبخاری ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام۔

---

[1] قوله اشد تعاهدا الخ والسنن اٰکدها سنة الفجر اتفاقا ثم الاربع قبل الظهر فی الاصح لحدیث من ترکها لم تنله شفاعتی ثم الکل سواء وقیل بوجوبها فلا تجوز صلاتها قاعدا ولا راکبا اتفاقا قاله فی الدر المختار ۱۲

[2] قوله فیسجد قال علی القاری والظاهر ان الفاء لتفصیل المجمل یعنی فیسجد کل واحدۃ من سجدات تلك الرکعات طویلة ۱۲

[3] قوله متفق علیه ای بمجموع الحدیث وان لم یکن بهذا السیاق فی حدیث واحد لکن احادیث مشکات الذی نقله صاحب المشکات اول هذا الباب ۱۲

فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الصبح وفی روایۃ ابی داؤد ثم اضطجع حتی یأتیہ المؤذن فیؤذنہ بصلاۃ الصبح فیصلی رکعتین خفیفتین ثم یخرج الی الصلاۃ وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کانت لہ الیّ حاجۃ کلمنی[1] والا خرج الی الصلاۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح قال العلامۃ العینی فھذہ الاحادیث تدل علی انہ تارۃ یضطجع قبل السنۃ وتارۃ بعدھا وتارۃ لا یضطجع قلت فھی الضجعۃ للاستراحۃ لا للتشریع وعن عبد اللہ بن عمر انہ رأی رجلا رکع رکعتی الفجر ثم اضطجع فقال ابن عمر ما شأنہ فقال نافع فقلت یفصل بین صلاتہ قال ابن عمر وای فصل افضل من السلام رواہ محمد وقال وبقول ابن عمر نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ واسنادہ صحیح وعن ابن مسعود قال ما بال الرجل اذا صلی الرکعتین یتمعک کما یتمعک الدابۃ والحمار اذا سلم فقد فصل رواہ ابن ابی شیبۃ وعن ابی الصدیق الناجی قال رأی ابن عمر قوما اضطجعوا بعد رکعتی الفجر فارسل الیہم فنھاھم فقالوا نرید بذلک السنۃ فقال ابن عمر ارجع الیہم فاخبرھم انہا بدعۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن ابراھیم النخعی قال ھی ضجعۃ الشیطان رواہ ابن ابی شیبۃ وعن حمید بن عبد الرحمن بن عوف قال ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وانا فی سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لارقبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

[1] قولہ کلمنی قال علی القاری کلامہ علیہ السلام لاشک انہ من کلام الاٰخرۃ واما کلام الدنیا فلاشک انہ خلاف الاولی وانما فصلاھا بین الصلاتین لان الحکمۃ فی وضع السنۃ ان یتھیأ لکمال الحالۃ وطرد الغفلۃ فیدخل فی الفریضۃ علی کمال الحضور واللذۃ ۱۲

وسلم للصلوٰة حتى ارى فعله فلما صلى صلوٰة العشاء وهى العتمة اضطجع هويا
من الليل ثم استيقظ فنظر فى الافق فقال ربنا ما خلقت هذا باطلا حتى بلغ
الى انك لا تخلف الميعاد ثم اهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فراشه
فاستل منه سواكا ثم افرغ فى قدح من اداوة عنده ماء فاستن ثم قام
فصلى حتى قلت قد صلى قدر ما نام ثم اضطجع حتى قلت قد نام قدر ما
صلى ثم استيقظ ففعل كما فعل اول مرة وقال مثل ما قال ففعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثلاث مرات قبل الفجر رواه النسائى وعن عائشة
قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى من الليل ثلاث عشرة ركعة
منها الوتر وركعتا الفجر رواه مسلم وعن مسروق قال سألت عائشة
عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت سبع وتسع واحدى
عشرة ركعة سوى ركعتى الفجر رواه البخارى وعن كريب مولى ابن عباس
انه قال سألت ابن عباس كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالليل قال بِتُّ عنده ليلة وهو عند ميمونة فنام حتى اذا ذهب ثلث الليل
او نصفه استيقظ قام الى شَنٍّ فيه ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت
الى جنبه على يساره فجعلنى على يمينه ثم وضع يده على رأسى كانه يمس اُذنى
كانه يوقظنى فصلى ركعتين خفيفتين قلت قرأ فيهما بام القرآن فى كل ركعة
ثم سلّم ثم صلى حتى صلى احدى عشرة ركعة بالوتر ثم نام فاتاه بلال فقال
الصلاة يا رسول الله فقام فركع ركعتين ثم صلى للناس رواه ابوداؤد۔
وعن ابن عباس انه رقد عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستيقظ
فتسوك وتوضأ وهو يقول ان فى خلق السموات والارض حتى ختم السورة
ثم قام فصلى ركعتين اطال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى

نفخ ثم فعل ذلك ثلاث مرات ست ركعات كل ذلك يستاك ويتوضأ ويقرء هؤلاء الآيات ثم اوتر بثلاث رواه مسلم وفي رواية لابي داؤد ثم اوتر فاتاه بلال فاذنه بالصلاة حين طلع الفجر فصلى ركعتي الفجر ثم خرج الى الصلوٰة وفي رواية للبخاري ومسلم وكان في دعائه اللهم اجعل في قلبي نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن يساري نورا وفوقي نورا وتحتي نورا وامامي نورا وخلفي نورا واجعل لي نورا وزاد بعضهم وفي لساني نورا وذكر وعصبي ولحمي ودمي وشعري وبشري وفي رواية لهما واجعل في نفسي نورا واعظم لي نورا وفي اخرى لمسلم اللهم اعطني نورا وعن زيد بن خالد الجهني انه قال لارمقن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم الليلة فصلى ركعتين[1] خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلاث[2] عشرة ركعة رواه مسلم وعن

---

[1] قوله ركعتين خفيفتين المراد بالركعتين الخفيفتين ركعتا الوضوء ويستحب فيها التخفيف لورود الروايات بتخفيفهما قولا وفعلا كذا يفهم من الازهار ۱۲

[2] قوله فذلك ثلاث عشرة ركعة وفي المبسوط ان منتهى تهجده صلى الله عليه وسلم ثمان ركعات واقله ركعتان فانه قال روى انه صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل خمس ركعات سبع ركعات تسع ركعات احدى عشرة ركعة ثلاث عشرة ركعة فالذي قال خمس ركعات ركعتان صلاة الليل وثلاث وترا والذي قال سبع ركعات اربع صلاة الليل وثلاث وترا والذي قال تسع ست وثلاث والذي قال احدى عشرة ثمان وثلاث والذي قال ثلاث عشرة ثمان صلاة الليل وثلاث وتر وركعتان سنة الفجر كذا في فتح القدير ۱۲۔

عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يصلي افتتح صلاته بركعتين خفيفتين رواه مسلم وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فليفتتح الصلاة بركعتين خفيفتين رواه مسلم وعن عبد الله بن مسعود قال لقد عرفت النظائر التي كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن فذكر عشرين سورة من اول المفصل على تأليف ابن مسعود سورتين في ركعة آخرهن حٰمٓ الدخان وعم يتساءلون متفق عليه وفي رواية لمسلم عن شقيق قال جاء رجل من بني بجيلة يقال له نهيك بن سنان الى عبد الله فقال اني اقرأ المفصل في كل ركعة فقال عبد الله هذًّا كهذّ الشعر لقد علمت النظائر التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بهن سورتين[۱] في كل ركعة وعن حذيفة انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل وكان يقول الله اكبر ثلاثا ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه فكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثم رفع رأسه من الركوع فكان قيامه نحوا من ركوعه يقول لربي الحمد ثم سجد فكان سجوده نحوا من قيامه فكان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع رأسه من السجود وكان يقعد فيما بين السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول رب اغفرلي رب اغفرلي فصلى اربع ركعات

---

[۱] قوله سورتين في كل ركعة قال عياض وهذا موافق لرواية عائشة ان قيامه صلى الله عليه وسلم كان احدى عشرة ركعة بالوتر وان هذا قدر قراءته غالبا وتطويله بسبب التدبر وتطويل الاركان وقراءته البقرة والنساء نادر وانكار ابن مسعود على الرجل يحضه على التأمل لانه لايجوز قراءة المفصل في ركعة كذا في المرقات ۱۲۔

قرأ فيهن البقرة وال عمران والنسآء والمائدة اوالانعام شك شعبة رواه ابوداؤد وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام بعشر ايات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة اية كتب من القانتين ومن قام بالف اية كتب من المقنطرين رواه ابوداؤد وعن ابى ذر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح باية والاية ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم رواه النسائى وابن ماجة وعن يعلى بن مملك انه سأل ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم عن قراءة النبى صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت وما لكم وصلاته كان يصلى ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلى قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت قراءته فاذا هى تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى وعن ابى هريرة قال كانت قراءة النبى صلى الله عليه وسلم بالليل يرفع طورا ويخفض طورا رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال كانت قراءة النبى صلى الله عليه وسلم على قدر ما يسمعه من فى الحجرة وهو فى البيت رواه ابوداؤد وعن ابى قتادة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة فاذا هو بابى بكر يصلى يخفض من صوته ومر بعمر وهو يصلى رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبى صلى الله عليه وسلم قال يا ابا بكر مررت بك وانت تصلى تخفض صوتك قال قد اسمعت من ناجيت يا رسول الله وقال لعمر مررت بك وانت تصلى رافعا صوتك فقال يا رسول الله اوقظ الوسنان واطرد الشيطان فقال النبى صلى الله عليه وسلم يا ابا بكر ارفع من صوتك شيأ وقال لعمر اخفض من صوتك شيأ رواه ابوداؤد وروى الترمذى نحوه۔ وعن مسروق

قال سألت عائشة اى العمل كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت الدائم قلت فاى حين كان يقوم من الليل قالت كان يقوم اذا سمع الصارخ متفق عليه وعن انس قال ماكنا نشاء ان نرى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الليل مصليا الا رأيناه ولا نشاء ان نراه نائما الا رأيناه رواه النسائى وعن عائشة رضى الله عنها قالت لما بدن رسول الله صلى الله عليه وسلم وثقل كان اكثر صلاته جالسا متفق عليه۔

باب مايقول اذا قام من الليل

وقول الله عز وجل واذكر اسم ربك عن ابن عباس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يتهجد قال اللهم لك الحمد انت قيم السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت نور السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت ملك السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق وقولك حق والجنة حق والنار حق والنبيون حق ومحمد حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لى ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منى انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت ولا اله غيرك متفق عليه وعن عائشة قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل افتتح صلاته فقال اللهم رب جبريل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدنى لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدى من تشاء الى صراط مستقيم رواه مسلم وعن ابى سعيد قال كان رسول الله صلى الله

عليه وسلم اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك
وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول الله اكبر كبيرا ثم يقول اعوذ بالله السميع العليم
من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه رواه الترمذی وابو داؤد
والنسائی وزاد ابو داؤد بعد قوله غيرك ثم يقول لا اله الا الله ثلاثا وفی
اخر الحديث ثم يقرأ وعن ربيعة بن كعب الاسلمی قال كنت ابيت عند
حجرة النبی صلی الله عليه وسلم فكنت اسمعه اذا قام من الليل يقول سبحان
رب العالمين الهوی ثم يقول سبحان الله وبحمده الهوی رواه النسائی وللترمذی
نحوه وقال هذا حديث حسن صحيح وعن عائشة رضی الله عنها قالت كان
رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا استيقظ من الليل قال لا اله الا انت سبحانك
اللهم وبحمدك استغفرك لذنبی واسألك رحمتك اللهم زدنی علما ولا تزغ قلبی
بعد اذ هديتنی وهب لی من لدنك رحمة انك انت الوهاب رواه ابوداؤد وعن
شريق الهوزنی قال دخلت علی عائشة فسألتها بم كان رسول الله صلی الله عليه
وسلم يفتتح اذا هب من الليل فقالت سألتنی عن شئ ما سألنی عنه احد
قبلك كان اذا هب من الليل كبر عشرا وقال سبحان الله وبحمده عشرا وقال
سبحان الملك القدوس عشرا واستغفر الله عشرا وهلل الله عشرا ثم
قال اللهم انی اعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة
عشرا ثم يفتتح الصلاة رواه ابوداؤد وعن عبادة بن الصامت قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم من تعار من الليل فقال لا اله الا الله وحده
لا شريك له له الملك وله الحمد وهو علی كل شئ قدير وسبحان الله والحمد لله
ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم قال رب اغفر لی او قال ثم
دعا استجيب له فان توضأ وصلی قبلت صلاته رواه البخاری وعن معاذ بن جبل

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علی ذکر طاہرا فیتعار من اللیل فیسأل اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ ایاہ رواہ احمد وابوداؤد۔

باب التحریض علی قیام اللیل

وقول اللہ عز وجل ان ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأ واقوم قیلا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد الشیطان علی قافیۃ رأس احدکم اذا ھو نام ثلاث عقد یضرب علی کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضأ انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان متفق علیہ وعن ابن مسعود قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقیل لہ مازال نائما حتی اصبح ما قام الی الصلاۃ قال ذلک رجل بال الشیطان فی اذنہ او قال فی اذنیہ متفق علیہ وعن ام سلمۃ قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فزعا یقول سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الخزائن وماذا انزل من الفتن من یوقظ صواحب الحجرات یرید ازواجہ لکی یصلین رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لاتکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم ثم یبسط یدیہ ویقول من یقرض

غير عدوم ولا ظلوم حتى ينفجر الفجر وعن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرب مايكون الرب من العبد فى جوف الليل الأخر فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله فى تلك الساعة فكن رواه الترمذى وقال هٰذا حديث حسن صحيح غريب اسنادا وعن ابى امامة قال قيل يارسول الله اى الدعاء اسمع قال جوف الليل الأخر ودبر الصلوات المكتوبات رواه الترمذى وعن ابى هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول افضل[1] الصلوٰة بعد المفروضة صلاة فى جوف الليل رواه احمد وعن جابر قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول ان فى الليل لساعة لايوافقها رجل مسلم يسأل الله فيها خيرا من امر الدنيا والأخرة الا اعطاه اياه وذٰلك كل ليلة رواه مسلم وعن عثمان بن ابى العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان لداؤد عليه السلام من الليل ساعة يوقظ فيها اهله يقول يا ال داؤد قوموا فصلوا فان هذه ساعة يستجيب الله عز وجل فيها الدعاء الا لساحر او عشار رواه احمد وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بقيام الليل فانه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم ومكفرة للسيات ومنهاة عن الاثم رواه الترمذى وعن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يضحك الله اليهم الرجل اذا قام بالليل يصلى والقوم اذا صفوا فى الصلاة والقوم اذا صفوا فى قتال العدو رواه فى شرح السنة وعن ابى هريرة قال قال رسول الله

---

[1] قوله افضل الصلوٰة الخ وقد يقال التهجد افضل من حيث زيادة مشقة على النفس وبعده عن الرياء والرواتب افضل من حيث الأكدية فى المتابعة للمفروضة فلا منافات كذا فى المرقات"

صلى الله عليه وسلم رحم الله رجلا قام من الليل فصلى وايقظ امرأته فصلت
فان ابت نضح فى وجهها الماء رحم الله امرأة قامت من الليل فصلت وايقظت
زوجها فصلى فان ابى نضحت فى وجهه الماء رواه ابوداؤد والنسائى وعن ابى سعيد
وابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ايقظ الرجل اهله من الليل
فصليا او صلى ركعتين جميعا كتبا فى الذاكرين والذاكرات رواه ابوداؤد وابن ماجه
وعن ابن عمر ان اباه عمر بن الخطاب رضى الله عنه كان يصلى من الليل
ماشاء الله حتى اذا كان من اخر الليل ايقظ اهله للصلاة يقول لهم الصلاة ثم يتلو
هذه الأية وأمر اهلك بالصلوٰة واصطبر عليها لانسئلك رزقا نحن نرزقك
والعاقبة للتقوى رواه مالك وعن ابى مالك الاشعرى قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان فى الجنة غرفا يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها
اعدها الله لمن الان الكلام واطعم الطعام وتابع الصيام وصلى بالليل والناس
نيام رواه البيهقى فى شعب الايمان وروى الترمذى عن على نحوه وفى روايته
لمن اطاب الكلام وعن ابى هريرة قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه
وسلم فقال ان فلانا يصلى بالليل فاذا اصبح سرق فقال انه ستنهاه ما تقول
رواه احمد والبيهقى فى شعب الايمان وعن ابن عباس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اشراف امتى حملة القرأن واصحاب الليل رواه البيهقى
فى شعب الايمان وعن المغيرة قال قام النبى صلى الله عليه وسلم حتى
تورمت قدماه فقيل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك
وما تأخر قال افلا اكون عبدا شكورا متفق عليه وعن عبد الله بن
عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصلوٰة الى الله
صلاة داؤد واحب الصيام الى الله صيام داؤد كان ينام نصف الليل ويقوم

ثلثہ وینام سدسہ ویصوم یوما ویفطر یوما متفق علیہ **وعن** عائشۃ قالت کان تعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام اول اللیل ویحیی آخرہ ثم ان کانت لہ حاجۃ الی اھلہ قضی حاجتہ ثم ینام فان کان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض علیہ الماء وان لم یکن جنبا توضأ للصلوۃ ثم صلی رکعتین متفق علیہ

باب القصد فی العمل

وقول اللہ عزوجل واقصد فی مشیک وقولہ فاذا قضیتم الصلوۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاذا اطمأننتم فاقیموا الصلوۃ **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر من الشھر حتی نظن ان لا یصوم منہ شیأ ویصوم حتی نظن ان لا یفطر منہ شیأ وکان لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رأیتہ ولا نائما الا رأیتہ رواہ البخاری **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل متفق علیہ **وعن** ابی امامۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اوی الی فراشہ طاھرا وذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم یتقلب ساعۃ من اللیل یسأل اللہ فیھا خیرا من الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار بروایۃ ابن السنی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا متفق علیہ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نشاطہ واذا فتر فلیقعد متفق علیہ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم

وهو یصلی فلیرقد حتی یذهب عنه النوم فان احدکم اذا صلی وهو ناعس لا یدری لعله یستغفر فیسب نفسه متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبه فسددوا وقاربوا وابشروا واستعینوا بالغدوة والروحة وشئ من الدلجة رواه البخاری وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عجب ربنا من رجلین رجل ثار عن وطائه ولحافه من بین حبه واهله الی صلاته فیقول الله لملائکته انظروا الی عبدی ثار عن فراشه ووطائه من بین حبه واهله الی صلاته رغبة فیما عندی وشفقا مما عندی ورجل غزا فی سبیل الله فانهزم مع اصحابه فعلم ما علیه فی الانهزام وما له فی الرجوع فرجع حتی هریق دمه فیقول الله لملائکته انظروا الی عبدی رجع رغبة فیما عندی وشفقا مما عندی حتی هریق دمه رواه صاحب المصابیح فی شرح السنة وعن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن حزبه او عن شئ منه فقرأه فیما بین صلاة الفجر وصلاة الظهر کتب له کانما قرأه من اللیل رواه مسلم وعن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب رواه البخاری وفی روایة النسائی فان لم تستطع فمستلقیا[1]

---

[1] قوله فمستلقیا اعلم ان الاستلقاء فی مذهبنا افضل من الاضطجاع ولا ینتهض حدیث عمران حجة علی العموم فانه خطاب له وکان مرضه البواسیر وهو یمنع الاستلقاء فلا یکون خطابه خطابا للامة فوجب الترجیح بالمعنی وهو ان المستلقی تقع اشارته الی جهة القبلة وبه یتأدی الفرض بخلاف الآخر الا تری انه لو حققه مستلقیا کان

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وعنہ انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا قال ان صلی قائما فہو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائماؕ فلہ نصف اجر القاعد رواہ البخاری وعن عبداللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ قال فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی رأسہ فقال مالک یا عبداللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلاۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلاۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم رواہ مسلم وعن سالم بن ابی الجعد قال قال رجل من خزاعۃ لیتنی صلیت فاسترحت فکانہم عابوا ذلک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقم الصلاۃ یا بلال ارحنا بہا رواہ ابوداؤد۔

باب الوتر

وقول اللہ عزوجل حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقولہ

سجودا ورکوعا الی القبلۃ ولو اتمہ علی جنب کان الی غیر جہتہا کذا فی المرقات ۱۲۔

لہ قولہ ومن صلی نائما الخ قال الخطابی ان المراد بہ المریض المفترض الذی یمکنہ ان یتحامل ویقعد مع مشقۃ فجعل اجرہ ضعف اجرہ اذا صلی نائما ترغیبا لہ فی القعود مع جواز صلاتہ نائما وکذا جعل صلاتہ اذا تحامل وقام مع مشقۃ ضعف صلاتہ اذا صلی قاعدا کذا فی مجمع البحار وقال فی المرقات وہل یجوز ان یصلی التطوع نائما مع القدرۃ علی القیام او القعود فمذہب ابی حنیفۃ انہ لا یجوز فقیل ہذا الحدیث فی حق المفترض المریض الذی امکنہ القیام او القعود مع شدۃ وزیادۃ فی المرض ۱۲

والشفع والوتر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن انہ سأل عائشۃ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی[1] اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلاثا متفق علیہ ۔ وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن البتیراء ان یصلی الرجل واحدۃ یوتر بہا رواہ ابن عبد البر فی التمہید وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث رواہ الترمذی وقال قد ذھب قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم الی ھذا ورأوا ان یوتر الرجل بثلاث وعن عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ بکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث[2] ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلاث عشرۃ رواہ ابوداؤد وعن الکرخی قال اوتر سعد بن ابی وقاص برکعۃ فانکر علیہ ابن مسعود وقال ما ھذہ البتیراء التی لا نعرفہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ

---

[1] قولہ ثم یصلی اربعا ھٰذہ الفصل یفید ان صلاۃ اللیل اربعا اربعا والا لقالت ثمانیا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن کذا فی فتح القدیر ۱۲ ۔

[2] قولہ وثلاث قال العلامۃ العینی فقد نصت علی الوتر بثلاثۃ ولم تذکر الوتر بواحدۃ فدل علی انہ لا اعتبار للرکعۃ البتیراء انتہی وقال علی القاری وفی اتیانہا بثلاث فی کل عدد دلالۃ ظاھرۃ بان الوتر فی الحقیقۃ ھو الثلاث وما وقع قبلہ من مقدماتہ المسمی بصلاۃ التہجد فاطلاق الوتر علی الکل مجاز ویؤیدہ الحدیث الصحیح اجعلوا اٰخر صلاتکم باللیل وترا ۱۲ ۔

ابن ابی شیبۃ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ المغرب وتر صلاۃ النہار فاوتروا صلاۃ اللیل رواہ النسائی وقال العلامۃ العینی وھذا السند علی شرط الشیخین وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر اللیل ثلاث کوتر النہار صلاۃ المغرب رواہ الدارقطنی والبیہقی وفی روایۃ للدارقطنی عن عائشۃ نحوہ مرفوعا وعن ابی خالد قال سألت ابا العالیۃ عن الوتر فقال علمنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوتر مثل صلاۃ المغرب ھذا وتر اللیل وھذا وتر النہار رواہ الطحاوی وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یسلم فی رکعتی الوتر رواہ النسائی وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث[1] لا یسلم الا فی اٰخرھن رواہ الحاکم فی مستدرکہ وقال انہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم ولم یخرجاہ وعن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وفی الرکعۃ الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد ولا یسلم الا فی اٰخرھن ویقول یعنی بعد التسلیم سبحان الملک القدوس ثلثا رواہ النسائی وعن خارجۃ بن حذافۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان اللہ امدکم بصلاۃ ھی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلاۃ العشاء الی ان یطلع الفجر رواہ الترمذی وابوداؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] قولہ یوتر بثلاث قال العلامۃ العینی وممن قال یوتر بثلاث لا یفصل بینہن عمر وعلی وابن مسعود وحذیفۃ وابی بن کعب وابن عباس وانس وابوامامۃ وعمر بن عبد العزیز والفقہاء السبعۃ انتہی وقال علی القاری فالعجب من جعل النووی الایتار بواحدۃ مذہب الجمہور ۱۲۔

وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم وعن ابی ہریرۃ قال اوصانی خلیلی بثلاث صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر ورکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام متفق علیہ وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا[1] اخر صلاتکم باللیل وترا رواہ مسلم وعن غضیف بن الحارث قال قلت لعائشۃ ارأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من الجنابۃ فی اول اللیل ام فی اخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یوتر اول اللیل ام فی اخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یجہر بالقراءۃ ام یخفت قالت ربما جہر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجۃ الفصل الاخیر وعن عائشۃ قالت من کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اول اللیل واوسطہ واخرہ وانتہی وترہ الی السحر متفق علیہ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم اخرہ فلیوتر اخر اللیل فان صلاۃ اخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل رواہ مسلم وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق[2] فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن

---

[1] قولہ اجعلوا الخ وقال علی القاری فیہ الامر للندب ۱۲

[2] قولہ الوتر حق قال العلامۃ العینی قولہ الوتر حق ای واجب والدلیل علی ھذا المعنی قولہ فمن لم یوتر فلیس منا وھذا وعید شدید ولا یقال مثل ھذا الا فی حق تارک فرض او واجب ولاسیما وقد تاکد ذلک بالتکرار ثلاث مرات ومثل ھذا الکلام بھذہ التاکیدات لم یأت فی حق السنن انتہی وقال فی المرقات ولما کان لیس منا تہدید یقال فی غیر الواجب کقولہ علیہ

لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا رواہ ابو داؤد والحاکم فی مستدرکہ وصححہ وفی روایة للدارقطنی عن ابی ایوب عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الوتر حق واجب وفی اسناد ابی داؤد ابو المنیب عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ وقد تکلم فیہ البخاری قال ابن ابی حاتم سمعت ابی یقول ھو صالح الحدیث وانکر علی البخاری ادخالہ فی الضعفاء وقال الحاکم وثقہ ابن معین فھذا ابن معین امام ھذا الشأن وکفی بہ حجة فی توثیقہ ایاہ وعن عبد اللّٰہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الوتر واجب علی کل مسلم رواہ البزار وفی روایة عبد اللّٰہ بن احمد عن ابیہ بسندہ ان معاذ بن جبل قدم الشام فوجد اھل الشام لا یوترون فقال لمعاویة مالی اری اھل الشام لا یوترون فقال معاویة اواجب ذٰلک علیھم فقال نعم سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول زادنی ربی صلٰوة وھی الوتر ووقتھا ما بین العشاء الی طلوع الفجر وعن خارجة بن حذافة قال خرج[1] علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقال ان اللّٰہ

الصلٰوة والسلام لیس منا من استنجی من الریح وکقولہ فی تارک النکاح مع القدرة مع انہ سنة لا واجب اجماعا فمن رغب عن سنتی فلیس منی وقد یقال فی الفرض کقولہ تعالیٰ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شئ قلنا بوجوب الوتر لکون الدلیل ظنیا ۱۲

[1] قولہ خرج علینا الخ اما الاستدلال علی وجوب الوتر بمتن الحدیث فبوجوہ الاول غایة الاھتمام بشأنہ والاعتناء بمکانہ حتی روی احمرار الوجہ وصعود المنبر وتمھید الحمد للّٰہ والثناء علیہ والامر باجتماع الصحابة وبیان الخیریة من حمر النعم وغیر ذٰلک وھذا کلہ من شواکل الفرائض والثانی ان متون بعض الطرق مصرحة بصیغة الامر او بلفظ الامر والامر حقیقة فی الوجوب ولا یعدل عنہ الا بضرورة والثالث ان الزیادة علی شئ انما تحقق اذا کان من جنس المزید علیہ والمزید علیہ فرض فکذا الزائد الا ان الدلیل غیر قطعی فصار واجبا ۱۲۔

امدکم بصلاۃ هی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعله الله لکم فیما بین صلاۃ العشاء الی ان یطلع الفجر رواه الترمذی وابوداؤد وروی ابن ماجة والحاکم فی مستدرکه واحمد فی مسنده والدارقطنی فی سننه والطبرانی فی معجمه نحوه وصححه الحاکم فقال حدیث صحیح الاسناد وسکت[1] ابوداؤد عنه وفی روایة لاماماً ابی حنیفة ان الله افترض علیکم وزادکم الوتر وفی روایة اخری له ان الله زادکم صلوٰۃ وهی الوتر فحافظوا علیها وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا رواه مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله وتر یحب الوتر فاوتروا[2] یا اهل القرآن رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن وتر او نسیه فلیصله[3] اذا اصبح او ذکره رواه الحاکم فی مستدرکه وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه ونقل تصحیحه ابن الحصار ایضا وروی الترمذی وابوداؤد وابن ماجة نحوه وعن مالك بلغه ان رجلا سأل ابن عمر عن الوتر اواجب هو فقال عبد الله قد اوتر[4]

---

[1] قوله سکت الخ من عادته اذا سکت عن حدیث اخرجه یدل علی صحته عنده ورضاه به ۱۲

[2] قوله فاوتروا امر وهو للوجوب واهل القرآن بحسب اللغة یتناول کل من معه شئ من القرآن ولو کان آیة فیدخل فیه الحفاظ وغیرهم علی ان القرآن کان فی زمنه صلی الله علیه وسلم متفرقا بین الصحابة ۱۲

[3] قوله فلیصله الخ وجه الاحتجاج ان وجوب القضاء فرع علی وجوب الاداء وقال الطحاوی ان وجوب قضاء الوتر اجماع من الصحابة ۱۲

[4] قوله قد اوتر الخ فمواظبته علیه الصلوٰۃ والسلام لاسیما مع مواظبة الصحابة والتابعین دلیل علی وجوب الوتر ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یرد علیہ وعبد اللہ
یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاوتر المسلمون رواہ فی الموطا وعن عائشۃ
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا راقدۃ معترضۃ علی فراشہ فاذا اراد
ان یوتر ایقظنی[1] فاوترت رواہ البخاری وعن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر
یصلی علی راحلتہ تطوعا فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض رواہ الدارقطنی
واحمد وعن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی علی راحلتہ ویوتر بالارض ویزعم ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک کان یفعل رواہ الطحاوی باسناد صحیح وعن
خالد بن ابی عمران قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی مضر اذ جاءہ
جبرئیل فاومأ الیہ ان اسکت فسکت فقال یا محمد ان اللہ لم یبعثک سبابا ولا
لعانا وانما بعثک رحمۃ للعالمین لیس لک من الامر شئ ثم علمہ القنوت اللہم انا
نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونخضع لک ونخلع ونترک من یکفرک اللہم
ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخاف عذابک
ان عذابک الجد بالکفار ملحق رواہ ابوداؤد فی المراسیل والطبرانی وروی ابن ابی
شیبۃ بسند صحیح موقوفا من قول ابن مسعود اللہم انا نستعینک ونستغفرک
ونثنی علیک الخیر ولا نکفرک نخلع[2] ونترک من یفجرک اللہم ایاک نعبد ولک نصلی
ونسجد والیک نسعی ونحفد ونخشی عذابک الجد ونرجو رحمتک ان عذابک الجد
بالکفار ملحق ورواہ البیہقی فی السنن الکبیر لہ موقوفا من قول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] قولہ ایقظنی الخ قال العلامۃ العینی فیہ الدلالۃ علی وجوب الوتر ۱۲

[2] قولہ نخلع وقد اسقط الواو فی الحاوی القدسی من نخلع والظاہر ثبوتہا کما فی روایۃ الطحاوی قالہ فی البحر الرائق ۱۲۔

وعن ابن عباس ان عمر بن الخطاب کان یقنت بالسورتین اللهم انا نستعینك
اللهم ایاك نعبد رواه ابن ابی شیبة والطحاوی وعن عبد الله بن زریر الغافقی
قال لی عبد الملك بن مروان لقد علمت ما حملك علی حب ابی تراب الا انك اعرابی
جاف فقلت والله لقد جمعت القران من قبل ان یجتمع ابواك ولقد علمنی منه
علی بن ابی طالب سورتین علمهما ایاه رسول الله صلی الله علیه وسلم ما علمتهما انت
ولا ابواك اللهم انا نستعینك ونثنی علیك القران ولا نکفرك ونخلع ونترك
من یفجرك اللهم ایاك نعبد ولك نصلی ونسجد والیك نسعی ونحفد نرجو رحمتك
ونخشی عذابك ان عذابك بالکفار ملحق رواه الطبرانی فی الدعاء وعن
الحسن بن علی قال علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمات اقولهن فی قنوت
الوتر اللهم[1] اهدنی فیمن هدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت
وبارك لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانك تقضی ولا یقضی علیك انه
لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی
وابن ماجة والدارمی وعن علی قال ان النبی صلی الله علیه وسلم کان
یقول فی اخر وتره اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك
واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك رواه ابوداؤد
والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن ابی بن کعب قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملك القدوس رواه ابوداؤد

[1] قوله اللهم اهدنی الخ فی شرح المنیة والصحیح ان عدم التوقیت فیما عدا الماثور لان الصحابة اتفقوا علیه ولانه ربما یجری علی اللسان ما یشبه کلام الناس اذا لم یوقت ثم ذکر اختلاف الالفاظ الواردة فی اللهم انا نستعینك الخ ثم ذکر ان الاولی ان یضم الیه اللهم اهدنی الخ قاله الشامی ۱۲

والنسائی وزاد ثلاث مرات یطیل وفی روایۃ للنسائی عن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیہ قال کان یقول اذا سلم سبحان الملک القدوس ثلاثا ویرفع صوتہ بالثالثۃ وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین آیۃ قام وقرأ وھو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک رواہ مسلم وعن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین رواہ الترمذی وزاد ابن ماجۃ خفیفتین وھو جالس وفی روایۃ لابن ماجۃ ثم یرکع رکعتین یقرأ فیہما وھو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا السھر جھد وثقل فاذا اوتر احدکم فلیرکع رکعتین فان قام من اللیل والا کانتا لہ رواہ الدارمی وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہما بعد الوتر وھو جالس یقرأ فیہما اذا زلزلت وقل یا ایھا الکافرون رواہ احمد ۔

باب القنوت

وقول اللہ عز وجل قوموا للہ قانتین وقولہ لیس لک من الامر شیئ او یتوب علیہم او یعذبہم عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع رواہ ابن ماجۃ باسناد صحیح وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایھا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد ویقنت قبل الرکوع رواہ النسائی وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت فی الوتر قبل الرکوع

رواہ الخطیب فی کتاب القنوت لہ وذکرہ ابن الجوزی فی التحقیق وسکت عنہ وعن ابن عباس قال اوتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث فقنت فیہا قبل الرکوع رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع رواہ الطبرانی فی الاوسط وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الوتر قبل الرکوع رواہ ابن ابی شیبۃ وعنہ قال بت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانظر کیف یقنت فی وترہ فقنت قبل الرکوع ثم بعثت امی ام عبد فقلت بیتی مع نسائہ فانظری کیف یقنت فی وترہ فاتتنی فاخبرتنی انہ قنت قبل الرکوع رواہ الدارقطنی وعن علقمۃ ان ابن مسعود واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع رواہ ابن ابی شیبۃ وعن سوید بن غفلۃ قال سمعت ابابکر وعمر وعثمان وعلیا یقولون قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر الوتر وکانوا[1] یفعلون ذٰلک رواہ الدارقطنی والبیہقی وعن عاصم الاحول قال سألت انس بن مالک عن القنوت فی الصلوٰۃ کان قبل الرکوع اوبعدہ قال قبلہ انما قنت[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع شہرا

---

[1] قولہ کانوا یفعلون ذٰلک لاشک ان فیما قدمنا من الاحادیث ما ھو نص علی المواظبۃ علی قنوت الوتر اشار الیہ الشیخ ابن الھمام ۱۲

[2] قولہ قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع شہرا الخ یعنی لایقنت لغیر الوتر الا لنازلۃ قالہ فی الدر المختار وقال فی رد المحتار عن البنایۃ اذا وقعت نازلۃ قنت الامام فی الصلوٰۃ الجہریۃ لکن فی الاشباہ عن الغایۃ قنت فی صلوٰۃ الفجر ویؤیدہ ما فی شرح المنیۃ حیث قال بعد کلام فتکون شرعیتہ ای شرعیۃ القنوت فی النوازل مستمرۃ وھو محمل قنوت

انه كان بعث اناسا يقال لهم القراء سبعون رجلا فاصيبوا فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا يدعو عليهم متفق عليه وعن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقنت فی صلاة الصبح الا ان يدعو لقوم او على قوم رواه ابن حبان باسناد صحيح وعن انس ان النبی صلى الله عليه وسلم كان لا يقنت الا اذا دعا لقوم او دعا عليهم رواه الخطيب فی كتاب القنوت وقال صاحب تنقيح التحقيق هذا اسناد صحيح وعن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقنت فی الفجر قط الا شهرا واحدا لم ير قبل ذلك ولا بعده وانما قنت فی ذلك الشهر يدعو على الناس من المشركين رواه امامنا ابو حنيفة وقال الشيخ ابن الهمام هذا اسناد لا غبار عليه وعن ابی مالك الاشجعی قال قلت لابی

من قنت من الصحابة بعد وفاته عليه الصلوٰة والسلام وهو مذهبنا وعليه الجمهور وقال الحافظ ابو جعفر الطحاوی انما لا يقنت عندنا فی صلاة الفجر من غير بلية فان وقعت فتنة او بلية فلا بأس به فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم واما القنوت فی الصلوات كلها للنوازل فلم يقل به الا الشافعی وكانهم حملوا ما روی عنه عليه الصلوٰة والسلام انه قنت فی الظهر والعشاء كما فی مسلم وانه قنت فی المغرب ايضا كما فی البخاری على النسخ لعدم ورود المواظبة والتكرار الواردين فی الفجر عنه عليه الصلوٰة والسلام اھ وهو صريح فی ان قنوت النازلة عندنا مختص بصلوٰة الفجر دون غيرها من الصلوات الجهرية او السرية وظاهر تقييدهم بالامام انه لا يقنت المنفرد وهل المقتدی مثله ام لا وهل القنوت هنا قبل الركوع ام بعده لم اره والذی يظهر لی ان المقتدی يتابع امامه الا اذا جهر فيؤمن وانه يقنت بعد الركوع لا قبله بدليل ان ما استدل به الشافعی على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حمله علماءنا على القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالی

يا ابت انك قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر وعثمان وعلى ههنا بالكوفة نحوا من خمس سنين اكانوا يقنتون قال اى بنى محدث رواه الترمذى والنسائى وابن ماجة وقال الترمذى هذا حديث حسن صحيح وعنه عن ابيه قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يقنت وصليت خلف ابى بكر فلم يقنت وصليت خلف عمر فلم يقنت وصليت خلف عثمان فلم يقنت وصليت خلف على فلم يقنت ثم قال يا بنى انها بدعة رواه النسائى وعن ابن عباس انه قال القنوت فى صلاة الصبح بدعة رواه الدارقطنى والبيهقى وعن غالب بن فرقد الطحان قال كنت عند انس بن مالك رضى الله عنه شهرين فلم يقنت فى صلاة الغداة رواه الطبرانى وعن الاسود بن يزيد انه صحب عمر بن الخطاب سنتين فى السفر والحضر فلم يره قانتا فى الفجر رواه محمد وقال الشيخ ابن الهمام هذا سند لا غبار عليه وعن انس ابن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم قنت شهرا ثم تركه[1] رواه ابو داؤد وروى النسائى نحوه وعن عبد الله قال لم يقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الصبح الا شهرا ثم تركه لم يقنت قبله ولا بعده رواه الطحاوى والطبرانى وابن ابى شيبة والبزار وعنه قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا يدعو على عصية وذكوان فلما ظهر عليهم ترك القنوت رواه البيهقى والبزار وابو يعلى الموصلى والطبرانى فى الكبير وعن ام سلمة قالت نهى[2] رسول الله

فى مراقى الفلاح صرح بانه بعده واستظهر الحموى انه قبله والاظهر ما قلناه ۱۲

[1] قوله ثم تركه قال العلامة العينى فقوله ثم تركه يدل على ان القنوت فى الفرائض كان ثم نسخ ۱۲

[2] قوله نهى الخ هذه الاحاديث تدل على ان ما روى من القنوت فى الصلوات منسوخ ۱۲ منه

صلى الله عليه وسلم عن القنوت فى الفجر رواه ابن ماجة -

باب قيام شهر رمضان

وقول الله عز وجل انا انزلناه فى ليلة مباركة انا كنا منذرين فيها يفرق كل امر حكيم۔ فصل[1] عن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرغب الناس فى قيام رمضان من غير ان يأمرهم بعزيمة امر فيه فيقول من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه النسائى - وعن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه البخارى وعن عبد الرحمن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك وتعالى فرض صيام رمضان عليكم وسننت لكم قيامه فمن صامه وقامه ايمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه رواه النسائى والبيهقى وابن ماجة وابن ابى شيبة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام رمضان ايمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه رواه النسائى وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رمضان لم يأت فراشه حتى ينسلخ رواه البيهقى فصل[2] عن ابى ذر قال صمت

---

[1] قوله فصل ههنا امور الاول ان نفس قيام رمضان سنة مؤكدة لانه عليه الصلوٰة والسلام رغّب اليه والاحاديث التى فى هذا الفصل تدل عليه ١٢ منه

[2] قوله فصل الامر الثانى قيام رمضان بالجماعة سنة مؤكدة لانه عليه الصلوٰة والسلام قام فى بعض الليالى مع الجماعة ولو لم يكن له خوف الافتراض لداوم عليه فصار [illegible] ما واظب عليه حكما وما واظب عليه حكما سنة ايضا وايضا الخلفاء الراشدون امروا بقيام التراويح بالجماعة

مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان ولم یقم بنا حتی بقی سبع من الشہر فلما کانت اللیلۃ السابعۃ خرج فصلی بنا حتی مضی ثلث اللیل ثم لم یصل بنا السادسۃ حتی خرج لیلۃ الخامسۃ فصلی بنا حتی مضی شطر اللیل فقلنا یا رسول اللہ لو نفلتنا فقال ان القوم اذا صلوا مع الامام حتی ینصرف کتب لھم قیام تلک اللیلۃ ثم لم یصل بنا الرابعۃ حتی اذا کانت لیلۃ الثالثۃ خرج وخرج باھلہ فصلی بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور رواہ الطحاوی وروی ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ نحوہ وعن ابی ہریرۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الناس فی رمضان یصلون فی ناحیۃ المسجد فقال ما ھؤلاء فقیل ھؤلاء ناس لیس معھم قرآن وابی بن کعب یصلی وھم یصلون بصلاتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا رواہ ابوداؤد ولا یقال ھذا الحدیث ضعیف بمسلم بن خالد انہ ضعیف کما نص علیہ ابوداؤد لانا نقول مسلم بن خالد لیس متفقا علی ترکہ حتی یترک روایتہ وثقہ ابن معین فی روایۃ عنہ وابن حبان واخرج لہ غیر حدیث فی صحیحہ وقال ابن عدی ارجو لا باس بہ وھو حسن الحدیث وعن عبد اللہ بن مسعود قال ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن رواہ احمد والطبرانی والطیالسی والبزار وابو نعیم موقوفا وذکرہ الرازی والعینی مرفوعا وعن العرباض بن ساریۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

وجعلوا للرجال والنساء اماما ورضوا بہ وحسنوہ وقد وردت فیہ ھذہ الاخبار ۱۲۔

لہ قولہ وابی بن کعب الخ وفی التعلیق الممجد قد استخرجت لذلک اصلا لطیفا وھو انہ قد علم ان ابیا کان یصلی بالناس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واثنی علیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحب عمر ان یجمع الناس بہ ۱۲

سلہ قولہ ما راہ المسلمون الخ المراد بالمسلمین الصحابۃ فقط او اھل الاجتھاد الذین ھم الکاملون

المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وايّاكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه احمد وابوداوٗد والبيهقي وروى الترمذي وابن ماجة نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن حذيفة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي ابي بكر وعمر رواه الترمذي واحمد وابن ماجة وحسنه الترمذي وصححه ابن حبان والحاكم وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغّب في قيام رمضان من غير ان يأمرهم فيه بعزيمة فيقول من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذٰلك ثم كان الامر على ذٰلك في خلافة ابي بكر وصدرا من خلافة عمر على ذٰلك رواه مسلم وعن عبد[1] الرحمن بن عبدٍ القاريّ قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة الى المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط فقال عمر اني لو جمعت هٰؤلاء على قارئ واحد لكان امثل ثم عزم فجمعهم على ابي بن كعب قال ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون بصلاة قارئهم قال عمر نعمت البدعة[2] هٰذه والتي تنامون

في صفة الاسلام صرفا للمطلق الى الكامل لان المطلق عند عدم القرينة ينصرف الى الفرد الكامل وهو المجتهد فيكون المعنى ما رأه الصحابة او اهل الاجتهاد حسنا فهو عند الله حسن وما رأه الصحابة او اهل الاجتهاد قبيحا فهو عند الله قبيح ۱۲

[1] قوله وعن عبد الرحمٰن بن عبدٍ بالتنوين قاله الطيبي وقوله القاريّ بالياء المشددة نسبة الى قبيلة قارة وهم عضل والديش قال المؤلف والمشهور ان عبد الرحمٰن تابعي من اجلة تابعي المدينة يقال ولد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس له منه سماع ولا رؤية وعدّه الواقدي من الصحابة فيمن ولد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا في المرقاة ۱۲

[2] قوله نعمت البدعة هٰذه قال ابن تيمية اما التراويح فليست ببدعة في الشريعة

عنها افضل من التی تقومون یرید اخر اللیل وکان الناس یقومون اوله رواه البخاری وعن عبد الله بن ابی بکر قال سمعت ابیا یقول کنا ننصرف فی رمضان من القیام فنستعجل الخدم بالطعام مخافة فوت السحور وفی اخری مخافة الفجر

بل سنة بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم وفعله فانه قال ان الله فرض علیکم صیام رمضان وسننت لکم قیامه ولا صلوتها جماعة بدعة بل سنة فی الشریعة بل قد صلاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجماعة لیلتین بل ثلثا وقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف کتب له قیام لیلة لما قام بهم حتی حسبوا ان یفوتهم الفلاح رواه اهل السنن وفی هذا ترغیب لقیام رمضان خلف الامام وذلك اوکد من ان لا تکون سنة وکان الناس یصلونها جماعات فی المسجد علی عهده صلی الله علیه وسلم ویقرهم واقراره سنة منه صلی الله علیه وسلم واما قول عمر رضی الله عنه نعمت البدعة هذه فالتسمیة لغویة لان العمل الذی دل علیه الکتاب او السنة لیس ببدعة فی الشریعة وان سمی بدعة فی اللغة وقد علم ان قول النبی صلی الله علیه وسلم کل بدعة ضلالة لم یرد به کل عمل مبتدأ وانما اراد ما ابتدأ من الاعمال التی لم یشرعها هو صلی الله علیه وسلم واذا کان کذلك فقد کانوا یصلون قیام رمضان علی عهده جماعة وفرادی وقد قال لهم فی اللیلة الثالثة او الرابعة لما اجتمعوا انه لم یمنعنی من الخروج الیکم الا کراهة ان یفرض علیکم فصلوا فی بیوتکم فعلل عدم الخروج خشیة الافتراض فعلم بذلك ان المقتضی قائم وانه لولا خوف الافتراض لخرج الیهم فلما کان فی عهد عمر جمعهم علی قارئ واحد واسرج فی المسجد فصارت هذه الهیئة وهی اجتماعهم فی المسجد علی امام واحد مع الاسراج عملا لم یعملوا به من قبل فسمی بدعة لانه فی اللغة سمی بذلك ولم یکن بدعة شرعیة لان السنة اقتضت انه عمل

رواه مالك فصل[1] عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی رمضان بعشرین رکعة فی غیر جماعة والوتر رواه البیهقی والطبرانی وابن ابی شیبة والبغوی وعبد بن حمید وفیه ضعف وعن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرین رکعة رواه مالك وقال فی آثار السنن اسناده مرسل قوی وعن عمر انه جمع الناس علی ابی بن کعب وکان یصلی بهم عشرین رکعة رواه البیهقی وابن ابی شیبة وعن السائب بن یزید قال کنا[2] نقوم فی عهد عمر بعشرین رکعة والوتر رواه البیهقی فی المعرفة بالاسناد الصحیح قال النووی فی الخلاصة اسناده صحیح وفی روایة للبیهقی وعلی عهد عثمان وعلی مثله وعن شتیرة وکان من اصحاب علی انه کان یؤمهم فی رمضان فیصلی خمس ترویحات رواه البیهقی وعن ابی عبد الرحمن السلمی ان علیا دعا القراء فی رمضان فامر رجلا ان یصلی بالناس عشرین رکعة وکان علی یوتر بهم رواه البیهقی

صالح لولا خوف الافتراض وقد زال بموته صلی الله علیه وسلم فانتفی المعارض فصار هذا کجمع المصحف وغیره ۱۲

[1] قوله فصل الاصل الثالث ان مجموع عشرین رکعة فی التراویح سنة مؤکدة لانه مما واظب علیه الخلفاء وقد سبق ان سنة الخلفاء ایضا لازم الاتباع وتارکها آثم والروایات التی فی هذا الفصل دالة علیه ۱۲

[2] قوله کنا نقوم الخ وقد علم ان قول الصحابی کنا نفعل وامرنا ونهینا محمول علی انه امر الله ولرسوله ونهی عن الله ورسوله لان الصحابی انما یقصد الاحتجاج به لاثبات شرع وتحلیل وتحریم وحکم یوجب کونه مشروعا وقد اختلفوا فی هذه الصیغة والراجح ان حکمها الرفع لما ذکرنا قاله العلامة العینی ۱۲۔

فصل[1] عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاذا هو بالبقيع فقال أكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله انى ظننت انك أتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب رواه الترمذى وابن ماجة وزاد رزين ممن استحق النار وعنها عن النبى صلى الله عليه وسلم قال هل تدرين ما فى هذه الليلة يعنى ليلة النصف من شعبان قالت ما فيها يا رسول الله فقال فيها ان يكتب كل مولود بنى آدم فى هذه السنة وفيها ان يكتب كل هالك من بنى آدم فى هذه السنة وفيها ترفع اعمالهم وفيها تنزل ارزاقهم فقالت يا رسول الله ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى فقال ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى ثلاثا قلت ولا انت يا رسول الله فوضع يده على هامته فقال ولا انا الا ان يتغمدنى الله منه برحمته يقولها ثلاث مرات رواه البيهقى فى الدعوات الكبير وعن ابى موسى الاشعرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن رواه ابن ماجة ورواه احمد عن عبد الله بن عمرو بن العاص وفى رواية الا اثنين مشاحن وقاتل نفس وعن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا يومها فان الله تعالى ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول الا من مستغفر فاغفر له الا مسترزق فارزقه الا مبتلى فاعافيه الا كذا الا كذا حتى يطلع

[1] قوله فصل فيه قيام ليلة النصف من شعبان ۱۲

الفجر رواه ابن ماجة

باب صلاة الضحى

وقول الله عز وجل والشفع والوتر عن زيد بن ارقم انه رأى قوما يصلون من الضحى فقال لقد علموا ان الصلوٰة فى غير هذه الساعة افضل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلاة الاوابين حين ترمض الفصال رواه مسلم وعن معاذ بن انس الجهنى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قعد فى مصلاه حين ينصرف من صلاة الصبح حتى يسبح ركعتى الضحى لايقول الا خيرا غفر له خطاياه وان كانت اكثر من زبد البحر رواه ابوداؤد وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبح على كل سلامى من احدكم صدقة فكل تسبيحة صدقة وكل تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وكل تكبيرة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهى عن المنكر صدقة ويجزئ من ذلك ركعتان يركعهما من الضحى رواه مسلم وعن بريدة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى الانسان ثلاث مائة وستون مفصلا فعليه ان يتصدق عن كل مفصل

له قوله صلوٰة الاوابين حين ترمض الفصال وقال فى الدر المختار وندب اربع فصاعدا فى الضحى على الصحيح من بعد الطلوع الى الزوال ووقتها المختار بعد ربع النهار وفى المنية اقلها ركعتان واكثرها اثنا عشر واوسطها ثمان وهو افضلها كما فى الذخائر الاشرفية لثبوته بفعله وقوله عليه السلام واما اكثرها فبقوله فقط ١٢ -

منه بصدقة قالوا ومن يطيق ذلك يا نبي الله قال النخاعة في المسجد تدفنها والشئ تنحيه عن الطريق فان لم تجد فركعتا الضحى تجزئك رواه ابوداؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على شفعة الضحى غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر رواه احمد والترمذي وابن ماجة وعن ابي الدرداء وابي ذر رضي الله عنهما قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الله تبارك وتعالى انه قال يا ابن آدم اركع لي اربع ركعات من اول النهار اكفك آخره رواه الترمذي ورواه ابوداؤد والدارمي عن نعيم ابن همار الغطفاني واحمد عنهم وعن معاذة قالت سألت عائشة كم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة الضحى قالت اربع ركعات ويزيد ما شاء الله رواه مسلم وعن ام هانئ قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلى ثماني ركعات فلم ار صلاة قط اخف منها غير انه يتم الركوع والسجود وقالت في رواية اخرى وذلك ضحى متفق عليه وعن عائشة انها كانت تصلي الضحى ثماني ركعات ثم تقول لو نشر لي ابواي ما تركتها رواه مالك وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له قصرا من ذهب في الجنة رواه الترمذي وابن ماجة وعن ابي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها رواه الترمذي۔

باب التطوع

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال عند صلاة الفجر

یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیك بین یدیّ فی الجنة قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطهر طهورا فی ساعة من لیل ولا نهار الا صلیت بذلك الطهور ما کتب لی ان اصلی متفق علیه وفی روایة الترمذی وما اصابنی حدث قط الا توضأت عنده ورأیت ان لله علیّ رکعتین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بهما وعن جابر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا الاستخارة فی الامور کما یعلمنا السورة من القرآن یقول اذا هم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة ثم لیقل اللهم انی استخیرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك العظیم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واجله فاقدره لی ویسره لی ثم بارك لی فیه وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واجله فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به قال ویسمی حاجته رواه البخاری وعن علی قال حدثنی ابوبکر وصدق ابوبکر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم یستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم رواه الترمذی وابن ماجة الا ان ابن ماجة لم یذکر الایة وعن حذیفة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا حزبه امر صلی رواه ابوداؤد وعن عبدالله بن ابی اوفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له حاجة الی الله او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ

فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالیٰ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتہا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھٰذا حدیث غریب ۔

(صلوٰۃ التسبیح)

عن ابی وھب قال سألت عبد اللہ بن المبارک عن الصلوٰۃ التی یسبح فیہا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولہا عشرا ثم یرفع رأسہ فیقولہا عشرا ثم یسجد فیقولہا عشرا ثم یرفع رأسہ ویقولہا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولہا عشرا یصلی اربع رکعات علیٰ ھٰذا فذٰلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داؤد قال فانک لو کنت اعظم اھل الارض ذنبا غفر لک بذٰلک وفی روایۃ لابن ماجۃ فلو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک قال یا رسول اللہ ومن لم یستطع یقولہا فی یوم قال قلہا فی جمعۃ فان لم تستطع فقلہا فی شہر حتی قال فقلہا فی سنۃ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضته شئ قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدى من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذٰلك وفى رواية ثم الزكوٰة مثل ذٰلك ثم تؤخذ الاعمال على حسب ذٰلك رواه ابوداؤد ورواه احمد عن رجل وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبد فى شئ افضل من الركعتين يصليهما وان البر ليذر على رأس العبد ما دام فى صلاته وما تقرب العباد الى الله بمثل ما خرج منه رواه احمد والترمذى وقال ابونصر الراوى يعنى القراٰن۔

باب صلوٰة السفر

وقول الله عز وجل واذا ضربتم فى الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا ان الكافرين كانوا لكم عدوا مبينا وقوله ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا وقوله فاينما تولوا فثم وجه الله عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذى الحليفة ركعتين متفق عليه وعن ابى حرب بن ابى الاسود الديلى ان عليا رضى الله تعالى عنه خرج من البصرة فصلى الظهر اربعا ثم قال انا لو جاوزنا هذا الخص لصلينا ركعتين رواه ابن ابى شيبة وروى عبد الرزاق نحوه وعن حارثة بن وهب الخزاعى قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن اكثر ما كنا قط وامنه بمنى ركعتين متفق عليه وعن يعلى بن امية قال

قلت لعمر بن الخطاب انما قال الله تعالى ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا فقد امن الناس قال عمر عجبت مما عجبت منه فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا[1] صدقته رواه مسلم وعن انس قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فكان يصلي ركعتين ركعتين حتى رجعنا الى المدينة قيل له اقمتم بمكة شيأ قال اقمنا بها عشرا[2] متفق عليه وعن مجاهد ان ابن عمر كان اذا اجمع على اقامة خمسة عشر يوما اتم الصلوٰة رواه ابن ابي شيبة وعن عبد الله بن عمر قال اذا كنت مسافرا فوطنت نفسك على اقامة خمسة عشر يوما فاتمم الصلوٰة وان كنت لا تدري متى تظعن فاقصر رواه محمد في كتاب الآثار عن امامنا ابي حنيفة قال في آثار السنن اسناده حسن وعن ابن عباس وابن عمر رضي الله عنهم قال اذا قدمت بلدة وانت مسافر وفي نفسك ان تقيم خمس عشرة ليلة فاكمل الصلوٰة بها وان كنت لا تدري متى تظعن فاقصرها رواه الطحاوي وعن جابر بن عبد الله قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبوك عشرين يوما يقصر الصلوٰة رواه ابو داؤد وعن ابن عمر

---

[1] قوله فاقبلوا وامر فاقبلوا ظاهره الوجوب فيؤيد قول ابي حنيفة ان القصر عزيمة والاتمام اساءة قاله في المرقات ١٢

[2] قوله اقمنا بها عشرا هذا الحديث مما يدل على فساد التحديد باربعة ايام لانه انما هو في حجة الوداع فتعين انهم نووا الاقامة اكثر من اربعة ايام لاجل قضاء النسك قاله في التعليق الممجد وقال في المرقات والحديث بظاهره ينافي مذهب الشافعي من انه اذا قام اربعة ايام يجب الاتمام وقال ابو حنيفة يقصر ما لم ينو الاقامة خمسة عشر يوما

قال اذ تجر علينا الثلج ونحن باذربيجان ستة اشهر في غزاة فكنا نصلى ركعتين رواه البيهقي في المعرفة باسناد صحيح وعن انس بن مالك انه كان مع عبد الملك ابن مروان بالشام شهرين يصلى ركعتين ركعتين رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم الظهر في السفر ركعتين وبعدها[1] ركعتين وفي رواية قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم في الحضر والسفر فصليت معه في الحضر الظهر اربعا وبعدها ركعتين وصليت معه في السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين ولم يصل بعدها شيأ والمغرب في الحضر والسفر سواء ثلاث ركعات ولا ينقص في حضر ولا سفر وهي وتر النهار وبعدها ركعتين رواه الترمذي وعن البراء قال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سفرا فما رأيته ترك ركعتين اذا زاغت الشمس قبل الظهر رواه ابوداؤد وعن نافع قال ان عبد الله بن عمر كان يرى ابنه عبيد الله يتنفل في السفر فلا ينكر عليه رواه مالك وعن ابن عباس قال قد فرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوٰة في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين فكما يتطوع ههنا قبلها ومن بعدها فكذلك يصلى في السفر قبلها وبعدها رواه الطحاوي وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلاة لغير وقتها الا بجمع فانه جمع بين المغرب والعشاء بجمع وصلى صلاة الصبح في الغد قبل وقتها متفق عليه

يوما وهو مأثور عن ابن عباس وابن عمر ۱۲

[1] قوله بعدها ركعتين وفي الدر المختار ويأتي المسافر بالسنن ان كان في حال امن وقرار والا بان كان في خوف وفرار لا يأتي بها هو المختار لانه ترك لعذر ۱۲ ـ

وروى ابوداؤد والطحاوى نحوه وفى رواية لابى داؤد عن ابن عمر نحوه وعن ابى قتادة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انه ليس فى النوم تفريط انما التفريط على من[1] لم يصل الصلوٰة حتى يجئ وقت الصلوٰة الاخرى رواه مسلم وفى رواية له عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ليس فى النوم تفريط انما التفريط فى اليقظة ان يؤخر صلوٰة حتى يدخل وقت صلوٰة اخرى وروى الطحاوى نحوه وعن عثمان بن عبد الله بن موهب قال سئل ابوهريرة ما التفريط فى الصلوٰة قال ان تؤخر حتى يجئ وقت الاخرى رواه الطحاوى واسناده صحيح وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فى السفر يؤخر الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء رواه الطحاوى واحمد والحاكم واسناده حسن وفى رواية احمد وابن ابى شيبة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يؤخر الظهر ويعجل العصر ويؤخر المغرب ويعجل العشاء فى السفر وفيه مغيرة بن زياد وثقه ابن معين وابوزرعة وعن ابن شهاب قال سالم واخر ابن عمر المغرب وكان استصرخ على امرأته صفية بنت ابى عبيد فقلت له الصلوٰة فقال سر فقلت له الصلوٰة فقال سر حتى سار ميلين او ثلثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يصلى اذا اعجله السير وقال عبد الله رأيت النبى صلى الله عليه وسلم اذا اعجله السير يقيم المغرب فيصليها ثلثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين ثم يسلم رواه البخارى قال العلامة العينى ليس المراد منه ان يصليهما فى وقت العشاء ولكن المراد منه ان يؤخر المغرب الى اخر وقتها ثم يصليها ثم يصلى العشاء وهو جمع بينهما

---

[1] قوله من لم يصل الخ وفى جامع الاثار قلت ودخل فى عموم من المسافر الذى يجمع جمع تأخير والمقدم والمؤخر سواء فى المنع ١٢

صورۃ لا وقتا وعن عمر بن الخطاب انہ کتب فی الآفاق ینھاھم ان یجمعوا بین الصلاتین ویخبرھم ان الجمع بین الصلاتین فی وقت واحد کبیرۃ من الکبائر رواہ محمد فی المؤطا وصححہ وعن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر یصلی علی راحلتہ تطوعا فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض رواہ الدارقطنی واحمد وعن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی علی راحلتہ ویوتر بالارض ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذالک کان یفعل رواہ الطحاوی باسناد صحیح وعن مجاھد انہ صحب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ من مکۃ الی المدینۃ یصلی علی راحلتہ یومی ایماء الا المکتوبۃ والوتر فانہ کان ینزل لھما فسألتہ عن صلاتہ علی راحلتہ ووجھہ قبل المدینۃ فقال لی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ تطوعا حیث[1] کان وجھہ یومی ایماء رواہ امامنا ابوحنیفۃ وروی محمد فی المؤطا نحوہ وعن محمد بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد اللہ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی التطوع وھو راکب فی غیر القبلۃ رواہ البخاری وعن انس بن مالک حین قدم من الشام فلقیناہ بعین التمر فرأیتہ یصلی علی حمار ووجھہ

---

[1] قولہ حیث کان وجھہ یتنفل المقیم والمسافر راکبا خارج المصر محل القصر مؤمیا الی ای جھۃ توجھت دابتہ ولو ابتداء عندنا یعنی انہ لا یشترط استقبال القبلۃ فی الابتداء لانہ لما جازت الصلوٰۃ الی غیر جھۃ الکعبۃ جاز الافتتاح الی غیر جھتھا بحر واحترز عن قول الشافعی رحمہ اللہ تعالی فانہ یقول یشترط فی الابتداء ان یوجھھا الی القبلۃ کما فی الشرنبلالیۃ قلت و ذکر فی الحلیۃ عن غایۃ السروجی ان ھاذا روایۃ ابن المبارک ذکرھا فی جوامع الفقہ ثم ذکر بعد سیاقہ الاحادیث ان الاشبہ استحباب ذلک عند عدم الحرج عملا بحدیث انس الدر المختار ورد المحتار ملتقط منھما ۱۲ -

من ذا الجانب یعنی عن یسار القبلۃ فقلت رأیتک تصلی بغیر القبلۃ فقال لولا انی رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یفعلہ لم افعلہ متفق علیہ وعن جابر قال بعثنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حاجتہ فجئت وھو یصلی علی راحلتہ نحو المشرق ویجعل السجود اخفض من الرکوع رواہ ابوداؤد وعن عائشۃ زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہا قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر[۱] فاقرت صلوٰۃ السفر وزید فی صلوٰۃ الحضر رواہ مسلم وعنہا قالت فرض اللّٰہ الصلوٰۃ حین فرضہا رکعتین ثم اتمہا فی الحضر فاقرت صلوٰۃ السفر علی الفریضۃ الاولی رواہ مسلم وعن ابن عباس قال فرض اللّٰہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ رواہ مسلم وعنہ قال افترض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رکعتین فی السفر کما افترض فی الحضر اربعا رواہ الطبرانی وعن ابن عمر قال صلی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بمنی صلوٰۃ المسافر وابوبکر وعمر وعثمان ثمان سنین او قال ست سنین رواہ مسلم وفی روایۃ لہ صلی فی السفر ولم یقل بمنی وعنہ قال صحبت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی السفر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ[۲] اللّٰہ

---

[۱] قولہ فی الحضر والسفر قال اما منا ابوحنیفۃ سفر الطاعۃ والمعصیۃ سواء فی الرخص لاطلاق نصوص الرخصۃ ولانہ فلما کان حکم الاتمام یجب لہ فی الاقامۃ بالاقامۃ خاصۃ لا بطاعۃ ولا بغیرھا کان کذالشیٔ فی النظر ان یکون حکم التقصیر یجب لہ فی السفر بالسفر خاصۃ لا بطاعۃ ولا غیرھا قیاسا کذا فی فتح القدیر والطحاوی ۱۲۔

[۲] قولہ حتی قبضہ اللّٰہ فیستفاد منہ المواظبۃ علی القصر ووجوبہ کذا فی جامع الاثار ۱۲۔

وصحبت ابابکر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ وصحبت عمر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ وصحبت عثمان فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالی وقد قال تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ رواہ البخاری وابن ماجۃ وروی مسلم وابوداؤد نحوہ۔ وعن سعید بن شفی قال جعل الناس یسألون ابن عباس عن الصلوٰۃ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من اھلہ لم یصل الا رکعتین حتی یرجع الیھم رواہ الطحاوی وعن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج مسافرا فلم یزل یصلی رکعتین رکعتین حتی رجع رواہ الطحاوی وعن عمر قال صلوٰۃ السفر رکعتان وصلوٰۃ الاضحی رکعتان وصلوٰۃ الفطر رکعتان وصلوٰۃ الجمعۃ رکعتان تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ وروی الطحاوی نحوہ وعن ابن عمر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانا ونحن ضلال یعلمنا فکان فیما علمنا ان اللہ عزوجل امرنا ان نصلی رکعتین فی السفر رواہ النسائی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتمم الصلاۃ فی السفر کالمقصر فی الحضر رواہ الدارقطنی فی سننہ وعن مورق العجلی قال سئل ابن عمر رضی اللہ عنھما عن الصلوٰۃ فی السفر فقال رکعتین رکعتین من خالف السنۃ کفر رواہ عبد الرزاق وعنہ قال سأل صفوان بن محرز ابن عمر عن الصلوٰۃ فی السفر فقال اخشی ان تکذب علی رکعتان من خالف السنۃ کفر رواہ الطحاوی والبیھقی وعن ھمام بن الحارث ان عمر صلی بمکۃ رکعتین ثم قال یا اھل مکۃ اتموا صلاتکم فانا قوم سفر رواہ الطحاوی وعن علی بن ربیعۃ الوالبی قال سألت عبد اللہ ابن عمر الی کم تقصر الصلوٰۃ فقال اتعرف السویداء قال قلت لا ولکنی

قد سمعت بها قال هی ثلث لیال قواصد فاذا خرجنا الیها قصرنا الصلوٰة رواه محمد فی الاٰثار وقال فی اٰثار السنن اسناده صحیح

باب الجمعة

وقول الله عز وجل والیوم الموعود وشاهد ومشهود عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن الاٰخرون السابقون یوم القیامة بید انهم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناه من بعدهم ثم هٰذا یومهم الذی فرض علیهم یعنی الجمعة فاختلفوا فیه فهدانا الله له والناس لنا فیه تبع الیهود غدا والنصاری بعد غد متفق علیه وفی روایة مسلم قال نحن الاٰخرون الاولون یوم القیامة ونحن اول من یدخل الجنة بید انهم وذکر نحوه الی اٰخره وفی اخری له عنه وعن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اٰخر الحدیث نحن الاٰخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیامة المقضی لهم قبل الخلائق وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر یوم طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق اٰدم وفیه ادخل الجنة وفیه اخرج منها

---

[۱] قوله هی ثلاث لیال ذهب اصحابنا الی التقدیر بثلاثة ایام اخذا من حدیث الصحیحین لاتسافر المرأة ثلاثة ایام الا مع ذی رحم محرم ومن حدیث یمسح المقیم یوما ولیلة والمسافر ثلاثة ایام ولیالیها ومن هٰذا الحدیث کذا فی التعلیق الممجد وقال فی المرقات قال ابن الهمام ویدل علی القصر لمسافة اقل من ثلاثة ایام حدیث ابن عباس عنه علیه الصلوٰة والسلام قال یا اهل مکة لاتقصروا فی ادنی اربعة برد من مکة الی عسفان فانه یفید القصر فی اربعة برد وهی تقطع فی اقل من ثلاثة ایام واجیب بضعف الحدیث بضعف روایة عبد الوهاب ابن مجاهد فبقی قصر الاقل بلا دلیل ۱۲-

ولا تقوم الساعة الا فی یوم الجمعة رواه مسلم وعن ابن عباس انه قرأ الیوم اکملت لکم دینکم الایة وعنده یهودی فقال لو نزلت هذه الایة علینا لاتخذناها عیدا فقال ابن عباس انها نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعة ویوم عرفة رواه الترمذی وعن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلة الجمعة لیلة اغر ویوم الجمعة یوم ازهر رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الیوم الموعود یوم القیامة والیوم المشهود یوم عرفة والشاهد یوم الجمعة وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منه فیه ساعة لا یوافقها عبد مومن یدعو الله بخیر الا استجاب الله له ولا یستعیذ من شئ الا اعاذه منه رواه احمد والترمذی وعن ابی لبابة بن عبد المنذر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان یوم الجمعة سید الایام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله من یوم الاضحی ویوم الفطر فیه خمس خلال خلق الله فیه ادم واهبط الله فیه ادم الی الارض وفیه توفی الله ادم وفیه ساعة لا یسأل العبد فیها شیئا الا اعطاه ما لم یسأل حراما وفیه تقوم الساعة ما من ملك مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا هو مشفق من یوم الجمعة رواه ابن ماجة وروی احمد عن سعد بن معاذ ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اخبرنا عن یوم الجمعة ما ذا فیه من خیر قال فیه خمس خلال وساق الی اخر الحدیث وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجمعة لساعة لا یوافقها عبد مسلم یسأل الله فیها خیرا الا اعطاه ایاه متفق علیه وزاد مسلم قال وهی ساعة خفیفة وفی روایة لهما قال ان فی الجمعة لساعة لا یوافقها مسلم قائم یصلی یسأل الله خیرا الا اعطاه ایاه وعن ابی بردة بن ابی موسی

قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شأن ساعۃ
الجمعۃ هی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰۃ رواہ مسلم وعن
ابی هریرۃ قال خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست معه فحدثنی
عن التوراۃ وحدثته عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حدثته
ان قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیه الشمس
یوم الجمعۃ فیه خلق اٰدم وفیه اهبط وفیه تیب علیه وفیه مات وفیه تقوم
الساعۃ وما من دابۃ الا وهی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلع
الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس وفیه ساعۃ لا یصادفها عبد مسلم
وهو یصلی یسأل اللہ شیأ الا اعطاہ ایاہ قال کعب ذٰلك فی کل سنۃ یوم فقلت
بل فی کل جمعۃ فقرأ کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ابوهریرۃ لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثته بمجلسی مع کعب الاحبار وما
حدثته فی یوم الجمعۃ فقلت له قال کعب ذٰلك فی کل سنۃ یوم قال عبد اللہ
ابن سلام کذب کعب فقلت له ثم قرأ کعب التوراۃ فقال بل هی فی کل جمعۃ
فقال عبد اللہ بن سلام صدق کعب ثم قال عبد اللہ بن سلام قد علمت
ایۃ ساعۃ هی قال ابوهریرۃ فقلت اخبرنی بها ولا تضن علیّ فقال عبد اللہ
ابن سلام هی اٰخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ قال ابوهریرۃ فقلت وکیف تکون اٰخر
ساعۃ فی یوم الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفها
عبد مسلم وهو یصلی فیها فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فهو فی صلاۃ حتی یصلی قال ابوهریرۃ
فقلت بلی قال فهو ذٰلك رواہ مالك وابوداؤد والترمذی والنسائی وروی احمد
الی قوله صدق کعب وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا

الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس رواہ الترمذی وعن
ابی ھریرة قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لای شئ سمی یوم الجمعة قال لان
فیھا طبعت طینة ابیک اٰدم فیھا الصعقة والبعثة وفیھا البطشة وفی اٰخر
ثلاث ساعات منھا ساعة من دعا اللہ فیھا استجیب لہ رواہ احمد وعن اوس
بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم
الجمعة فیہ خلق اٰدم وفیہ قبض وفیہ النفخة وفیہ الصعقة فاکثروا علیّ
من الصلوٰة فیہ فان صلوٰتکم معروضة علیّ قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض
صلاتنا علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض
اجساد الانبیاء رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والبیھقی
فی الدعوات الکبیر وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکثروا الصلوٰة علیّ یوم الجمعة فانہ مشھود یشھدہ الملائکة وان احدا لن یصلی
علیّ الا عرضت علیّ صلاتہ حتی یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت قال ان اللہ حرم
علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیّ یرزق رواہ ابن ماجة ۔
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم
یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الا وقاہ اللہ فتنة القبر رواہ احمد والترمذی

باب وجوبھا

وقول اللہ عز وجل یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة
فاسعوا الی ذکر اللہ عن ابن عمر وابی ھریرة انھما قالا سمعنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتھین اقوام عن ودعھم
الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم

وعن ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ورواہ مالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا فی کتاب لا یمحی ولا یبدل وفی بعض الروایات ثلاثا رواہ الشافعی وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت[1] ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم رواہ مسلم وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق[2] بدینار فان لم یجد فبنصف دینار رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابی عبد الرحمن السلمی انہ قال قال علی

---

[1] قولہ لقد ہممت ان آمر رجلا الخ فان قلت کیف یترک الفرض ویشتغل بہم قلت لا یلزم من جعل الخلیفۃ ترک فرض الجمعۃ مطلقا فانہ یتصور تکرارہا ففی شرح المنیۃ انما تجوز اقامۃ الجمعۃ فی المصر فی موضع واحد لا اکثر فی ظاہر الروایۃ عن ابی حنیفۃ وعنہ کقول محمد انہا تجوز فی مواضع متعددۃ قیل وہو الاصح وعن ابی یوسف یجوز بموضعین لا غیر وقال ابن الہمام قال السرخسی الصحیح من مذہب ابی حنیفۃ جواز اقامتہا فی مصر واحد فی مسجدین واکثر وبہ نأخذ لاطلاق لا جمعۃ الا فی مصر فاذا تحقق تحقق فی کل منہا قال ابن الہمام وہو الاصح فارتفع الاشکال من اصلہ قالہ فی المرقات ۱۲

[2] قولہ فلیتصدق بدینار الخ لان الحسنات یذہبن السیآت والظاہر ان الامر للاستحباب ولذلک جاء التخییر بین الدینار والنصف ولا بد من التوبۃ مع ذلک فانہا الماحیۃ للذنب واللہ تعالی اعلم قالہ السندھی ۱۲

رضی اللہ عنہ لاجمعة ولا تشریق الا فی مصر[1] جامع رواہ ابن ابی شیبة بسند صحیح
موقوفا وروی عبد الرزاق والبیهقی وابو عبید فی الغریب والمروزی فی کتاب
الجمعة مثله موقوفا والموقوف فی مثل هذا کالمرفوع وقال العلامة العینی ان
ابا زید زعم فی الاسرار ان محمد بن الحسن قال رواہ مرفوعا معاذ وسراقة بن مالك
رضی اللہ تعالی عنهما ثم قال العلامة العینی فان قلت قال النووی حدیث علی
ضعیف متفق علی ضعفه وهو موقوف علیه بسند ضعیف منقطع قلت
کانه لم یطلع الا علی الاثر الذی فیه الحجاج بن ارطاة ولم یطلع علی طریق جریر
عن منصور فانه سند صحیح وعن الحارث عن علی رضی اللہ عنه قال لاجمعة ولا
تشریق ولا صلاة فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع او مدینة عظیمة رواہ ابن
ابی شیبة موقوفا وصححه ابن حزم وعن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم
قال الجمعة[2] علی من آواہ اللیل الی اهله رواہ الترمذی وعن رجل من
اهل قباء عن ابیه وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم قال امرنا النبی
صلی اللہ علیه وسلم ان نشهد الجمعة من قباء رواہ الترمذی وعن جابر بن
عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال یا ایها الناس توبوا
الی اللہ قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشغلوا وصلوا الذی

---

[1] قوله الا فی مصر جامع ای شرط لادائها المصر لهذه الآثار ولانه کان لمدینة النبی صلی اللہ علیه وسلم قری کثیرة ولم ینقل انه صلی اللہ علیه وسلم امر باقامة الجمعة فیها قاله فی شرح النقایة
[2] قوله الجمعة علی من آواہ اللیل الی الخ وما مر من الاحادیث فی شرط المصر الذی تصح اقامة الجمعة فیه والکلام هنا فی حد المکان الذی من کان فیه یلزمه الحضور الی المصر لیصلیها فیه وقال العلامة الشامی قد علمت بنص الحدیث والاثر والروایات عن ائمتنا الثلاثة

بينكم وبين ربكم بكثرة ذكركم له وكثرة الصدقة فى السر والعلانية ترزقوا وتنصروا وتجبروا واعلموا ان الله قد افترض عليكم الجمعة فى مقامى هذا فى يومى هذا فى شهرى هذا من عامى هذا الى يوم القيامة فمن تركها فى حياتى او بعدى وله امام عادل او جائر استخفافا بها او جحودا لها فلا جمع الله شمله ولا بارك له فى امره الا ولا صلوٰة له ولا زكوٰة له ولا حج له ولا صوم له ولا بر له حتى يتوب فمن تاب تاب الله عليه رواه ابن ماجة والبيهقى فى السنن والبزار وروى الطبرانى فى الاوسط عن ابن عمر نحوه وعن طارق بن شهاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة حق واجب على كل مسلم فى جماعة[2] الا على اربعة عبد مملوك

والمختار للمحققين من اهل الترجيح انه لا عبرة ببلوغ النداء ولا بالغلوة والاميال انتهى وقال فى الدر المختار ورجح فى البحر اعتبار عوده لبيته بلا كلفة وفى قاضيخان عن ابى يوسف هو رواية عنه من ثلاثة فراسخ وعنه اذا شهد الجمعة فان امكنه المبيت باهله لزمه الجمعة واختاره كثير من مشائخنا ١٢

[2] قوله فى جماعة اى شرط لادائها الجماعة اجماعا على خلاف فى عددها اى ثلث رجال سوى الامام عند ابى حنيفة ومحمد وبالامام عند ابى يوسف لان الاثنين مع الامام جمع ولهما ان الجماعة شرط على حدة والامام شرط آخر فيعتبر جمع سوى الامام لقوله تعالٰى اذا نودى للصلوٰة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله فهذا يقتضى مناديا وذاكرا وهما المؤذن والامام وساعيين لان قوله تعالٰى فاسعوا لا يتناول ما دون المثنى ثم ما دون الثلاث ليس بجمع متفق عليه فان اهل اللغة فصلوا بين التثنية والجمع فالمثنى وان كان فيه معنى الاجتماع من وجه فليس بجمع مطلقا واشتراط الجماعة هنا ثابت مطلقا وشرط الشافعى وجود اربعين احرارا مكلفين مقيمين

او امرأة او صبی او مریض رواه ابوداؤد وفی شرح السنة بلفظ المصابیح عن رجل من بنی وائل وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فعلیه الجمعة یوم الجمعة الا مریض او مسافر او امرأة او صبی او مملوك فمن استغنی بلهو او تجارة استغنی الله عنه والله غنی حمید رواه الدارقطنی

باب التنظیف والتبکیر

وقول الله عز وجل فاسعوا الی ذکر الله وذروا البیع[1] عن ابی سعید وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اغتسل یوم الجمعة ولبس من احسن ثیابه ومس من طیب ان کان عنده ثم اتی الجمعة فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب الله له ثم انصت اذا خرج امامه حتی یفرغ من صلاته کانت کفارة لما بینها وبین الجمعة التی قبلها رواه ابوداؤد وروی الطحاوی نحوه وفی روایة لاحمد لایؤذی احدا فان لم یجد الامام خرج صلی ما بدا له وان وجد الامام قد خرج جلس فاستمع وانصت حتی یقضی الامام جمعته وکلامه رجاله رجال الصحیح خلا شیخ احمد وهو ثقة قاله فی مجمع الزوائد وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یحضر الجمعة ثلاثة نفر فرجل حضرها بلغو فذلك حظه منها ورجل حضرها بدعاء فهو رجل دعا الله ان شاء اعطاه وان شاء

فی موضع لا یرتحلون عنه صیفا ولا شتاء الا لحاجة سامعین الخطبة لقول جابر مضت السنة ان فی کل ثلاثة اماما وفی کل اربعین فما فوقه جمعة واضحی وفطرا قلنا هو ضعیف حتی قال البیهقی لایحتج بمثله کذا فی شرح النقایة ۱۲۔

[1] قوله وذروا البیع فیه اشارة الی التبکیر ۱۲۔

منعه ورجل حضرها بانصات وسكوت ولم يتخط رقبة مسلم ولم يؤذ احدا فهي كفارة
الى الجمعة التي تليها وزيادة ثلاثة ايام وذلك بان الله يقول من جاء بالحسنة فله
عشر امثالها رواه ابوداؤد وعن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يقول اذا دخل احدكم المسجد والامام على المنبر فلا صلوٰة ولا كلام حتى يفرغ الامام
رواه الطبراني في الكبير واسناده حسن وعن علي وابن عباس وابن عمر
رضي الله عنهم انهم كانوا يكرهون الصلوٰة والكلام بعد خروج الامام رواه
ابن ابي شيبة ورجاله ثقات وروى الطحاوي نحوه عن ابن عمر وابن عباس
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكلم يوم الجمعة
والامام يخطب فهو كمثل الحمار يحمل اسفارا والذي يقول له انصت ليس له جمعة
رواه احمد وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
غسل يوم الجمعة واغتسل وبكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الامام واستمع
ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها رواه الترمذي
وابوداؤد والنسائي وابن ماجة وعن عبيد بن السباق مرسلا قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في جمعة من الجمع يا معشر المسلمين ان هذا يوم جعله الله
عيدا فاغتسلوا ومن كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه وعليكم بالسواك
رواه مالك ورواه ابن ماجة عنه وهو عن ابن عباس متصلا وعن البراء قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حقا على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس
احدهم من طيب اهله فان لم يجد فالماء له طيب رواه احمد والترمذي وقال
هذا حديث حسن وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ
فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة
ثلاثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذاکان یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المھجر کمثل الذی یھدی بدنۃ ثم کالذی یھدی بقرۃ ثم کبشا ثم دجاجۃ ثم بیضۃ فاذا خرج الامام طووا صحفھم ویستمعون الذکر متفق علیہ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا رواہ مسلم وعن نافع قال سمعت ابن عمر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقیم الرجل الرجل من مقعدہ ویجلس فیہ قیل لنافع فی الجمعۃ قال فی الجمعۃ وغیرھا متفق علیہ وعن عبد اللہ بن سلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مھنتہ رواہ ابن ماجۃ. ورواہ مالک عن یحیی بن سعید وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنۃ وان دخلھا رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرۃ لان یصلی احدکم بظھر الحرۃ خیر لہ من ان یقعد حتی اذا قام الامام جاء یتخطی رقاب الناس رواہ مالک فی المؤطا وعن جابر بن عبد اللہ ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فجعل یتخطی الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت وآنیت رواہ ابن ماجۃ وعن ابی الزاھریۃ قال کنا مع عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال عبد اللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت رواہ ابوداؤد والنسائی باسناد جید وفی روایۃ احمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الذی یتخطی

رقاب الناس ويفرق بين اثنين بعد خروج الامام كالجار قصبه فى النار وفى رواية للطبرانى نحوه وفيه رأيتك تخطى رقاب الناس وتؤذيهم من اذى مسلما فقد اذانى ومن اذانى فقد اذى الله عز وجل وعن يعلى بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمّع بنا فنظرت فاذا جُلّ من فى المسجد اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فرأيتهم محتبين والامام يخطب رواه ابوداود وقال كان ابن عمر يحتبى والامام يخطب وانس بن مالك وشريح وصعصعة بن صوحان وسعيد بن المسيب وابراهيم النخعى ومكحول واسمعيل بن محمد بن سعد ونعيم بن سلامة قال لا بأس بها وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم يوم الجمعة فليتحول من مجلسه ذلك رواه الترمذى

باب الخطبة[له] والصلوٰة

وقول الله عز وجل فاسعوا الى ذكر الله[له] وقوله وتركوك قائما وقوله فاذا قضيت الصلوٰة فانتشروا وعن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى الجمعة

له قوله الخطبة فروع الخطبة يشتمل على فروض وسنن اما الفرض فشيأن الوقت وهو ما بعد الزوال وقبل الصلوٰة حتى لو خطب قبل الزوال او بعد الصلوٰة لا يجوز واما السنن فخمسة عشر الطهارة حتى كره من الجنب والمحدث والقيام واستقبال القوم بوجهه والقعود قبل الخطبتين قاله ابو يوسف والبداية بالحمد لله والثناء عليه بما هو اهله وكلمتا الشهادة والصلوٰة على النبى صلى الله عليه وسلم والموعظة والتذكرة وقراءة القرآن وتاركها مسيئ والجلوس بين الخطبتين واعادة التحميد والثناء على الله تعالى فى الخطبة الثانية وزيادة الدعاء للمسلمين والمسلمات فى الثانية وتخفيف الخطبتين بقدر سور

حين تميل[1] الشمس رواه البخاري وعن سهل بن سعد قال ما كنا نقيل ولا
نتغدى الا بعد الجمعة متفق عليه وعن السائب بن يزيد قال كان النداء يوم
الجمعة اوله اذا جلس الامام على المنبر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وابي بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء رواه البخاري
وعن جابر بن سمرة قال كانت للنبي صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما
يقرأ القرآن ويذكر الناس فكانت صلاته قصدا وخطبته قصدا رواه مسلم
وعن عمار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان طول صلاة
الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوٰة واقصروا الخطبة وان
من البيان سحرا رواه مسلم وعن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا خطب احمرت عيناه وعلا صوته واشتد غضبه حتى كانه منذر جيش
يقول صبحكم ومساكم ويقول بعثت انا والساعة كهاتين ويقرن بين اصبعيه

من طوال المفصل واما الخطيب فمن السنن فيه طهارته واستقباله بوجهه الى القوم وترك السلام من وقت خروجه الى دخوله فى الصلوٰة وترك الكلام قاله العلامة العيني فى شرح الهداية وقال فى الدر المختار ويكره تكلمه فيها الا لامر بمعروف لانه منها ١٢ ـ

ـه قوله الى ذكر الله اى الى الخطبة عند الجمهور وبه استدل ابو حنيفة رضى الله عنه على ان الخطيب اذا اقتصر على الحمد لله جاز قاله فى المدارك ١٢ ـ

ـه قوله حين تميل الشمس الخ قال العلامة الشامي جزم فى الاشباه من فن الاحكام انه لا يسن لها الابراد وقال الجمهور ليس بمشروع لانها تقام بجمع عظيم فتأخيرها مفض الى الحرج ولا كذلك الظهر وموافقة الخلف لاصله من كل وجه ليس بشرط انتهى وقال العلامة العيني قالوا ندب الابراد الا فى الجمعة لشدة الخطر فى فواتها ولان الناس يبكرون اليها فلا يتأذون بالحر ١٢ ـ

السابۃ والوسطی رواہ مسلم وعن یعلی بن امیۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک متفق علیہ وعن ام ہشام بنت
حارثۃ بن النعمان قالت ما اخذت قٓ والقراٰن المجید الاعن لسان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ ہا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب الناس رواہ مسلم وعن ابن عمر
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی
یفرغ اراہ المؤذن ثم یقوم فیخطب ثم یجلس ولا یتکلم ثم یقوم فیخطب رواہ ابوداؤد۔
وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس ذات یوم علی المنبر وجلسنا
حولہ رواہ البخاری وعن جابر قال لما استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ
علی المنبر قال اجلسوا فسمع ذلک ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراٰہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود رواہ ابوداؤد۔ وعن عمرو بن حریث
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیہا بین کتفیہ
یوم الجمعۃ رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن وہب قال سمعت معاویۃ بن صالح یحدث
عن ابی الزاہریۃ عن عبد اللہ بن بسر قال کنت جالسا الی جنبہ یوم الجمعۃ
فقال جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اجلس فقد اٰذیت واٰنیت رواہ الطحاوی وروی النسائی وابوداؤد باسناد
جید نحوہ وقال الطحاوی افلا تری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر فی
ہذا الحدیث ہذا الرجل بالجلوس ولم یأمرہ بالصلوٰۃ وعن جابر قال جاء

لہ قولہ ثم یقوم فیخطب ای یخطب الامام بسیف فی بلدۃ فتحت بہ کمکۃ والا لا کالمدینۃ ونقل
القہستانی عن عید المحیط ان اخذ العصا سنۃ کالقیام کذا التقطناہ من الدر المختار
ورد المحتار ۱۲۔

سليك الغطفاني ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد على المنبر فقعد سليك قبل ان يصلي فقال له صلى الله عليه وسلم اركعت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما رواه النسائي في سننه الكبير وبوب فيه على هذا الحديث وقال باب الصلوٰة قبل الخطبة وعن انس قال دخل رجل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم قم فاركع ركعتين وامسك عن الخطبة حتى فرغ من صلوته رواه الدارقطني وفي رواية له عن احمد بن حنبل عن معتمر عن ابيه قال جاء رجل والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال يا فلان اصليت قال لا قال قم فصل ثم انتظره حتى صلى وعن محمد بن قيس ان النبي صلى الله عليه وسلم حيث امره ان يصلي ركعتين امسك عن الخطبة حتى فرغ من ركعتيه ثم عاد الى خطبته رواه ابن ابي شيبة وعن عقبة بن عامر قال الصلوٰة والامام على المنبر معصية رواه الطحاوي وفيه عبد الله بن لهيعة وثقه احمد وكفى به ذلك وعن ثعلبة بن ابي مالك القرظي ان جلوس الامام على المنبر يقطع الصلوٰة رواه الطحاوي باسناد صحيح وعن ابن شهاب في الرجل يدخل المسجد يوم الجمعة والامام يخطب قال يجلس ولا يسبح اي لا يصلي رواه الطحاوي باسناد صحيح فقد روينا في هذه الاثار ان خروج الامام يقطع الصلوٰة وان عبد الله بن صفوان جاء وعبد الله بن الزبير يخطب فجلس ولم يركع فلم ينكر ذلك عليه عبد الله بن الزبير ولا من كان بحضرته من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وتابعيهم ثم قد كان شريح يفعل ذلك وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ثوب بالصلوٰة فلا يسعى اليها احدكم ولكن ليمش وعليه السكينة والوقار صل ما ادركت واقض[له] ما سبقك

[له] قوله واقض ما سبقك وفي شرح المنية من ادرك الامام فيهما صلى معه ما ادرك وبنى عليه الجمعة وان ادركه في التشهد او سجود السهو وقال محمد ان ادرك معه ركوع الثانية بنى عليها الجمعة

رواہ مسلم وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایتوا الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ فصلوا ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم رواہ ابوداؤد وفی روایۃ لہ ولیقض وروی احمد عنہ وما فاتکم فاقضوا ورواہ ابن ابی شیبۃ بسند جید عن ابی ذر والبیہقی بسند لاباس بہ وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناہ بوجوھنا رواہ الترمذی وفی المبسوط یستحب للقوم ان یستقبلوا الامام عند الخطبۃ وعن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ انہ کان اذا فرغ المؤذن من اذانہ ادار وجہہ الی الامام وعن علی بن ثابت کان علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا خطب استقبلہ اصحابہ بوجوھھم ذکرہ ابن بطال فی شرح البخاری لکن الرسم الآن انہم یستقبلون القبلۃ للحرج فی تسویۃ الصفوف لکثرۃ الزحام کذا فی شرح الھدایۃ للسروجی قالہ فی غنیۃ المستملی وقال العلامۃ العینی قال ابن المنذر وھذا ای استقبالہم الامام کالاجماع وعن عمارۃ بن رویبۃ انہ رأی بشر بن مروان علی المنبر رافعا یدیہ فقال قبح اللہ ھاتین الیدین لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایزید علی ان یقول بیدہ ھکذا واشار باصبعہ المسبحۃ رواہ مسلم

وان ادرکھا فیما بعد ذلک بنی علیھا الظھر قال صاحب الھدایۃ لھا اطلاق قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اخرجہ الستۃ فی کتبہم عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون وأتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا وفی روایۃ فاقضوا وقال ابن الھمام وما رواہ من ادرک رکعۃ من الجمعۃ اضاف الیھا رکعۃ اخری والاصلی اربعا لم یثبت اھ واما لفظ المشکاۃ علی تقدیر ثبوتہ فلا دلالۃ لہ علی صحۃ المخالفۃ لان معنی من فاتتہ الرکعتان فلیصل اربعا ای من لم یدرک شیأ منھما فلیصل الظھر ای لاقضاء الجمعۃ ملخص من المرقات ۱۲

باب صلوٰة الخوف

وقول الله عز وجل واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوٰة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك وليأخذوا حذرهم واسلحتهم ود الذين كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم وامتعتكم فيميلون عليكم ميلة واحدة وقوله فان خفتم فرجالاً[1] او ركبانا عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصاففنا لهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا فقامت طائفة معه واقبلت طائفة على العدو وركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه وسجد سجدتين ثم انصرفوا مكان الطائفة التي لم تصل فجاءوا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم فقام كل واحد منهم فركع لنفسه ركعة وسجد سجدتين وروى نافع نحوه وزاد فان كان خوف هو اشد من ذلك صلوا رجالا قياما على اقدامهم او ركبانا مستقبلي القبلة اوغير مستقبليها قال نافع لا ارى ابن عمر ذكر ذلك الا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وفي رواية له فليصلوا قياما وركبانا

---

[1] قوله فرجالا استدل الشافعية برجالا على صحة صلوٰة الخائف ماشيا فلما صح يفترض عنده وقت المسايفة ايضا واجاب علمائنا انه جمع راجل بمعنى الكائن على رجليه ولو واقفا فانه مشترك معنوي بين الماشي والواقف ولما كان المشي عملا كثيرا ولم يدل نص على تجويزه كان مفسد للصلوٰة للاطلاق ولما لم يصلوا ماشيا واخروقت العجز والمسايفة كما اخر عليه السلام يوم الاحزاب وقد نزلت صلوٰة الخوف قبل ذلك في ذات الرقاع كما نقله في روح المعاني عن ابن اسحاق وغيره من اهل السير قاله في بيان القرآن ۱۲۔

وفی روایۃ لمسلم فصل راکبا او قائما تومئ ایماء وعن عبد اللّٰہ بن مسعود قال صلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فقاموا صفا خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بہم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رکعۃ ثم جاء الآخرون فقاموا مقامہم واستقبل ھٰؤلاء العدو فصلی بہم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم فقام[1] ھٰؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا ثم ذھبوا فقاموا مقام اولٰئک مستقبلی العدو ورجع اولٰئک الی مقامہم فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا رواہ ابوداؤد والبیہقی وفیہ ابوعبیدۃ اخرج لہ البخاری محتجا بہ فی غیر موضع وروی لہ مسلم وقال ابوداؤد کان ابوعبیدۃ یوم مات ابوہ ابن سبع سنین ممیزا وابن سبع سنین یحتمل السماع والحفظ ولھٰذا یؤمر الصبی ابن سبع سنین بالصلوٰۃ تخلقا و تأدبا وفی اسنادہ خصیف ایضا وثقہ ابوزرعۃ والعجلی وابن معین وابن سعد وقال النسائی صالح وعن عبد اللّٰہ بن عباس قال اذا صلی الامام باصحابہ فلتقم طائفۃ منہم مع الامام وطائفۃ بازاء العدو فیصلی الامام بالطائفۃ الذین معہ رکعۃ

---

[1] قولہ فقام ھٰؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ الخ وقال فی شرح النقایۃ اذا اشتد خوف العدو جعل الامام امۃ نحو العدو وصلی باخری رکعۃ فی الثنائی سواء کان فجرا او قصرا ورکعتین فی غیرہ ای غیر الثنائی ومشت ھٰذہ التی صلت الیہ ای الی وجہ العدو وجاءت تلک ای التی کانت نحو العدو وصلی بہم ما بقی وھو رکعۃ فی الثنائی والمغرب ورکعتان فی غیرہ وسلم الامام وحدہ ومشت الی العدو وفی المحیط ولو کانت الطائفۃ الثانیۃ حین سلم الامام قضوا رکعتین فی مکانہم ثم انصرفوا جاز والافضل ما ذکرنا ثلث ویؤید الاول اقتصارہ سبحانہ فی الآیۃ علی ما تقدم وحدیث عبد اللّٰہ بن عباس الآتی وجاءت الاخری وھی الاولی واتمت بلا قراءۃ لانہا لاحقۃ واللاحق فی حکم المقتدی ومشت الی وجہ العدو ثم جاءت الاخری وھی الثانیۃ

ثم تنصرف الطائفة الذین صلوا مع الامام من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتأتی الطائفة الاخری فیصلون مع الامام الرکعة الاخری ثم ینصرفون من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاولی[۱] حتی یصلوا رکعة وحدانا ثم ینصرفون فیقومون مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاخری حتی یقضوا الرکعة التی بقیت علیهم وهذا ما رواہ محمد فی کتاب الآثار عن امامنا ابی حنیفة وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل بین ضجنان وعسفان فقال المشرکون لهؤلاء صلوة هی احب الیهم من ابائهم وابنائهم وهی العصر فاجمعوا امرکم فتمیلوا علیهم میلة واحدة وان جبرئیل اتی النبی صلی الله علیه وسلم فامرہ ان یقسم اصحابه شطرین فیصلی بهم وتقوم طائفة اخری وراءهم ولیأخذوا حذرهم واسلحتهم فتکون لهم رکعة ولرسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتان رواہ الترمذی والنسائی۔

باب صلوة العیدین

وقول الله عز وجل ولتکبروا[۲] الله علی ما هداکم وقوله فصل[۳] لربك وانحر

واتمت بها ای بقراءة لانها مسبوقة والمسبوق فی حکم المنفرد ۱۲

[۱] قوله تأتی الطائفة الاولی الخ وهذہ الزیادة مندوبة عند الحنفیة واصل الکیفیة هو المروی فی حدیث ابن عمر وابن مسعود قاله فی جامع الآثار ۱۲۔

[۲] قوله ولتکبروا الله الخ المراد به صلاة العید والامر للوجوب کذا فی عمدة القاری ۱۲

[۳] قوله فصل لربك وانحر والمراد به صلاة عید النحر فیجب بالامر قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج[له] یوم الفطر والاضحی الی المصلی فاول شئ یبدأ بہ الصلاۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفہم فیعظہم ویوصیہم ویأمرہم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یأمر بشئ امر بہ ثم ینصرف متفق علیہ وسئل ابن عباس اشہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید قال نعم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا ولا اقامۃ ثم اتی النساء فوعظہن وذکرہن وامرہن بالصدقۃ فرأیتہن یہوین الی آذانہن وحلوقہن یدفعن الی بلال ثم ارتفع ہو وبلال الی بیتہ متفق علیہ وعن جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ رواہ مسلم وعن ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألتہ یعنی عطاء بعد حین عن ذلک فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوٰۃ یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا نداء ولا شئ لا نداء یومئذ ولا اقامۃ رواہ مسلم وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر یصلون العیدین قبل الخطبۃ متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج یوم الاضحی ویوم الفطر فیبدأ

له قولہ یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی بصیغۃ المجہول ہو موضع فی الصحراء یصلی فیہ صلوٰۃ العیدین ویقال لہا الجبانۃ ومطلق الخروج من بیتہ الی الصلوٰۃ وان کان واجبا بناء علی ان ما لا یتم بہ الواجب واجب لکن الخروج الی الجبانۃ سنۃ مؤکدۃ وان وسعہم المسجد الجامع فان صلوا فی مساجد المصر من غیر عذر جازت صلاتہم وترکوا السنۃ

بالصلوٰة فاذا صلی صلوٰته قام فاقبل علی الناس وهم جلوس فی مصلاهم فان کانت له حاجة یبعث ذکره للناس او کانت له حاجة بغیر ذلك امرهم بها وکان یقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم ینصرف فلم یزل کذلك حتی کان مروان بن الحکم فخرجت مخاصرا مروان حتی اتینا المصلی فاذا کثیر بن الصلت قد بنی منبرا من طین ولبن فاذا مروان ینازعنی یده کانه یجرنی نحو المنبر وانا اجره نحو الصلوٰة فلما رأیت ذلك منه قلت این الابتداء بالصلوٰة فقال لا یا ابا سعید قد ترك ما تعلم قلت کلا والذی نفسی بیده لا تأتون بخیر مما اعلم ثلاث مرار ثم انصرف رواه مسلم وعنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلی قبل العید شیئا فاذا رجع الی منزله صلی رکعتین رواه ابن ماجة وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایها الناس انهوا[1] نساءکم عن لبس الزینة والتبختر فی المساجد فان بنی اسرائیل لم یلعنوا حتی لبس نساؤهم الزینة والتبختر فی المساجد

هذا هو الصحیح کما فی الظهیریة قاله فی عمدة الرعایه ۱۲

[1] قوله انهوا نساءکم وروی عن ابن المبارك انه قال اکره الیوم الخروج للنساء فی العید فان ابت المرأة الا ان تخرج فلیأذن لها زوجها ان تخرج فی اطمارها ولا تتزین فان ابت ان تخرج کذلك فللزوج ان یمنعها عن الخروج ویروی عن عائشة قالت لو رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احدثت النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل ویروی عن سفیان الثوری انه کره الیوم الخروج للنساء الی العید قاله الترمذی وقال فی المرقات قال ابو حنیفة ملازمات البیوت لا یخرجن ووجهه الطحاوی بان ذلك کان اول الاسلام والمسلمون قلیلون فارید التکثیر بهن ترهیبا للعدو ومراده ان المسبب یزول بزوال السبب ولذا اخرجت المؤلفة قلوبهم من مصرف الزکاة

رواہ ابن عبد البر بسندہ فی التمہید وعنہا لو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راٰی ما احدثت النساء بعدہ لمنعہن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل رواہ مسلم وعنہا قالت ان ابا بکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان وفی روایۃ تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرہما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجہہ فقال دعہما یا ابا بکر فانہا ایام عید وفی روایۃ یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا وھٰذا عیدنا متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری ولیستا بمغنیتین وقالت الحنفیۃ ان الدف ایضا حرام وھو ظاہر الروایۃ وما ورد من ضرب الدف فھو منسوخ وتمام تحقیقہ فی باب اعلان النکاح فی اجعہ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یأکل تمرات ویأکلہن وترا رواہ البخاری وعن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ رواہ الترمذی والدارمی وعن البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدأ[1]

ولیس مرادہ ان ھٰذا صار منسوخا ۱۲

[1] قولہ ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھٰذا ان نصلی ثم نرجع فننحر الخ ھٰذا الحدیث یشتمل علی بیان وقت الاضحیۃ فاجمع العلماء علی انہ لا یجوز ذبحہا قبل طلوع الفجر من یوم النحر ثم ذھب جماعۃ الی ان وقتہا یدخل اذا ارتفعت الشمس قدر رمح

به فی یومنا هٰذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذٰلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان نصلی فانما هو شاة لحم عجله لاهله لیس من النسك فی شئ متفق علیه وفی روایة للبخاری عن البراء بن عازب قال خطبنا النبی صلی الله علیه وسلم یوم الاضحی بعد الصلوٰة فقال من صلی صلاتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوٰة فانه قبل الصلوٰة ولا نسك له وعن جندب بن عبد الله البجلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فلیذبح مكانها اخری ومن لم یذبح حتی صلینا فلیذبح علی اسم الله متفق علیه وعن البراء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فانما یذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوٰة فقد تم نسكه واصاب سنة المسلمین متفق علیه وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواه البخاری وعن انس قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة ولهم یومان یلعبون فیهما فقال ما هٰذان الیومان قالوا كنا نلعب فیهما فی الجاهلیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد ابدلكم الله بهما خیرا منهما یوم الاضحی ویوم الفطر رواه ابوداؤد وعن سعید بن عمرو بن العاص انه سأل ابا موسی الاشعری

ومضی بعده قدر ركعتین وخطبتین خفیفتین فان ذبح بعده جاز سواء صلی الامام اولم یصل فان ذبح قبله لم یجز سواء كان فی المصر اولم یكن وهو مذهب الشافعی وذهب ابوحنیفة الی ان الاضحیة واجبة ووقتها بعد صلوٰة الامام فی حق المصری وظاهر الحدیث حجة علی الشافعی ودلیل لابی حنیفة ومالك واحمد فی شرط صحة الاضحیة ان یصلی الامام ویخطب كذا فی المرقات ۱۲

وحذیفۃ بن الیمان کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنازۃ فقال حذیفۃ صدق فقال ابو موسی کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیہم رواہ ابوداؤد والطحاوی وسکت ابوداؤد عنہ ثم المنذری فی مختصرہ وفی اسنادہ عبد الرحمن بن ثوبان وثقہ غیر واحد وقال ابن معین لیس بہ بأس وفی سندہ ابو عائشۃ ایضاً قال فی التعلیق الحسن عن الخلاصۃ ابو عائشۃ الاموی مولاھم عن ابی موسی وابی ھریرۃ وعنہ مکحول وخالد بن معدان فارتفعت الجہالۃ بروایۃ اثنین عنہ ورواہ عبد الرزاق عن ابن مسعود باسناد صحیح وعن ابی عبد الرحمن قال حدثنی بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فکبر اربعا واربعا ثم اقبل علینا بوجہہ حین انصرف فقال لاتنسوا کتکبیر الجنائز واشار باصابعہ وقبض ابہامہ رواہ الطحاوی وقال ھٰذا حدیث حسن الاسناد وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال تسع تکبیرات خمس فی الاولی واربع فی الاخرۃ مع تکبیرۃ الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال الامام ابن الھمام فی فتح القدیر والمراد بالخمس تکبیرۃ الافتتاح والرکوع وثلاث زوائد وبالاربع بتکبیرۃ الرکوع وعن جمزۃ ابی عمارۃ قال سمعت الشعبی رحمۃ اللہ یقول ثلثا ثلثا سوی تکبیرۃ الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وعن عامر ان عمر وعبد اللہ رضی اللہ عنہما اجتمع[1] رأیہما فی تکبیر العیدین علی تسع تکبیرات خمس فی الاولی

[1] قولہ اجتمع الخ قال الطحاوی ثم نظرنا فی عدد التکبیر فیہما فرأینا سائر الصلوات خالیۃ من ھٰذا التکبیر ورأینا صلوٰۃ العیدین قد اجمع ان فیہا تکبیرات زائدۃ علی غیرھا من الصلوٰت فکان النظر ان لایزاد فی الصلوٰۃ للعیدین علی ما فی سائر الصلوات غیرھا الا ما اتفق علی زیادتہ فکل قد اجمع علی زیادۃ تسع تکبیرات علی ما ذھب الیہ ابن مسعود وحذیفۃ

وا ربع فی الاخرۃ ویوالی بین القراءتین رواہ الطحاوی وعن عبد اللہ بن قیس
عن ابیہ ان سعید بن العاص رضی اللہ عنہ دعاهم یوم عید فدعا الاشعری
وابن مسعود وحذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہم فقال ان الیوم عیدکم فکیف
اصلی قال حذیفۃ سل الاشعری وقال الاشعری سل عبد اللہ فقال عبد اللہ
تکبیر وذکر الحدیث وھو یکبر تکبیرۃ ویفتتح بہا الصلوٰۃ ثم یکبر بعدھا ثلثا ثم
یقرأ ثم یکبر تکبیرۃ یرکع بہا ثم یسجد ثم یقوم فیقرأ ثم یکبر ثلثا ثم یکبر تکبیرۃ
یرکع بہا رواہ الطحاوی وروی عبد الرزاق نحوہ وروی الطحاوی عن ابن عباس
نحوہ ایضاً وعن علقمۃ والاسود ان ابن مسعود کان یکبر فی العیدین تسعا
اربعا قبل القراءۃ ثم یکبر فیرکع وفی الثانیۃ یقرأ فاذا فرغ کبر اربعا ثم رکع
رواہ عبد الرزاق واسنادہ صحیح وروی الترمذی عن ابن مسعود نحوہ وقال
وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا
وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ نحوہ وقال فی فتح القدیر وھذا اثر صحیح
قالہ بحضرۃ جماعۃ من الصحابۃ ومثل ھذا یحمل علی الرفع لانہ
مثل نقل اعداد الرکعات وعن ابراھیم النخعی قال ترفع الایدی فی
سبع مواطن فی افتتاح الصلوٰۃ وفی التکبیر للقنوت فی الوتر وفی العیدین الحدیث
رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح وعن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نُوّل یوم
العید قوسا فخطب علیہ رواہ ابوداؤد وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزتہ اعتمادا رواہ الشافعی وعن جابر قال

وابن عباس وابو موسی ومن سمینا معہم رضی اللہ عنہم واختلفوا فی الزیادۃ علی ذٰلک فوجدنا فی
ھٰذہ الصلوٰۃ ما اتفق علی زیادتہ فیہا ونفینا عنہا ما لم یتفق علی زیادتہ فیہا ۱۲

شهدت الصلاة مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی یوم عید فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبة بغیر اذان ولا اقامة فلما قضی الصلوٰۃ قام متکأ علی بلال فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرهم وحثهم علی طاعته ومضی الی النساء ومعه بلال فامرهن بتقوی اللّٰہ ووعظهن وذکرهن رواہ النسائی وعن ابی هریرة انه اصابهم[1] مطر فی یوم عید فصلی بهم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلوٰۃ العید فی المسجد رواہ ابوداؤد وعن ابی الحویرث ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن حزم وهو بنجران عجل[2] الاضحی واخر الفطر وذکر الناس رواہ الشافعی ـ وعن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یشهدون انهم رأوا الهلال بالامس فامرهم ان یفطروا واذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاهم رواہ ابوداؤد والنسائی والدارقطنی وابن ماجة وقال الدارقطنی اسنادہ حسن وصححه عبد الحق والبیهقی وعنه قال اخبرنی عمومتی من الانصار ان الهلال خفی علی الناس فی اخر لیلة من شهر رمضان فی زمن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاصبحوا صیاما فشهدوا عند النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد زوال الشمس انهم رأوا الهلال اللیلة الماضیة فامر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الناس بالفطر فافطروا تلك الساعة وخرج بهم من الغد فصلی بهم صلوٰۃ العید رواہ الطحاوی ـ

---

[1] قوله اصابهم مطر الخ والاصل فیه ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یخرج الی المصلی ولم یصل صلوٰۃ العید فی مسجدہ مع شرفه الا مرة بعذر المطر کما بسطه ابن القیم فی زاد المعاد والقسطلانی فی مواهب اللدنیة وغیرهما کذا فی عمدة الرعایة ۱۲ـ

[2] قوله ان عجل الاضحی الخ الافضل ان یعجل الاضحی ویؤخر الفطر کذا فی الخلاصة قاله فی العالمگیری ۱۲ـ

باب فی الاضحیۃ

وقول اللہ عزوجل فصل[1] لربک وانحر وقولہ ومن یعظم[2] شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب عن انس قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحہما بیدہ وسمی وکبر قال رأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحہما ویقول بسم اللہ واللہ اکبر متفق علیہ وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویاکل فی سواد ویمشی فی سواد رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضحی بکبشین اشعرین املحین احدہما عن نفسہ والاخر[3] عمن شہد ان لا الہ الا اللہ من امتہ رواہ امامنا ابوحنیفۃ و

---

[1] قولہ فصل الخ ای صل صلوٰۃ العید وانحر النسک قالہ فی المرقات ۱۲۔

[2] قولہ ومن یعظم الخ قال فی التفسیر الاحمدی فہٰذہ الایۃ اصل فی انہ ینبغی ان یکون الھدایا متصفۃ بالاوصاف المذکورۃ ولعلہ لہٰذا المعنی لم یجوز الفقہاء فی الاضحیۃ العمیاء والعوراء والعجفاء والعرجاء التی لا یمشی الی المنسک ومقطوع یدھا و رجلھا وما ذھب اکثر من ثلث اذنہا او ذنبہا او عینہا او الیتہا وذٰلک لان الاضحیۃ کالھدایا واجب التعظیم وھٰذہ المذکورات متصفات بالعیب والنقصان فضلا عن ان یکون معظمۃ اذ التعظیم علی ماذکرام زائد علیہ فتقیم الایۃ دلیلا علی استخراجہا عن الجواز بخلاف الجماء والخصی والثولاء لانہا لا تبلغ فی حد النقصان الی ماذکر فیجوز التضحیۃ بہا ۱۲۔

[3] قولہ والاخر عمن شہد ان لا الہ الا اللہ من امتہ لما کان بعض الاحادیث دالا علی

ورواہ محمد فی الآثار وروی الحاکم وابن ماجۃ واحمد نحوہ وصححہ الحاکم علی شرط مسلم وفی روایۃ لابن ماجۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ رجل فقال ان علیّ بدنۃ وانا موسر بھا ولا اجدھا فاشتریھا فامرہ

ان الشاۃ الواحدۃ تجزیٔ عن الرجل واھل بیتہ اوّلہ محمد فی الموطاء وقال کان الرجل یکون محتاجا فیذبح الشاۃ الواحدۃ یضحی بھا عن نفسہ فیأکل ویطعم اھلہ فاما شاۃ واحدۃ تذبح عن اثنین او ثلاثۃ اضحیۃ فھٰذہ لا یجزیٔ ولا یجوز شاۃ الا عن الواحد وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا و قال فی التعلیق المجید اوّلہ محمد الی انہ محمول علی ما اذا کان الرجل محتاجا الی اللحم او فقیرا لا یجب علیہ الاضحیۃ فیذبح الشاۃ الواحدۃ عن نفسہ ویطعم اللحم اھل بیتہ او یشرکھم فی الثواب فذٰلک جائز فاما الاشتراک فی الشاۃ الواحدۃ فی الاضحیۃ الواجبۃ فلا و قال الطحاوی انہ منسوخ او مخصوص فمما دل علی ذٰلک ان الکبش لما کان یجزیٔ عن غیر واحد لا وقت فی ذٰلک ولا عدد کانت البقرۃ والبدنۃ احری ان تکون تجزئان عن غیر واحد لا وقت فی ذلک ولا عدد ثم قد روینا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قد دل علی خلاف ذٰلک مما قد ذکرناہ فی الباب الذی قبل ھٰذا من نحر اصحابہ معہ الجزور عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ وکان ذٰلک عند اصحابہ علی التوقف منہ لھم علی ان البقرۃ والبدنۃ لا تجزیٔ واحدۃ منھما عن اکثر مما ذبحت عنہ یومئذ وتواترت عنھم الروایات بذٰلک فلما جعلت البقرۃ عن سبعۃ وکان ذٰلک مما قد وقف علیہ ولم یجعل لنا ان نعدو ذٰلک الی ما ھو اکثر منہ کانت الشاۃ احری ان لا تجزیٔ عن اکثر مما تجزیٔ عنہ البقرۃ من ذلک فلما ثبت ان الشاۃ لا تجزیٔ عن اکثر من سبعۃ انتفی بذٰلک قول من قال انھا تجزیٔ عن جمیع

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبتاع سبع شیاہ فیذبحهن وفی روایة عبد الرزاق وفی کل اضحی شاة وقال الطحاوی اما الاشتراک فی الشاة الواحدة فی الاضحیة الواجبة فهو منسوخ واولہ محمد رضی اللہ عنه الی انه محمول علی ما اذا کان الرجل فقیرا لا یجب علیه الاضحیة یشرکهم فی الثواب فذلک جائز اما الاشتراک فی الشاة الواحدة فی الاضحیة الواجبة فلا وعن ابراهیم انه کان یکرہ ان یذکر اسم انسان مع اسم اللہ علی ذبیحته ان یقول بسم اللہ تقبل من فلان رواہ محمد فی الآثار ویؤیدہ ما قال فی الهدایة عن ابن مسعود رضی اللہ عنه جردوا التسمیة وعن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان اذا ضحی اشتری کبشین عظیمین املحین حتی اذا خطب الناس وصلی أتی باحدهما وهو قائم فی مصلاہ فذبحه بیدہ ثم قال اللهم هذا عن امتی جمیعا من شهد لک بالتوحید وشهد لی بالبلاغ ثم یؤتی بالآخر فیذبحه ثم یقول اللهم هذا عن محمد

من ذبحت عنه ممن لا وقت لهم ولا عدد ولا یجاوز الی غیرہ وثبت ضدہ وهو قول من قال ان الشاة لا تجزئ الا عن واحد وقد ذکرنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الباب الذی قبل هذا ان رجلا قال له ان علی ناقة وقد عزبت عنی فامرہ ان یجعل مکانها سبعا من الغنم فدل ذلک علی ما ذکرنا ایضا فلما کانت البدنة اعظم ما یهدی ثبت انها اعظم ما یضحی به ولما کانت باتفاقهم لا تجزئ فی الاضحیة عما فوق السبعة کانت الشاة احری ان لا تجزئ عن ذلک ولما انتفی ان تجزئ الشاة عما فوق السبعة ثبت انها لا تجزئ الا عن خاص من الناس وقد اجمعوا علی انها تجزئة عن الواحد واختلفوا فیما هو اکثر منه فلا یدخل فیما قد ثبت له حکم الخصوصیة الا ما قد اجمعوا علی دخوله فیه فثبت بما ذکرنا انه لا یجوز ان یضحی بالشاة الواحدة

و آل محمد رواه الطحاوي وقال في الدر المختار فان فصل صورة و معنی کالدعاء قبل الاضجاع والدعاء قبل التسمية او بعد الذبح لا بأس به وقال في رد المحتار ای لا یکره وعن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكبشين في يوم عيد فقال حين وجههما وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض الى اخر الاية اللهم منك ولك عن محمد وامته ثم سمى وكبر وذبح رواه الطحاوي وروى احمد وابو داؤد وابن ماجة والدارمي نحوه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضأن رواه مسلم وعن مجاشع من بني سليم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ان الجذع يوفي مما يوفي منه الثني رواه ابو داؤد والنسائي وابن ماجة وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعمت الاضحية الجذع من الضأن رواه الترمذي وعن عقبة بن عامر ان النبي صلى الله عليه وسلم اعطاه غنما يقسمها على صحابته ضحايا فبقي عتود[1] فذكره لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح به انت وفي رواية قلت يا رسول الله اصابني جذع قال ضح به متفق عليه وعن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يذبح وينحر بالمصلى[2] رواه البخاري۔

عن اثنين ولا عن اكثر من ذلك وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين ۱۲

[1] قوله عتود في النهاية بفتح العين المهملة هو الصغير من اولاد المعز اذا قوي واتى عليه حول وفيه دليل على جواز التضحية بالمعز اذا كان له سنة وهو مذهبنا قاله في المرقات ۱۲

[2] قوله بالمصلى قال السيد قدم هذا الحديث برواية ابن عمر ايضا في صلوة العيد ذكر هنا لبيان مكان الذبح اذ الذبح في المصلى افضل لاظهار الشعار وذكر ثمه لبيان

وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ رواہ مسلم وابوداؤد واللفظ لہ وعن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیأ وفی روایۃ فلا یأخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا وفی روایۃ من رأی هلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یأخذ من شعرہ ولا من اظفارہ رواہ مسلم۔ وعن یزید بن عبد اللہ بن قسیط ان عطاء بن یسار وابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام وابا بکر بن سلیمان کانوا لا یرون بأسا ان یأخذ الرجل من شعرہ ویقلم اظفارہ فی عشر ذی الحجۃ رواہ الطحاوی وعن محمد بن ربیعۃ قال رأنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ طویل الشارب وذلک بذی الحلیفۃ وانا علی ناقتی وانا ارید الحج فامرنی ان اقص من شعری ففعلت رواہ الطحاوی۔

وقت الاضحیۃ لانہ اذا ذبح بالمصلی علم ان الافضل الذبح بعد الصلوٰۃ قالہ فی المرقات ۱۲

لہ قولہ اراد الخ وفی شرح السنۃ فی الحدیث دلالۃ علی ان الاضحیۃ غیر واجبۃ لانہ فوض الی ارادتہ حیث قال واراد ولو کانت واجبۃ لم یفوض انتہی وتبعہ ابن حجر قلت یرد علیہ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من اراد الحج فلیعجل وقولہ من اراد الجمعۃ فلیغتسل قالہ فی المرقات ۱۲

سے قولہ فلا یمس قال فی المرقات وظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیۃ انہ یستحب عند ابی حنیفۃ فمعنی قولہ رخص ان النہی للتنزیہ فخلافہ خلاف الاولی ولا کراهۃ فیہ خلافا للشافعی وقال الطحاوی واحتجوا فی ذلک بما قد ذکرناہ فی کتاب الحج عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کنت افتل قلائد هدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیبعث بہا ثم یقیم فینا حلالا لا یجتنب شیأ مما یجتنبہ المحرم حتی یرجع الناس ففی ذلک دلیل علی اباحۃ ما قد حظرہ هذا الحدیث ۱۲

وعن جندب بن عبد اللہ قال شھدت الاضحی یوم النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلاتہ وسلم فاذا ھو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانھا[1] اخری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانھا ومن لم یذبح فلیذبح باسم اللہ متفق علیہ وعن ابن عمر قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی[2] رواہ الترمذی وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن[3] مصلانا رواہ ابن ماجۃ والحاکم واحمد قال الحاکم صحیح الاسناد وعن مخنف بن سلیم قال کنا وقوفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فسمعتہ یقول یا ایھا الناس ان علی کل[4] اھل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ ھل تدرون ما العتیرۃ ھی التی تسمونھا الرجبیۃ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وقال ابوداؤد والعتیرۃ منسوخۃ قال صاحب المشکوۃ فی ھذا المقام وقال

---

[1] قولہ مکانھا اخری وقال العلی القاری ھذا اصرح فی الوجوب ۱۲

[2] قولہ عشر سنین یضحی قال فی المرقات ومما یدل علی الوجوب مواظبتہ علیہ الصلوۃ والسلام عشر سنین مدۃ اقامتہ بالمدینۃ وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام فیما سبق فلیذبح اخری مکانھا فانہ لا یعرف فی الشرع الامر بالاعادۃ الا للوجوب ۱۲

[3] قولہ فلا یقربن وقال العلامۃ العینی مثل ھذا الوعید لا یلحق بترک غیر الواجب ۱۲

[4] قولہ علی کل اھل بیت قال فی الازھار تمسک ابوحنیفۃ بھذا الحدیث علی ان الاضحیۃ واجبۃ علی کل مقیم ای فی مصر وھو مالک النصاب قالہ فی المرقات ۱۲۔

الترمذی هٰذا حدیث غریب ضعیف الاسناد قال میرک ولکن عبارۃ الترمذی هٰکذا هذا حدیث غریب لا نعرف هٰذا الحدیث مرفوعا الا من هٰذا الوجه من حدیث ابن عون ولیس فی الترمذی حکم بضعف اسناد هذا الحدیث کذا فی کثیر من النسخ الحاضرۃ وکذا نقله عنه صاحب التخریج وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت بیوم الاضحی عیدا جعله الله لهٰذه الامۃ قال له رجل یا رسول الله ارأیت ان لم اجد الا منیحۃ[1] انثی افاضحی بها قال[2] لا ولکن خذ[3] من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند الله رواه ابوداؤد والنسائی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هٰذه الایام العشر قالوا یارسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذٰلک بشیء رواه البخاری وعن عائشۃ

---

[1] قوله منیحۃ قال السندی اصل المنیحۃ ما یعطیه الرجل غیره لیشرب لبنها ثم یردها علیه ثم یقع علی کل شاۃ لان من شانها ان تمنح بها وهو المراد هٰهنا وانما منعه لانه لم یکن عنده غیرها ینتفع به قلت ویحتمل ان المراد هٰهنا ما اعطاه غیره لیشرب اللبن ومنعه لانه ملک الغیر وقول الرجل لزعمه ان المنحۃ لا ترد ولذٰلک قال النبی صلی الله علیه وسلم المنحۃ مردودۃ ۱۲

[2] قوله قال لا ثم ظاهر الحدیث وجوب الاضحیۃ الا علی العاجز وقال ابوحنیفۃ لا یجب الا علی من یملک نصابا قاله فی المرقات ۱۲

[3] قوله خذ قال السندی کأنه ارشده الی ان یشارک المسلمین فی العید والتقرب وازالۃ الوسخ فذٰلک یکفیه اذا لم یجد الاضحیۃ والله تعالی اعلم ۱۲۔

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن ادم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اهراق الدم وانه لیأتی یوم القیامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بها انفسا رواه الترمذی وابن ماجة وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد له فیها من عشر ذی الحجة یعدل صیام کل یوم منها بصیام سنة وقیام کل لیلة منها بقیام لیلة القدر رواه الترمذی وابن ماجة وعن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ما هذه الاضاحی قال سنة ابیکم ابراهیم علیه السلام قالوا فما لنا فیها یا رسول اللہ قال بکل شعرة حسنة قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرة من الصوف حسنة رواه احمد وابن ماجة وعن حنش قال رأیت علیا یضحی بکبشین فقلت له ما هذه فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه رواه ابوداؤد وروی الترمذی نحوه وعن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیده فقال اربع العرجاء البین ظلعها والعوراء البین عورها والمریضة البین مرضها والعجفاء التی لا تنقی رواه مالک واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والطحاوی وعن ابی الضحاک عبید بن فیروز مولی بنی شیبان قال قلت للبراء حدثنی عما نهی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاضاحی قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویدی اقصر من یده فقال اربع لا یجزین العوراء البین عورها والمریضة البین مرضها والعرجاء البین ظلعها والکسیرة التی لا تنقی قلت انی اکره ان تکون فی

القرن[1] نقص وان یکون فی السن[2] نقص قال ما کرهته فدعه ولا تحرمه علی
احد رواه النسائی وفی روایة ابن ماجة قال فانی اکره ان یکون نقص فی الاذن
قال فما کرهت منه فدعه ولا تحرمه علی احد وروی الطحاوی نحوها وعن
حجیة بن عدی عن علی قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها
معها قلت والعرجاء قال اذا بلغت المنسك فاذبح قلت فمکسورة القرن قال
لا بأس امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نستشرف العینین والاذنین رواه
الدارمی والنسائی وابن ماجة والدارقطنی والبیهقی وابوداؤد الطیالسی والترمذی
والحاکم فی المستدرك وقال الترمذی حسن صحیح وعن قتادة قال قلت یعنی
لسعید بن المسیب ما الاعضب قال النصف فما فوقه رواه ابوداؤد وروی
الترمذی نحوه وفی روایة الطحاوی عن قتادة فقلت لسعید[3] بن المسیب
ما عضباء الاذن قال اذا کان النصف فاکثر من ذلك مقطوعا وعن ابی سعید
الخدری قال ابتعنا کبشا نضحی به فاصاب الذئب من الیتیه واذنه فسألنا
النبی صلی الله علیه وسلم فامرنا[4] ان نضحی به رواه ابن ماجة وعن ابراهیم

---

[1] قوله فی القرن قال فی رد المحتار ویضحی بالجماء هی التی لا قرن لها خلقة وکذا العظماء التی ذهب بعض قرنها بالکسر وغیره فان بلغ الکسر الی المخ لم یجز قهستانی ۱۲۔

[2] قوله فی السن قال فی التلخیص الحبیر ونقل القاضی الحسین عن الشافعی انه قال لا یحفظ عن النبی صلی الله علیه وسلم فی نقص الاسنان شئ یعنی فی النهی ۱۲

[3] قوله لسعید بن المسیب الخ قال الطحاوی وبین سعید بن المسیب عضباء الاذن المنهی عن ذبحها فی الاضحیة فقال هی المقطوعة نصف اذنها ۱۲

[4] قوله فامرنا الخ وفی انجاح الحاجة قلت لعل هذا العیب ما کان مانعا عن الاضحیة لان الاکثر حکم الکل کذا فی الدر ۱۲

انہ قال الاضحیۃ واجبۃ علی اھل[1] الامصار الا الحاج رواہ امامنا ابوحنیفۃ ـ وعن نافع ان ابن عمر قال الاضحی یومان بعد یوم الاضحی رواہ مالک وقال وبلغنی عن علی بن ابی طالب مثلہ وعن ابن عباس قال الاضحی ثلثۃ ایام یومان بعد یوم النحر رواہ الطحاوی بسند جید ورواہ امامنا ابوحنیفۃ عن ابراھیم نحوہ وعن انس قال الذبح بعد یوم النحر یومان رواہ البیہقی

باب العتیرۃ

وقول اللہ عزوجل نذرھم وما یفترون عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ قال والفرع اول نتاج کان ینتج لھم کانوا یذبحونہ لطواغیتھم والعتیرۃ فی رجب متفق علیہ وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نسخت الزکوۃ کل صدقۃ فی القراٰن ونسخ صوم رمضان کل صوم ونسخ غسل الجنابۃ کل غسل ونسخت الاضاحی کل ذبح رواہ الدارقطنی والبیہقی وقال ابوداؤد والعتیرۃ منسوخۃ[2] ـ

باب صلوۃ الخسوف

وقول اللہ عزوجل وما نرسل بالاٰیات الا تخویفا عن عبد اللہ بن عمرو قال لما کسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نودی

---

[1] قولہ علی اھل الامصار الخ ویستفاد منہ ان الاضحیۃ واجبۃ علی المقیم ولا تجب علی المسافر ۱۲

[2] قولہ منسوخۃ وقال علی القاری ثم وقع النھی العام للتشبہ باھل الاصنام انتھی قلت فلا تستحب ایضاً ۱۲

ان الصلوٰۃ جامعة رواه البخاری وروی ابوداؤد عن عائشة نحوه۔ وعن ابی قلابة[1] عن النعمان بن بشیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی کسوف الشمس کما تصلون[2] رکعة وسجدتین رواه الطحاوی وابوداؤد والنسائی وعنه عن قبیصة البجلی قال انکسفت الشمس علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی کما تصلون رواه الطحاوی وعن ابی بکرة قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکسفت الشمس فقام الی المسجد یجر رداءه من العجلة وثاب الناس الیه فصلی کما تصلون رواه الطحاوی وروی البخاری نحوه وفی روایة ابن حبان وقال رکعتین مثل صلاتکم وفی روایة للحاکم نحو ابن حبان

---

[1] قوله ابی قلابة الخ وقال البیهقی ابوقلابة لم یسمع من النعمان والحدیث مرسل قلت صرح فی الکمال بسماعه عن النعمان وقال ابن حزم ابوقلابة ادرک النعمان وروی هٰذا الخبر عنه وصرح ابن عبد البر بصحة هٰذا الحدیث وقال من احسن حدیث ذهب الیه الکوفیون حدیث ابی قلابة عن النعمان وابوقلابة احد الاعلام واسمه عبد اللہ بن زید الجرمی قاله العلامة العینی فی عمدة القاری وقال فی التعلیق الحسن قال ابن الترکمانی فی الجوهر النقی ولو صح الطریق الذی ذکره البیهقی وفیه عن ابی قلابة عن رجل عن النعمان لم یدل علی انه لم یسمعه من النعمان بل یحتمل انه سمعه منه ثم من رجل عنه وقال ابن حزم ابوقلابة ادرک النعمان فروی هٰذا الخبر عنه ثم رواه عن آخر عنه فحدث بکلتا روایتیه ۱۲

[2] قوله کما تصلون رکعة وسجدتین وقال الطحاوی وهو النظر عندنا لانا رأینا سائر الصلوٰت من المکتوبات والتطوع مع کل رکعة سجدتین فالنظر علی ذلک ان یکون هٰذه الصلوٰة کذلک ۱۲

وقال الحاکم انہ علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ واقرعلیہ الذھبی وعن النعمان بن بشیران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس نحوامن صلاتکم یرکع ویسجد رواہ احمد والنسائی واسنادہ صحیح وفی روایۃ للنسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی حین انکسفت الشمس مثل صلاتنا یرکع ویسجد وعن ابراھیم کانوا یقولون اذاکان ذلک فصلواکصلاتکم حتی تنجلی رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح وعن عطاء عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوعا واحدا رواہ ابوداؤد والنسأی والحاکم والترمذی فی الشمائل وقال الحاکم صحیح وعطاء قال ایوب ھو ثقۃ وعن محمود بن لبید قال کسفت الشمس یوم مات ابراھیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا کسفت الشمس لموت ابراھیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ عزوجل الاوانھما لاینکسفان لموت احد ولالحیاتہ فاذا رأیتموھا کذلک فافزعوا الی المساجد ثم قام فقرأ فیما نری بعض الرکتاب ثم رکع[1] ثم اعتدل ثم سجد سجدتین ثم قام ففعل مثل مافعل فی الاولی رواہ احمد واسنادہ حسن وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد رجالہ رجال الصحیح وعن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر قال انکسفت

[1] قولہ ثم رکع وقال الشیخ ابن الھمام واحادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیھا الرواۃ ایضا فان منھم من روی رکوعین کما تقدم ومنھم من روی ثلاث رکوعات انتھی وقال علی القاری فان احادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیھا الرواۃ ایضا فان منھم من روی رکوعین ومنھم من روی ثلاثا ومنھم من روی اربعا ومنھم من

الشمس علی عہد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم
رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع وفعل فی الرکعۃ الاخری مثل
ذلک رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی فی الشمائل والحاکم والطحاوی واسنادہ
حسن وقال الحاکم صحیح ولم یخرجاہ وقال الشیخ الامام ابن الہمام وقد اخرج البخاری لعطاء
مقرونا بابی بشر وقال ایوب ہو ثقۃ وعن ابی قلابۃ عن قبیصۃ الہلالی
قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فخرج فزعا یجر ثوبہ

روی خمسا والاضطراب موجب للضعف فوجب ترک روایات التعدد کلہا الی روایات
غیرہا وقال علی القاری ایضا فی موضع اخر واجاب الشافعی والبخاری بانہ لا مساغ لحمل
ہذہ الاحادیث علی بیان الجواز الا اذا تعددت الواقعۃ وہی لم تتعدد لان مرجعہا
کلہا الی صلوتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی کسوف الشمس یوم مات ابنہ ابراہیم وحینئذ
یجب ترجیح اخبار الرکوعین فقط لانہا اصح واشہر قلت بل یجب ترجیح اخبار الرکوع
فقط لانہا الاصل وقد ورد بہ الخبر قولا وفعلا کما سبق وسائر الاخبار مضطرب
مختلف الآثار انتہی وفی تابع الآثار وما روی من خلافہ من تعدد الرکوع فلما لم
ینقل تاریخ فعلہ المتأخر یرجح ما ہو الموافق للمعہود ثم یترجح بانہ ورد فیہ القول
انتہی وفی البدائع قال ابو منصور اختلاف الروایات محمول علی النسخ دون التخییر
لاختلاف الائمۃ ولو کان علی التخییر لما اختلفوا قالہ العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ
وقال فی المرقات وفق بعض مشائخنا بحمل روایات التعدد علی انہ لما اطال فی الرکوع
اکثر من المعہود جدا ولا یسمعون لہ صوتا علی ما تقدم فی روایۃ رفع من خلفہ
متوقعین رفعہ وعدم سماعہم الانتقال فرفع الصف الذی یلی من رفع فلما

وانا معہ یومئذٍ بالمدینۃ فصلی رکعتین فاطال فیہما القیام ثم انصرف وانجلت فقال انما ہذہ الایات یخوف اللّٰہ عزوجل بہا فاذا رأیتموہا فصلوا کاحدث صلوٰۃ صلیتموہا من المکتوبۃ رواہ ابوداؤد والطحاوی والنسائی واسنادہ صحیح وعن النعمان بن بشیر قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسأل عنہا حتی انجلت الشمس رواہ ابوداؤد وعن سمرۃ بن جندب قال بینما انا وغلام من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کانت الشمس قید رمحین اوثلاثۃ فی عین الناظر من الافق اسودت حتی آضت کانہا تنومۃ فقال احدنا لصاحبہ انطلق بنا الی المسجد فواللّٰہ لیحدثن شان ہذہ الشمس لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی امتہ حدثا قال فدفعنا فاذا ہو بارز فاستقدم فصلی فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلوٰۃ قط لانسمع لہ صوتا قال ثم رکع بنا کاطول ما رکع بنا فی صلوٰۃ قط لانسمع لہ صوتا قال ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلوٰۃ قط لانسمع لہ صوتا ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک قال فوافق تجلی الشمس جلوسہ فی رکعۃ الثانیۃ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی والنسائی نحوہ واسنادہ صحیح وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وعنہ قال صلی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

رأی من خلفہ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یرفع فلعلہم انتظروہ علی توہم انہ یدرکہم فیہ فلما یئسوا من ذلک رجعوا الی الرکوع فظن من خلفہم انہ رکوع بعد رکوع منہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرووا کذلک ثم لعل روایات الثلاث والاربع بناء علی اتفاق تکرار الرفع من الذی خلف الاول کذا قال العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ ۔۱۲

لہ قولہ کاحدث وفی جامع الآثار وارادبا حدث صلوٰۃ صلوٰۃ الفجر فان الکسوف کان عند ارتفاع الشمس قید رمحین کذا فی فتح القدیر وزاد فیہ قدر رمحین علی ما فی حدیث سمرۃ ۱۲

لہ قولہ لانسمع لہ صوتا وما روی من الجہر محمول علی ما کان من عادتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

فی کسوف لا نسمع له صوتا رواه الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجة وعن ابن عباس قال صلیت الی جنب رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم کسفت الشمس فلم اسمع له قراءة رواه الطبرانی والبیهقی واسناده حسن وروی احمد وابو یعلی وابو نعیم نحوه وعن ابی موسی قال خسفت الشمس فی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام فزعاً یخشی ان تکون الساعة حتی اتی المسجد فقام یصلی باطول قیام ورکوع وسجود ما رأیته یفعله فی صلوٰة قط ثم قال ان هٰذه الآیات التی یرسل الله عز وجل لا تکون لموت احد ولا لحیاته ولکن الله عز وجل یرسلها یخوف بها عباده فاذا رأیتم شیأ منها فافزعوا الی ذکر الله ودعائه واستغفاره رواه الطحاوی وروی البخاری ومسلم نحوه وفی روایة لهما قالت عائشة ما رکعت رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منه وفی روایة لهما عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاته فاذا رأیتم ذٰلك فاذکروا[1] الله وکبروا وصلوا وتصدقوا وفی روایة لهما

من الجهر بآیة او آیتین فی السریة للتعلیم فظنه الراوی البعید ان کل القراءة لعله کان جهرا وهو لم یسمع فروی الجهر قاله فی تابعر الآثار وقال الشیخ الامام ابن الهمام واذا حصل التعارض وجب الترجیح بان الاصل فی صلوٰة النهار الاخفاء ۱۲

[1] قوله فاذکروا الله قال ابو حنیفة ومالك واحمد لا خطبة فیها قالوا لان النبی صلی الله علیه وسلم امرهم بالصلوٰة والتکبیر والصدقة ولم یأمرهم بالخطبة ولو کانت سنة لامرهم بها ولانها صلوٰة کان یفعلها المنفرد فی بیته فلم یشرع لها خطبة وانما خطب صلی الله تعالی علیه وسلم بعد الصلوٰة لیعلمهم حکمها وکانه مختص به وقیل خطب بعدها لا لها بل لیردهم عن قولهم ان الشمس کسفت لموت ابراهیم کما فی الحدیث قاله فی عمدة القاری ۱۲

عن عبد اللہ بن عباس ثم انصرف وقد تجلت[1] الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان
من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذلك فاذکروا اللہ
قالوا یا رسول اللہ رأیناك تناولت شیأ فی مقامك هذا ثم رأیناك تکعکعت فقال
انی رأیت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاکلتم منه ما بقیت الدنیا
ورأیت النار فلم ارکالیوم منظرا قط افظع ورأیت اکثر اهلها النساء قالوا بم
یا رسول اللہ قال بکفرهن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان
لو احسنت الی احداهن الدهر ثم رأت منك شیأ قالت ما رأیت منك خیرا قط
وفی روایة لهما عن عائشة ثم قال یا امة محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان
یزنی عبده او تزنی امته یا امة محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم
کثیرا وفی روایة للنسائی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم خرج یوما مستعجلا الی
المسجد وقد انکسفت الشمس فصلی حتی انجلت ثم قال ان اهل الجاهلیة
کانوا یقولون ان الشمس والقمر لا ینخسفان الا لموت عظیم من عظماء اهل الارض
وان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاته ولکنهما خلیقتان من خلقه
یحدث اللہ فی خلقه ما شاء فایهما انخسف فصلوا حتی ینجلی او یحدث اللہ امرا
وعن اسماء بنت ابی بکر قالت لقد امر النبی صلی اللہ علیه وسلم بالعتاقة
فی کسوف الشمس رواه البخاری ۔

[1] قوله وقد تجلت قال فی البحر وما ورد من خطبته علیه الصلوٰة والسلام یوم مات ابنه ابراهیم وکسفت الشمس فانما کان للرد علی من قال انها کسفت لموته لا لانها مشروعة له ولذا خطب علیه الصلوٰة والسلام بعد الانجلاء ولو کانت سنة له لخطب قبله کالصلوٰة والدعاء قاله فی رد المحتار ۔

باب في سجود الشكر

عن ابي بكرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاءه امر سرورا او بشر به خر ساجدا[1] شاكرا لله تعالى رواه ابوداؤد والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب وعن ابي جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا من النغاشين فخر ساجدا رواه الدارقطني مرسلا وفي شرح السنة لفظ المصابيح وعن سعد بن ابي وقاص قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة نريد المدينة فلما كنا قريبا من عزوراء نزل ثم رفع يديه فدعا الله ساعة ثم خر ساجدا فمكث طويلا ثم قام فرفع يديه ساعة ثم خر ساجدا فمكث طويلا ثم قام فرفع يديه ساعة ثم خر ساجدا قال اني سألت ربي وشفعت لامتي فاعطاني ثلث امتي فخررت ساجدا لربي شكرا ثم رفعت رأسي فسألت ربي لامتي فاعطاني ثلث امتي فخررت ساجدا لربي شكرا ثم رفعت رأسي فسألت ربي لامتي فاعطاني الثلث الآخر فخررت ساجدا لربي شكرا رواه احمد وابوداؤد ۔

باب الاستسقاء

وقول الله عز وجل استغفروا ربكم انه كان غفارا

---

[1] قوله ساجدا وفي الدر المختار وسجدة الشكر مستحبة به يفتى وقال في رد المحتار وهي لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالى مالا او ولدا او اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له ان يسجد لله تعالى شكرا مستقبل القبلة يحمد الله تعالى فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع رأسه كما في سجدة التلاوة انتهى وفي اخر شرح المنية فيكبر مستقبل القبلة ويسجد ويحمد الله ويشكره ويسبح ثم يكبر فيرفع رأسه

یرسل[1] السماء علیکم مدرارا فصل[2] عن شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر انہ سمع انس بن مالک یذکر ان رجلا دخل یوم الجمعۃ من باب کان وجاہ المنبر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما فقال یا رسول اللہ ھلکت المواشی وانقطعت السبل فادع اللہ ان یغیثنا قال فرفع[3] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فقال اللھم اسقنا اللھم اسقنا اللھم اسقنا قال انس فلا واللہ ما نری فی السماء من سحاب ولا قزعۃ ولا شیأ وما بیننا وبین سلع من بیت ولا دار قال فطلعت من ورائہ سحابۃ مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت قال فو اللہ ما رأینا الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلک الباب فی الجمعۃ المقبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبلہ قائما فقال یا رسول اللہ ھلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ ان یمسکھا قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الآکام والجبال والظراب والاودیۃ ومنابت الشجر قال فانقطعت وخرجنا نمشی فی الشمس قال شریک فسألت انسا أھو الرجل الاول قال لا ادری متفق علیہ وعن شرحبیل بن السمط انہ قال لکعب یا کعب بن مرۃ حدثنا عن

---

[1] قولہ یرسل علی نزول الغیث بالاستغفار لا بالصلوٰۃ فکان الاصل فیہ الدعاء والتضرع دون الصلوٰۃ قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲

[2] قولہ فصل لم فھذہ الاحادیث والآثار کلھا تشھد لابی حنیفۃ ان الاستسقاء استغفار ودعاء ۱۲

[3] قولہ فرفع فیہ لا تحویل ولا استقبال وفیہ حجۃ واضحۃ لابی حنیفۃ ان الاستسقاء دعاء و استغفار ولا صلاۃ فیہ قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری ۔ ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد رقال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ استسق اللہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فقال اللھم اسقنا غیثا مریئا مریعا طبقا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار قال فما جمعوا حتی اُحیوا قال فاتوہ فشکوا الیہ المطر فقالوا یارسول اللہ تھدمت البیوت فقال اللھم حوالینا ولا علینا قال فجعل السحاب ینقطع یمینا وشمالا رواہ ابن ماجۃ وعن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یواکئی فقال اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل قال فاطبقت علیھم السماء رواہ ابوداؤد وعن عمیر مولی آبی اللحم انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجھہ لایجاوز بھما رأسہ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی والنسائی نحوہ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللھم اسق عبادک وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت رواہ مالک وابوداؤد وروی البیھقی والطبرانی نحوہ وعن عطاء بن ابی مروان الاسلمی عن ابیہ قال خرجنا مع عمر بن الخطاب یستسقی فما زاد علی الاستغفار رواہ ابن ابی شیبۃ وروی سعید بن منصور فی سننہ بسند جید نحوہ وعن ابراھیم انہ خرج مع المغیرۃ بن عبد اللہ الثقفی یستسقی قال فصلی المغیرۃ فرجع ابراھیم حیث راٰہ یصلی رواہ ابن ابی شیبۃ وعن انس بن مالک ان رجلا شکا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلاک المال وجھد العیال فدعا اللہ یستسقی ولم یذکر انہ حول رداءہ ولا استقبل القبلۃ متفق علیہ وعن جابر قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحول رداءہ

ليتحول[1] القحط رواه الحاكم فی المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه
وعن هشام بن اسحاق بن عبد الله بن كنانة عن ابيه قال سألت ابن عباس
عن صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء فقال خرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا فجلس على المنبر فلم يخطب
خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين
كما كان يصلي في العيدين رواه النسائي والترمذي وابو داؤد وابن ماجة
وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن انس قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم لا يرفع يديه في شئ من دعائه الا في الاستسقاء فانه يرفع حتى
يرى بياض ابطيه متفق عليه وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم استسقى
فاشار بظهر كفيه الى السماء رواه مسلم فصل[2] عن عبد الله بن زيد قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس الى المصلى يستسقي فصلى بهم
ركعتين جهر فيهما بالقراءة واستقبل القبلة يدعو ورفع يديه وحول

---

[1] قوله ليتحول وقال في الهداية وما رواه كان تفاؤلا قال ابن الهمام اعتراف بروايته
ومنع استنانه لانه فعل لامر لا يرجع الى معنى العبادة والله اعلم ثم قال واعلم
ان كون التحويل كان تفاؤلا جاء مصرحا به في المستدرك من حديث جابر وصححه
قال وحول رداءه ليتحول القحط وفي طوالات الطبراني من حديث انس وقلب
رداءه لكي ينقلب القحط الى الخصب قاله في المرقات ١٢ ـ

[2] قوله فصل والجواب عن هذه الاحاديث التي فيها الصلوٰة انه صلى الله عليه وسلم
فعلها مرة وتركها اخرى وذا لا يدل على السنية وانما يدل على الجواز فلذا ابو حنيفة
لم يقل ان الصلوٰة فيه غير مشروعة بل يقول انها ليست بسنة كذا قال العلامة العيني
في عمدة القاري ١٢

رداءه حين استقبل القبلة متفق عليه وعن عبد الله بن ابى بكر سمع عباد بن تميم عن عمه قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم الى المصلى يستسقى واستقبل القبلة فصلى ركعتين وقلب رداءه رواه البخارى وعن عائشة قالت شكا الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له فى المصلى ووعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله ثم قال انكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن ابان زمانه عنكم وقد امركم الله ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت الله لا اله الا انت الغنى ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين ثم رفع يديه فلم يترك الرفع حتى بدا بياض ابطيه ثم حول الى الناس ظهره وقلب وحول رداءه وهو رافع يديه ثم اقبل على الناس ونزل فصلى ركعتين فانشأ الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن الله فلم يأت مسجده حتى سالت السيول فلما رأى سرعتهم الى الكن ضحك حتى بدت نواجذه فقال اشهد ان الله على كل شئ قدير وانى عبد الله ورسوله رواه ابوداؤد وقال الشيخ ابن الهمام حديث غريب وفى اسناده جيد

له قوله وقد امركم قال الشيخ ابن الهمام الخ وذلك الكلام هو المراد بالخطبة كما قاله بعضهم ولعل الامام احمد اعله بهذه الغرابة او بالاضطراب فان الخطبة فيه مذكورة قبل الصلوٰة فيما تقدم من حديث ابى هريرة بعدها وكذا فى غيره انتهى وفى تابع الاثار وما روى من الخطبة يحمل على الدعاء والذكر مجازا ۱۲

وعن عبد اللہ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحوّل رداءہ حین استقبل القبلۃ فجعل عطافہ الایمن علی عاتقہ الایسر وجعل عطافہ الایسر علی عاتقہ الایمن ثم دعا اللہ رواہ ابوداؤد وعنہ انہ قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خمیصۃ لہ سوداء فاراد ان یأخذ اسفلہا فیجعلہ اعلاہا فلما ثقلت قلبہا علی عاتقیہ رواہ احمد وابوداؤد فصل عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن ابن ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج نبی من الانبیاء بالناس یستسقی فاذا ہو بنملۃ رافعۃ بعض قوائمہا الی السماء فقال ارجعوا فقد استجیب لکم من اجل ہذہ النملۃ رواہ الدارقطنی وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رأی المطر قال اللہم صیبا نافعا رواہ البخاری وعن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد بربہ رواہ مسلم

باب فی الریاح

وقول اللہ عز وجل انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا وقولہ وارسلنا علیہم الریح العقیم وقولہ وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا واہلکت عاد بالدبور متفق علیہ وعن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم فکان اذا رأی
غیما او ریحا عرف فی وجھہ متفق علیہ وعنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا عصفت الریح قال اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما
ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ واذا تخیلت
السماء تغیر لونہ وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت سری عنہ فعرفت
ذلک عائشۃ فسألتہ فقال لعلہ یا عائشۃ کما قال قوم عاد فلما رأوہ عارضا
مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا وفی روایۃ ویقول اذا رأی المطر
رحمۃ رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الریح من روح اللہ تأتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ من
خیرھا وعوذوا بہ من شرھا رواہ الشافعی وابوداؤد وابن ماجۃ والبیھقی
فی الدعوات الکبیر وعن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانھا مأمورۃ وانہ من لعن شیأ لیس لہ
باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وعن ابی بن کعب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رأیتم ما تکرھون فقولوا
اللھم انا نسألک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ
ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی
وعن ابن عباس قال ما ھبت ریح قط الا جثا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی
رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا
ولا تجعلھا ریحا قال ابن عباس فی کتاب اللہ تعالی انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا
وارسلنا علیھم الریح العقیم وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات
رواہ الشافعی والبیھقی فی الدعوات الکبیر وعن عائشۃ قالت کان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابصرنا شئا من السماء تعنی السحاب ترك عمله واستقبله
وقال اللھم انی اعوذبك من شر ما فیه فان کشفه حمد اللہ وان مطرت
قال اللھم سقیا نافعا رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجة والشافعی واللفظ له
وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع صوت الرعد
والصواعق قال اللھم لا تقتلنا بغضبك ولا تھلکنا بعذابك وعافنا قبل
ذٰلك رواہ احمد والترمذی وعن عبد اللہ بن الزبیر انه کان اذا سمع الرعد
ترك الحدیث وقال سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکة من خیفته
رواہ مالك وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح
الغیب خمس ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث الاٰیة رواہ البخاری
وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست السنة بان
لا تمطروا ولکن السنة ان تمطروا ولا تنبت الارض شیئا رواہ مسلم۔

کتاب الجنائز

وقول اللہ عز وجل اذا بلغت التراقی وقیل من راق وظن انه الفراق
والتفت الساق بالساق الی ربك یومئذ المساق۔

باب عیادة المریض وثواب المرض

وقول اللہ عز وجل انا نکتب ما قدموا واٰثارھم وقوله الم تر الی الذین
خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت وقوله قل لن ینفعکم الفرار
ان فررتم من الموت او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا عن ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا الجائع وعودوا المریض

وفكوا[1] العاني رواه البخاري وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق المسلم على المسلم ست قيل ماهن يا رسول الله قال اذا لقيته فسلم عليه واذا دعاك فاجبه واذا استنصحك فانصح له واذا عطس فحمد الله فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه رواه مسلم وعن البراء بن عازب قال امرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعيادة المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس ورد السلام واجابة الداعي وابرار المقسم ونصر المظلوم ونهانا عن خاتم الذهب وعن الحرير والاستبرق والديباج والميثرة الحمراء والقسي وانية الفضة وفي رواية وعن الشرب في الفضة فانه من شرب فيها في الدنيا لم يشرب فيها في الاخرة متفق عليه وعن انس قال كان غلام يهودي يخدم النبي صلى الله عليه وسلم فمرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقعد عند رأسه فقال له اسلم فنظر الى ابيه وهو عنده فقال اطع ابا القاسم فاسلم[2] فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله الذي انقذه من النار رواه البخاري وعن ابن عباس قال من السنة تخفيف الجلوس وقلة الصخب في العيادة عند المريض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كثر لغطهم واختلافهم قوموا عني رواه رزين وعن انس

---

[1] قوله فكوا العاني اى اعتقوا الاسير اى الرقيق قاله في المرقات ۱۲

[2] قوله فاسلم الخ ظاهر الحديث يؤيد مذهب الامام ابي حنيفة حيث يقول بصحة اسلام الصبي كذا في المرقات ۱۲

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی قال اشتہی خبز بر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیئاً فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ وعنہ قال ان علیا خرج من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجعہ الذی توفی فیہ فقال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اصبح بحمد اللہ بارئا رواہ البخاری وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم وعن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ رواہ الترمذی وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی رواہ مسلم وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا نادی مناد

من السماء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه ابن ماجة وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد
اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا رواه ابوداؤد وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة
حتى يجلس فاذا جلس اغتمس فيها رواه مالك واحمد وعن ابن عباس ان النبى
صلى الله عليه وسلم دخل على اعرابى يعوده وكان اذا دخل على مريض يعوده قال
لا بأس طهور ان شاء الله فقال له لا بأس طهور ان شاء الله قال كلا بل حمى
تفور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبى صلى الله عليه وسلم فنعم اذا رواه
البخارى وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم
على المريض فنفسوا له فى اجله فان ذلك لا يرد شيأ ويطيب بنفسه رواه الترمذى
وابن ماجة وعن ابى هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضا
فقال ابشر فان الله تعالى يقول هى نارى اسلطها على عبدى المؤمن فى الدنيا
لتكون حظه من النار يوم القيامة رواه احمد وابن ماجة والبيهقى فى شعب
الايمان وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى
منا انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافى
لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء الرجل يعود مريضا فليقل اللهم اشف
عبدك ينكألك عدوا او يمشى لك الى جنازة رواه ابوداؤد وعن عائشة قالت
كان اذا اشتكى الانسان الشئ منه او كانت به قرحة او جرح قال النبى صلى الله
عليه وسلم باصبعه بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا باذن
ربنا متفق عليه وعنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى نفث على نفسه

بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ فلما اشتکی وجعہ الذی توفی فیہ کنت انفث علیہ
بالمعوذات التی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اھل بیتہ نفث علیہ بالمعوذات
وعن عثمان بن ابی العاص انہ شکا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا یجدہ
فی جسدہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضع یدک علی الذی یألم
من جسدک وقل بسم اللہ ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ
من شر ما اجد واحاذر قال ففعلت فاذھب اللہ ما کان بی رواہ مسلم وعن
ابی سعید الخدری ان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت
فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین
حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رواہ مسلم وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذ کما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان
وھامۃ ومن کل عین لامۃ ویقول ان اباکما کان یعوذ بھا اسمعیل واسحق رواہ البخاری
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یعود مسلما فیقول سبع مرات
اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا شفی الا ان یکون قد حضر
اجلہ رواہ ابوداؤد والترمذی وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم من
الحمی ومن الاوجاع کلھا ان یقولوا بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق
نعار ومن شر حر النار رواہ الترمذی وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من اشتکی منکم شیأ او اشتکاہ اخ لہ فلیقل ربنا اللہ الذی
فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل
رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من
رحمتک وشفاء من شفائک علی ھذا الوجع فیبرأ رواہ ابوداؤد وعن زید بن ارقم

قال عادني النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وجع کان بعینی رواہ احمد ابوداؤد وفی روایۃ البیہقی والطبرانی مرفوعاً ثلاثۃ لیس لہم عیادۃ العین والرمد والضرس وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ رواہ البخاری وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب سبحانہ وتعالیٰ یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا من الدنیا ارید اغفرلہ حتی استوفی کل خطیئۃ فی عنقہ بسقم فی بدنہ واقتار فی رزقہ رواہ رزین وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ وعن عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عزوجل منہ کان کفارۃ لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اہلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یارسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواہ ابوداؤد وعن یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ہنیئاً لہ مات ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک لو ان اللہ ابتلاہ بمرض فکفر عنہ من سیاٰتہ رواہ مالک مرسلا وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ ما یکفرہا من العمل ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرہا عنہ رواہ احمد وعن عبد اللہ بن مسعود

لے قولہ عادنی الخ فانہ محمول علی انہ من السنن الغیر المؤکدۃ وخلاصۃ الکلام انہ لا یلزم فیہا العیادۃ لا انہ منہی عنہا قالہ فی المرقات ۱۲

قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته بيدي فقلت يا رسول الله
انك لتوعك وعكا شديدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجل اني اوعك كما يوعك
رجلان منكم قال فقلت ذلك لان لك اجرين فقال اجل ثم قال ما من مسلم يصيبه اذى
من مرض فما سواه الا حط الله تعالى به سيآته كما تحط الشجرة ورقها متفق عليه
وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلت على
مريض فمره يدعو لك فان دعاءه كدعاء الملائكة رواه ابن ماجة وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله تعالى بعبده الخير عجل
له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتى
يوافيه به يوم القيامة رواه الترمذي وعن عطاء بن ابي رباح قال قال لي
ابن عباس الا اريك امرأة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المرأة السوداء
اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني اصرع واني
اتكشف فادع الله فقال ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله
ان يعافيك فقالت اصبر فقالت اني اتكشف فادع الله ان لا اتكشف فدعا لها
متفق عليه وعن عبد الله بن شخير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل
ابن آدم والى جنبه تسع وتسعون منية ان اخطأته المنايا وقع في الهرم حتى
يموت رواه الترمذي وعن كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الرياح تصرعها مرة وتعدلها اخرى
حتى يأتي اجله ومثل المنافق كمثل الارزة المجذية التي لا يصيبها شئ حتى
يكون انجعافها مرة واحدة متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن
يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الارزة لا تهتز حتى تستحصد متفق عليه

وعن عائشة قالت ما رأيت احدا الوجع عليه اشد من رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه وعنها قالت مات النبي صلى الله عليه وسلم بين حاقنتي وذاقنتي فلا اكره شدة الموت لاحد ابدا بعد النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وعنها قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذي رأيت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي والنسائي وعنها قالت رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه ثم يقول اللهم اعني على منكرات الموت او سكرات الموت رواه الترمذي وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضا ومن سخط فله السخط رواه الترمذي وابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال البلاء بالمؤمن او المؤمنة في نفسه وماله وولده حتى يلقى الله تعالى وما عليه من خطيئة رواه الترمذي وروى مالك نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن محمد بن خالد السلمي عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة لم يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله رواه احمد وابو داؤد وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يود اهل العافية يوم القيامة حين يعطى اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم كانت قرضت في الدنيا بالمقاريض رواه الترمذي وعن سعد قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب

دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاءہ وان کان فی دینہ رقۃ ہون علیہ فما زال کذلک حتی یمشی علی الارض مالہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وعن جابر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ام السائب فقال مالک تزفزفین قالت الحمی لا بارک اللہ فیہا فقال لا تسبی الحمی فانہا تذھب خطایا بنی آدم کما یذھب الکیر خبث الحدید رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبہا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبہا فانہا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ ابن ماجۃ۔ وعن علی بن زید عن امیۃ انہا سألت عائشۃ عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ من یعمل سوءا یجز بہ فقالت ما سألنی عنہا احد منذ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعہا فی ید قمیصہ فیفقدھا فیفزع لہا حتی ان العبد لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر رواہ الترمذی۔ وعن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب عبدا نکبۃ فما فوقہا او دونہا الا بذنب وما یعفوا اللہ تعالی عنہ اکثر وقرأ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر رواہ الترمذی وعن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئہا عنہ بالماء فلیستنقع فی نہر جار ولیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلاۃ الصبح قبل طلوع الشمس

وليغمس فيه ثلاث غمسات ثلاثة ايام فان لم يبرأ في ثلاث فخمس فان لم يبرأ
في خمس فسبع فان لم يبرأ في سبع فتسع فانها لا تكاد تجاوز تسعا باذن الله
عز وجل رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وعن ابي موسى
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مرض العبد او سافر كتب له
بمثل ما كان يعمل مقيما صحيحا رواه البخاري وعن عبد الله بن عمرو
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا كان على طريقة
حسنة من العبادة ثم مرض قيل للملك الموكل به اكتب له مثل عمله
اذا كان طليقا حتى اطلقه او اكفته الي رواه في شرح السنة وعن انس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ابتلى المسلم ببلاء في جسده
قيل للملك اكتب له صالح عمله الذي كان يعمل فان شفاه غسله وطهره
وان قبضه غفر له ورحمه رواه في شرح السنة وعن شداد بن اوس
والصنابحي انهما دخلا على رجل مريض يعودانه فقالا له كيف اصبحت
فقال اصبحت بنعمة الله قال شداد ابشر بكفارات السيآت وحط
الخطايا فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل
يقول انا اذا ابتليت عبدا من عبادي مؤمنا فحمدني على ما ابتليته فانه
يقوم من مضجعه ذلك كيوم ولدته امه من الخطايا ويقول الرب تبارك
وتعالى انا قيدت عبدي وابتليته فاجروا له ما كنتم تجرون له وهو
صحيح رواه احمد وعن شقيق قال مرض عبد الله بن مسعود فعدناه
فجعل يبكي فعوتب فقال اني لا ابكي لاجل المرض لاني سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول المرض كفارة وانما ابكي انه اصابني على حال
فترة ولم يصبني في حال اجتهاد لانه يكتب للعبد من الاجر اذا مرض

ما کان یکتب لہ قبل ان یمرض فمتعہ منہ المرض رواہ رزین وعن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شھادۃ کل مسلم
متفق علیہ وعن العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال یختصم الشھداء والمتوفون علی فرشھم الی ربنا عزوجل فی الذین
یتوفون من الطاعون فیقول الشھداء اخواننا قتلوا کما قتلنا
ویقول المتوفون اخواننا ماتوا علی فرشھم کما متنا فیقول ربنا انظروا
الی جراحتھم فان اشبھت جراحھم جرح المقتولین فانھم منھم
ومعھم فاذا جراحھم قد اشبھت جراحھم رواہ احمد والنسائی وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھداء خمسۃ المطعون
والمبطون والغریق وصاحب الھدم والشھید فی سبیل اللہ متفق علیہ۔
وعن سلیمان بن صرد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ
بطنہ لم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وعن جابر بن عتیک
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ
المطعون شھید والغریق شھید وصاحب ذات الجنب شھید والمبطون
شھید وصاحب الحریق شھید والذی یموت تحت الھدم شھید والمرأۃ
تموت بجمع شھید رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وعن عبداللہ بن عمرو
قال توفی رجل بالمدینۃ ممن ولد بھا فصلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذالک یا رسول اللہ قال ان الرجل
اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ رواہ النسائی
وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت غربۃ
شھادۃ رواہ ابن ماجۃ وعن طارق بن شھاب قال کنا نتحدث الی ابی موسی الاشعری

فقال لنا ذات یوم لاعلیکم ان تخفوا عنی فان ھٰذا الطاعون قد وقع فی اھلی فمن شاء منکم ان یتنزہ فلیتنزہ واحذروا اثنین ان یقول قائل خرج خارج فسلم وجلس جالس فاصیب لو کنت خرجت لسلمت کما سلم اٰل فلان او یقول قائل لو کنت جلست لاصبت کما اصیب اٰل فلان وانی ساحدثکم ما ینبغی للناس فی الطاعون انی کنت مع ابی عبیدۃ وان الطاعون قد وقع بالشام وان عمر کتب الیہ اذا اتاک کتابی ھذا فانی اعزم علیک ان اتاک مصبحا لاتمسی حتی ترکب وان اتاک ممسیا لا تصبح حتی ترکب الیّ فقد عرضت لی الیک حاجۃ لاغنا لی عنک فیھا فلما قرأ ابو عبیدۃ الکتاب قال ان امیر المؤمنین اراد ان یستبقی من لیس بباق فکتب الیہ ابو عبیدۃ انی فی جند من المسلمین الی فررت من المناۃ والسرلن ارغب بنفسی عنھم وقد عرفنا حاجۃ امیر المؤمنین فحللنی من عزمتک فلما جاء عمر الکتاب بکی فقیل لہ توفی ابو عبیدۃ قال لا وکان قد کتب الیہ عمر ان الاردن ارض عمقۃ وان الجابیۃ ارض نزھۃ فانھض[لہ] بالمسلمین الی الجابیۃ فقال لی ابو عبیدۃ انطلق فبوّئ المسلمین

لہ قولہ فانھض وفی شرح معانی الآثار فھذا عمر رضی اللہ عنہ قد امر الناس ان یخرجوا من الطاعون ووافقہ علی ذلک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وروی عبد الرحمن بن عوف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یوافق ماذھب الیہ من ذلک انتھی وقال صاحب الدر المختار فی مسائل شتی منہ واذا خرج من بلدۃ بھا الطاعون فان علم ان کل شیٔ بقدر اللہ تعالی فلا باس بان یخرج ویدخل وان کان عندہ انہ لو خرج نجا ولو دخل ابتلی بہ کرہ لہ ذلک فلایدخل ولایخرج صیانۃ لاعتقادہ وعلیہ حمل النھی فی الحدیث الشریف مجمع الفتاوی

منزلھم فقلت لا استطیع قال فذھب لیرکب وقال لی رحل الناس قال فلخذہ اخذۃ فطعن فمات وانکشف الطاعون رواہ الطحاوی وفی روایۃ لابن عساکر وکان قد کتب الیہ عمر ان الاردان ارض وبیۃ عمقۃ وان الجابیۃ ارض نزھۃ فاظھر بالمھاجرین الیھا قال ابوعبیدۃ حین قرأ الکتاب اما ھذا فنسمع فیہ امر امیر المؤمنین ونطیعہ فامرنی ان ارکب وابوئ الناس منازلھم فطعنت امرأتی فجئت اباعبیدۃ فانطلق ابوعبیدۃ یبوئ الناس منازلھم فطعن فتوفی وانکشف الطاعون وروی سفیان بن عینیۃ فی جامعہ نحو ابن عساکر اخصر منہ وقال صاحب الدر المختار فی مسائل شتی منہ واذا خرج من بلدۃ بھا الطاعون فان علم ان کل شئ بقدر اللہ تعالی فلا بأس بان یخرج ویدخل وان کان عندہ انہ لوخرج نجا ولو دخل ابتلی بہ کرہ لہ ذلک فلا یدخل ولا یخرج صیانۃ لاعتقادہ وعلیہ حمل النھی فی الحدیث الشریف وعن انس قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثر فیھا عددنا واموالنا فتحولنا الی دار قل فیھا عددنا واموالنا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ذروھا ذمیمۃ رواہ ابوداؤد وعن یحیی بن عبد اللہ بن بحیر قال اخبرنی من سمع فروۃ بن مسیک یقول قلت یا رسول اللہ عندنا ارض یقال لھا ابین وھی ارض ریفنا ومیرتنا وان وباءھا شدید فقال دعھا[1] عنک فان من القرف

انتہی وقال فی الاشباہ والنظائر وفی البزازیۃ اذا تزلزلت الارض وھو فی بیتہ یستحب لہ الفرار الی الصحراء لقولہ تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ وفیہ قیل الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین انتہی ویفید جواز الفرار من الطاعون اذا نزل ببلدۃ انتہی قول الاشباہ والنظائر ۱۲

[1] قولہ دعھا عنک مثلہ ذروھا ذمیمۃ قال علی القاری

التلف رواه ابوداؤد وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الطاعون رجز ارسل على طائفة من بني اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا
سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا
منه متفق عليه وعن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

رحمه الله الباري ليس هذا من باب العدوى وانما هو من باب الطب فان استصلاح الاهوا
من اعون الاشياء على صحة الابدان وفساد الهواء من اسرع الاشياء الى الاسقام ۱۲
له قوله فلا تقدموا عليه الخ قال الشيخ النووي في شرح مسلم وفي هذه الاحاديث
منع القدوم على بلد الطاعون ومنع الخروج منه فرارا من ذلك اما الخروج لعارض
فلا بأس به وهذا الذي ذكرناه هو مذهبنا ومذهب الجمهور قال القاضي هو قول
الاكثرين قال حتى قالت عائشة الفرار منه كالفرار من الزحف قال ومنهم من جوز
القدوم عليه والخروج منه فرارا قال وروى هذا عن عمر بن الخطاب وانه ندم
على رجوعه من سرغ وعن ابي موسى الاشعري ومسروق والاسود بن هلال انهم
فروا من الطاعون وقال عمرو بن العاص فروا عن هذا الرجز في الشعاب
والادوية ورؤس الجبال فقال معاذ بل هو شهادة ورحمة ويتأول هؤلاء النهي
على انه لم ينه عن الدخول عليه والخروج منه مخافة ان يصيبه غير المقدر
لكن مخافة الفتنة على الناس لئلا يظنوا ان هلاك القادم انما حصل بقدومه
وسلامة الفار انما كانت بفراره قالوا وهو من نحو النهي عن الطيرة والقرب
من المجذوم وقد جاء عن ابن مسعود قال الطاعون فتنة على المقيم والفار اما الفار
فيقول فررت فنجوت واما المقيم فيقول اقمت فمت وانما فر من لم يات اجله واقام
من حضر اجله انتهى وذكر الطحاوي في مشكل الآثار هذا الحديث فقال تأويله

عن الطاعون فاخبرنی انه عذاب یبعثه الله علی من یشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلده صابرا محتسبا یعلم انه لا یصیبه الا ما کتب الله له الا کان له مثل اجر شهید رواه البخاری وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیه له اجر شهید رواه احمد وعن انس قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول قال الله سبحانه وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیه ثم صبر عوضته منهما الجنة یرید عینیه رواه البخاری۔

باب تمنی الموت وذکره

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنی[1] احدکم الموت اما محسنا فلعله ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعله ان یستعتب رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنی احدکم الموت ولا یدع به من قبل ان یأتیه انه اذا مات انقطع عمله وانه لا یزید المومن عمره الا خیرا

انه اذا کان بحال لو دخل وابتلی به وقع عنده انه ابتلی بدخوله ولو خرج ونجا وقع عنده انه نجا بخروجه فلا یدخل ولا یخرج صیانة لاعتقاده فاما اذا کان یعلم ان کل شیء بقدر الله وانه لا یصیبه الا ما کتبه الله فلا بأس بان یدخل ویخرج کذا فی الظهیریة قاله فی العالمگیریة ۱۲۔

[1] قوله لا یتمنی احدکم الموت الخ قال فی رد المحتار قال فی النهر ویکره تمنی الموت بضرر نزل به النهی عن ذلک فان کان ولا بد فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیاة خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی کذا فی السراج ۱۲۔

رواہ مسلم وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنوا الموت
فان ھول المطلع شدید وان من السعادۃ ان یطول عمر العبد ویرزقہ اللہ
عزوجل الانابۃ رواہ احمد وعن ابی امامۃ قال جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکرنا ورققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء فقال یا لیتنی
مت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد أعندی تتمنی الموت فردد ذلک
ثلاث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنۃ فما طال عمرک وحسن من
عملک فھو خیر لک رواہ احمد وعن حارثۃ بن مضرب قال دخلت علی خباب
وقد اکتوی سبعا فقال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لا یتمن احدکم الموت لتمنیتہ ولقد رأیتنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما املک درھما وان فی جانب بیتی الآن لاربعین الف درھم قال
ثم اتی بکفنہ فلما راٰہ بکی وقال لکن حمزۃ لم یوجد لہ کفن الا بردۃ ملحاء
اذا جعلت علی رأسہ قلصت عن قدمیہ واذا جعلت علی قدمیہ قلصت
عن رأسہ حتی مدت علی رأسہ وجعل علی قدمیہ الاذخر رواہ احمد
والترمذی الا انہ لم یذکر ثم اتی بکفنہ الی اٰخرہ وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ
فان کان لابد فاعلا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی
اذا کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ
لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عائشۃ او بعض ازواجہ انا لنکرہ الموت
قال لیس ذلک ولکن المؤمن اذا حضرہ الموت بشر برضوان اللہ وکرامتہ
فلیس شیئ احب الیہ مما امامہ فاحب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ

وان الکافر اذا حضر بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ فلیس شئی اکرہ الیہ مما امامہ فکرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ متفق علیہ وفی روایۃ عائشۃ والموت قبل لقاء اللہ وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئتم انبأتکم ما اول مایقول اللہ للمؤمنین یوم القیامۃ وما اول مایقولون لہ قلنا نعم یا رسول اللہ قال ان اللہ یقول للمؤمنین ھل احببتم لقائی فیقولون نعم یا ربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم مغفرتی رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیۃ وعن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شاب وھو فی الموت فقال کیف تجدک قال ارجو اللہ یا رسول اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ مایرجوا منہ وامنہ مما یخاف رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلاثۃ ایام یقول لایموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ رواہ مسلم وعن ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ فقالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کأنک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت رواہ الترمذی

والنسائی وابن ماجة وعن ابن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ذات یوم لاصحابه استحیوا من الله حق الحیاء قالوا انا نستحیی من الله یانبی الله والحمد لله قال لیس ذلك ولکن من استحیی من الله حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الآخرة ترك زینة الدنیا فمن فعل ذلك فقد استحیی من الله حق الحیاء رواه احمد والترمذی۔

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحفة المؤمن الموت رواه البیهقی فی شعب الایمان۔ وعن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن یموت بعرق الجبین رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة۔ وعن عبید الله بن خالد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم موت الفجاءة اخذة الاسف رواه ابوداؤد وزاد البیهقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابه اخذة الاسف للکافر ورحمة للمؤمن۔

باب ما یقال عند من حضره الموت

وقول الله عز وجل ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکة باسطوا ایدیهم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الهون وقوله النار یعرضون علیها غدوا وعشیا وقوله کذلك یجزی الله المتقین الذین تتوفهم الملائکة طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون عن ابی سعید وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقنوا[1] موتاکم لا اله الا الله رواه مسلم

---

[1] قوله لقنوا موتاکم الخ قال فی الدر المختار ویلقن ندبا وقیل وجوبا بذکر الشهادتین لان الاولی لا تقبل بدون الثانیة عنده قبل الغرغرة من غیر امره بها لئلا یضجر د

وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان اٰخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ ابوداؤد وعن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین قالوا یا رسول اللہ کیف للاحیاء قال اجود واجود رواہ ابن ماجۃ ـ وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا سورۃ یٰسٓ علی موتاکم رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ ـ وعن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللہ وھو یموت فقلت اقرأ[1]

اذا قالہا مرۃ کفاہ ولا یکرر علیہ ما لم یتکلم لیکون اٰخر کلامہ لا الہ الا اللہ ویندب قراءۃ یٰسٓ والرعد ولا یلقن بعد تلحیدہ وان فعل لاینہی عنہ وفی الجوہرۃ انہ مشروع عند اہل السنۃ ویکفی قولہ یا فلان یا ابن فلان اذکر ما کنت علیہ وقل رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا قیل یا رسول اللہ فان لم یعرف اسمہ قال ینسب الی اٰدم وحواء ومن لا یسأل ینبغی ان لا یلقن انتہی وقال فی رد المحتار وقد اطال فی الفتح فی تائید حمل موتاکم فی الحدیث علی حقیقتہ مع التوفیق بین الادلۃ علی ان المیت یسمع اولا لکن قال فی شرح المنیۃ ان الجمہور علی ان المراد منہ مجازہ ثم قال وانما لا ینہی عن التلقین بعد الدفن لانہ لا ضرر فیہ بل فیہ نفع فان المیت یستأنس بالذکر علی ما ورد فی الاٰثار الخ ثم ذکر ان من لا یسأل ثمانیۃ الشہید والمرابط والمطعون والمیت زمن الطاعون بغیرہ اذا کان صابرا محتسبا والصدیق والاطفال والمیت یوم الجمعۃ او لیلتہا والقاری کل لیلۃ تبارک الملک وبعضہم ضم الیہا السجدۃ والقاری فی مرض موتہ قل ھو اللہ احد اھ واشار الشارح الی انہ یزاد الانبیاء علیہم السلام لانہم اولی من الصدیقین ۱۲ ـ

[1] قولہ اقرأ الخ قال الشرنبلالی وھکذا علیہ تبلیغ السلام الی حضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الذی امرہ بہ قالہ فی رد المحتار ۱۲ ـ

على رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام رواه ابن ماجة وعن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه قال لما حضرت كعبا الوفاة اتته ام بشر بنت البراء بن معرور فقالت يا ابا عبد الرحمن ان لقيت فلانا فاقرأ عليه مني السلام فقال غفر الله لك يا ام بشر نحن اشغل من ذلك فقالت يا ابا عبد الرحمن اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ارواح المؤمنين في طير خضر تعلق بشجر الجنة قال بلى قالت فهو ذاك رواه ابن ماجة والبيهقي في كتاب البعث والنشور وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبّل[1] عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكي حتى سال دموع النبي صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان رواه الترمذي وابوداؤد وابن ماجة وعنها قالت ان ابابكر قبل النبي صلى الله عليه وسلم وهو ميت رواه الترمذي وابن ماجة وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون رواه مسلم وعنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي سلمة وقد شق بصره فاغمضه ثم قال ان الروح اذا قبض تبعه البصر فضج ناس من اهله فقال لا تدعوا على انفسكم الا بخير فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه رواه مسلم وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول ما امره الله به انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها الا اخلف الله له خيرا منها فلما مات ابو سلمة قلت اي المسلمين خير من ابي سلمة

---

[1] قوله قبل وفي المجتبى ولا بأس بتقبيل الميت قاله في بحر الرائق وكذا في عمدة القاري ۱۲

اول بیت ھاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الی قلتہا فاخلف اللہ لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم ۔ وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حین توفی سجی ببرد حبرۃ متفق علیہ وعن حصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء
مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحۃ الا قد حدث
بہ الموت فآذنونی بہ وعجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظہرانی اھلہ
رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ
الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتہا النفس الطیبۃ کانت فی الجسد
الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال
لہا ذلک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ھذا فیقول
فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ
وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذلک حتی تنتہی
الی السماء التی فیہا اللہ فاذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتہا النفس الخبیثۃ
کانت فی الجسد الخبیث اخرجی ذمیمۃ وابشری بحمیم وغساق واٰخر من
شکلہ ازواج فما تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج ثم یعرج الی السماء فیفتح لہا
فیقال من ھذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث
ارجعی ذمیمۃ فانہا لا تفتح لک ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر
رواہ ابن ماجۃ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرجت روح
المؤمن تلقاھا ملکان یصعدانہا قال حماد فذکر من طیب ریحہا وذکر المسک قال
ویقول اھل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی
جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم یقول انطلقوا بہ الی اٰخر الاجل
قال وان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد وذکر من نتنہا وذکر لعنا ویقول

اهل السماء روح خبيثة جاءت من قبل الارض فيقال انطلقوا به الى اخر الاجل قال ابو هريرة فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم ريطة كانت على انفه هكذا رواه مسلم

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضر المؤمن اتت ملائكة الرحمة بحريرة بيضاء فيقولون اخرجي راضية مرضيا عنك الى روح الله وريحان ورب غير غضبان فتخرج كاطيب ريح المسك حتى انه ليناوله بعضهم بعضا حتى يأتوا به ابواب السماء فيقولون ما اطيب هذه الريح التى جاءتكم من الارض فيأتون به ارواح المؤمنين فلهم اشد فرحا به من احدكم بغائبه يقدم عليه فيسألونه ماذا فعل فلان ماذا فعل فلان فيقولون دعوه فانه كان فى غم الدنيا فيقول قد مات اما اتاكم فيقولون قد ذهب به الى امه الهاوية وان الكافر اذا احضر اتته ملائكة العذاب بمسح فيقولون اخرجي ساخطة مسخوطا عليك الى عذاب الله عز وجل فتخرج كانتن ريح جيفة حتى يأتون به الى باب الارض فيقولون ما انتن هذه الريح حتى يأتون به ارواح الكفار رواه احمد والنسائى وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما يلحد فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلسنا حوله كأن على رؤسنا الطير وفى يده عود ينكت به فى الارض فرفع رأسه فقال استعيذوا بالله من عذاب القبر مرتين او ثلاثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا كان فى انقطاع من الدنيا واقبال من الأخرة نزل اليه ملائكة من السماء بيض الوجوه كأن وجوههم الشمس معهم كفن من اكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم يجئ ملك الموت عليه السلام حتى يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الطيبة اخرجي الى مغفرة من الله ورضوان قال فتخرج تسيل كما تسيل القطرة من السقاء فيأخذها فاذا اخذها لم يدعوها فى يده طرفة عين حتى يأخذوها فيجعلوها

فى ذلك الكفن وفى ذلك الحنوط ويخرج منها كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض
قال فيصعدون بها فلا يمرون يعنى بها على ملإ من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح
الطيب فيقولون فلان ابن فلان باحسن اسمائه التى كانوا يسمونه بها فى الدنيا حتى
ينتهوا بها الى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء
مقربوها الى السماء التى تليها حتى ينتهى به الى السماء السابعة فيقول الله عز وجل
اكتبوا كتاب عبدى فى عليين واعيدوه الى الارض فانى منها خلقتهم وفيها
اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى قال فتعاد روحه فى جسده فيأتيه ملكان
فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربى الله فيقولان له ما دينك فيقول
دينى الاسلام فيقولان له ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هو رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيقولان له وما علمك فيقول قرأت كتاب الله فآمنت
به وصدقت فينادى مناد من السماء ان صدق عبدى فافرشوه من الجنة
والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فيأتيه من روحها وطيبها
فيفسح له فى قبره مد بصره قال ويأتيه رجل حسن الوجه حسن الثياب
طيب الريح فيقول ابشر بالذى يسرك هذا يومك الذى كنت توعد فيقول له
من انت فوجهك الوجه يجئ بالخير فيقول انا عملك الصالح فيقول رب اقم الساعة
رب اقم الساعة حتى ارجع الى اهلى ومالى قال وان العبد الكافر اذا كان فى انقطاع
من الدنيا واقبال من الآخرة نزل اليه من السماء ملائكة سود الوجوه معهم المسوح
فيجلسون منه مد البصر ثم يجئ ملك الموت حتى يجلس عند رأسه فيقول
ايتها النفس الخبيثة اخرجى الى سخط من الله قال فتفرق فى جسده فينتزعها
كما ينزع السفود من الصوف المبلول فيأخذها واذا اخذها لم يدعوها فى يده
طرفة عين حتى يجعلوها فى تلك المسوح ويخرج منها كانتن ريح جيفة وجدت

علی وجہ الارض فیصعدون بہا فلا یمرون بہا علی ملأ من الملائکۃ الا قالوا ما ھذا الروح الخبیث فیقولون فلان بن فلان باقبح اسمائہ التی کان یسمی بہا فی الدنیا حتی ینتہی بہ الی السماء الدنیا فیستفتح لہ فلا یفتح لہ ثم قرأ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط فیقول اللّٰہ عزوجل اکتبوا کتابہ فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا ثم قرأ ومن یشرک باللّٰہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق فتعاد روحہ فی جسدہ ویأتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ھاہ ھاہ لا ادری فیقولان لہ ما دینک فیقول ھاہ ھاہ لا ادری فیقولان لہ ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھاہ ھاہ لا ادری فینادی منادٍ من السماء ان کذب فافرشوہ من النار وافتحوا لہ بابا الی النار فیأتیہ من حرھا وسمومھا ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ اضلاعہ ویأتیہ رجل قبیح الوجہ قبیح الثیاب منتن الریح فیقول ابشر بالذی یسوءک ھذا یومک الذی کنت توعد فیقول من انت فوجہک الوجہ یجئ بالشر فیقول انا عملک الخبیث فیقول رب لا تقم الساعۃ وفی روایۃ نحوہ وزاد فیہ اذا خرج روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وفتحت لہ ابواب السماء لیس من اھل باب الا وھم یدعون اللّٰہ ان یعرج بروحہ من قبلہم وتنزع نفسہ یعنی الکافر مع العروق فیلعنہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وتغلق ابواب السماء لیس من اھل باب الا وھم یدعون اللّٰہ ان لا یعرج روحہ من قبلہم رواہ احمد ورواہ ابوداؤد فی سننہ والحاکم فی مستدرکہ وابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والبیہقی فی کتاب عذاب القبر والطیالسی وعبد[1] فی مسندیہما وھناد بن السری فی الزھد وابن جریر وابن ابی حاتم وغیرہ من طرق

[1] قولہ عبد اراد بقولہ عبد عبد بن حمید اول من کتب فی التفسیر کذا فی المرقات ۱۲ –

صحیحۃ وقال میرک حدیث احمد حدیث حسن۔ وعن عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما نسمۃ المؤمن طیر تعلق فی شجر الجنۃ حتی یرجعہ اللہ فی جسدہ یوم یبعثہ رواہ مالک والنسائی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور۔

باب غسل المیت وتکفینہ

عن ام عطیۃ قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنہا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیأ من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا اذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ وفی روایۃ اغسلنہا وترا ثلاثا او خمسا او سبعا وابدأن بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا متفق علیہ وفی روایۃ عبد الرزاق عن عائشۃ انہا رأت امرأۃ یکدون رأسہا بمشط فقالت علام تنصون میتکم[1] وروی امامنا ابو حنیفۃ عنہا انہا رأت میتا یسرح رأسہ فقالت علی ما تنصون میتکم وعن ابی سلمۃ انہ قال سألت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہا فی کم کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فی ثلاثۃ اثواب سحولیۃ رواہ مسلم وعن ابن عباس قال کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اثواب نجرانیۃ الحلۃ ثوبان وقمیصہ الذی مات فیہ رواہ ابوداؤد وسکت عنہ وذلک دلیل رضاہ بصحتہ وفی سندہ یزید ابن ابی زیاد وان مسلما قد اخرج لہ فی المتابعات

---

[1] قولہ علام تنصون میتکم قال الشافعی یسرح شعرہا ویجعل ثلاث ظفائر ویجعل خلف ظہرہ ابیہ قال احمد قلنا لیس فی الحدیث الذی استدل بہا الشافعی وا حمد

وفی الکافی روی له مسلم وابوداوٗد والترمذی قاله فی شرح الهدایة وعن جابر قال
اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم عبد الله بن ابی بعد ما ادخل حفرته فامر به
فاخرج فوضعه علی رکبتیه فنفث فیه من ریقه والبسه[1] قمیصه قال وکان کسا
عباسا قمیصا متفق علیه وعن سماك عن جابر بن سمرة قال کفن رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی ثلاثة اثواب قمیص وازار ولفافة رواه ابن عدی فی الکامل وعن
ابراهیم النخعی ان النبی صلی الله علیه وسلم کفن فی حلة یمانیة وقمیص رواه
محمد فی کتاب الآثار مرسلا وروی عبد الرزاق فی مصنفه نحوه وعن جابر
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کفن احدکم اخاه فلیحسن کفنه
رواه مسلم وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تغالوا فی الکفن
فانه یسلب سلبا سریعا رواه ابوداوٗد وعن ابن عباس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانها من خیر ثیابکم وکفنوا
فیها موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانه ینبت الشعر ویجلو البصر رواه

اشارة من النبی صلی الله علیه وسلم الی ذلك وانما المذکور فیه الاخبار من ام عطیة انها
مشطت شعرها ثلاثة قرون وکونها فعلت ذلك بامر النبی صلی الله علیه وسلم احتمال
والحکم لا یثبت به ولان ما ذکره زینة والمیت مستغن عنها قاله فی عمدة القاری وحدیث
عبد الرزاق وامامنا ابی حنیفة الذی ذکر فی هذا الکتاب یؤید مذهبنا ۱۲۔
[1] قوله والبسه قمیصه وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فیه دلالة علی الکفن
فی القمیص وفیه جواز اخراج المیت من قبره لحاجة او لمصلحة ونفث الریق فیه قاله
الکرمانی وقال ابن وهب اذا سوی علیه التراب فات اخراجه وقاله یحیی بن یحیی وقال
اشهب اذا اهیل علیه التراب فات اخراجه ویصلی علیه فی قبره انتهی ۱۲۔

ابو داؤد والترمذی وروی ابن ماجۃ الی موتاکم۔ وعن ابی سعید الخدری انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسہا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیہا رواہ ابو داؤد وبوب علیہ ما یستحب من تطہیر ثیاب المیت عند الموت وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما احتضر ابو بکر رضی اللہ تمثلت بہذا البیت اعاذل ما یغنی الثراء عن الفتی ٭ اذا حشرجت یوما وضاق بہا الصدر فقال لہا یا بنیۃ لیس کذالک ولکن قولی وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید ثم انظروا ثوبی ہذین فاغسلوہا ثم کفنونی فیہا فان الحی احوج الی الجدید رواہ احمد فی کتاب الزہد وروی عبد الرزاق نحوہ وفی روایۃ البخاری ومسلم عن عبد اللہ بن عباس قال ان رجلا کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقصتہ ناقتہ وہو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر[1] وکفنوہ فی ثوبیہ وفی روایۃ للدارقطنی عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المحرم یموت خمروہ ولا تشبہوہ بالیہود وفی روایۃ لمالک عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اصنعوا بہ ما تصنعون بموتاکم وفی روایۃ لہ ان ابن عمر لما مات ابنہ واقد وہو محرم کفنہ وخمر[2] رأسہ ووجہہ وقال لولا انا محرمون لحنطناہ

---

[1] قولہ وسدر وفیہ غسلہ بالسدر وھذا یدل علی انہ خرج من الاحرام لانہ لایجوز غسل المحرم بسدر من عمدۃ القاری ملخصا ۱۲۔

[2] قولہ وخمر رأسہ الخ قال طاوس یغیب رأس المحرم اذا مات وقال الحسن اذا مات المحرم فہو حلال ومن حدیث مجالد عن عامر اذا مات المحرم ذھب احرامہ ومن حدیث ابراہیم عن عائشۃ اذا مات المحرم ذھب احرام صاحبکم وقالہ عکرمۃ بسند جید وحکی ابن حزم انہ صح عن عائشۃ تحنیط المیت المحرم اذا مات وتطییبہ وتخمیر رأسہ وعن جابر

يا واقد وفي رواية ابن ماجة اذا مات ابن آدم انقطع عمله[1] الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له وعن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الكفن الحلة[2] وخير الاضحية الكبش الاقرن رواه ابو داؤد ورواه الترمذي وابن ماجة عن ابي امامة وعن خباب بن الارت

عن ابي جعفر قال المحرم يغطي رأسه ولا يكشف قاله العلامة العيني في عمدة القاري ١٢ -

[1] قوله انقطع عمله الخ وقال بعض الاعلام يشكل بالحديث الصحيح تجويز شافعيتنا تخمير وجه الميت محرما ورأسه لحديث ليس في قوة هذا قاله في شرح النقاية وقال العلامة في هامشه هذا الاشكال مبني على عدم الفرق بين احكام الدنيا واحكام الآخرة وشتان ما بينهما فتدبر في قوله صلى الله عليه وسلم يظهر لك ان الاحرام له اثر قوي في ستر الرأس فلذا رتب ستر الرأس عليه وقال فانه يبعث الخ واحكام الدنيا تنقطع عن الاموات فيغطى رأس المحرم اذا مات لانقطاع عمله واما هذا المحرم فعدم تغطية الرأس من خصوصياته الا ترى انه عليه الصلوة والسلام قال فانه يبعث الخ ولو كان كما ذهب اليه من يخالفنا لكان نسق الكلام فان المحرمين يبعثون او كل محرم يبعث ولو رتب على وصف الاحرام لعرفنا انه عدم تغطية الرأس اثر الاحرام بعد الموت ايضا فان قلت ان الضمير في فانه يبعث راجع الى المحرم قلت كلا بل الى ذات المحرم فان الضمائر ترجع الى الذوات بخلاف اسماء الاشارات فانها تلاحظ فيه المشار اليه مع صفته فحاصل الكلام ان عدم تغطية الرأس اثر الاحرام كما هو ظاهر من قوله عليه الصلوة والسلام واما المحرمون بعد الموت فلا [illegible] لانقطاع اعمالهم في دار الدنيا

[2] قوله الحلة الحلة [illegible] على الثوبين والمقصود والله اعلم انه لا ينبغي الاقتصار على الثوب الواحد والثوبان خير منه وان اريد السنة

قال ھاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالیٰ فوقع اجرنا
علی اللہ فمنا من مضی لم یأکل من اجرہ شیئاً منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد
فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا اذا غطینا رأسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا
رجلیہ خرج رأسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بہا رأسہ[1] واجعلوا علی
رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فھو یھدبہا متفق علیہ وعن
سعد بن ابراھیم عن ابیہ ان عبد الرحمن بن عوف اتی بطعام وکان صائماً فقال

والکمال مثلث علی ما علیہ الجمھور قالہ فی حاشیۃ ابی داؤد ۱۲ -

[1] قولہ غطوا بہا رأسہ الخ ھذا دلیل علی ان کفن الضرورۃ ثوب واحد وعلی ان ستر جمیع المیت واجب قالہ فی المرقات وفی الدر المختار وکفن الضرورۃ لھما ما یوجد واقلہ ما یعم البدن وعند الشافعی ما یستر العورۃ کالحی وقال فی رد المحتار ان ما لا یستر البدن لا یکفی عند الضرورۃ ایضا بل یجب ستر باقیہ بنحو حشیش کالاذخر ولذا قال الزیلعی بعد سوقہ حدیث مصعب وھذا دلیل علی ان ستر العورۃ وحدھا لا یکفی خلافا للشافعی وقال فی شرح المنیۃ ولا یجوز الجمع بین اثنین فی کفن واحد عندنا خلافا للشافعیۃ والحنابلۃ حیث جوزوہ عند الضرورۃ لما روی انس قلنا معناہ انہ کان یقسم الواحد بین الجماعۃ فیکفن کل واحد ببعضہ للضرورۃ وان لم یستر الا بعض بدنہ ولیس المراد ان یلاصق بدناھما لان فیہ مباشرۃ عورۃ احدھما للآخر ولا یجوز ان یدفن اثنان او اکثر فی قبر واحد الا عند الضرورۃ وحینئذ یجعل بینھما حاجز من التراب انتہی وفی عمدۃ القاری عن العلامۃ ابن تیمیۃ معنی الحدیث انہ کان یقسم الثوب الواحد بین الجماعۃ فیکفن کل واحد ببعضہ للضرورۃ وان لم یستر الا بعض بدنہ یدل علیہ تمام الحدیث انہ کان یسأل عن اکثرھم قرآنا فیقدمہ فی اللحد فلو انہم فی ثوب واحد جملۃ لیسأل

قتل مصعب بن عمیر وھو خیر منی کفن فی بردۃ ان غطی رأسہ بدت رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا رأسہ واراہ قال وقتل حمزۃ وھو خیر منی ثم بسط لنا من الدنیا ما بسط او قال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترک الطعام رواہ البخاری وعن ابن عباس قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتلی احد ان ینزع عنہم الحدید والجلود وان یدفنوا بدمائہم وثیابہم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وفی روایۃ للبخاری ولم یغسلھم۔

باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیہا

وقول اللہ عزوجل ولا تصل علی احد منہم مات ابدا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذٰلک فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملھا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاھلہا یا ویلہا این تذھبون بہا یسمع صوتہا کل شئی الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بالقیام فی جنازۃ ثم جلس بعد ذٰلک وامرنا بالجلوس رواہ احمد

عن انفصلھم قبل ذٰلک کیلا یؤدی الی نقض التکفین واعادتہ ۱۲

والطحاوی وفی روایۃ مالک وابی داؤد قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد وفی روایۃ محمد ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقوم فی الجنازۃ ثم جلس بعد قال محمد وبہذا ناخذ لانری القیام للجنازۃ کان ہذا شیأ فترک وہو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللّٰہ علیہ وعن محمد بن سیرین قال ان جنازۃ مرت بالحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم ابن عباس فقال الحسن الیس قد قام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لجنازۃ یہودی قال نعم ثم جلس رواہ النسائی وعن ابن سخبرۃ قال کنا قعودا مع علی بن ابی طالب ننتظر جنازۃ فمر بجنازۃ اخری فقمنا فقال ماہذا القیام فقلت ما تأتونا بہ یا اصحاب محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ابوموسی قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا رأیتم جنازۃ مسلم او یہودی او نصرانی فقوموا فانکم لستم لہا تقومون انما تقومون لمن معہا من الملائکۃ فقال علی انما صنع ذلک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مرۃ واحدۃ کان یتشبہ باہل الکتاب فی الشئ فاذا نہی عنہ ترکہ رواہ الطحاوی وعن ابن ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا تبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی توضع رواہ ابوداؤد وفی روایۃ لہ حتی توضع بالارض وروی الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ عن عبادۃ الصامت قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا تبع جنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض لہ حبر من الیہود فقال انا ہکذا نصنع یا محمد قال فجلس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقال خالفوہم[1] وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اتبع

---

[1] قولہ خالفوہم لذلک قال فی شرح النقایۃ وکرہ الجلوس قبل وضعہا ای

جنازة مسلم ایمانا واحتسابا وکان معه حتی یصلی علیها ویفرغ من دفنها فانه یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیها ثم رجع قبل ان تدفن فانه یرجع بقیراط متفق علیه وعنه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلّی[1] فصف[2] بهم

عن اعناق الرجال مرافقةً لهم واستعداداً للاعانة فاذا وُضِعت على الارض فلا بأس بالجلوس ۱۲

[1] قوله المصلی وفیه حجة للحنفیة والمالکیة فی منع الصلاة علی المیت فی المسجد لانه صلی اللہ علیه وسلم خرج بهم الی المصلی فصف بهم وصلی علیه ولو ساغ ان یصلی علیه فی المسجد لما خرج بهم الی المصلی قاله فی عمدة القاری ۱۲

[2] قوله فصف بهم الخ ذهب الشافعی الی جواز الصلوٰة علی الغائب وعند ابی حنیفة لا تجوز ولا تصح واما صلوٰته علیه الصلوٰة والسلام علی النجاشی لانه رفع سریره له حتی راٰه بحضرته فتکون صلوٰة من خلفه علی میت یراه الامام وبحضره دون المأمومین وهذا غیر مانع من الاقتداء وذکر الحافظ ابن حجر العسقلانی ناقلا عن اسباب النزول للواحدی بغیر اسناد عن ابن عباس قال کشف للنبی صلی اللہ علیه وسلم عن سریر النجاشی حتی راٰه وصلی علیه وفی مغازی الواقدی لما التقی الناس بموتة جلس رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی المنبر وکشف له ما بینه وبین الشام فهو ینظر الی معترکهم فقال علیه السلام اخذ الرایة زید بن حارثة فمضی حتی استشهد وصلی علیه ودعا له وقال استغفروا له دخل الجنة وهو یسعی ثم اخذ الرایة جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشهد فصلی علیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ودعا له وقال استغفروا له دخل الجنة فهو یطیر فیها بجناحین حیث شاء ویدل علی ذلك انه توفی خلق کثیر من اصحابه صلی اللہ علیه وسلم من اعزهم علیه القراء

وکبّر اربع تکبیرات[1] متفق علیہ وروی ابن حبان فی صحیحہ عن عمران بن الحصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفوا خلفہ فکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازتہ بین یدیہ وفی روایۃ ابی عوانۃ فصلینا خلفہ ونحن لا نری الا ان الجنازۃ قدامنا وروی الطبرانی فی معجمہ الاوسط عن ابی امامۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتبوک فنزل جبریل علیہ السلام فقال یا رسول اللہ ان معاویۃ بن معاویۃ المزنی مات بالمدینۃ اتحب ان تطوی لک الارض فتصلی علیہ قال نعم فضرب بجناحہ علی الارض ورفع لہ سریرہ فصلی علیہ وخلفہ صفان من الملائکۃ فی کل صف سبعون الف ملک ثم رجع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبریل علیہ السلام بما ادرک ھذا قال بحبہ سورۃ قل ھو اللہ احد وقراءتہ ایاھا جائیا وذاھبا وقائما وقاعدا وعلی کل حال وعن سلمان المؤذن قال توفی ابو شریحۃ فصلی علیہ زید بن ارقم فکبر علیہ اربعا فقلنا ماھذا فقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل رواہ الطحاوی وعن ابراھیم النخعی ان الناس کانوا یصلون علی الجنائز خمسا وستا واربعا حتی قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم کبروا کذلک فی ولایۃ ابی بکر الصدیق ثم ولی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ففعلوا ذلک فقال

ولم ینقل عنہ انہ صلی علیہم مع حرصہ علی ذلک حتی قال لا یموتن احد منکم الا اذنتمونی بہ فان صلاتی علیہ رحمۃ لہ ھذا حاصل ما فی المرقات والدر المختار ورد المحتار وشرح المنیۃ وفتح القدیر ۱۲

[1] قولہ وکبر اربع تکبیرات یدل علی ان تکبیرات الجنازۃ اربع کذا فی عمدۃ القاری ۱۲

لهم عمر انكم معشر اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم متى تختلفون تختلف الناس بعدكم والناس حديث عهد بالجاهلية فاجمعوا على شئ يجمع عليه من بعدكم فاجمع رأى اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ان ينظروا آخر جنازة كبر عليها النبي صلى الله عليه وسلم حتى قبض فيأخذون به ويرفضون ما سواه فنظروا فوجدوا آخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعا رواه محمد وروى احمد والطحاوى نحوه وعن ابن عباس قال آخر ما كبر النبي صلى الله عليه وسلم على الجنائز اربع تكبيرات وكبر عمر على ابى بكر اربعا وكبر ابن عمر على عمر اربعا وكبر الحسن بن على على على اربعا وكبر الحسين بن على على الحسن اربعا وكبرت الملائكة على آدم اربعا رواه الحاكم فى المستدرك والبيهقى فى سننه والطبرانى وعن نافع ان عبد الله بن عمر كان لا يقرأ[ا] فى الصلوٰة على الجنازة رواه مالك

[ا] قوله كان لا يقرأ فى الصلوٰة على الجنازة وقال فى تابع الآثار وما روى من القراءة محمول على ما كان بنية الدعاء وقال فى الدر المختار وعين الشافعى الفاتحة فى الاولى وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراءة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه السلام قال ابن الملك بحديث الترمذى قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب قال الشافعى قلت مع عدم تعيين دلالته على ان القراءة كانت على الميت او فى الصلوٰة عليه او بعد اى تكبيرة من تكبيراتها والحديث لا يصح الاستدلال به وقال فى رد المحتار والظاهر ان الفاتحة بنية الدعاء تقوم مقام الثناء على ظاهر الرواية من انه يسن بعد الاولى التحميد وتكره بنية القراءة قال فى البحر عن التجنيس والمحيط لا يجوز لانها محل الدعاء دون القراءة اھ ومثله فى الولوالجية والتاترخانية وظاهره ان الكراهة تحريمية وقول القنية لو قرأ فيها الفاتحة جاز اى لو قرأها

دریٰ عن ابن مسعود انه قال لم یوقت النبی صلی الله علیه وسلم شیأ من القرآن فی صلوٰۃ الجنازۃ وقال ابن بطال وممن کان لایقرأ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ وینکر عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وابن عمر وابو هریرۃ ومن التابعین عطاء وطاؤس وسعید بن المسیب وابن سیرین وسعید بن جبیر والشعبی والحکم وقال ابن المنذر وبه قال مجاهد وحماد والثوری وقال مالک قراءۃ الفاتحۃ لیست معمولا بها فی بلدنا فی صلاۃ الجنازۃ قاله فی عمدۃ القاری وقال فی شرح النقایۃ

وعن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلیتم[۱] علی المیت فاخلصوا له الدعاء رواه ابوداؤد وابن ماجۃ وعنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللّٰهم[۲] اغفر لحینا ومیتنا

بنیۃ الدعاء لیوافق ماذکره غیره واراد بالجواز الصحۃ علی ان کلام القنیۃ لایعمل به اذا عارضه غیره فقول الشرنبلالی فی رسالته انه نص علی جواز قراءتها فیه نظر ظاهر لما علمته وقوله وقول ملا علی القاری ایضا یستحب قراءتها بنیۃ الدعاء خروجا من خلاف الامام الشافعی فیه نظر ایضا لانها لاتتم عنده الا بنیۃ القرآن ولیس له ان یقرأها بنیۃ القراءۃ ویرتکب مکروه مذهبه لیراعی مذهب غیره کما مر تقریره اول الکتاب ۱۲

[۱] قوله اذا صلیتم الخ ای لاتجب ولاتسن عندنا قراءۃ القرآن فیها ای بنیۃ القرآن فلو قرأ الفاتحۃ بنیۃ الثناء جاز کذا فی الاشباه والاصل فیه هذا الحدیث کذا فی عمدۃ الرعایۃ ۱۲

[۲] قوله اللّٰهم اغفر الخ وفی فتح القدیر ویدعو فی الثالثۃ للمیت ولنفسه ولابویه وللمسلمین ولاتوقیت فی الدعاء سوی انه بامور الآخرۃ وان دعا بالمأثور فما احسنه وابلغه انتهی ۱۲۔

وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ
علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا
بعدہ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ ورواہ النسائی عن ابراھیم
الاشہلی عن ابیہ وانتہت روایتہ عند قولہ وانثانا وفی روایۃ
ابی داؤد فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام وفی اٰخرہ ولاتضلنا بعدہ
وعن عوف بن مالک قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ
فحفظت من دعائہ وھو یقول اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم
نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت
الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ
وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن
عذاب النار وفی روایۃ وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار قال حتی تمنیت ان
اکون انا ذلک المیت رواہ مسلم وعن واثلۃ بن الاسقع قال صلی بنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللھم ان فلان بن
فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت
اھل الوفاء والحق اللھم اغفرلہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم رواہ ابوداؤد
وابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ
اللھم انت ربھا وانت خلقتہا وانت ھدیتہا الی الاسلام وانت قبضت روحہا
وانت اعلم بسرھا وعلانیتہا جئنا شفعاء فاغفرلہ رواہ ابوداؤد وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی علی جنازۃ فی المسجد فلا

لہ قولہ من صلی علی جنازۃ الخ وقال الطحاوی ان الروایات لما اختلفت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شئ له رواه ابوداؤد واحمد والطحاوی وقال فی البناية وسکت ابوداؤد عنه فهذا
دليل رضاه به وانه صحيح عنده انتهى وحقق ابن القيم فی زاد المعاد وغيره ان
سنده حسن محتج به ويؤيده ان النبی صلی الله عليه وسلم لم يکن من عادته
الصلوٰة علی الجنازة فی مسجده مع شرفه بل کان يخرج الی المصلی قاله فی عمدة
الرعاية وقال محمد فی موطأه لا يصلی علی جنازة فی المسجد وکذلك بلغنا عن
ابی هريرة وموضع الجنازة بالمدينة خارج من المسجد وهو الموضع الذی کان
النبی صلی الله عليه وسلم يصلی علی الجنازة فيه وعنه قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم من صلی علی جنازة فی المسجد فليس له شئ رواه ابن ماجة

فی هذا الباب فاحتجنا الی كشف ذلك لنعلم المتأخر منها فنجعله ناسخا لما تقدم فحديث
عائشة رضی الله عنها اخبار عن فعل رسول الله صلی الله عليه وسلم فی حال الاباحة
التی لم يتقدمها نهی وحديث ابی هريرة اخبار عن نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم
الذی قد تقدمته الاباحة فصار حديث ابی هريرة ناسخا لحديث عائشة وانكار
الصحابة عليها مما يؤيد ذلك قاله العلامة العينی فی شرح الهداية ملخصا وفی العناية
ولنا ما روى ابو هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من صلی علی جنازة فی المسجد
فلا اجرله وحديث عائشة مشترك الالزام لان الناس فی زمانها المهاجرون والانصار
قد عابوا عليها فدل علی ان كراهة ذلك كانت معروفة فيما بينهم وتأويل صلاته
صلی الله عليه وسلم علی جنازة سهيل فی المسجد انه كان معتكفا فی ذلك الوقت فلم يمكنه
الخروج فامر بالجنازة فوضعت خارج المسجد انتهى وقال فی فتح القدير ومما يقطع بعدم
مسنونيته انكارهم وتخصيصها رضی الله عنها فی الرواية ابنی بيضاء اذ لو كان سنة فی
كل ميت ذلك كان هذا مستقرا عندهم لاينكرونه لانهم كانوا حينئذ يتوارثونه

واسنادہ حسن وفی روایۃ الطیالسی وابن ابی شیبۃ فلا صلاۃ لہ۔ وعن ابی غالب قال صلیت خلف انس علی جنازۃ فقام حیال صدرہ رواہ احمد فیہ ابوغالب قال فی فتح القدیر ابوغالب الباھلی الخیاط البصری قال ابن معین صالح وابوحاتم شیخ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وعن ابراھیم قال یقوم الرجل الذی یصلی علی الجنازۃ عند صدرھا رواہ الطحاوی وعن ابی ہریرۃ ان امرأۃ سوداء کانت تقم المسجد اوشاب ففقدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عنہا او عنہ فقالوا مات قال افلا کنتم اذنتمونی قال فکأنھم صغروا امرھا او امرہ فقال دلونی علی قبرہ فدلوہ فصلی علیہا ثم قال ان ھذہ القبور مملوأۃ ظلمۃ علی اھلہا وان اللہ

ولقالت کان صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الجنائز فی المسجد ۱۲۔

لہ قولہ حیال صدرہ وما روی من القیام عند رأس الرجل اوعند عجیزۃ المرأۃ اوفی الوسط فاما اتفاق اوکان لمصلحۃ وایضا الوسط یحتمل الصدر ومن المصلحۃ عدم التعرض لذلک کما نقلہ صاحب الفتح عن ابی داؤد قالہ فی تابع الآثار ۱۲۔

لہ قولہ فصلی علیہا فھذا یفید ان للسلطان الاعادۃ ولو لم یکن حاضرا علی ما یفھم من رد المحتار وقال فی فتح القدیر واما ماروی انہ علیہ الصلوۃ والسلام صلی علی قبر بعد ما صلی علیہ اھلہ فلانہ علیہ السلام کان لہ حق التقدم فی الصلوۃ انتہی وقال محمد فی موطأہ ولا ینبغی ان یصلی علی جنازۃ قد صلی علیہا ولیس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا کغیرہ الا یری انہ صلی علی النجاشی بالمدینۃ وقد مات بالحبشۃ فصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ وطھور فلیست کغیرھا من الصلوات وھو قول ابی حنیفۃ انتہی وقال فی التعلیق الممجد حاصلہ انہ من خصوصیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان صلاتہ علی امۃ برکۃ وطھور کما یفیدہ ما ورد فی صحیح مسلم وابن حبان

ينورها لهم بصلاتي عليهم متفق عليه ولفظه لمسلم وروى ابن حبان نحوه وقال في التعليق الممجد ان الصلوٰة على الجنازة بعد ما صلى عليه من خصوصيات النبي صلى الله عليه وسلم لان صلاته على امته بركة وطهور كما يفيده ما ورد في هذا الحديث وعن كريب مولى ابن عباس عن عبد الله بن عباس انه مات له ابن بقديد او بعسفان فقال يا كريب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فاذا ناس قد اجتمعوا له فاخبرته فقال تقول هم اربعون قال نعم قال اخرجوه فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا الا شفعهم الله فيه رواه مسلم وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت تصلي عليه امة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه رواه مسلم وعن مالك بن هبيرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف من المسلمين الا اوجب فكان مالك اذا استقل اهل الجنازة جزأهم ثلاثة صفوف لهذا الحديث رواه ابوداؤد وفي رواية الترمذي قال كان مالك ابن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزأهم ثلاثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه ثلاثة صفوف اوجب وروى ابن ماجة نحوه وعن انس قال مروا بجنازة فاثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا باخرى فاثنوا

فصلى على القبر ثم قال ان هذه القبور مملوءة ظلمة على اهلها وان الله ينورها لهم بصلاتي عليهم وفي حديث زيد فان صلوتي عليه رحمة وهذا لا يتحقق في غيره كما انه صلى على النجاشي مع انه قد صلى عليه في بلده ومع غيبوبة الجنازة ۱۲-

عليها خيرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله في الارض متفق عليه وفي رواية المؤمنون شهداء الله في الارض وروى الحاكم نحوه وفيه فقال نعم يا ابا بكر ان لله ملائكة تنطق على لسان بني ادم بما في المرأ من الخير والشر وقال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط مسلم وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم شهد له اربعة بخير ادخله الله الجنة قلنا وثلاثة قال وثلاثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخاري وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا رواه البخاري وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم رواه ابو داؤد والترمذي وعن عقبة بن عامر الجهني ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد صلوته على الميت ذكره الحاكم في المستدرك وقال قد اتفقا جميعا على اخراجه وعن عطاء بن ابي رباح ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد رواه ابو داؤد في المراسيل[1] وفي الباب عن جابر رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد وعن ابن مسعود رواه احمد وعن ابن عباس رواه الدارقطني وعن جابر قال فقد رسول الله صلى الله عليه وسلم حمزة حين فاء الناس من القتال فقال رجل رأيته عند تلك الشجرة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه فلما رآه ورأى ما مثل به شهق وبكى فقام رجل من الانصار فرمى عليه بثوب ثم جئ بحمزة فصلى عليه

---

[1] قوله في المراسيل وقال في فتح القدير ونمنع اصل المخالف في تضعيف المراسيل ولو سلم فعنده اذا اعتضد يرفع معناه ۱۲۔

ثم بالشهداء فيوضعون الى جانب حمزة فيصلى عليهم ثم يرفعون ويترك حمزة حتى صلى على الشهداء كلهم وقال صلى الله عليه وسلم حمزة سيد الشهداء عند الله يوم القيامة رواه الحاكم[1] وعن ابن عباس قال اتى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد فجعل يصلى على عشرة عشرة وحمزة هو كما هو يرفعون وهو كما هو موضوع[2] رواه ابن ماجة وروى الطحاوى نحوه وعن شداد بن الهاد ان رجلا من الاعراب جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فآمن به واتبعه ثم قال اهاجر معك فاوصى به النبى صلى الله عليه وسلم بعض اصحابه فلما كانت غزوة غنم النبى صلى الله عليه وسلم سبيا فقسم وقسم له فاعطى اصحابه ما قسم له وكان يرعى ظهرهم فلما جاء دفعوه اليه فقال ما هذا قالوا قسم قسمه لك النبى صلى الله عليه وسلم فاخذه فجاء به الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا قال قسمته لك قال ما على هذا اتّبعتُك ولكنى اتّبعت على ان اُرمىٰ الى ههنا واشار الى حلقه بسهم فاموت فادخل الجنة

---

[1] قوله رواه الحاكم الخ وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه الا ان فى سنده مفضل بن صدقة ابو حماد الحنفى وهو وان ضعفه يحيى والنسائى فقد قال الاهوازى كان عطاء بن مسلم يوثقه وكان احمد بن محمد بن شعيب يثنى عليه ثناء تاما وقال ابن عدى ما ارى به بأسا فلا يقصر الحديث عن درجة الحسن وهو حجة استقلالا فلا اقل من صلاحيته عاضدا لغيره قاله فى فتح القدير[12]

[2] قوله موضوع فان قلت روى ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى على حمزة سبعين مرة وكان الفرض قد تأدى بالاولى قلت اجيب عنه انه كان موضوعا بين يديه فيوتى بعشرة عشرة من الذين استشهدوا وكان عليه السلام يصلى عليهم صلاة فظن الراوى انه عليه السلام صلى على حمزة فى كل مرة فقال صلى على حمزة سبعين مرة مثله قال العلامة العينى فى شرح الهداية[12]

فقال ان تصدق الله يصدقك فلبثوا قليلا ثم نهضوا في قتال العدو فاتي به النبي صلى الله عليه وسلم يحمل قد اصابه سهم حيث اشار فقال النبي صلى الله عليه وسلم اهو هو قالوا نعم قال صدق الله فصدقه ثم كفنه النبي صلى الله عليه وسلم في جبة النبي صلى الله عليه وسلم ثم قدمه فصلى عليه فكان مما ظهر من صلاته اللهم هذا عبدك خرج مهاجرا في سبيلك فقتل شهيدا انا شهيد على ذلك رواه النسائي والطحاوي واسناده صحيح وعن سعيد بن عبد الله قال سمعت مكحولا يسأل عبادة بن اوفى النميري عن الشهداء يصلى عليهم فقال عبادة[1] نعم رواه الطحاوي وعن طاؤس قال ما مشى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مات الا خلف الجنازة رواه عبد الرزاق واسناده مرسل صحيح وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجنازة متبوعة ولا تتبع ليس معها من تقدمها رواه الترمذي وابوداؤد وابن ماجة قال الترمذي وابو ماجد الراوي رجل مجهول وقال علي القاري جهل الراوي المتأخر لا يضر للمجتهد حيث ثبت الحديث عنده وقال به وعن عبد الرحمن بن ابزى قال كنت امشي في جنازة فيها ابوبكر وعمر وعلي فكان ابوبكر وعمر يمشيان امامها وعلي يمشي خلفها يدي في يده فقال علي اما ان فضل الرجل يمشي خلف الجنازة على الذي يمشي امامها كفضل صلوٰة الجماعة على صلوٰة

---

[1] قوله فقال عبادة وقال الطحاوي فهذا عبادة بن اوفى يقول هذا ومغازي اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم انما كان جلها هناك نحو الشام فلم يكن يخفى على اهله ما كانوا يصنعون بشهدائهم من الغسل والصلوٰة وغير ذلك ١٢ -

الفذ وانهما[1] ليعلمان من ذلك مثل الذی اعلم ولکنہما سھلان یسھلان علی الناس رواہ الطحاوی وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ واسنادہ صحیح قالہ فی آثار السنن وذکر ابن حجر فی الفتح اسنادہ حسن وھو موقوف فی حکم المرفوع وعن عبد اللہ ابن عمرو بن العاص ان اباہ قال لہ کن خلف الجنازۃ فان مقدمہا للملائکۃ وخلفہا لبنی آدم رواہ ابو بکر بن ابی شیبۃ واسنادہ حسن وعن نافع قال خرج عبد اللہ بن عمر وانا معہ فی جنازۃ فرآی معہا نساء فوقف ثم قال ردھن فانھن فتنۃ الحی والمیت ثم مضی فمشی خلفہا فقلت یا ابا عبد الرحمن کیف المشی فی الجنازۃ امامہا ام خلفہا فقال اما ترانی امشی خلفہا رواہ الطحاوی وعن ابراھیم قال کان الاسود[2] اذا کان معہا نساء اخذ بیدی فتقدمنا المشی امامہا فاذا لم یکن معہا نساء مشینا خلفہا رواہ الطحاوی وعنہ قال کانوا[3] یکرھون السیر امام الجنازۃ رواہ الطحاوی وفی روایۃ لابی داؤد

---

[1] قولہ انہما لیعلمان الخ قال الطحاوی ففی ھذا الحدیث تفضیل علی رضی اللہ عنہ المشی خلف الجنازۃ علی المشی امامہا وقولہ ان ابا بکر وعمر یعلمان مثل ما اعلم وانہما انما ترکا ذلک التسھیل علی الناس لا لان ذلک افضل من غیرہ وھذا مما لا یقال بالرأی انما یقال بما وقف وتفقہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلمہم ایاہ من ذلک ۱۲

[2] قولہ کان الاسود الخ وقال الطحاوی فھذا الاسود بن یزید علی طول صحبتہ لعبد اللہ بن مسعود وعلی صحبۃ لعمر قد کان قصدہ فی المشی مع الجنازۃ الی المشی خلفہا الا ان یعرض لہ عارض فیمشی امامہا لذلک العارض لا لان ذلک افضل عندہ من غیرہ فکذلک عمر ما رویناہ عنہ فیما فعلہ فی جنازۃ زینب ھو علی ھذا المعنی عندنا واللہ اعلم ۱۲

[3] قولہ کانوا یکرھون الخ وقال الطحاوی فھذا ابراھیم یقول ھذا واذا قال کانوا

المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب يسير خلف الجنازة

وعن ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال

الا تستحيون ان ملائكة الله على اقدامهم وانتم على ظهور الدواب رواه الترمذي

وابن ماجة وروى ابو داؤد نحوه وقال الترمذي وقد روي عن ثوبان موقوفا

وعن جابر بن سمرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بفرس معرور فركبه حين انصرف

من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشي حوله رواه مسلم وعن المغيرة ان النبي

صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل

رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة الا انه لم يذكر ولا يورث وصححه ابن حبان

والحاكم وقال انه على شرط الشيخين وروى الحاكم نحوه وقال الشيخ ابن الهمام اسناده

صحيح وعن ابي عبيدة قال قال عبد الله بن مسعود من اتبع جنازة فليحمل

بجوانب السرير كلها فانه من السنة ثم ان شاء فليتطوع وان شاء فليدع رواه

ابن ماجة واسناده مرسل جيد وروى البيهقي والطيالسي عنه وابن ابي شيبة

عن ابي الدرداء نحوه وفي رواية عبد الرزاق عن ابي هريرة رضي الله عنه قال من

قوله يعني بذلك اصحاب عبد الله ثقة كانوا يكرهون هذا ثم يفعلونه للعذر لان ذلك
هو افضل من مخالطة النساء اذا قربن من الجنازة فاما اذا بعدن منها او لم يكن معها نساء
فان المشي خلفها افضل من المشي امامها وعن يمينها وعن شمالها وهذا قول ابي حنيفة
وابي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى ١٢

قوله بجوانب السرير كلها وما روي انه عليه الصلوة والسلام حمل جنازة سعد بن معاذ
بين العمودين ضعيف الاسناد قال النووي ليس في حملها بين العمودين نص ثابت عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله في شرح المنية ١٢ -

حمل الجنازۃ بجوانبہا الاربع فقد قضی الذی علیہ وعن ابی الدرداء قال من تمام اجر الجنازۃ ان تشیعہا من اہلہا وان تحمل بارکانہا الاربعۃ وان تحثو فی القبر رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ واسنادہ مرسل قوی وعن علی الازدی قال رأیت ابن عمر فی جنازۃ یحمل بجوانب السریر الاربع رواہ ابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل بجوانب السریر الاربع کفر اللہ عنہ اربعین کبیرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وعن منصور بن المعتمر قال من السنۃ حمل الجنازۃ بجوانب السریر الاربع رواہ محمد۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد المؤمنین فی جبل[۱] فی الجنۃ یکفلہم ابراھیم وسارۃ حتی یردھم الی آبائہم یوم القیامۃ رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ذراری المؤمنین فی الجنۃ یکفلہم ابراھیم علیہ السلام رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وروی البیہقی من حدیث ابی ھریرۃ انہ اذا کان المیت طفلا استحب ان یقول المصلی اللھم اجعلہ لنا سلفا وفرطا واجرا وعن البخاری تعلیقا ویقول اللھم اجعلہ لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا وعن ابی مسعود الانصاری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شیئ[۲] والناس خلفہ یعنی اسفل منہ رواہ الدارقطنی فی المجتبی فی کتاب الجنائز۔

---

[۱] قولہ فی جبل فی الجنۃ وقال فی الدر المختار والاصح ان الانبیاء لا یسألون والاطفال المؤمنین ۱۲

[۲] قولہ فوق شیئ قال ابن الہمام ولا تجوز الصلاۃ والمیت علی دابۃ او ایدی الناس لانہ کالامام واختلاف المکان مانع من الاقتداء وقال فی موضع اٰخر وشرط صحتہا اسلام المیت وطہارتہ

باب دفن الميت

اقول قال الله تعالى ثم اماته فاقبره عن عامر بن سعد بن ابي وقاص ان سعد
بن ابي وقاص قال في مرضه الذي هلك فيه الحدوا لي لحدا وانصبوا علي اللبن
نصبا كما صنع برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وعن عروة بن الزبير
قال كان بالمدينة رجلان احدهما يلحد والآخر لا يلحد فقالوا ايهما جاء اول
عمل عمله فجاء الذي يلحد فلحد لرسول الله صلى الله عليه وسلم رواه في شرح
السنة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق
لغيرنا رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة ورواه احمد عن جرير
بن عبد الله وقال الترمذي وقد روي عن ابن عباس انه كره[1] ان يلقى
تحت الميت في القبر شيء وعن سفيان التمار انه رأى قبر النبي صلى الله
عليه وسلم مسنما رواه البخاري وعنه دخلت البيت الذي فيه قبر النبي
صلى الله عليه وسلم فرأيت قبر النبي صلى الله عليه وسلم وقبر ابي بكر
وعمر مسنمة رواه ابن ابي شيبة في مصنفه وعن جابر
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر

ووضعه امام المصلى فلهذا القيد لا تجوز على غائب ولا حاضر على دابة وغيرها ولا موضوع يتقدم عليه المصلى وهو كالامام من وجه قاله في المرقاة ۱۲

[1] قوله كره الخ فالكراهة تحريمية لذا قال في الدر المختار ولا يجوز ان يوضع فيه مضربة اه وما روي انه جعل في قبره عليه الصلاة والسلام قطيفة نجرانية [illegible] قيل ان ذلك من خواصه عليه الصلاة والسلام فلا يحسن في غيره ملتقط من المرقاة ورد المحتار ۱۲

وان يبنى عليه وان يقعد عليه رواه مسلم وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يجلس احدكم على جمرة فتحرق ثيابه فتخلص الى جلده خير له من ان يجلس على قبر رواه مسلم وعن ابى الهياج الاسدى قال قال لى على الا ابعثك على ما بعثنى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سويته رواه مسلم وعن ابى مرثد الغنوى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها رواه مسلم وعن هشام بن عامر ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة فى قبر واحد وقدموا اكثرهم قرانا رواه احمد والترمذى وابو داؤد والنسائى وروى ابن ماجة الى قوله واحسنوا وعن جابر قال لما كان يوم احد جاءت عمتى بابى لتدفنه

له قوله وان يبنى عليه قال الطيبى فى البناء للكراهة ان كان فى ملكه وللحرمة فى المقبرة المسبلة وقال بعض الشراح من علمائنا ولاضاعة المال وقد اباح السلف البناء على قبر المشائخ والعلماء المشهورين ليزورهم الناس ويستريحوا بالجلوس فيه كذا فى المرقات وفيه المختار ۱۲ ۔

ك قوله ولا قبرا مشرفا الخ قال ابن الهمام هذا الحديث محمول على ما كانوا يفعلونه من تعلية القبور بالبناء العالى وليس مرادنا ذلك بتسنيم القبر بل بقدر ما يبدو من الارض يتميز عنها قال فى المرقات وفيه ايضا ولا دلالة فيه لا على التسطيح كما قاله ابن حجر ولا على التسنيم كما قاله غيره بل فيه مبالغة للزجر على البناء والا فلا يجوز تسويته بالارض حقيقة اذ السنة ان يعلم القبر وان يرفع شبرا قبره عليه الصلوٰة والسلام كما رواه ابن حبان فى صحيحه ۱۲ ۔

...في مقابرنا فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ردوا القتلى الى مضاجعهم
رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي والدارمي ولفظه للترمذي وعن عبد الله بن
ابي مليكة قال لما توفي عبد الرحمن بن ابي بكر بالحبشي وهو موضع فحمل
الى مكة فدفن بها فلما قدمت عائشة اتت قبر عبد الرحمن بن ابي بكر فقالت
وكنا كندماني جذيمة حقبة من الدهر حتى قيل لن يتصدعا
فلما تفرقنا كأني ومالكا لطول اجتماع لم نبت ليلة معا ثم قالت
والله لو حضرتك ما دفنت الا حيث مت ولو شهدتك ما زرتك رواه الترمذي
وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى على جنازة ثم اتى القبر فحثى عليه من قبل رأسه ثلاثا
رواه ابن ماجة وعن ابن بريدة عن ابيه قال ادخل النبي صلى الله عليه وسلم
واخذ من قبل القبلة ونصب عليه اللبن نصبا رواه ابو حنيفة وعن
ابراهيم النخعي ان النبي صلى الله عليه وسلم ادخل القبر من قبل القبلة
ولم يسل سلا رواه ابن ابي شيبة وابو داود في المراسيل وعن ابن عباس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل قبرا ليلا فاسرج له بسراج فاخذه
من قبل القبلة وقال رحمك الله ان كنت لاواها تلاء للقرآن وكبر عليه
اربعا رواه الترمذي وقال حديث حسن وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

ك قوله ردوا القتلى الى مضاجعهم ويستحب في القتيل والميت دفنه في المكان الذي مات
فيه في مقابر اولئك القوم وان نقل قبل الدفن قدر ميل او ميلين فلا بأس به لانه نقل
عن سعد بن ابي وقاص انه مات في ضيعته على اربعة فراسخ من المدينة فحمل على اعناق
الرجال اليها هذا حاصل ما في شرح المنية وفتح القدير ١٢ ك قوله ولو شهدتك
ما زرتك تحقيقه في باب زيارة القبور فراجعه ١٢ ك قوله حديث حسن قال في فتح القدير

وابوبکر و عمر یدخلون المیت من قبل القبلۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر و فی
اسنادہ عبداللہ بن خراش وثقہ ابن حبان وعن علی انہ ادخل یزید بن
المکفف من قبل القبلۃ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وصححہ ابن حزم
فی المحلی وعن ابن الحنفیۃ انہ ولی ابن عباس فکبر علیہ اربعا وادخلہ
من قبل القبلۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ رواہ
احمد والترمذی وابن ماجۃ وعن جعفر بن محمد عن ابیہ مرسلا ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حثی علی المیت ثلاث حثیات بیدیہ جمیعا وانہ رش
علی قبر ابنہ ابراھیم ووضع علیہ حصباء رواہ فی شرح السنۃ وروی
الشافعی من قولہ رش وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی علی جنازۃ ثم اتی القبر فحثی علیہ من قبل رأسہ ثلاثا رواہ ابن ماجۃ
وعن جابر قال رش قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان الذی رش الماء
علی قبرہ بلال بن رباح بقربۃ بدأ من قبل رأسہ حتی انتھی الی رجلیہ
رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یجصص القبور وان یکتب علیہا وان توطأ رواہ الترمذی۔
وعن المطلب بن ابی وداعۃ قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازتہ

فیہ الحجاج بن ارطاۃ ومحمد بن نطیفۃ وقد اختلفوا فیہما وذلک یحط الحدیث عن درجۃ الصحیح الی الحسن ۱۲
لہ قولہ ان یکتب علیہا فصل فی المحیط فقال وان احتیج الی الکتابۃ حتی لا یذھب الاثر
ولا یمتھن فلا بأس بہ فاما الکتابۃ بغیر عذر فلا اھ حتی انہ یکرہ کتابۃ شئ علیہ
من القرآن او الشعر او اطراء مدح لہ ونحو ذلک حلیۃ ملخصا قالہ فی رد المحتار ۱۲

قال فدفن امر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا ان يأتيه بحجر فلم يستطع حملها فقام اليها
رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسر عن ذراعيه قال المطلب قال الذی
يخبرنی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كأنی انظر الی بياض ذراعی
رسول الله صلى الله عليه وسلم حين حسر عنهما ثم حملها فوضعها عند رأسه
وقال أعلم بها قبر اخی وادفن اليه من مات من اهلی رواه ابوداود وعن البراء
بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی جنازة رجل من
الانصار فانتهينا الی القبر ولما يلحد بعد فجلس النبی صلى الله عليه وسلم
مستقبل القبلة وجلسنا معه رواه ابوداود والنسائی وابن ماجة وزاد
فی اخره كأن علی رؤسنا الطير وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال كسر عظم الميت ككسره حيا رواه مالك وابوداود وابن ماجة وعن
عمرو بن حزم قال رآنی النبی صلى الله عليه وسلم متكئا علی قبر فقال لا تؤذ صاحب
هذا القبر او لا تؤذه رواه احمد وعن انس قال شهدنا بنت رسول الله صلى الله
عليه وسلم تدفن ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس علی القبر فرأيت
عينيه تدمعان فقال هل فيكم من احد لم يقارف الليلة فقال ابو طلحة

له قوله اعلم بها وفی قاضيخان ولا بأس بوضع الاحجار ليكون علامة قاله العلامة
العينی فی شرح الهداية ولقوله صلى الله عليه وسلم اعلم بها قبر اخی قال فی الدر المختار
لا بأس بالكتابة اه وقال فی رد المحتار لان النهی عن الكتابة وان صح ولكن ليس العمل
عليها فان ائمة المسلمين من الشرق الی الغرب مكتوب علی قبورهم وهو عمل اخذ به
الخلف عن السلف ويتقوی بهذا الحديث فان الكتابة طريق الی تعرف القبر بها نعم يظهر ان
محل هذا الاجماع العملی علی الرخصة فيها ما اذا كانت الحاجة داعية اليه فی الجملة كما اشار اليه
فی المحيط ١٢-

انا قال فانزل فی قبرها فنزل[1] فی قبرها رواه البخاری وعن عمرو بن العاص قال لابنه وهو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمها حتی استأنس بکم واعلم ماذا اراجع به رسل ربی رواه مسلم وعن عبد الله بن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا مات احدکم فلا تحبسوه واسرعوا به الی قبره ولیقرأ عند رأسه فاتحة البقرة وعند رجلیه بخاتمة البقرة رواه البیهقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انه موقوف علیه۔

باب البکاء علی المیت

وقول الله عزوجل وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون اولٓئک علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولٓئک هم المهتدون وقوله تعالی واستعینوا بالصبر والصلوة وانها لکبیرة الا علی الخاشعین الذین یظنون انهم ملاقوا ربهم وانهم الیه راجعون عن انس قال دخلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی سیف القین وکان ظئرا لابراهیم فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم ابراهیم فقبله وشمه ثم دخلنا علیه بعد ذلک وابراهیم یجود بنفسه فجعلت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم تذرفان

---

[1] قوله فنزل قال الشیخ ابن الهمام لا یدخل احد من النساء القبر ولا یخرجهن الا الرجال ولو کانوا اجانب لان مس الاجنبی لها بحائل عند الضرورة جائز فی حیاتها فکذا بعد موتها فاذا ماتت ولا محرم لها دفنها اهل الصلاح من جیرانها فان لم یکونوا فالشباب الصلحاء اما ان کان لها محرم ولو من رضاع او صهریة نزل والحدها ۱۲۔

فقال له عبد الرحمن بن عوف وانت يا رسول الله فقال يا ابن عوف انها رحمة ثم اتبعها
باخرى فقال ان العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول الا ما يرضى ربنا وانا بفراقك
يا ابراهيم لمحزونون متفق عليه وعن اسامة بن زيد قال ارسلت ابنة النبي
صلى الله عليه وسلم اليه ان ابنا لي قبض فأتنا فارسل يقرئ السلام ويقول
ان الله ما اخذ وله ما اعطى وكل عنده باجل مسمى فلتصبر ولتحتسب
فارسلت اليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل
وابي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
الصبي ونفسه تتقعقع ففاضت عيناه فقال سعد يا رسول الله ما هذا
فقال هذه رحمة جعلها الله في قلوب عباده فانما يرحم الله من عباده
الرحماء متفق عليه وعن ابي هريرة قال مات ميت من آل رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاجتمع النساء يبكين عليه فقام عمر ينهاهن ويطردهن فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن يا عمر فان العين دامعة والقلب
مصاب والعهد قريب رواه احمد والنسائي وعن عبد الله بن عمر قال اشتكى
سعد بن عبادة شكوى له فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن
بن عوف وسعد بن ابي وقاص وعبد الله بن مسعود فلما دخل عليه وجده في
غاشية فقال قد قضى قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم
فلما رأى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال الا تسمعون ان الله
لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا واشار الى لسانه
او يرحم وان الميت[1] ليعذب ببكاء اهله عليه متفق عليه وعن المغيرة بن شعبة

---

[1] قوله ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه وفي الدر المختار ولا يعذب الميت ببكاء اهله اذا

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نيح عليه فانه يعذب بما
نيح عليه يوم القيامة متفق عليه وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما من مؤمن الا وله بابان باب يصعد منه عمله وباب ينزل منه
رزقه فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله تعالى فما بكت عليهم السماء والارض رواه
الترمذى وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية متفق عليه
وعن عمران بن حصين وابى برزة قالا خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فى جنازة فرأى قوما قد طرحوا اردیتهم يمشون فى قمص فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم أبفعل الجاهلية تأخذون أو بصنيع الجاهلية تشبهون
لقد هممت ان ادعو عليكم دعوة ترجعون فى غير صوركم قال فاخذوا
اردیتهم ولم يعودوا لذلك رواه ابن ماجة وعن ابى بردة قال اغمى على
ابى موسى الاشعرى فاقبلت امرأته ام عبد الله تصيح برنة ثم افاق فقال الم
تعلمى وكان يحدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انا برئ ممن
حلق وصلق وخرق متفق عليه ولفظه لمسلم وعن ابى مالك الاشعرى قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع فى امتى من امر الجاهلية لا يتركونهن
الفخر فى الاحساب والطعن فى الانساب والاستسقاء بالنجوم والنياحة وقال
النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيامة وعليها سربال من قطران
ودرع من جرب رواه مسلم وعن ابى سعيد الخدرى قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اوصى بذلك وقال فى رد المحتار وتأويل الحديث انهم فى ذلك الزمان كانوا يوصون بالنوح
فقال عليه الصلوة والسلام ذلك بحر عن الظهيرية ۱۲ ـ

من یخمش وجہہ (رواہ ابو داؤد) وعن ام سلمۃ قالت لما مات ابو سلمۃ قلت غریب وفی ارض غربۃ لابکینہ بکاء یتحدث عنہ فکنت قد تہیأت للبکاء علیہ اذ اقبلت امرأۃ تریدان تسعدنی فاستقبلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتریدین ان تدخلی الشیطان بیتا اخرجہ اللہ منہ مرتین وکففت عن البکاء فلم ابک رواہ مسلم وعن ابن عباس قال ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکت النساء فجعل عمر یضربہن بسوطہ فاخرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال مہلا یا عمر ثم قال ایاکن ونعیق الشیطان ثم قال انہ مہما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمۃ وما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان رواہ احمد وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتبع[1] جنازۃ معہا رانۃ رواہ احمد وابن ماجۃ وعن انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لہا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالی ابن ادم ان صبرت واحتسبت عند الصدمۃ الاولی لم ارض لک ثوابا دون الجنۃ رواہ ابن ماجۃ

---

[1] قولہ ان تتبع وفی الدر المختار ویکرہ خروجہن تحریما وتزجر النائحۃ ولا یترک اتباعہا لاجلہا وقال فی رد المحتار ناقلا عن ابی السعود والظاہر ان المراد باتباعہا المشی معہا مطلقا لاخصوص المشی خلفہا بل یترک المشی خلفہا اذا کانت نائحۃ لما مر من الاختیار وبہ یحصل التوفیق ۱۲۔

وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا یموت لمسلم ثلاثة من الولد فیلج النار الا تحلة القسم متفق علیه وعن ابی سعید قال جاءت امرأة الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقالت یا رسول اللّٰه ذهب الرجال بحدیثك فاجعل لنا من نفسك یوما نأتیك فیه تعلمنا مما علمك اللّٰه فقال اجتمعن فی یوم کذا وکذا فی مکان کذا وکذا فاجتمعن فاتاهن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فعلمهن مما علمه اللّٰه ثم قال ما منکن امرأة تقدم بین یدیها من ولدها ثلاثة الا کان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن یا رسول اللّٰه او اثنین فاعادتها مرتین ثم قال واثنین واثنین واثنین رواه البخاری وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لنسوة من الانصار لا یموت لاحداکن ثلاثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امرأة منهن او اثنان یا رسول اللّٰه قال او اثنان رواه مسلم وفی روایة لهما ثلاثة لم یبلغوا الحنث وعن عبد اللّٰه بن مسعود قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من قدم ثلاثة من الولد لم یبلغوا الحنث کانوا له حصنا حصینا من النار فقال ابو ذر قدمت اثنین قال واثنین قال ابی بن کعب ابو المنذر سید القراء قدمت واحدا قال وواحدا رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما من مسلمین یتوفی لهما ثلاثة الا ادخلهما اللّٰه الجنة بفضل رحمته ایاهما فقالوا یا رسول اللّٰه او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذی نفسی بیده ان السقط لیجر امه بسرره الی الجنة اذا احتسبته رواه احمد وروی ابن ماجة من قوله والذی نفسی بیده وعن علی قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان السقط لیراغم ربه اذا ادخل ابویه النار

فقال ايها السقط المراغم ربه ادخل ابويك الجنة فيجرهما بسرره حتى يدخلهما الجنة رواه ابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له فرطان من امتى ادخله الله بهما الجنة فقالت عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة فقالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط امتى لن يصابوا بمثلى رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وعن ابى هريرة ان رجلا قال له مات ابن لى فوجدت عليه هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه شيأ يطيب بانفسنا عن موتانا قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى احدهم اباه فيأخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخله الجنة رواه مسلم واحمد واللفظ له وعن قرة المزنى ان رجلا كان يأتى النبى صلى الله عليه وسلم ومعه ابن له فقال له النبى صلى الله عليه وسلم أتحبه فقال يا رسول الله احبك الله كما احبه ففقده النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا يا رسول الله مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تحب ان لا تأتى بابا من ابواب الجنة الا وجدته ينتظرك فقال رجل يا رسول الله له خاصة ام لكلنا قال بل لكلكم رواه احمد وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات ولد العبد قال الله تعالى لملائكته قبضتم ولد عبدى فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فؤاده فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدى فيقولون حمدك واسترجع فيقول الله ابنوا لعبدى بيتا فى الجنة وسموه بيت الحمد رواه احمد والترمذى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله ما لعبدى المؤمن عندى جزاء اذا قبضت صفيه من اهل الدنيا ثم احتسبه الا الجنة رواه البخارى وعن الحسين بن على

رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ولا مسلمۃ
یصاب بمصیبۃ فیذکرھا وان طال عہدھا فیحدث لذلک استرجاعا
الا جدد اللہ تبارک وتعالی لہ عند ذلک فاعطاہ مثل اجرھا یوم اصیب بہا
رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع احدکم فلیسترجع فانہ من
المصائب رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ام الدرداء قالت
سمعت ابا الدرداء یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اللہ تبارک وتعالی قال یا عیسی انی باعث من بعدک امۃ اذا اصابہم
ما یحبون حمدوا اللہ وان اصابہم ما یکرھون احتسبوا وصبروا ولا حلم
ولا عقل فقال یا رب کیف یکون ھذا لھم ولا حلم ولا عقل قال اعطیھم
من حلمی وعلمی رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن سعد بن ابی وقاص
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب للمؤمن ان اصابہ خیر
حمد اللہ وشکر وان اصابتہ مصیبۃ حمد اللہ وصبر والمؤمن یؤجر فی
کل امرہ حتی فی اللقمۃ یرفعہا الی فی امرأتہ رواہ البیہقی فی شعب
الایمان وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن ابی برزۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنۃ
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وعن عائشۃ قالت لما جاء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ وجعفر وابن رواحۃ جلس[1] یعرف

---

[1] قولہ جلس یعرف فیہ الحزن قال البقالی ولا بأس بالجلوس للعزاء ثلاثۃ ایام فی بیت

فيه الحزن وانا انظر من صائر الباب تعني شق الباب فأتاه رجل فقال ان نساء جعفر وذكر بكاءهن فامره ان ينهاهن فذهب ثم اتاه الثانية لم يطعنه فقال انههن فاتاه الثالثة قال والله غلبننا يا رسول الله فزعمت انه قال فاحث في افواههن التراب فقلت ارغم الله انفك لم تفعل ما امرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من العناء متفق عليه وعن عبد الله بن جعفر قال لما جاء نعي جعفر قال النبي صلى الله عليه وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد اتاهم ما يشغلهم

او مسجد وقد جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قتل جعفر وزيد بن حارثة والناس يأتون ويعزونه والتعزية في اليوم الاول افضل والجلوس في المسجد ثلاثة ايام للتعزية مكروه وفي غيره جاءت الرخصة ثلاثة ايام للرجال وتركه احسن ويكره للمعزي ان يعزي ثانيا قاله في البحر الرائق وفي العالمگيرية ولا بأس لاهل المصيبة ان يجلسوا في البيت او في مسجد ثلثة ايام والناس يأتونهم ويعزونهم ويكره الجلوس على باب الدار وما يصنع في بلاد العجم من فرش البسط والقيام على قوارع الطرق من اقبح القبائح كذا في الظهيرية انتهى وكذا في البناية وقال علي القاري ظاهر الحديث ان جلوسه في المسجد كان للعزاء لكن قال ابن الهمام يجوز الجلوس للمصيبة ثلاثة ايام وهو خلاف الاولى ويكره في المسجد اه فلعله محمول على الاختصاص او لبيان الجواز او كان جلوسه في المسجد اتفاقيا انتهى وفي رد المحتار ناقلا عن الامداد وقال كثير من متأخري ائمتنا يكره الاجتماع عند صاحب البيت ويكره له الجلوس في بيته حتى يأتي اليه من يعزي بل اذا فرغ ورجع الناس من الدفن فليتفرقوا ويشتغل الناس بامورهم وصاحب البيت بامره ۱۲۔

رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجة وعن البخاری تعليقا قال لما مات الحسن ابن الحسن بن علی رضی الله عنهم ضربت امرأته القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعت صائحا يقول الا هل وجدوا ما فقدوا فاجابه آخر بل يئسوا فانقلبوا ۔

باب زيارة القبور

عن بريدة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم نهيتكم[1] عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسكوا ما بدا لكم ونهيتكم

---

[1] قوله نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ای لا بأس بزيارة القبور بل تندب كما فی البحر عن المجتبی فكان ينبغی التصريح به للامر بها فی الحديث المذكور كما فی الامداد وتزار فی كل اسبوع كما فی مختارات النوازل قال فی شرح لباب المناسك الا ان الافضل يوم الجمعة والسبت والاثنين والخميس فقد قال محمد بن واسع الموتی يعلمون بزوارهم يوم الجمعة ويوما قبله ويوما بعده فتحصل ان يوم الجمعة افضل اه وفيه يستحب ان يزور شهداء جبل احد لما روی ابن ابی شيبة ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يأتی قبور الشهداء باحد علی رأس كل حول فيقول السلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والافضل ان يكون ذلك يوم الخميس متطهرا مبكرا لئلا تفوته الظهر بالمسجد النبوی اه قلت استفيد منه ندب الزيارة وان بعد محلها وهل تندب الرحلة لها كما اعتيد من الرحلة الی زيارة خليل الرحمن واهله واولاده وزيارة السيد البدوی وغيره من الاكابر الكرام لم ار من صرح به من ائمتنا ومنع منه بعض الائمة الشافعية الا لزيارته صلی الله عليه وسلم قياسا علی منع الرحلة لغير المساجد الثلاث ورده الغزالی بوضوح الفرق فان ما عدا تلك المساجد الثلاثة مستوية فی الفضل فلا فائدة فی الرحلة اليها واما الاولياء فانهم متفاوتون

عن النبیذ الاسقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا رواہ مسلم وعن
ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور
فزوروھا فانہا تزھد فی الدنیا وتذکر الاٰخرۃ رواہ ابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال
زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی
ان استغفر لہا فلم یؤذن[1] لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروا القبور

فی القرب من اللہ تعالی ونفع الزائرین بحسب معارفہم واسرارھم قال ابن حجر فی فتاواہ ولا
تترک لما یحصل عندھا من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذلک لان القربات
لا تترک لمثل ذلک بل علی الانسان فعلہا وانکار البدع بل وازالتہا ان امکن اھ کذا فی رد المحتار[11]
[1] قولہ فلم یؤذن لی وفی اشعۃ اللمعات ماترجمتہ ان ما ذکر فی ھذا الحدیث وامثالہ طریقۃ
المتقدمین وقال بعضہم نزل فی ھذا الباب قولہ تعالی ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا
للمشرکین ولو کانوا اولی قربی وقولہ ولا تسأل عن اصحاب الجحیم علی قراءۃ المعلوم واما المتأخرون
فقد اثبتوا اسلامہما بل جمیع اٰبائہ وامہاتہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اٰدم ولہم فی اثباتہ طرق ثلثۃ
اما انہما علی دین ابراھیم واما انہما لم یبلغہما الدعوۃ وماتا فی الفترۃ قبل زمان النبوۃ واما انہما
احیاھما اللہ تعالی علی یدہ صلی اللہ علیہ وسلم بدعائہ فاٰمنا بہ وحدیث احیائہ لہما وان
ضعف فی ذاتہ فقد صححوہ وحسنوہ بتعدد الطرق وھذا العلم کانہ کان مستورا مختفیا علی
المتقدمین فکشفہ وفتحہ اللہ علی المتأخرین واللہ یختص برحمتہ من یشاء بما یشاء من فضلہ
والشیخ جلال الدین السیوطی صنف رسائل واثبتہ بدلائل واجاب عن شبہات المخالفین
انتہی وبالجملۃ لا اقل فی ھذا الباب للمحتاط المتسنن ان یکف لسانہ ولا یلوث بما لا یلیق بشانہ صلی اللہ
علیہ وسلم ویلاحظ ادبہ ویحافظ اٰدابہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع ذلک لیست ھذہ المسئلۃ مما یسأل
عنہا فی القبر والحشر والموقف وقد صرح بذلک فی الشروح الفقہیۃ ایضا کالطحطاوی والشامی

فانہا تذکر الموت رواہ مسلم وقال فی رد المحتار فی باب المرتد ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمہ اللہ تعالیٰ بحیاۃ ابویہ لہ حتی اٰمنا بہ کما فی حدیث صححہ القرطبی وابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرھما فانتفعا بالایمان بعد الموت وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمھم اذا خرجوا الی المقابر السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم وعن عائشۃ قالت کیف اقول یارسول اللہ تعنی فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علی اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون رواہ مسلم وعنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من اٰخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع

فی الحاشیۃ علی الدر المختار ومانقل انہ مذھب ابی حنیفۃ علی ما ذکر فی الفقہ الاکبر فقیل انہ مدسوس علی الامام وان استناد الفقہ الاکبر الیہ ایضاً متردد فیہ کما ذکرہ الطحطاوی قالہ فی تنسیق انتظام فی مسند الامام وقال فی رد المحتار فی باب المرتد ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمہ اللہ تعالیٰ بحیاۃ ابویہ لہ حتی اٰمنا بہ کما فی حدیث صححہ القرطبی وابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرھما فانتفعا بالایمان بعد الموت علی خلاف القاعدۃ اکراما لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم کما احیی قتیل بنی اسرائیل یخبر بقاتلہ وکان عیسی علیہ السلام یحیی الموتی وکذلک نبینا صلی اللہ علیہ وسلم احیی اللہ تعالیٰ علی یدیہ جماعۃ من الموتی وقد صح ان اللہ تعالیٰ ردّ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم الشمس بعد مغیبھا حتی صلی علی کرم اللہ وجھہ العصر فکما اکرم بعود الشمس والوقت بعد فواتہ فکذلک اکرم بعود الحیاۃ ووقت الایمان بعد فواتہ وما قیل ان قولہ تعالیٰ ولا تسأل عن اصحاب الجحیم نزل فیھما لم یصح وخبر مسلم ابی وابوک فی النار کان قبل علمہ انتھی ۱۲

الفرقد رواہ مسلم وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور
المدینۃ فاقبل علیہم بوجہہ فقال السلام[1] علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم
انتم سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب وعن
محمد بن النعمان یرفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زار قبر ابویہ
او احدہما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برا رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا
وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن[2] زوارات القبور
رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ قال الترمذی ہذا حسن صحیح وقال قد رأی
بعض اہل العلم ان ہذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارۃ القبور
فلما رخص دخل فی رخصتہ الرجال والنساء وقال بعضہم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء
لقلۃ صبرہن وکثرۃ جزعہن تم کلامہ وعن عائشۃ قالت کنت ادخل بیتی الذی
فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ہو زوجی وابی فلما دفن
عمر معہم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء[3] من عمر رواہ احمد

---

[1] قولہ السلام علیکم یا اہل القبور الخ کذا فی العالمگیریۃ ۱۲

[2] قولہ لعن زوارات القبور قیل تحرم علیہن والاصح ان الرخصۃ ثابتۃ لہن بحر وجزم فی شرح المنیۃ بالکراہۃ لما مر فی اتباعہن الجنازۃ وقال الخیر الرملی ان کان ذلک لتجدید الحزن والبکاء والندب علی ما جرت بہ عادتہن فلا تجوز وعلیہ حمل حدیث لعن اللہ زائرات القبور وان کان للاعتبار والترحم من غیر بکاء والتبرک بزیارۃ قبور الصالحین فلا بأس اذا کن عجائز ویکرہ اذا کن شواب کحضور الجماعۃ فی المساجد اھ وہو توفیق حسن قالہ فی رد المحتار ۱۲ -

[3] قولہ حیاء من عمر فیہ ان احترام المیت کاحترامہ حیا قالہ فی المرقات وقال فی رد المحتار وان یجلس جلس بعیدا او قریبا بحسب مرتبتہ فی حال حیاتہ کذا فی العالمگیریۃ ناقلا عن خزانۃ الفتاویٰ

كتاب الزكوٰة

وقول الله عزوجل واٰتوا الزكوٰة وقوله سيطوّقون ما بخلوا به يوم القيامة وقوله ولا تيمّموا[1] الخبيث منه تنفقون ولستم بآخذيه الا ان تغمضوا فيه واعلموا ان الله غنى حميد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال انك تأتى قوما اهل كتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوات فى اليوم والليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ من اغنيائهم[2] فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق

---

[1] قوله ولا تيمموا الخوقال فى التفسيرات الاحمدية وقد ذكر الفقهاء ايضا ان لا يأخذ المصدق الا الوسط ولا يأخذ رذالة المال ولا خياره ففى الآية دليل عليه ايضا وان لم يصرح به ۱۲

[2] قوله من اغنياءهم وفيه ان الضمير راجع الى المكلفين والطفل غير داخل فيهم وكذا المجنون كذا فى المرقات وعمدة القارى وعبارة الشافعية لا تجب الزكوٰة عليهما بل تجب فى مالهما وعند الحنابلة الوجوب عليهما احتجوا بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم خطب فقال الا من ولى يتيما له مال فليتجر فى ماله ولا يتركه حتى تأكله الصدقة رواه الترمذى قلنا الشرط فى وجوب الزكوٰة العقل والبلوغ فلا تجب فى مال الصبى والمجنون لحديث عائشة رضى الله تعالى عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبى حتى يحتلم وعن المجنون حتى يفيق وحديث الترمذى ضعيف لان فى اسناده المثنى بن الصباح فقال احمد لا يساوى شيئا وقال النسائى متروك الحديث وقال يحيى ليس بشئ وقال الترمذى بعد ان رواه

دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب متفق عليه عن ابن مسعود قال ليس في مال اليتيم زكوٰة رواه محمد في الآثار وروى عن ابراهيم نحوه وعن ابن عباس قال لا يجب على مال الصغير زكوٰة حتى تجب عليه الصلوٰة رواه الدارقطني في سنده ابن لهيعة احتج به الامام احمد وصحح حديثه وحسن له الترمذي فهو مختلف فيه والاختلاف لا يضر وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها حقها الا اذا كان يوم القيامة صفحت له صفائح من نار فاحمي عليها في نار جهنم فيكوى بها جنبه وجبينه وظهره وكلما ردت اعيدت له في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يا رسول الله فالابل قال ولا صاحب ابل لا يؤدي منها حقها

وفي اسناده مقال لان المثنى بن الصباح يضعف في الحديث وله طرق كلها ضعيفة واجاب شمس الائمة وغيره من الاصحاب عن احاديثهم مع انها غير ثابتة ان المراد من الصدقة النفقة ويؤيده انه اضاف الاكل الى جميع المال والنفقة التي هي تأكل جميع المال والصدقة هي النفقة لقوله عليه الصلوٰة والسلام نفقة المرء على عياله صدقة وقال الترمذي وقد اختلف اهل العلم في هذا الباب فرأى غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في مال اليتيم زكوٰة منهم عمر وعلي وعائشة وابن عمر وبه يقول مالك والشافعي واحمد واسحاق وقالت طائفة من اهل العلم ليس في مال اليتيم زكوٰة وبه قال سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك قلت وبه قال ابوحنيفة واصحابه وهو قول ابي وائل وسعيد بن جبير والنخعي والشعبي والحسن البصري وحكى عنه اجماع الصحابة وقال سعيد بن المسيب لا تجب الزكوٰة الا على من تجب الصلوٰة والصيام وذكر حميد بن زنجويه النسائي انه مذهب ابن عباس وفي المبسوط وهو قول علي ايضا وعن جعفر بن محمد عن ابيه مثله وبه قال شريح ذكره النسائي هذا حاصل ما في البناية وعمدة القاري ۱۲ -

ومن حقها حلبها[1] يوم وردها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر اوفر ما كانت لايفقد منها فصيلا واحدا تطؤه باخفافها وتعضه بافواهها كلما مر عليه اولاها رد عليه اخراها فی يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتی يقضی بين العباد فيری سبيله اما الی الجنة واما الی النار قيل يارسول الله فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لايؤدی منها حقها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر لايفقد منها شيئا ليس فيها عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما مر عليه اولها رد عليه اخرها فی يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتی يقضی بين العباد فيری سبيله اما الی الجنة واما الی النار قيل يارسول الله فالخيل قال فالخيل ثلاثة هی لرجل وزر وهی لرجل ستر وهی لرجل اجر فاما التی هی له وزر فرجل ربطها رياء وفخرا ونواء علی اهل الاسلام فهی له وزر واما التی هی له ستر فرجل ربطها فی سبيل الله ثم لم ينس[2] حق الله فی ظهورها ولا رقابها فهی له ستر واما التی هی له اجر فرجل ربطها فی سبيل الله لاهل الاسلام فی مرج وروضة فما اكلت من ذلك المرج اوالروضة من شيئ الا كتب له عدد ما اكلت حسنات وكتب له عدد ارواثها وابوالها حسنات ولا تقطع طولها فاستنت شرفا او شرفين الا كتب الله عدد اثارها وارواثها حسنات ولا مر بها صاحبها علی نهر فشربت منه ولا يريد ان يسقيها الا كتب الله له عدد ما شربت حسنات قيل يارسول الله فالحمر قال ما انزل علی فی الحمر شيئ

---

[1] قوله من حقها حلبها هذا علی سبيل الاستحباب واعلم ان ذكره وقع استطرادا وبيانا لما ينبغی ان يعتنی به من له مروة لا لكون التعذيب مرقات ملخصا ۱۲۔

[2] قوله ثم لم ينس حق الله فی ظهورها ولا رقابها قال النووی استدل به ابوحنيفة علی وجوب الزكوٰة فی الخيل ۱۲۔

الا ھذہ الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ
شرا یرہ رواہ مسلم وعن ابی ذر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل یکون
لہ ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقہا الا اتی بہا یوم القیامۃ اعظم ما تکون واسمنہ تطؤہ
باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما جازت اخراہا ردت علیہ اولاہا حتی یقضی بین الناس
متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اٰتاہ اللہ
مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ
ثم یأخذ بلہزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا یحسبن الذین
یبخلون الآیۃ رواہ البخاری وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون کنز
احدکم یوم القیامۃ شجاعا اقرع یفر منہ صاحبہ وھو یطلبہ حتی یلقمہ اصابعہ
رواہ احمد وعن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل لا یؤدی
زکوۃ مالہ الا جعل اللہ یوم القیامۃ فی عنقہ شجاعا ثم قرأ علینا مصداقہ من کتاب اللہ
ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتاھم اللہ من فضلہ الآیۃ رواہ الترمذی والنسائی
وابن ماجۃ وعن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی
الصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد
فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس
فھی علی ومثلہا معہا ثم قال یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ متفق علیہ وعنہ
قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب
قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی
مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ

قال الزكوٰة حق المال واللّٰه لو منعونى عناقا[1] كانوا يؤدونها الى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم
لقاتلتهم على منعها قال عمر فواللّٰه ماهو الا رأيت ان اللّٰه شرح صدر ابى بكر للقتال فعرفت
انه الحق متفق عليه وعن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاٰية والذين[2] يكنزون
الذهب والفضة كبر ذٰلك على المسلمين فقال عمر انا افرج عنكم فانطلق فقال يا نبى اللّٰه
انه كبر على اصحابك هذه الاٰية فقال ان اللّٰه لم يفرض الزكوٰة الا ليطيب ما بقى من اموالكم
وانما فرض المواريث وذكر كلمة لتكون لمن بعدكم فقال فكبر عمر ثم قال له الا اخبرك بخير ما
يكنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب عنها حفظته
رواه ابوداؤد وعن جرير بن عبد اللّٰه قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اذا

---

[1] قوله عناقا وليس فى الفصلان والحملان والعجاجيل صدقة عند ابى حنيفة الا ان يكون
معها كبار وهذا اٰخر اقواله وهو قول محمد وفى القهستانى عن التحفة الصحيح قولهما وحديث
ابى بكر لا يعارضه لان اخذ العناق لا يستلزم الاخذ من الصغار لان ظاهر ما قدمنا فى حديث
المرتدين فى صدقة الغنم ان العناق يقال على الجذعة والثنية ولو مجازا فارجع اليه فيجب الحمل
عليه دفعا للتعارض ولو سلم جاز اخذها بطريق القيمة لا انها هى نفس الواجب ونحن نقول به
او هو على طريق المبالغة لا التحقيق يدل عليه ان فى الرواية الاخرى عقالا مكان العناق هذا حاصل
ما فى الهداية ورد المحتار وفتح القدير ۱۲۔

[2] قوله والذين يكنزون الحق الوعيد الشديد بكنز الذهب والفضة وترك انفاقها فى سبيل اللّٰه
من غير فصل بين الحلى وغيره وكل مال لم تؤد زكوٰته فهو كنز بالحديث الذى روينا فكان تارك
اداء الزكوٰة منه كانزا فيدخل تحت الوعيد ولا يلحق الوعيد الا بترك الواجب وقول النبى صلى اللّٰه
عليه وسلم ادوا زكوٰة اموالكم طيبة بها انفسكم من غير فصل بين مال ومال ولان الحلى مال
فاضل عن الحاجة الاصلية اذ الاعداد للتجمل والتزين دليل الفضل عن الحاجة الاصلية فكان

اتاكم المصدق فليصدر عنكم وهو عنكم راض رواه مسلم وعنه قال جاء ناس يعني من الاعراب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقين يأتونا فيظلمونا فقال ارضوا مصدقيكم قالوا يا رسول الله وان ظلمونا[1] قال ارضوا مصدقيكم وان ظلمتم رواه ابوداؤد وعن جابر بن عتيك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم ركيب مبغضون فاذا جاؤكم فرحبوا بهم وخلوا بينهم وبين ما يبتغون فان عدلوا فلانفسهم وان ظلموا فعليهم وارضوهم فان تمام زكوتكم رضاهم وليدعوا لكم رواه ابوداؤد وعن بشير بن الخصاصية قال قلنا ان اهل الصدقة يعتدون علينا أفنكتم[2] من اموالنا بقدر ما يعتدون قال لا رواه ابوداؤد وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتهم الا في دورهم رواه ابوداؤد وعن عبدالله بن ابي اوفى قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتاه قوم بصدقتهم قال اللهم[3] صل على ال فلان فاتاه ابي

نعمة لحصول التنعم به فيلزمه شكرها باخراج جزء منها للفقراء قاله في البدائع ۱۲۔

[1] قوله وان ظلمونا في الاشباه والنظائر في الفن الثالث الفسق لا يمنع اهلية الشهادة والقضاء والامرة والسلطنة والامامة والولاية في مال الولد والتولية على الاوقاف ولا تحل توليته كما كتبناه في الشرح واذا فسق لا ينعزل وانما يستحقه بمعنى انه يجب عزله او يحسن عزله انتهى وقال النووي في شرح مسلم بخلافه لعل انعزال الساعي مذهب الشافعي كانعزال القاضي عنده بالفسق فظاهر الحديث حجة عليه

[2] قوله أفنكتم وفي الاشباه والنظائر في فن الالغاز من الحموي اي رجل يستحب له اخفاؤها فقل الخائف من الظلمة لئلا يعلموا كثرة ماله يعني فيأخذونها فيضعونها في غير اهلها فالسر افضل ذكرها ابن وهبان في شرحه لمنظومته ولم يعزها الى احد من ائمتنا ۱۲

[3] قوله اللهم صل على ال فلان قال صاحب رد المحتار في الجزء الخامس في مسائل شتى نا قلا

بصدقته فقال اللهم صل على آل ابى اوفى متفق عليه وفى رواية اذا اتى الرجل النبى صلى الله عليه وسلم بصدقته قال اللهم صل عليه وعن ابى حميد الساعدى قال استعمل النبى صلى الله عليه وسلم رجلا من الازد يقال له ابن اللتبية على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا اهدى لى فخطب النبى صلى الله عليه وسلم فحمد الله و اثنى عليه ثم قال اما بعد فانى استعمل رجالا منكم على امور مما ولانى الله فيأتى احدهم فيقول هذا لكم وهذه هدية اهديت لى فهلا[1] جلس فى بيت ابيه او بيت امه فينظر أيهدى له ام لا والذى نفسى بيده لا يأخذ احد منه شيأ الا جاء به يوم القيامة يحمله على رقبته ان كان بعيرا له رغاء او بقرا له خوار او شاة تيعر ثم رفع يده حتى رأينا عفرة ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت متفق عليه قال الخطابى وفى قوله هلا جلس فى بيت امه او ابيه فينظر أيهدى اليه ام لا دليل[2] على ان كل امر يتذرع به الى محظور

عن المستصفى وحديث صلى الله على آل ابى اوفى الصلوٰة حقه فله ان يصلى على غيره ابتداء اما الغير فلا انتهى وفى غنية الفتاوى فان قلت قول النبى صلى الله عليه وسلم اللهم صل على آل ابى اوفى يدل على جواز استعمالها فى غيره قلت انه مما خص به النبى عليه السلام بدليل ان السلف لم يستعملوها مطلقا كذا فى فصول الحواشى لاصول الشاشى ١٢۔

[1] قوله فهلا جلس قال صاحب رد المحتار فى الجزء الرابع فى كتاب القضاء تعليل النبى صلى الله عليه وسلم دليل على تحريم الهدية التى سببها الولاية فتح ١٢

[2] قوله دليل قال فى المرقات وما قاله فى الكلية الاولى فهو موافق لمذهبنا ومذهب الشافعى لان من القواعد المقررة ان للوسائل حكم المقاصد فوسيلة الطاعة طاعة ووسيلة المعصية معصية واما ما قاله فى المشكات من الكلية الثانية فانما يليق بمذهب من منع الحيل الموصلة الى الخروج عن الربا وغيره كمالك وابو حنيفة والشافعى وغيرهما ممن يرى اباحة الحيل لا ينظرون

فهو محظور هكذا فی شرح السنة وقال علی القاری ان کل عقد توسط فی معاملة اخرجها عن المعاملة المؤدية الی الربا جائز وعن عدی بن عمیرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استعملناه منکم علی عمل فکتمنا مخیطا فما فوقه کان غلولا یأتی به یوم القیامة رواه مسلم وعن رافع بن خدیج قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العامل علی الصدقة بالحق کالغازی فی سبیل الله حتی یرجع الی بیته رواه ابوداؤد والترمذی وفی روایة للترمذی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان من السنة شهرا تؤدون فیه زکوة اموالکم فما حدث بعد ذلك فلا زکوٰة فیه حتی یجیئ رأس الشهر[1] وعن

الی هذا الدخیل لان النبی صلی الله علیه وسلم علم عامله علی خیبر وقد قال له انه یشتری صاع تمر جید بصاعی ردئ حیلة تخرجه عن الربا وهی ان یبیع الردئ بدراهم ویشتری بها الجید فنستفاد منه الکلیة الثانیة التی فی هذا الکتاب وتنتقض بها الکلیة الثانیة التی قالها فی المشکوٰة

[1] قوله حتی یجیئ رأس الشهر وقال فی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق رواه الترمذی وهذا یقتضی ان تجب الزکوٰة فی الحادث عند مجیئ رأس السنة انتهی وقال سبط ابن الجوزی رواه الترمذی بمعناه وقیل انه موقوف علی عثمان وقال السکاکی ایضا رواه الترمذی وجزم بذلك ثم اعلم ان مذهبنا فی هذا الباب هو قول عثمان وابن عباس والحسن البصری والثوری والحسن بن صالح قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة وفی التعلیق الممجد وقال الشافعی واحمد لا یضم الحدیث من استفاد مالا فلا زکوٰة علیه حتی یحول علیه الحول اخرجه الترمذی وغیره وقال اصحابنا هو حدیث ضعیف انتهی قلت لان الترمذی قال وعبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف فی الحدیث ضعفه احمد بن حنبل وعلی بن المدینی وغیرهما من اهل الحدیث وهو کثیر الغلط وفی التعلیق الممجد وعلی تسلیم ثبوته فعمومه لیس مرادا للاتفاق علی خروج الارباح والاولاد فعللنا بالمجانسة فقلنا انما اخرج الاولاد والارباح للمجانسة لا للتولد فیجب ان یخرج المستفاد اذا کان من جنسها

علی ان العباس سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وعن طاؤس قال قال معاذ لاھل الیمن ائتونی بعرض ثیاب خمیص او لبیس فی الصدقۃ مکان الشعیر[1] والذرۃ اھون علیکم وخیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ رواہ البخاری فی صحیحہ تعلیقا وتعلیقہ صحیح ورواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ نحوہ وفی روایۃ للبخاری عن ثمامۃ ان انسا حدثہ ان ابا بکر رضی اللہ عنہ کتب لہ التی امر اللہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقتہ بنت مخاض ولیست عندہ وعندہ بنت لبون فانہا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین فان لم یکن عندہ بنت مخاض علی وجہہا وعندہ ابن لبون[2] فانہ یقبل منہ ولیس معہ شئ وقد احتج

وھو ادفع للحرج علی اصحاب الحرف الذین یجدون کل یوم درھما فاکثر وا قل فان فی اعتبار الحول لکل مستفاد حرجا عظیما وھو مدفوع بالنص کذا قررہ ابن الھمام وغیرہ انتہی ویمکن تاویل الحدیث ان المراد من استفاد مالا ولم یکن لہ مال غیر ھذا بقدر النصاب فلا زکوٰۃ علیہ حتی یحول علیہ الحول۔

[1] قولہ مکان الشعیر احتج بہ اصحابنا فی جواز دفع القیم فی الزکوات ولھذا قال ابن رشید وافق البخاری فی ھذہ المسئلۃ الحنفیۃ مع کثرۃ مخالفتہ لہم لکن قادہ الی ذلک الدلیل ثم اعلم ان الاصل فی ھذا الباب ان دفع القیمۃ فی الزکوٰۃ جائزۃ عندنا وکذا فی الکفارۃ وصدقۃ الفطر والعشر والخراج والنذر وھو قول عمر وابنہ عبد اللہ وابن مسعود وابن عباس ومعاذ وطاؤس وقال الثوری یجوز اخراج العرض فی الزکوٰۃ اذا کانت بقیمتہا وھو مذھب البخاری واحدی الروایتین عن احمد ولو اعطی عرضا عن ذھب وفضۃ قال اشہب یجزئہ وقال الطرطوشی ھذا قول بین فی جواز اخراج القیم فی الزکوٰۃ عمدۃ القاری ملخصا ۱۲۔

[2] قولہ عندہ ابن لبون ھذا الحدیث حجۃ لنا لان ابن لبون لا مدخل لہ فی الزکوٰۃ الا بطریق

بہما من یری تعلق الزکوٰۃ بالذمۃ۔

باب مایجب فیہ الزکوٰۃ

وقول اللہ عزوجل یاایہا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبٰت[۱] ماکسبتم ومما[۲] اخرجنا لکم من الارض وقولہ واٰتوا[۳] حقہ یوم حصادہ وقولہ والذین[۴] یکنزون الذھب والفضۃ

القیمۃ لان الذکر لایجوز فی الابل الا بالقیمۃ ولذلک احتج بہ البخاری ایضا فی جواز اخذ القیم مع شدۃ مخالفتہ للحنفیۃ قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[۱] قولہ من طیبات ماکسبتم قال فی التفسیرات الاحمدیۃ وقد صرح صاحب المدارک ان فی قولہ تعالیٰ من طیبات ماکسبتم دلیل وجوب الزکوٰۃ فی اموال التجارۃ ۱۲

[۲] قولہ مما اخرجنا لکم من الارض وصرح الامام الزاھد ان فی قولہ تعالیٰ ومما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب العشر وفی کلام باقی المفسرین ان ما اخرجنا ھو الحبۃ والثمار والمعادن وغیرھا فحینئذ یتناول الاٰیۃ عشر الخارج وخمس المعادن جمیعا قالہ فی التفسیرات الاحمدیۃ وفی عمدۃ القاری وقال بعض اصحابنا حجۃ ابی حنیفۃ فیما ذھب الیہ عموم قولہ تعالیٰ یاایہا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبات ماکسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض وقولہ تعالیٰ واٰتوا حقہ یوم حصادہ والاحادیث التی تعلقت بہا اھل المقالۃ الاولی اخبار اٰحاد فلا تقبل فی مقابلۃ الکتاب ۱۲

[۳] قولہ واٰتوا قال صاحب المدارک وھو حجۃ ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی تعمیم العشر ویسمی ھذا زکوٰۃ الخارج فی الفقہ وبیان المسئلۃ ان عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی کل ما اخرجتہ الارض یجب الزکوٰۃ الا الحطب والقصب والحشیش ولکن فرق بین ما سقی بسیح اوسقتہ السماء وبین ما سقی بغرب او دالیۃ فان الواجب فی الاول العشر وفی الثانی نصفہ لکثرۃ المؤنۃ فیہ وقلتہا فی الاول ولم یشترط بقاء وسنۃ ولا بلوغہ خمسۃ اوسق عندہ کذا فی التفسیرات الاحمدیۃ ۱۲۔ [۴] قولہ والذین یکنزون الذھب

ولا ينفقونها فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیہا فی نار جھنم فتکوی بہا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت[1] السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری وعن جابر بن عبد اللہ یذکر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت الانھار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر رواہ مسلم وعن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وامرنی ان آخذ مما سقت السماء وما سقی بعلا العشر وما سقی بالدوالی نصف العشر رواہ ابن ماجۃ والطحاوی وروی ابوداؤد نحوہ وعن ابراھیم قال فی کل شئی اخرجت الارض الصدقۃ رواہ الطحاوی وعن[2] خصیف

والفضۃ ھذا یدل علی ان الزکوٰۃ فی الذھب والفضۃ واجبۃ لانہ رتب الوعید الشدید علی تارکہا ولا یکون ذلک الا فی الواجب وظنی ان الآیۃ عامۃ فی حق الرجال والنساء وان کان المذکورۃ فیہا صفۃ المذکر فتکون دلیلا علی وجوب الزکوٰۃ فی الحلی للنساء ولعل الجباہ والجنوب والظھور فی حقھن مواضع الحلی منھن فیکون حجۃ علی الشافعی رحمہ اللہ فیما ذھب الیہ فی عدم وجوب الزکوٰۃ فی الحلی وقد ذکر فی شرح الاصول لابن الحاجب ان العام المسوق للمدح والذم للعموم عندنا خلافا للشافعی رحمہ اللہ ولھذا لم یوجب الزکوٰۃ فی حلی النساء مع ان قولہ تعالی والذین یکنزون الذھب والفضۃ الآیۃ عام مسوق للذم علی مانع الزکوٰۃ ھذا حاصل ما فی التفسیرات الاحمدیۃ ۱۲

[1] قولہ فیما سقت الخ العشر یجب عند الشافعی فیما تنبتہ الارض اذا کان قوتا وعندنا فیما تنبتہ الارض قوتا کان اولا کالقثاء والبطیخ والرمان ھذا الحدیث ظاھر فی عموم المقتات وغیرھا کذا فی المرقات ۱۲

[2] قولہ وعن الخ ھذہ الاحادیث کلہا مطلقۃ ولیس فیہا فصل وبظاھرھا اخذ ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ

عن مجاهد قال سألته عن زكوٰة الطعام فقال فيما قل منه او كثر العشر او نصف العشر
رواه الطحاوي وروى ابن ابي شيبة وعبد الرزاق عن عمر بن عبد العزيز وعن مجاهد
وعن ابراهيم النخعي نحوه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لانه صلى الله عليه وسلم لم يقيد فيه مقدارا فدل على وجوب الزكوٰة في كل ما يخرج من الارض قل او كثر فان قلت هذا الحديث مجمل يفسره قوله صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة قلت لا نسلم انه مجمل فان المجمل ما لا يعرف المراد بصيغته لا بالتأمل ولا بغيره وهذا الحديث عام فان كلمة ما من الفاظ العموم فان قلت سلمنا انه عام ولكن الحديث المذكور خصص قلت اجراء العام على عمومه اولى من التخصيص لان فيه اخراج بعض ما تناوله العام ان يكون مرادا ولو صلح هذا الحديث ان يكون مخصصا او مفسر الحديث الباب لصلح حديث ماعز ان يكون مخصصا او مفسرا لحديث انيس في الاقرار بالزنا وقد رويتم انتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه رد ماعزا عند ما جاء فاقر عنده بالزنا اربع مرات ثم رجمه بعد ذلك ورويتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لانيس اغد يا على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فجعلتم هذا دليلا على ان الاعتبار بالاقرار بالزنا مرة واحدة لان ذلك ظاهر قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فان اعترفت فارجمها ولم تجعلوا حديث ماعز المفسر قاضيا على حديث انيس هذا المجمل فيكون الاعتراف المذكور في حديث انيس المجمل هو الاعتراف المذكور في حديث ماعز المفسر فاذا كنتم قد فعلتم هذا فيما ذكرنا فلم تنكرون على من فعل في احاديث الزكوات ما وصفنا بل حديث انيس اولى ان يكون معطوفا على حديث ماعز لانه ذكر فيه الاعتراف واقراره مرة واحدة ليس هو اعترافا بالزنا الذي يوجب الحد عليه في قول مخالفكم وحديث معاذ وابن عمر وجابر في الزكوٰة انما فيه ذكر ايجابها فيما سقي بكذا وفيما سقي بكذا فذلك اولى ان يكون مضادا لما فيه ذكر الاوساق من حديث انيس لحديث ماعز وقد حمل حديث معاذ وجابر وابن عمر على ما ذكرنا وذهب من معناه الى ما وصفنا

ليس على المسلم صدقة فى عبده ولا فى فرسه وفى رواية قال ليس فى عبده صدقة الا صدقة الفطر متفق عليه وقال فى التعليق الممجد لاخلاف انه ليس فى رقاب العبد صدقة الا ان يشتروا للتجارة وقال فى الدر المختار ولاشئ فى خيل سائمة عندهما وعليه الفتوى خانية وغيرها انتهى وفى رد المحتار قال الطحاوى هذا احب القولين الينا ورجحه القاضى ابوزيد فى الاسرار وفى الينابيع وعليه الفتوى وفى الجواهر والفتوى على قولهما وفى الكافى هو المختار للفتوى وتبعه الزيلعى والبزازى تبعا للخلاصة وفى الخانية قالوا الفتوى على قولهما تصحيح العلامة قاسم قلت وبه جزم فى الكنز انتهى فى فتاوى قاضيخان قالوا الفتوى على قولهما كذا فى فتح القدير وقال فى العالمگيرية لاشئ فى الخيل وهذا عندهما وهو المختار للفتوى الا ان تكون للتجارة كذا فى الكافى وعن انس ان ابابكر

ابراهيم النخعى ومجاهد فحينئذ يحمل قوله صلى الله عليه وسلم على ان المراد بالصدقة هى الزكوٰة وهى زكوٰة التجارة بقرينة عطفها على زكوٰة الابل والورق اذ الواجب فى العروض والنقود واحد وهو الزكوٰة وكانوا يتبايعون بالاوساق وقيمة خمسة اوساق كانت مأتى درهم فى ذلك الوقت غالبا فادير الحكم على ذلك وقول ابى حنيفة مذهب ابراهيم النخعى ومجاهد وحماد وزفر وعمر بن عبد العزيز ذكره ابوعمر وهو مروى عن ابن عباس وهو قول داؤد واصحابه فيما لايوسق وحكاه يحيى بن ادم بسند جيد عن عطاء ما اخرجته الارض فيه العشر اونصف العشر وقاله ايضا حفص بن غياث عن اشعث عن الحكم وعن ابى بردة فى الرطبة صدقة وقال بعضهم فى دستجة من بقل والنظر الصحيح ايضا يدل على ذلك وذلك انا رأينا الزكوات تجب فى الاموال والمواشى فى مقدار منها معلوم بعد وقت معلوم وهو الحول فكانت تلك الاشياء تجب بمقدار معلوم ووقت معلوم ثم رأينا ماتخرج الارض يؤخذ منه الزكوٰة فى وقت ما تخرج ولاينتظر به وقت فلما سقط ان يكون له وقت يجب فيه الزكوٰة بحلوله سقط ان يكون له مقدار يجب الزكوٰة فيه ببلوغه فيكون

کتب لہ ھذا الکتاب لما وجھہ الی البحرین بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بھا رسولہ فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطھا ومن سئل فوقھا فلا یعط[1] فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلاثین ففیھا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلاثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثی فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیھا جذعۃ فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون فاذا بلغت احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیھا حقتان طروقتا الجمل رواہ البخاری وروی[2] ابوداؤد فی المراسیل والطحاوی فی مشکلہ واسحق بن راھویہ فی مسندہ عن عمرو بن حزم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لجدہ فقرأتہ فکان فیہ

حکم المقدار والمیقات فی ھذا سواء اذا سقط احدھا سقط الأخر کما ان فی الاموال التی ذکرنا سواء لما ثبت احدھا ثبت الأخر فھذا ھو النظر وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی ھذا حاصل ما فی عمدۃ القاری وشرح معانی الآثار وقال فی رد المحتار قول الامام ھو الصحیح کما فی التحفۃ ۱۲۔

[1] قولہ فلا یعط قال فی المرقات لا دلالۃ فیہ اکثر ما اذا طلب منہ اکثر مما علیہ لا یعطی الزائد بل یعطی الواجب وھذا صریح فی بقاء ولایتہا دان فسقا بطلب غیر الواجب ۱۲۔

[2] وقولہ وروی ابوداؤد الخ وقال العلامۃ العینی اما الذی استدل بہ الشافعی فنحن قد عملنا بہ لانا قد اوجبنا فی الاربعین بنت لبون فان الواجب فی الاربعین ما ھو الواجب فی ست وثلاثین وکذالک اوجبنا فی خمسین حقۃ وھذا الحدیث لا یتعرض لنفی الواجب عما دونہ وانما ھو عمل بمفھوم النص فنحن عملنا بالنصین وھو اعرض عن العمل بما رویناہ ۱۲۔

ذكرما يخرج من فرائض الابل فقص الحديث الى ان تبلغ عشرين و مائة فاذا كانت اكثر من عشرين ومائة فانه يعاد الى اول فريضة الابل وما كان اقل من خمس وعشرين ففيه الغنم فى كل خمس ذود شاة وروى النسائى فى الديات نحوه وفى رواية لابن ابى شيبة عن على رضى الله عنه قال اذا زادت الابل على عشرين ومائة يستقبل بها الفريضة وفى رواية له عن ابراهيم مثله وعن حماد بن سلمة قال قلت لقيس بن سعد اكتب لى كتاب ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم فكتبه لى فى ورقة ثم جاء بها واخبرنى انه اخذه من كتاب ابى بكر بن محمد بن عمرو ابن حزم واخبرنى ان النبى صلى الله عليه وسلم كتبه لجده عمرو بن حزم رضى الله عنه فى ذكر ما تخرج من فرائض الابل فكان فيه انها اذا بلغت تسعين ففيها حقتان الى ان تبلغ عشرين ومائة فاذا كانت اكثر من ذٰلك ففى كل خمسين حقة فما فضل فانه يعاد الى اول فريضة الابل فما كانت اقل من خمس وعشرين ففيه الغنم فى كل خمس ذود شاة رواه الطحاوى فى شرح معانى الآثار وعن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه انه قال فى فرائض الابل اذا زادت على تسعين ففيها حقتان الى عشرين ومائة فاذا بلغت العشرين ومائة استقبلت الفريضة بالغنم فى كل خمس شاة فاذا بلغت خمسا وعشرين ففرائض الابل فاذا كثرت الابل ففى كل خمسين حقة رواه الطحاوى وروى محمد فى الآثار عنه نحوه وفى رواية البخارى ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها فاذا بلغت خمسا ففيها شاة ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين[1] ان استيسرتا له او

---

[1] قوله شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما فيه دليل على جواز اداء القيم فى الزكوٰة ثم اعتبار

عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الا بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي شاتين اوعشرين درهما ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين فان لم تكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده[له] ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شئ وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين الى عشرين ومائة شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين ففيها شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلثمائة ففيها ثلاث شياه فاذا زادت على ثلث مائة ففي كل مائة شاة فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعين شاة واحدة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها ولا تخرج في الصدقة هرمة ولا

مابين القيمتين في الرد والاسترداد اي شئ كان لان القيمة يتفاوت باختلاف الرخص والغلاء وتقدير العشرين في الحديث ليس بلازم لانه كان بحسب الغالب في ذلك الزمان لا انه تقدير شرعي وكيف ذلك وربما يؤدي الى الاضرار بالفقراء اوالاجحاف بارباب الاموال هذا حاصل مافي السندهي والبناية والعناية وعمدة القاري ۱۲ـ

له قوله وعنده ابن لبون حجة لنا لان ابن لبون لا مدخل له في الزكوة الا بطريق القيمة لان الذكر لايجوز في الابل الا بالقيمة ولذلك احتج به البخاري ايضا في جواز اخذ القيم مع شدة مخالفته للحنفية قاله في عمدة القاري وهكذا قال في الدر المختار ولا تجزئ ذكور الابل الا بالقيمة للاناث ۱۲ـ

ذات عوار ولا تیس الا ما شاء المصدق ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شئی الا ان یشاء ربہا وفی روایۃ للبخاری ومسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس مافی دون خمس اواق من الورق صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درھما درھم ولیس فی تسعین ومائۃ شئی فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراھم رواہ الترمذی وابوداؤد وروی البیہقی عنہ نحوہ وقال ابن حزم صحیح مسند وفی روایۃ للدارمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب مع عمرو بن حزم الی شرحبیل بن عبد کلال ونعیم بن عبد کلال ان فی کل خمس اواق من الورق خمسۃ

لہ قولہ ولا یجمع بین متفرق الخ کذا فی فتاوی قاضیخان وعالمگیریہ ۱۲

لہ قولہ وما کان من خلیطین الخ وفی المرقات اما الرجوع علی مذھب ابی حنیفۃ وھو القائل بان لا تاثیر للخلطۃ فی حکم الصدقۃ والمعتبر ھو الملک فلا فالشافعی فمثل ان یأخذ الساعی شاتین من جملۃ مائۃ وعشرین شائۃ بین رجلین اثلاثا قبل قسمتہا الاغنام فالمأخوذ من صاحب الثلثین شاۃ وثلث وواجبہ فی الثمانین شاۃ والمأخوذ من صاحب الثلث ثلثا شاۃ وواجبہ فی اربعین شاۃ فصاحب الثلثین یرجع بالسویۃ علی صاحبہ بثلث شاۃ حتی ترجع حصتہ من ثمانین شاۃ الی تسع وسبعین وحصۃ صاحبہ من اربعین الی تسع وثلاثین انتہی وفی العالمگیریۃ نحوہ واما علی مذھب الشافعی فمثل ان یکون لاحد الخلیطین خلطۃ الجوار ثلاثون بقرا وللآخر اربعون واخذ الساعی تبیعا من صاحب الثلثین ومسنۃ من صاحب الاربعین فیرجع الاول باربعۃ اسباع تبیع علی الثانی ویرجع الثانی بثلاثۃ اسباع المسنۃ علی الاول کذا فی المرقات ۱۲۔

دراهم فما زاد[1] ففی کل اربعین درھما درھم و روی البیھقی مثله وقال بجود الاسناد
ورواه جماعة الحفاظ موصولا حسنا وروی البیھقی عن احمد بن حنبل انه قال ارجو ان
یکون صحیحا و فی روایة النسائی وابن حبان والحاکم وفی کل خمس اواق من الورق
خمسة دراھم وما زاد ففی کل اربعین درھما درھم ولیس فیما دون خمس اواق
شئ وعن انس قال ولانی عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه الصدقات فامرنی
ان اٰخذ من کل عشرین دینارا نصف دینار وما زاد فبلغ اربعة دنانیر ففیه درھم
وان اٰخذ من کل مائتی درھم خمسة دراھم فما زاد فبلغ اربعین درھما ففیه درھم
رواه ابو عبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال وفی احکام عبد الحق عن عبد اللّٰه
ومحمد ابنی ابی بکر بن عمرو بن حزم عن ابیھما عن جدھما عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم
انه کتب ھذا الکتاب لعمرو بن حزم حین امره علی الیمن وفیه الزکوٰة لیس فیھا
صدقة حتی تبلغ مأتی درھم فاذا بلغت مأتی درھم ففیھا خمسة دراھم وما زاد
ففی کل اربعین درھما درھم ولیس فیما دون الاربعین صدقة وعن الحسن البصری
قال کتب عمر رضی اللّٰه عنه الی ابی موسی فما زاد علی المأتین ففی کل اربعین درھما
درھم رواه ابن ابی شیبة ورواه الطحاوی فی احکام القراٰن من وجه اٰخر عن انس
عن عمر نحوه وعن محمد الباقر مرفوعا قال اذا بلغت خمس اواقی ففیھا خمسة دراھم
وفی کل اربعین درھما درھم رواه ابن ابی شیبة بسند صحیح[2] وفی روایة لابی داؤد
وفی الغنم فی کل اربعین شاة شاة الی عشرین ومائة فان زادت واحدة فشاتان

[1] قوله فما زاد الخ وفی عمدة القاری قال صاحب التمھید وھو قول ابن المسیب والحسن ومکحول وعطاء وطاؤس وعمرو بن دینار والزھری وبه یقول ابو حنیفة والاوزاعی وذکر الخطابی الشعبی معھم ۱۲

[2] قوله بسند صحیح قال العلامة العینی والعجب من النووی مع وقوفه علی ھذه الاحادیث الصحیحة کیف یقول ولابی حنیفة حدیث ضعیف و یذکر الحدیث المتکلم فیه ولم یذکر غیره من الاحادیث الصحیحة ۱۲ –

الی مائتین فان زادت فثلاث شیاہ الی ثلثمائۃ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ
شاۃ فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیک فیہا شیئ وفی البقر فی کل ثلاثین
تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیئ وقال فی الدر المختار وفیما زاد
علی الاربعین بحسابہ فی ظاہر الروایۃ عن الامام وعنہ لاشیئ فیما زاد الی ستین
ففیہا ضعف ما فی ثلاثین وھو قولہما والثلاثۃ وعلیہ الفتوی بحر عن الینابیع و
تصحیح القدوری انتہی وفی المحیط وھو اوفق الروایات عن ابی حنیفۃ وفی جوامع الفقہ
وھو المختار قالہ العلامۃ العینی فی البنایۃ وقال فی عمدۃ الرعایۃ وروی عنہ انہ
لاشیئ فی الزیادۃ الی ان تبلغ الی ستین وھو قولہما وعلیہ الفتوی کما فی النہر
والبحر والدر المختار وغیرہا وعن معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ
الی الیمن امرہ ان یأخذ من البقر من کل ثلاثین تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین
مسنۃ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی وعن طاؤس ان معاذ بن جبل
اتی بوقص البقر فقال لم یأمرنی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیئ رواہ الدارقطنی
والشافعی وقال الوقص ما لم یبلغ الفریضۃ وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن
جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل ابل سائمۃ[1] من کل
اربعین ابنۃ لبون رواہ النسائی وابوداؤد والحاکم وقال صحیح الاسناد وعن علی
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی العوامل صدقۃ رواہ الدارقطنی
وصححہ ابن القطان وعن طاؤس عن معاذ انہ کان لایأخذ من البقر العوامل

[1] قولہ سائمۃ وفی عمدۃ القاری وقد ورد تقیید السوم وھو مفہوم الصفۃ والمطلق یحمل علی
المقید اذا کانا فی حادثۃ واحدۃ والصفۃ اذا قرنت بالاسم العلم تنزل منزلۃ العلۃ
لایجاب الحکم ۱۲۔

صدقۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن مغیرۃ بن ابراھیم ومجاھد قالا لیس فی البقر العوامل صدقۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال لا یؤخذ من البقر التی یحرث علیہا من الزکوۃ شیٔ رواہ الدارقطنی[1] وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز[2] الخمس متفق علیہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعہا رواہ ابوداؤد والترمذی وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخرص[3] وقال ارأیتم ان ھلک الثمر أیحب احدکم ان یأکل مال اخیہ بالباطل رواہ الطحاوی وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اخذ من العسل

[1] قولہ رواہ الدارقطنی کذا فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[2] قولہ وفی الرکاز الخمس وقال الشیخ ابن الہمام الرکاز یعم المعدن والکنز علی ماحققناہ فکان ایجابا فیہما ولا یتوھم عدم ارادۃ المعدن بسبب عطفہ علیہ بعد افادۃ انہ جبار ای ھدر لا شیٔ فیہ والا لتناقض فان الحکم المعلق بالمعدن لیس ھو المعلق بہ فی ضمن الرکاز لیختلف بالسلب والایجاب اذ المراد بہ ان اھلاکہ او الھلاک بہ للاجیر الحافر لہ غیر مضمون لا انہ لا شیٔ فیہ نفسہ والا لم یجب شیٔ اصلا وھو خلاف المتفق علیہ اذ الخلاف انما ھو فی کمیتہ لا فی اصلہ وکما ان ھذا ھو المراد فی البئر والعجماء فحاصلہ انہ اثبت للمعدن بخصوصہ حکما فنص علی خصوص اسمہ ثم اثبت لہ حکما آخر مع غیرہ فعبر باسم الذی یعمہا لیثبت فیہما فانہ علق الحکم اعنی وجوب الخمس بما یسمی رکازا فما کان من افرادہ وجب فیہ ۱۲۔

[3] قولہ نہی عن الخرص الخ الخرص ثابت عند الشافعی وعندنا لا عبرۃ بالخرص لھذا الحدیث ولافضائہ الی الربا والاحادیث الواردۃ فیہ کانت قبل تحریم الربا وحدیث جابر الطویل فی الصحیح صریح بان تحریم الربا کان فی حجۃ الوداع اخذتہ من المرقات ۱۲۔

العشر رواه ابن ماجة وروى ابوداؤد والترمذي نحوه ولم يتكلم ابوداؤد عليه فاقل حاله ان يكون حسنا[1] وهو حجة وعن زينب امرأة عبدالله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يامعشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم يوم القيامة رواه الترمذي قال ميرك ورجاله موثقون وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفي يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها أتعطين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فالقتهما الى النبي صلى الله عليه وسلم قالت هما لله ولرسوله رواه ابوداؤد وقال ابن القطان في كتابه اسناده صحيح وقال الحافظ المنذري اسناده لامقال فيه وقال العلامة العيني هذا اسناد[2] يقوم به الحجة ان شاء الله تعالى وعن عبدالله بن شداد بن الهاد انه قال دخلنا على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى في يدي فتخات من ورق فقال ما هذا ياعائشة فقلت صنعتهن أتزين لك يارسول الله قال أتؤدين زكوتهن قلت لا او ما شاء الله قال هو حسبك من النار رواه ابوداؤد واخرجه الحاكم في مستدركه وقال صحيح على

---

[1] قوله حسنا في الجوهر النقي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان هلالا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم بعشور نحل له الحديث قلت حسنه ابن عبدالبر في الاستذكار ۱۲۔

[2] قوله هذا اسناد يقوم الخ قال في المرقات وتضعيف الترمذي وقوله لايصح في هذا الباب مؤول والا لخطاء قال المنذري لعل الترمذي قصد الطريقين اللذين ذكرهما والا فطريق ابي داؤد لا مقال فيها وقال ابن القطان بعد تصحيحه لحديث ابي داؤد وانما ضعف الترمذي هذا الحديث لان عنده فيه ضعيفين ابن لهيعة والمثنى بن الصباح انتهى ۱۲۔

شرط الشیخین ولم یخرجاہ وعن ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحا من ذھب فقلت یارسول اللہ اکنز ھو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوتہ فزکی فلیس بکنز رواہ مالک وابوداؤد واخرجہ الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجہ وعن سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع رواہ ابوداؤد۔

باب صدقۃ الفطر

وقول اللہ عزوجل قد افلح من تزکی[1] وذکر اسم ربہ فصلی عن عبداللہ ابن ثعلبۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس قبل یوم الفطر بیوم او یومین فقال ادوا صاعا من بر او قمح بین اثنین اوصاعا من تمر او شعیر عن کل حر وعبد رواہ عبدالرزاق وقال الشیخ ابن الھمام ھذا اسناد صحیح وروی ابوداؤد نحوہ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر صارخا ببطن مکۃ ینادی ان صدقۃ الفطر حق واجب علی کل مسلم رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ بھذہ الالفاظ وعن ابن عمر قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر عن الصغیر والکبیر والحر والعبد ممن تمونون رواہ الدارقطنی وعن ابن المبارک عن ابن لھیعۃ[2] عن عبید اللہ

---

[1] قولہ من تزکی وقال فی الخازن ھو صدقۃ الفطر روی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی قولہ قد افلح من تزکی قال اعطی صدقۃ الفطر کذا فی الترغیب والترھیب ۱۲۔

[2] قولہ ابن لھیعۃ قال العلامۃ العینی وحدیث ابن لھیعۃ یصلح للمتابعۃ سیما روایۃ ابن المبارک عنہ ولم یترکہ احد ۱۲۔

ابن ابی جعفر عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال کان یخرج صدقۃ الفطر عن کل انسان یعول من صغیر و کبیر حر او عبد ولو کان نصرانیا مدین من قمح او صاعا من تمر رواہ الطحاوی فی مشکلہ وعن ابن عباس قال یخرج الرجل الزکوۃ الفطر عن کل مملوک لہ وان کان یہودیا او نصرانیا رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ وفی روایۃ للبخاری ومسلم وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ وفی روایۃ للبخاری عن ابن عمر وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صدقۃ الا عن ظہر غنی رواہ احمد فی مسندہ وذکرہ البخاری فی صحیحہ تعلیقا فی کتاب الوصایا وتعلیقاتہ المجزومۃ لہا حکم الصحۃ ورواہ مرۃ مسندا بغیر ھذا اللفظ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث صارخا بمکۃ صاح ان صدقۃ الفطر حق واجب مدان من قمح او صاع من شعیر

لہ قولہ نصرانیا قال الثوری وابو حنیفۃ واصحابہ علیہ ان یؤدی صدقۃ الفطر عن عبدہ الکافر وھو قول عطاء ومجاھد وسعید بن جبیر وعمر بن عبد العزیز والنخعی وروی ذلک عن ابی ھریرۃ وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم واحتجوا فی ذلک بما ثبت فی الصحیح حدیث لیس علی المسلم فی عبدہ صدقۃ الا صدقۃ الفطر وھو بعمومہ یتناول الکافر ایضا وکذا ما تقدم فی حدیث ابن عمر والخدری عن کل حر وعبد وقال ابن بزیزۃ ان قولہ من المسلمین زیادۃ مضطربۃ من غیر شک من جہۃ الاسناد والمعنی لان ابن عمر راویہ کان من مذھبہ اخراج الزکوۃ عن العبد الکافر والراوی اذا خالف ما رواہ کان تضعیفا لروایتہ ھذا حاصل ما فی عمدۃ القاری والجوھر النقی ۱۲۔

سلہ قولہ مدان من قمح ای نصف صاع ثبت ھذا التقدیر فی الحنطۃ عن عمر وعلی عند الطحاوی وعن ابی بکر عند البیہقی وعن ابن الزبیر وجابر وابن عباس وابن مسعود وابی ھریرۃ عند عبد الرزاق ورویت فی ذلک ایضا احادیث مرفوعۃ عند ابی داؤد والدارقطنی وغیرھما

او تمر رواه الحاکم فی المستدرك وصححه وروی البزار نحوه وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیه وسلم بعث منادیا ینادی فی فجاج مکة الا ان صدقة الفطر واجبة علی کل مسلم وفیه مدان من قمح رواه الترمذی وقال حسن غریب فیه سالم بن نوح قال صاحب التنقیح هو صدوق روی له مسلم فی صحیحه و قال ابو زرعة صدوق ثقة ووثقه ابن حبان وروی الدارقطنی نحوه وفیه علی بن صالح قال صاحب التنقیح ولا نعلم احدا ضعفه لکنه غیر مشهور الحال وقیل هو مکی معروف وهو احد العباد وکنیته ابو الحسن وعن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنهما قالت کنا نؤدی زکوة الفطر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مدین من قمح بالمد الذی نقتات به رواه احمد فی مسنده وفیه ابن لهیعة وقال صاحب التنقیح وحدیثه یصلح للمتابعة سیما اذا کان من روایة امام مثل ابن المبارك عنه وعن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فرض زکوة الفطر مدین من حنطة رواه ابو داؤد فی مراسیله وروی الطحاوی عنه نحوه وقال فی التنقیح اسناده صحیح کالشمس وکونه مرسلا لایضر فانه مرسل سعید ومراسیله حجة و فی روایة لابی داؤد عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم زکوة الفطر طهرة[1] للصیام من اللغو والرفث وطعمة للمساکین ـ

وسند بعضها ضعیف کما فصله الزیلعی فی تخریج احادیث الهدایة لکن لایضر ذلك بعد ما ثبت عمل اکابر الصحابة علی وفقه واما التقدیر بالصاع فی التمر والشعیر فثابت من عدة احادیث مخرجة فی کتب السنن وغیرها من الصحاح قاله فی عمدة الرعایة ۱۲ ـ

[1] قوله طهرة للصیام من اللغو والرفث قال ابن الملك وهذا لان الحسنات یذهبن السیأت تمسك به من لم یوجب الفطرة علی الاطفال لانهم اذا لم یلزمهم الصیام لم یلزم طهرته والاکثرون علی ایجابها

باب من لا تحل له الصدقة

وقول الله عز وجل خذ من اموالہم صدقة تطہرہم[1] وقولہ او مسکینا ذا متربة عن انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمرة فی الطریق فقال لولا انی اخاف ان تکون من الصدقة لاکلتہا متفق علیہ وعن ابی ہریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام سأل عنہ أہدیة ام صدقة فان قیل صدقة قال لاصحابہ کلوا ولم یأکل وان قیل ہدیة ضرب بیدہ فاکل معہم متفق علیہ وعنہ قال اخذ الحسن بن علی تمرة من تمر الصدقة فجعلہا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحہا ثم قال اما شعرت انا لا ناکل[2] الصدقة متفق علیہ وعن عبد المطلب بن ربیعة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ الصدقات

علیہم ولعلہم نظروا الی ان علة الایجاب مرکبة من الطہرة والعلة رعایة لجانب المساکین وذہب الشافعی معہم ہذا ایضا الی ان شرط وجوبہا ان یملک ما یفضل عن قوت یومہ لنفسہ وعیالہ لاستواء الغنی والفقیر فی کونہا طہرة اقول کما انہ شرط ما ذکر شرطنا النصاب لما تقدم من الادلة جمعا بین الاحادیث ما امکن کذا فی المرقات ۱۲ ـ

[1] قولہ تطہرہم قال علی القاری فحی کہ نسالة الاوساخ ۱۲ ـ

[2] قولہ انا لا ناکل الصدقة لذلک قال فی الدر المختار ولا یصرف الی بنی ہاشم حیث ظاہر المذہب اطلاق المنع وقول العینی والہاشمی یجوز لہ دفع زکاتہ لمثلہ صوابہ لا یجوز نہر اہ وقال فی شرح النقایة قال الطحاوی وعن ابی حنیفة ان الصدقات کلہا جائزة علی بنی ہاشم والحرمة کانت فی عہدہ علیہ السلام لوصول الخمس الیہم فلما سقط ذلک بموتہ صلی اللہ علیہ وسلم حلت لہم الصدقة قال وبہ ناخذ ۱۲ ـ

انما ھی اوساخ الناس وانھا لا تحل لمحمد ولا لاٰل محمد رواہ مسلم وعن عائشۃ قالت کان فی بریرۃ ثلاث سنن احدی السنن انھا اعتقت فخیرت فی زوجھا وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والبرمۃ تفور بلحم فقرب الیہ خبز وادم من ادم البیت فقال اَلَمْ اربرمۃ فیھا لحم قالوا بلی ولکن ذٰلک لحم تصدق بہ علی بریرۃ وانت لا تاکل الصدقۃ قال ھو علیھا صدقۃ ولنا ھدیۃ رواہ مسلم ورواہ البخاری مقطعا وعنھا قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقبل الھدیۃ ویثیب علیھا رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اھدی الی ذراع لقبلت رواہ البخاری وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی یطوف علی الناس تردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان ولکن المسکین الذی لایجد[۱] غنی یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسأل الناس متفق علیہ وعن ابی رافع ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فقال لابی رافع اصحبنی کیما تصیب منھا فقال لا حتی اٰتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاسألہ فانطلق الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسألہ فقال ان الصدقۃ لا تحل لنا وان مولی القوم من انفسھم رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وعن حبشی بن جنادۃ

---

[۱] قولہ لایجد غنی ای شیأ او مالا یغنیہ ای عن غیرہ ویکفیہ وفیہ حجۃ لما ذھب الیہ ابوحنیفۃ ومالک ومن تبعھما من ان المسکین ھو الذی لایملک شیأ فھو اسوأ حالا من الفقیر لانہ یملک مالا یکفیہ قالہ علی القاری فی المرقات حاصلہ ان مصرف الزکوۃ الفقیر ای من لہ ما دون النصاب والمسکین ای من لاشیٔ لہ علی المذھب وقیل علی العکس والاول اصح وعن الشافعی ان الفقیر اسوأ حالا من المسکین الدر المختار ورد المختار ملتقط منھا ۱۲-

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سأل من غیر فقر[1] فانما یاکل الجمر رواہ الطحاوی وفی روایۃ للترمذی والی داؤد والدارمی واحمد والنسائی وابن ماجۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل[2] الصدقۃ لغنی وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی حجۃ الوداع وھو یقسم الصدقۃ فسألاہ منہا فرفع فینا النظر وخفضہ فرأنا جلدین فقال ان شئتما[3] اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب رواہ ابوداؤد والنسائی وعن

[1] قولہ من غیر فقر وقال الطحاوی فھذا حبشی قد حکی ھذا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوافق ما حکی من ذلک ما حکاہ الحنفیۃ من ان المسألۃ انما تحل بالفقر ۱۲۔

[2] قولہ لا تحل الصدقۃ لغنی لذلک قال فی شرح النقایہ لا یدفع الزکوٰۃ علی اغنیاء الغزاۃ والحجاج عندنا وجوزہ مالک والشافعی دفعہا الی اغنیاء الغزاۃ لما فی سنن ابی داؤد ابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ العامل علیہا ورجل اشتراھا بمالہ او غارم او غاز فی سبیل اللہ او مسکین تُصُدِّق بہا علیہ فاھدیہا لغنی ولنا ما فی ابی داؤد والترمذی من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی الخ رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ انتہی وقال ابن الہمام قیل لم یثبت ھذا الحدیث یعنی حدیث عطاء بن یسار ولو ثبت لم یقو قوۃ ترجح حدیث معاذ فانہ رواہ اصحاب الکتب الستۃ مع قرینہ من الحدیث الاخر یعنی قولہ لا تحل الصدقۃ لغنی ولو قوی قوتہ ترجح حدیث معاذ بانہ مانع وما رواہ مبیح ۱۲۔

[3] قولہ ان شئتما الخ وفی المرقات لا تحل الزکوٰۃ لمن اعضاؤہ صحیحۃ وھو قوی یقدر علی الاکتساب بقدر ما یکفیہ وعیالہ وبہ قال الشافعی والحنفیۃ علی انہ ان لم یکن لہ نصاب حلت لہ الصدقۃ وقال الشیخ ابن الہمام والجواب ان الحدیث دل علی ان المراد حرمۃ سؤالہا لقولہ وان شئتما اعطیتکما

زیاد بن الحارث الصدائی یقول امّرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قومی فقلت یارسول اللہ اعطنی من صدقاتہم ففعل وکتب لی بذلک کتابا فاتاہ رجل فقال یارسول اللہ اعطنی من الصدقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیہا ہو من السماء فجزأہا ثمانیۃ اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک منہا رواہ الطحاوی وروی ابو داؤد نحوہ وعن ابن عباس فی قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیۃ قال فی ای صنف وضعتہ اجزأک رواہ البیہقی وروی ابن ابی شیبۃ عن عمر نحوہ وعن ابی سعید الخدری قال اعوزنا مرۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استعف اعفہ اللہ ومن استغنی اغناہ اللہ ومن سألنا اعطیناہ قال قلت فلا استعف فیعفنی اللہ ولا استغنی فیغنینی اللہ قال فواللہ ما کان الا ایام حتی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فلو کان الاخذ محرما غیر مسقط عن صاحب المال لم یفعلہ انتہی وقال السندی ہذا یدل علی انہ لو ادی احد الیہما یحل لہما اخذہ ویجزئ عنہ والا لم یصح لہ ان یؤدی الیہما بمشیتہما انتہی وقال الطحاوی فالحجۃ للحنفیۃ علیہ فی ذلک ان قولہ ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ای ان غناکما یخفی علی فان کنتما غنیین فلا حظ لکما فیہا وان شئتما اعطیتکما لانی لم اعلم بغناکما فمباح لی اعطاؤکما وحرام علیکما اخذ ما اعطیتکما ان کنتما تعلمان من حقیقۃ امورکما فی الغنی خلاف ما اری من ظاہرکما الذی استدللت بہ علی فقرکما فہذا معنی قولہ ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی واما قولہ ولا لقوی مکتسب فذلک علی انہ لا حظ فیہا للقوی المکتسب من جمیع الجہات التی یجب الحظ فیہا ۱۲۔

لہ قولہ امرنی الخ وقال الطحاوی فہذا الصدائی قد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قومہ ومحال ان یکون امرہ وبہ زمانۃ ثم قد سألہ من صدقۃ قومہ وہی زکوتہم فاعطاہ منہا ولم یمنعہ منہ لصحۃ بدنہ ثم سألہ الرجل الآخر بعد ذلک فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قسمه زبيبا فارسل الينا منه ثم قسمه شعيرا فارسل الينا منه ثم سالت علينا الدنيا فغرقتنا الا من عصمه الله رواه الطحاوي وعن ابن عباس ان معاذا قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انك تأتي قوما من اهل الكتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من اغنياءهم فترد في فقراءهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم متفق عليه وعن زيد بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فسأل الذي سقاه من اين هذا اللبن فاخبره انه ورد على ماء قد سماه فاذا نعم من نعم الصدقة وهم يسقون فحلبوا من البانها فجعلته في سقائي فهو هذا فادخل عمر يده فاستقاءه رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

عن قبيصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان كنت من الاجزاء الذين جزأ الله عز وجل الصدقة فيهم اعطيتك منها فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك حكم الصدقات الى ما ردها الله عز وجل اليه بقوله انما الصدقات للفقراء والمساكين الأية فكل من وقع عليه اسم صنف من تلك الاصناف فهو من اهل الصدقة الذين جعلها الله عز وجل لهم في كتابه ورسوله في سنته زمنا كان او صحيحا ۱۲

سے قوله من سألنا اعطيناه وقال الطحاوي فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سألنا اعطيناه ويخاطب بذلك اصحابه واكثرهم صحيح لا زمانة به الا انه فقير فلم يمنعهم منها لصحتهم

اسأله فيها فقال اقم حتى تأتينا الصدقة فنامر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسئلة لا تحل الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته فاقة حتى يقوم ثلاثة من ذوى الحجا من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتى يصيب[1] قواما من عيش او قال سدادا من عيش فما سواهن من المسئلة يا قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا رواه مسلم وعن حبشى ابن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسئلة[2] لا تحل لغنى ولا لذى مرة سوى الا لذى فقر مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس ليثرى به ماله كان خموشا فى وجهه يوم القيامة ورضفا يأكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر رواه الترمذى وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل

فقد دل ذلك على ما ذكرنا وفضل من استعف ولم يسأل على من سأل فلم يسأله ابو سعيد الله ولو سأله لاعطاه اذ قد كان بذل ذلك له ولامثاله من اصحابه ۱۲۔

[1] قوله يصيب قواما الخ وقال الطحاوى فاباح رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذا الحديث لذى الحاجة ان يسأل لحاجته حتى يصيب قواما من عيش او سدادا من عيش فدل ذلك ان الصدقة لا تحرم بالصحة اذا اراديها الذى تصدق بها عليه سد فقره وانما تحرم عليه اذا كان يريد بها غير ذلك من التكثر ونحوه ومن يريد بها ذلك فهو ممن يطلبها لسوى المعانى الثلثة التى ذكرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حديث قبيصة بن مخارق الذى ذكرنا فهو عليه سحت ۱۲۔

[2] قوله ان المسئلة لا تحل الخ وقال فى الدر المختار ولا يحل ان يسأل شيأ من القوت من له قوت يومه بالفعل او بالقوة كالصحيح المكتسب ۱۲

کدوح یکدح بہا الرجل وجہہ فمن شاء ابقی علی وجہہ ومن شاء ترکہ الا ان یسأل الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وعن ابن الفراسی ان الفراسی قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسأل یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت لابد فسل الصالحین رواہ ابوداؤد والنسائی وعن الزبیر بن العوام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یأخذ احدکم حبلہ فیأتی بحزمۃ حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف اللہ بہا وجہہ خیر لہ من ان یسأل الناس اعطوہ او منعوہ رواہ البخاری وعن انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ فقال اما فی بیتک شئ فقال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بہما فاتاہ بہما فاخذہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ہذین قال رجل انا اخذہما بدرہم قال من یزید علی درہم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذہما بدرہمین فاعطاہما ایاہ فاخذ الدرہمین فاعطاہما الانصاری وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الی اہلک واشتر بالاخر قدوما فائتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال اذہب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذہب الرجل یحتطب ویبیع فجاءہ وقد اصاب عشرۃ دراہم فاشتری ببعضہا ثوبا و ببعضہا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیئ المسئلۃ نکتۃ فی وجہک یوم القیامۃ ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلاثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجۃ الی قولہ یوم القیامۃ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل الناس اموالہم تکثرا فانما یسأل جمرا فلیستقل او لیستکثر رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزال الرجل یسأل الناس حتی یأتی یوم القیامۃ

لیس فی وجھہ مزعۃ لحم متفق علیہ وعن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تلحفوا فی المسئلۃ فواللہ لا یسألنی احد منکم شیأ فتخرج له مسئلتہ منی شیأ وانا له
کارہ فیبارك له فیما اعطیتہ رواہ مسلم وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلھا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلھا باللہ اوشك
اللہ له بالغناء اما بموت عاجل او غنی اجل رواہ ابوداؤد والترمذی وعن ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکفل لی ان لا یسأل الناس شیأ فاتکفل له
بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسأل احدا شیأ رواہ ابوداؤد والنسائی وعن ابی ذر
قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یشترط علیّ ان لا تسأل الناس شیأ قلت
نعم قال ولا سوطك ان سقط منك حتی تنزل الیہ فتأخذہ رواہ احمد وعن
علی انه سمع یوم عرفۃ رجلا یسأل الناس فقال أفی ھذا الیوم وفی ھذا المکان تسأل
من غیر اللہ فخفقہ بالدرۃ رواہ رزین وعن عمر قال تعلمن ایھا الناس ان الطمع
فقر وان الایاس غنی وان المرء اذا یئس عن شئ استغنی عنه رواہ رزین وعن
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقۃ
والتعفف عن المسئلۃ الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ھی المنفقۃ
والسفلی ھی السائلۃ متفق علیہ ۔ وعن حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم قال لی یا حکیم ان ھذا المال
خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورك له فیه ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارك
له فیه وکان کالذی یأکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت
یا رسول اللہ والذی بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شیأ حتی افارق الدنیا متفق علیہ
وعن ابی سعید الخدری قال ان اناسا من الانصار سألوا عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فاعطاھم ثم سألوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی

من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستعفف یعفه الله ومن یستغن یغنه الله ومن یتصبر یصبره الله وما اعطی احد عطاء هو خیر واوسع من الصبر متفق علیه وعن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطه افقر الیه منی فقال خذه فتموله وتصدق به فما جاءک من هذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسک متفق علیه وعن ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقة فلما فرغت منها وادیتها الیه امر لی بعمالة فقلت انما عملت لله واجری علی الله قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأله فکل وتصدق رواه ابوداؤد وعن سهل بن الحنظلیة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سأل الناس عن ظهر غنی فانما یستکثر من جمر جهنم قلت یا رسول الله وما ظهر غنی قال ان یعلم ان عند اهله ما یغدیهم[1] وما یعشیهم رواه الطحاوی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سأل وعنده ما یغنیه فانما یستکثر من النار قال النفیلی وهو احد رواته فی موضع اٰخر وما الغنی الذی لا تنبغی معه المسئلة قال قدر ما یغدیه ویعشیه وقال فی موضع اٰخر ان یکون له شبع یوم او لیلة ویوم رواه ابوداؤد۔

---

[1] قوله ما یغدیهم وما یعشیهم فی المحیط الغنی علی ثلاثة انواع غنی یوجب الزکوٰة وهو ملک نصاب حولی تام وغنی یحرم الصدقة ویوجب صدقة الفطر والاضحیة وهو ملک ما یبلغ قیمة نصاب من الاموال الفاضلة عن حاجته الاصلیة وغنی یحرم السؤال دون الصدقة وهو ان یکون له قوت یومه وما یستر عورته قاله فی المرقات وقال فیه ایضا ان من ملک مائتی درهم یحرم علیه اخذ الصدقة ومن ملک قوت یومه یحرم علیه السؤال لا اخذ الصدقة تفرق بین الاخذ والسؤال ۱۲۔

باب الانفاق و كراهية الامساك

وقول الله عز وجل وانفقوا من ما رزقناكم من قبل ان يأتي احدكم الموت فيقول رب لولا اخرتني الى اجل قريب فاصدق واكن من الصالحين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لي مثل احد ذهبا لسرني ان لا يمر علي ثلاث ليال وعندي منه شئ الا شئ ارصده لدين رواه البخاري وعن ابي ذر انه استأذن على عثمان فاذن له وبيده عصاه فقال عثمان يا كعب ان عبد الرحمن توفي وترك مالا فما ترى فيه فقال ان كان يصل فيه حق الله فلا بأس عليه فرفع ابو ذر عصاه فضرب كعبا وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما احب لو ان لي هذا الجبل ذهبا انفقه ويتقبل مني اذر خلفي منه ست اواقي انشدك بالله يا عثمان أسمعته ثلاث مرات قال نعم رواه احمد وعن عقبة بن الحرث قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من سرعته قال ذكرت شيأ من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني فامرت بقسمته رواه البخاري وفي رواية له قال كنت خلفت في البيت تبرا من الصدقة فكرهت ان ابيته وعن عائشة انها قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عندي في مرضه ستة دنانير او سبعة فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان افرقها فشغلني وجع نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سألني عنها ما فعلت الستة او السبعة قلت لا والله لقد كان شغلني وجعك فدعا بها ثم وضعها في كفه فقال ما ظن نبي الله لو لقي الله عز وجل وهذه عنده رواه احمد.

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الآخر اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ وعنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ فقال لہ یا عبد اللّٰہ ما اسمک قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللّٰہ لم تسألنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی ھذا ماءہ ویقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک فما تصنع فیھا قال اما اذا قلت ھذا فانی انظر الی ما یخرج منھا فاتصدق بثلثہ واٰکل انا وعیالی ثلثا وارد فیھا ثلثہ رواہ مسلم وعن اسماء قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللّٰہ علیک ولا توعی فیوعی اللّٰہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اللّٰہ تعالی انفق یا ابن اٰدم انفق علیک متفق علیہ وعنہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم دخل علی بلال وعندہ صبرۃ من تمر فقال ما ھذا یا بلال قال شیء ادخرتہ لغد فقال اما تخشی ان تری لہ غدا بخارا فی نار جھنم یوم القیامۃ انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا رواہ البیھقی فی شعب الایمان وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا ابن اٰدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول[1] رواہ مسلم وعن علی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاھا رواہ رزین وعن ابی ھریرۃ قال قال

---

[1] قولہ بمن تعول وقال فی رد المحتار اعلم ان الصدقۃ تستحب بفاضل عن کفایتہ وکفایۃ من یمونہ وان تصدق بما ینقص مؤنۃ من یمونہ اثم ۱۲-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیھما جنتان من
حدید قد اضطرت ایدیھما الی ثدیھما وتراقیھما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ
انبسطت عنہ وجعل البخیل کلما ھم بصدقۃ قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانھا
متفق علیہ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یتصدق عند
موتہ او یعتق کالذی یھدی اذا شبع رواہ احمد والنسائی والدارمی والترمذی وصححہ وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن
منھا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان
شحیحا اخذ بغصن منھا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ النار رواہ البیھقی فی شعب الایمان
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامۃ واتقوا
الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملھم علی ان سفکوا دماءھم واستحلوا محارمھم رواہ مسلم وعن ابی ذر
قال انتھیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رأنی قال ھم الاخسرون ورب
الکعبۃ فقلت فداک ابی وامی من ھم قال الاکثرون اموالا الا من قال ھکذا وھکذا
وھکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ھم متفق علیہ
وعن ابی ھریرۃ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلاثۃ من بنی اسرائیل
ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء
احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال
فمسحہ فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک
قال الابل او قال البقر شک اسحاق الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال
الاخر البقر قال فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال
ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی الناس قال
فمسحہ فذھب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر

فاعطی بقرۃ حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى الاعمى فقال اى شئى احب اليك
قال ان يرد الله الى بصري فابصربه الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاى المال
احب اليك قال الغنم فاعطى شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من
الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتى الابرص فى صورته وهيئته فقال
رجل مسكين قد انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ لى اليوم الا بالله ثم بك اسألك
بالذى اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ به فى سفرى فقال
الحقوق كثيرة فقال انه كانى اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله
مالا فقال انما ورثت هذا المال كابرا عن كابر فقال له ان كنت كاذبا فصيرك الله الى
ما كنت قال واتى الاقرع فى صورته فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على
هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى فى صورته وهيئته
فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ لى اليوم الا بالله
ثم بك اسألك بالذى رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها فى سفرى فقال قد كنت اعمى فرد الله
الى بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم بشئى اخذته لله فقال
امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضى عنك وسخط على صاحبيك متفق عليه۔

وعن مولى لعثمان قال اهدى لام سلمة بضعة من لحم وكان النبى صلى الله عليه
وسلم يعجبه اللحم فقالت للخادم ضعيه فى البيت لعل النبى صلى الله عليه وسلم
ياكله فوضعته فى كوة البيت وجاء سائل فقام على الباب فقال تصدقوا بارك الله
فيكم فقالوا بارك الله فيك فذهب السائل فدخل النبى صلى الله عليه وسلم فقال
يا ام سلمة هل عندكم شئى اطعمه فقالت نعم قالت للخادم اذهبى فآتى رسول الله
صلى الله عليه وسلم بذلك اللحم فذهبت فلم تجد فى الكوة الا قطعة مروة فقال النبى
صلى الله عليه وسلم فان ذلك اللحم عاد مروة لما لم تعطوه السائل رواه البيهقى فى

دلائل النبوۃ وعن حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا
فانہ یأتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلھا یقول الرجل لو جئت
بھا بالامس لقبلتھا فاما الیوم فلا حاجۃ لی بھا متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال
رجل یا رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر
وتأمل الغنی ولا تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد
کان لفلان متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لان یتصدق المرء فی حیاتہ بدرھم خیر لہ من ان یتصدق بمائۃ عند موتہ
رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخی قریب
من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ
بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار ولجاھل سخی احب الی اللہ من
عابد بخیل رواہ الترمذی وعن عائشۃ ان بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قلن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اینا اسرع بک لحوقا قال اطولکن یدا فاخذوا
قصبۃ یذرعونھا وکانت سودۃ اطولھن یدا فعلمنا بعد انما کان طول یدھا الصدقۃ
وکانت اسرعنا لحوقا بہ زینب وکانت تحب الصدقۃ رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا قالت وکانت
یتطاولن ایتھن اطول یدا قالت فکانت اطولنا یدا زینب لانھا کانت تعمل بیدھا
وتتصدق وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان
لا یجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق رواہ الترمذی وعن ابی بکر الصدیق
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان
رواہ الترمذی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرما
فی الرجل شح ھالع وجبن خالع رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لا تصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی سارق لا تصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لا تصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی غنی فقال اللہم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ واما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف عن زناہا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری وعن ام بجید قالت قلت یا رسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح۔

باب فضل الصدقة

وقول اللہ عزوجل ویربی الصدقات وقولہ ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واٰتی المال[۱] علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واٰتی الزکوۃ عن فاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوۃ ثم تلا لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب الاٰیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق

[۱] قولہ اٰتی المال قال فی المدارک المراد بہ نوافل الصدقات والمبار ۱۲۔

بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله الا الطيب فان الله يتقبلها بيمينه ثم
يربيها لصاحبها كما يربي احدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه وعن ابي امامة
قال قال ابوذر يا نبي الله ارأيت الصدقة ماذا هي قال اضعاف مضاعفة وعند الله
المزيد رواه احمد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نقصت
صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله
رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق زوجين من شئ
من الاشياء في سبيل الله دعي من ابواب الجنة وللجنة ابواب فمن كان من اهل الصلوٰة
دعي من باب الصلوٰة ومن كان من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من
اهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان
فقال ابوبكر ما على من دعي من تلك الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب
كلها قال نعم وارجوان تكون منهم متفق عليه وعن ابي ذر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما من عبد مسلم ينفق من كل مال له زوجين في سبيل الله
الا استقبلته حجبة الجنة كلهم يدعوه الى ما عنده قلت وكيف ذٰلك قال ان
كانت ابلا فبعيرين وان كانت بقرة فبقرتين رواه النسائي وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابوبكر انا قال فمن تبع
منكم اليوم جنازة قال ابوبكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا قال ابوبكر انا قال فمن
عاد منكم اليوم مريضا قال ابوبكر انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعن في
امرئ الا دخل الجنة رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة متفق عليه وعن جابر وحذيفة
قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة متفق عليه وعن ابي ذر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحقرن من المعروف شيأ ولو ان تلقى اخاك

بوجه طلیق رواه مسلم وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
کل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقی اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك
فی اناء اخیك رواه احمد والترمذی وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم تبسمك فی وجه اخیك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهیك عن المنکر
صدقة وارشادك الرجل فی ارض الضلال لك صدقة ونصرك الرجل الردیٔ البصر
لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطریق لك صدقة وافراغك
من دلوك فی دلو اخیك لك صدقة رواه الترمذی وعن ابی جری جابر بن سلیم
قال اتیت المدینة فرأیت رجلا یصدر الناس عن رأیه لا یقول شیئاً الا صدروا عنه
قلت من هذا قالوا هذا رسول الله قال قلت علیك السلام یا رسول الله مرتین قال
لا تقل علیك السلام علیك السلام تحیة المیت قل السلام علیك قلت انت رسول الله
فقال انا رسول الله الذی ان اصابك ضر فدعوته کشفه عنك وان اصابك عام
سنة فدعوته انبتها لك واذا کنت بارض قفر او فلاة فضلت راحلتك فدعوته
ردها علیك قلت اعهد الی قال لا تسبن احدا قال فما سببت بعده حرا ولا عبدا
ولا بعیرا ولا شاة قال ولا تحقرن شیأً من المعروف وان تکلم اخاك وانت منبسط
الیه وجهك ان ذلك من المعروف وارفع ازارك الی نصف الساق فان ابیت فالی
الکعبین وایاك واسبال الازار فانها من المخیلة وان الله لا یحب المخیلة وان امرؤ
شتمك وعیرك بما یعلم فیك فلا تعیره بما تعلم فیه فانما وبال ذلك علیه رواه
ابو داؤد وروی الترمذی منه حدیث السلام وفی روایة فیکون لك اجر ذلك
ووباله علیه وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
علی کل مسلم صدقة قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بیدیه فینفع نفسه ویتصدق
قالوا فان لم یستطع او لم یفعل قال فیعین ذا الحاجة الملهوف قالوا فان لم یفعله

قال فیأمر بالخیر قالوا فان لم یفعل قال فیمسك عن الشر فانه له صدقة متفق علیه ۔

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل سلامی من الناس علیه صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس یعدل بین الاثنین صدقة ویعین الرجل علی دابته فیحمل علیها او یرفع علیها متاعه صدقة والکلمة الطیبة صدقة وکل خطوة یخطوها الی الصلوٰة صدقة ویمیط الاذی عن الطریق صدقة متفق علیه وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خلق کل انسان من بنی ادم علی ستین وثلثمائة مفصل فمن کبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عن طریق الناس او شوکة او عظما او امر بمعروف او نهی عن منکر عدد تلك الستین والثلثمائة فانه یمشی یومئذ وقد زحزح نفسه عن النار رواه مسلم وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مر رجل بغصن شجرة علی ظهر طریق فقال لانحین هذا عن طریق المسلمین لا یؤذیهم فادخل به الجنة متفق علیه وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنة فی شجرة قطعها من ظهر الطریق کانت تؤذی الناس رواه مسلم وعن ابی برزة قال قلت یا نبی الله علمنی شیأ انتفع به قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین رواه مسلم وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بکل تسبیحة صدقة وکل تکبیرة صدقة وکل تحمیدة صدقة وکل تهلیلة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهی عن المنکر صدقة وفی بضع احدکم صدقة قالوا یا رسول الله أیأتی احدنا شهوته ویکون له فیها اجر قال أرأیتم لو وضعها فی حرام اکان علیه فیه وزر فکذلك اذا وضعها فی الحلال کان له اجر رواه مسلم وعن بهیسة عن ابیها قالت قال یا رسول الله ما الشئ الذی لا یحل منعه قال الماء قال یا نبی الله ما الشئ الذی لا یحل منعه قال الملح قال یا نبی الله ما الشئ الذی لا یحل منعه قال ان تفعل الخیر خیر لك رواه ابو داؤد وعن انس

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فيأكل منه انسان او طير او بهيمة الا كانت له صدقة متفق عليه وفى رواية لمسلم عن جابر وما سرق له صدقة وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احيا ارضا ميتة فله فيها اجر وما اكلت العافية منه فهو له صدقة رواه النسائي والدارمي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة[1] والشاة الصفي منحة تغدو باناء وتروح بآخر متفق عليه وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من منح منحة لبن او ورق او هدى زقاقا كان له مثل عتق رقبة رواه الترمذي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفر لامرأة مومسة مرت بكلب على رأس ركى يلهث كاد يقتله العطش فنزعت خفها فاوثقته بخمارها فنزعت له من الماء فغفر لها بذلك قيل ان لنا في البهائم اجرا قال في كل ذات كبد رطبة اجر متفق عليه وعن ابن عمر وابي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عذبت امرأة في هرة امسكتها حتى ماتت من الجوع فلم تكن تطعمها ولا ترسلها فتأكل من خشاش الارض متفق عليه وعن عبد الله بن سلام قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة جئت فلما تبينت وجهه عرفت ان وجهه ليس بوجه كذاب فكان اول ما قال يا ايها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي

---

[1] قوله منحة وقال في البداية ولو منحه شاة حلوبا او ناقة حلوبا او بقرة حلوبا وقال هذه الشاة لك منحة او هذه الناقة او هذه البقرة كان عارية وجاز له الانتفاع بلبنها لان اللبن وان كان عينا حقيقة فهو معدود من المنافع عرفا وعادة فاعطى له حكم المنفعة كأنه اباح له شرب اللبن فيجوز له الانتفاع بلبنها ۱۲ –

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذی وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفیٔ غضب الرب وتدفع ميتة السوء رواه الترمذی وعن مرثد بن عبد الله قال حدثنی بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ظل المؤمن يوم القيامة صدقته رواه احمد وعن عائشة انهم ذبحوا شاة فقال النبی صلى الله عليه وسلم مابقی منها قالت مابقی منها الا كتفها قال بقی كلها غير كتفها رواه الترمذی وصححه وعن عبد الله بن مسعود يرفعه قال ثلاثة يحبهم الله رجل قام من الليل يتلو كتاب الله ورجل يتصدق بصدقة بيمينه يخفيها اراه قال من شماله ورجل كان فی سرية فانهزم اصحابه فاستقبل العدو رواه الترمذی وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يحبهم الله وثلاثة يبغضهم الله فاما الذين يحبهم الله فرجل اتی قوما فسألهم بالله ولم يسألهم لقرابة بينه وبينهم فمنعوه فتخلف رجل باعيانهم فاعطاه سرا لا يعلم بعطيته الا الله والذی اعطاه وقوم ساروا ليلتهم حتی اذا كان النوم احب اليهم مما يعدل به فوضعوا رؤسهم فقام يتملقنی ويتلو اياتی ورجل كان فی سرية فلقی العدو فهزموا فاقبل بصدره حتی يقتل او يفتح له والثلاثة الذين يبغضهم الله الشيخ الزانی والفقير المختال والغنی الظلوم رواه الترمذی والنسائی وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله الارض جعلت تميد فخلق الجبال فقال بها عليها فاستقرت فعجبت الملائكة من شدة الجبال فقالوا يا رب هل من خلقك شیٔ اشد من الجبال قال نعم الحديد فقالوا يا رب هل من خلقك شیٔ اشد من الحديد قال نعم النار فقالوا يا رب هل من خلقك شیٔ اشد من النار قال نعم الماء فقالوا يا رب هل من خلقك شیٔ اشد من الماء قال نعم الريح

فقالوا یا رب هل من خلقك شئ اشد من الریح قال نعم ابن اٰدم تصدق صدقة بیمینه یخفیها من شماله رواه الترمذی وعن ابی سعید قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساه اللّٰه من خضر الجنة وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه اللّٰه من ثمار الجنة وایما مسلم سقی مسلما علی ظمأ سقاه اللّٰه من الرحیق المختوم رواه ابوداؤد والترمذی وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللّٰه ما دام علیه منه خرقة رواه احمد والترمذی وعن سعد بن عبادة قال یا رسول اللّٰه ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من وسع علی عیاله فی نفقة یوم عاشوراء وسع اللّٰه علیه سائر سنته قال سفیان انا قد جربناه فوجدناه کذلك رواه رزین وروی البیهقی فی شعب الایمان عنه وعن ابی هریرة وابی سعید وجابر وضعفه قال العراقی له طرق صحح بعضها وبعضها علی شرط مسلم۔

باب افضل الصدقة

عن ابی هریرة وحکیم بن حزام قالا قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خیر الصدقة ما کان عن ظهر غنی وابدأ بمن تعول رواه البخاری ورواه مسلم عن حکیم وحده۔ وعنه قال یا رسول اللّٰه ای الصدقة افضل قال جهد المقل وابدأ بمن تعول رواه ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ثوبان قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی عیاله ودینار ینفقه علی دابته فی سبیل اللّٰه ودینار ینفقه علی اصحابه فی سبیل اللّٰه رواه مسلم وعن

ابی هریرة قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال عندی دینار قال انفقه علی نفسك قال عندی اخر قال انفقه علی ولدك قال عندی اخر قال انفقه علی اهلك قال عندی اخر قال انفقه علی خادمك قال عندی اخر قال انت اعلم رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابی مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا انفق المسلم نفقة علی اهله وهو یحتسبها کانت له صدقة متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم دینار انفقته فی سبیل الله ودینار انفقته فی رقبة ودینار تصدقت به علی مسکین ودینار انفقته علی اهلك اعظمها اجرا الذی انفقته علی اهلك رواه مسلم وعن ام سلمة قالت قلت یارسول الله ألی اجران انفق علی بنی ابی سلمة انما هم بنی فقال انفقی علیهم فلك اجر ما انفقت علیهم متفق علیه وعن میمونة بنت الحارث انها اعتقت ولیدة فی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لو اعطیتها اخوالك کان اعظم لاجرك متفق علیه وعن سلیمان بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصدقة علی المسکین صدقة وهی علی ذی الرحم ثنتان صدقة وصلة رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وعن انس قال کان ابوطلحة اکثر الانصار بالمدینة مالا من نخل وکان احب امواله الیه بیرحاء وکانت مستقبلة المسجد وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخلها ویشرب من ماء فیها طیب قال انس فلما نزلت هذه الآیة لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابوطلحة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یارسول الله ان الله تعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانها صدقة لله تعالی ارجو برها وذخرها عند الله فضعها یارسول الله حیث اراك الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بخ بخ ذلك مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی

اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابوطلحۃ افعل یارسول اللہ فقسمها ابوطلحۃ فی اقاربه
وبنی عمه متفق علیه وعن ريطة بنت عبد اللہ امرأۃ عبد اللہ بن مسعود و
کانت امرأۃ صنعاء[1] ولیس لعبد اللہ بن مسعود مال فکانت تنفق علیه وعلی ولده
منها فقالت لقد شغلتنی واللہ انت وولدك عن الصدقة فما استطیع ان اتصدق
معکم بشئ فقال ما احب ان لم یکن لك فی ذٰلك اجر ان تفعلی فسألت رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم هی وهو فقالت یارسول اللہ انی امرأۃ ذات صنعة ابیع منها
ولیس لولدی ولا لزوجی شئ فشغلونی فلا اتصدق فهل لی فیهم اجر فقال لك فی
ذٰلك اجر ما انفقت علیهم فانفقی علیهم رواه الطحاوی وعن عائشة قالت یارسول اللہ
ان لی جارین فالی ایهما اهدی قال الی اقربهما[2] منك بابا رواه البخاری وعن ابی ذر

---

[1] قوله امرأۃ صنعاء الخ وقال فی شرح معانی الآثار ففی هذا الحدیث ان تلك الصدقة ما لم یکن فیه زکوٰۃ وریطة هذه هی زینب امرأۃ عبد اللہ لانعلم ان عبد اللہ کانت له امرأۃ غیرها فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والدلیل علی ان تلك الصدقة کانت تطوعا کما ذکرنا قولها کنت امرأۃ صنعاء اصنع بیدی فابیع من ذٰلك فانفق علی عبد اللہ فکان قول رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الذی فی هذا الحدیث وفی الحدیث الاول جوابا لسؤالها هذا وفی حدیث رابطة هذا کنت انفق من ذٰلك علی عبد اللہ وعلی ولده منی وقد اجمعوا علی انه لا یجوز للمرأۃ ان تنفق علی ولدها من زکاتها فلما کان ما انفقت علی ولدها لیس من الزکوٰۃ فکذلك ما انفقت علی زوجها لیس هو ایضا من الزکوٰۃ ۱۲۔

[2] قوله اقربهما منك بابا جارك من یلاصق داره دارك هذا علی رأی ابی حنیفة وقالا من یسکن فی محلتك ویجمعکم مسجد المحلة وهو استحسان وقال الشافعی الجار الی اربعین دارا من کل جانب والصحیح قول الامام کما افاده فی الدر المنتقی وصرح به العلامة قاسم وهو القیاس ومن حقوق الجار

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءھا وتعاھد جیرانك رواہ مسلم وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسك بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیھا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان لا یؤنسہ فی الطعام والشراب واللباس ویعاونہ فی کل ھم وغم فان یقدر علی اطعامہ فلیطعم والا فلا یظھر اثر الطبخ من الدخان وغیرہ لانہ یصیر مغموما بہ ھذا حاصل ما فی التفسیرات الاحمدیۃ والدر المختار ورد المحتار فی کتاب الوصایا ولھذا قال علی القاری فی المرقات ولعل وجھہ انہ اکثر اختلاطا واظھر اطلاعا فیکون بحسن العشرۃ وظھور المودۃ اولی وقد قال تعالی وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب فدل علی ان الجار الاقرب بمزید الاحسان انسب ولیس المراد انحصار الاھداء الی الاقرب کما ھو ظاھر الحدیث ۱۲۔

لہ قولہ یسئل باللہ وفی المختارات قال ابن المبارك سأل لوجہ اللہ والحق اللہ یعجبنی ان لا یعطیہ شیئا لانہ عظم ما حقر اللہ محمول علی ما اذا لم یعلم ضرورتہ اقول ولیتأمل المنع مع ما ذکرہ شیخ مشائخنا الحجر اعنی ما عند الطبرانی بسند رجالہ رجال الصحیح عن ابی موسی رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ملعون من سأل بوجہ اللہ وملعون من سئل بوجہ اللہ ثم منع سائلہ ما لم یسأل ھجرا یعنی قبیحا ولابی داؤد والنسائی وصححہ ابن حبان وقال الحاکم علی شرط الشیخین عن ابن عمر رضی اللہ عنھما رفعہ من یسأل اللہ بوجہ فاعطوہ وللطبرانی ملعون من سأل بوجہ اللہ وملعون من یسئل بوجہ اللہ فیمنع سائلہ الا ان یحمل علی السؤال من غیر الدنیا وعلی ما اذا علم عدم حاجتہ وان سؤالہ للتکثیر تأمل ھذا حاصل ما فی الدر المختار ورد المحتار ۱۲۔

من استعاذ منکم باللہ فاعیذوہ ومن سأل باللہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ماتکافئوہ فادعوا لہ حتی تروا ان قد کافأتموہ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ رواہ ابوداؤد وعن ام بجید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواہ مالک والنسائی وروی الترمذی وابوداؤد معناہ

باب صدقۃ المرأۃ من مال الزوج

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا[1] انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ کان لہا اجرہا بما انفقت ولزوجہا اجرہ بما کسب وللخازن مثل ذلک لاینقص بعضہم اجر بعض شیأ متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من کسب زوجہا من غیر امرہ فلہا نصف اجرہ متفق علیہ وعن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی

---

[1] قولہ اذا انفقت وقال فی المرقات قال محی السنۃ عامۃ العلماء علی انہ لایجوز لہا التصدق من مال زوجہا بغیر اذنہ صریحا او دلالۃ وکذا الخادم والحدیث الدال علی الجواز اخرج علی عادۃ اہل الحجاز یطلقون الامر للاہل والخادم فی التصدق والانفاق عند حضور السائل ونزول الضیف انتہی کذا قال الشریف الجرجانی فی حاشیۃ المشکوۃ وقال العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری احادیث ہذا الباب جاءت مختلفۃ کیفیۃ الجمع بینہا ان ذلک یختلف باختلاف عادات البلاد وباختلاف حال الزوج من مسامحتہ ورضاہ بذلک او کراہتہ لذلک وباختلاف الحال فی الشیء المنفق بین ان یکون شیأ یسیرا یتسامح بہ وبین ان یکون لہ خطر فی نفس الزوج یبخل بمثلہ وبین ان یکون ذلک رطبا یخشی فسادہ ان تأخر وبین ان یکون یدخر ولایخشی علیہ الفساد ۱۲۔

في خطبته عام حجة الوداع لا تنفق امرأة شيئاً من بيت زوجها الا باذن زوجها قيل يا
رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا رواه الترمذي وعن سعد قال لما
بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قامت امرأة جليلة كأنها من نساء مضر
فقالت يا نبي الله انا كل على آبائنا وابنائنا وازواجنا ما يحل لنا من اموالهم قال الرطب
تأكلنه وتهدينه رواه ابوداؤد وعن عمير مولى ابي اللحم قال امرني مولاي ان اقدد
لحما فجاءني مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولاي فضربني فاتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فذكرت ذلك له فدعاه فقال لم ضربته فقال يعطي طعامي بغير ان آمره
فقال الاجر بينكما وفي رواية قال كنت مملوكا فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتصدق من مال موالي بشيء قال نعم والاجر بينكما نصفان رواه مسلم وعن ابي موسى
الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخازن المسلم الامين الذي يعطي
ما امر به كاملا موفرا طيبة به نفسه فيدفعه الى الذي امر له به احد المتصدقين
متفق عليه وعن عائشة قالت ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان امي افتلتت
نفسها واظنها لو تكلمت تصدقت فهل[1] لها اجر ان تصدقت عنها قال نعم متفق عليه
وفي رواية الدارقطني ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان لي ابوان ابرهما
حال حياتهما فكيف لي ببرهما بعد موتهما فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ان من البر

---

[1] قوله فهل لها اجر الخ صرح علماؤنا في باب الحج عن الغير بان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلاة او صوما او صدقة وغيرها كذا في الهداية وقد ثبت ما يوجب المصير الى ذلك وهو ما رواه الدارقطني ان رجلا سأله صلى الله عليه وسلم فقال كان لي ابوان ابرهما حال حياتهما فكيف لي ببرهما بعد موتهما فقال له صلى الله عليه وسلم ان من البر بعد الموت ان تصلي لهما مع صلاتك وتصوم لهما مع صيامك هذا حاصل ما في رد المحتار وفتح القدير ۱۲

بعد الموت ان تصلی لہما مع صلوتك وتصوم لہما مع صیامك ۔

باب من لایعود فی الصدقة

عن عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعه الذی کان عندہ فاردت ان اشتریه وظننت انه یبیعه برخص فسألت النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال لاتشترہ[1] ولاتعد[2] فی صدقتك وان اعطاکه بدرھم فان العائد فی صدقته کالکلب یعود فی قیئه وفی روایة لاتعد فی صدقتك فان العائد فی صدقته کالعائد فی قیئه متفق علیه وعن بریدة قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیه وسلم اذ اتته امرأة فقالت یارسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریة وانها ماتت قال وجب

---

[1] قوله لاتشترہ وقال فی عمدة القاری فیه کراهة شراء الرجل صدقته لحدیث عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه وھو قول مالك والکوفیین والشافعی وسواء کانت الصدقة فرضا وتطوعا فان اشتری احد صدقته لم یفسخ بیعه واولی به التنزہ عنها انتہی وقال علی القاری ذھب بعض العلماء الی ان شراء المتصدق صدقته حرام لظاھر الحدیث والاکثرون علی انها کراھة تنزیه لکون القبح فیه لغیرہ وھو ان المتصدق علیه ربما یسامح المتصدق فی الثمن بسبب تقدم احسانه فیکون کالعائد فی صدقته فی ذلك المقدار الذی سومح ۱۲۔

[2] قوله ولاتعد فی صدقتك والذی یفهم من صنیع البخاری انه لایفرق بین الهبة والصدقة ولیس کذلك فان الهبة یجوز الرجوع فیها علی مافیه من الخلاف والتفصیل بخلاف الصدقة فانه لایجوز الرجوع فیها مطلقا قاله العلامة العینی فی عمدة القاری فی کتاب الهبة وقال صاحب الدر المختار والصدقة کالهبة بجامع التبرع وحینئذ لاتصح غیر مقبوضة ولافی مشاع یقسم ولارجوع فیها ۱۲۔

اجرك ورد ها علیك المیراث رواه مسلم وفی روایة ابن ماجة عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من مات وعلیه صیام شهر فلیطعم عنه مکان کل یوم مسکین قال فی الجوهر النقی هذا حدیث صحیح وفی روایة للطحاوی عن عمرة بنت عبد الرحمن قلت لعائشة ان امی توفیت وعلیها صیام رمضان أیصلح ان اقضی عنها فقالت لا ولکن تصدقی عنها مکان کل یوم علی مسکین خیر من صیامك قال فی عمدة القاری هذا سند صحیح وفی روایة مسلم قالت انها لم تحج قط أفاحج عنها قال نعم حجی عنها۔

کتاب الصوم

وقول الله عز وجل یاایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات وقوله شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینات من الهدی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا

---

[1] قوله رد ها علیك المیراث واجمعوا ان من تصدق بصدقة ثم ورثها انها حلال له وقال ابن التین وشذت فرقة من اهل الظاهر فکرهت اخذها بالمیراث وقالوا یجب صرفها الی فقیر لانها صارت حقا لله تعالی وهذا تعلیل فی معرض النص فلا یعقل الا تری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اباح للمتصدق صدقته لما رجعت الیه بالمیراث ومنع عمر بن الخطاب رضی الله عنه من ابتیاع صدقته فثبت بهذین الحدیثین اباحة الصدقة الراجعة الی المتصدق بفعل الله وکراهة الصدقة الراجعة الیه بفعل نفسه هذا حاصل ما فی عمدة القاری والمرقات وشرح معانی الآثار ۱۲۔

دخل[1] رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایة فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين وفی روایة فتحت ابواب الرحمة متفق علیه وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا کان اول لیلة من شهر رمضان صفدت الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم یغلق منها باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذلك كل لیلة رواه الترمذی وابن ماجة ورواه احمد عن رجل وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اتاكم رمضان شهر مبارك فرض اللہ علیكم صیامه تفتح فیه ابواب السماء وتغلق فیه ابواب الجحیم وتغل فیه مردة الشیاطین للہ فیه لیلة خیر من الف شهر من حرم خیرها فقد حرم رواه احمد والنسائی وعن انس بن مالك قال دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان هذا الشهر قد حضركم وفیه لیلة خیر من الف شهر من حرمها فقد حرم الخیر كله ولا یحرم خیرها الا كل محروم رواه ابن ماجة وعن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال یا ایها الناس قد اظلكم شهر عظیم شهر مبارك شهر فیه لیلة خیر من الف شهر جعل اللہ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر كان كمن ادی فریضة فیما سواه ومن ادی فریضة فیه كان كمن ادی سبعین فریضة فیما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فیه

---

[1] قوله دخل رمضان قال بعضهم الصحیح ما رواه محمد عن مجاهد ولم یحك خلافه انه كره ان یقال جاء رمضان وذهب رمضان لانه اسم من اسماء اللہ تعالی وعامة المشائخ انه لا یكره لمجیئه فی الاحادیث الصحیحة كذا فی رد المحتار ۱۲۔

رزق المؤمن من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينتقص من اجره شئ قلنا يا رسول الله ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطى الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضى شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار ومن خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الجنة ثمانية ابواب منها باب يسمى الريان لا يدخله الا الصائمون متفق عليه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن ادم يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله تعالى الا الصوم فانه لى وانا اجزى به يدع شهوته وطعامه من اجلى للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف[1] فم الصائم اطيب عند الله من

---

[1] قوله ولخلوف فم الصائم الخ وقال فى المرقات لا يلزم من هذه العبارة عدم ازالة الخلوف بالسواك وغيره كما استدل الشافعى بهذا الحديث على ان السواك بعد الزوال مكروه لان نظيره قول الوالدة البول ولدى اطيب من ماء الورد عندى وهو لا يستلزم عدم غسل البول فكذا هذا وسيأتى بسط هذه المسئلة ان شاء الله تعالى فى اثناء باب تنزيه الصوم انتهى وقال القدورى من الحنفية وابن العربى من المالكية وابو عثمان الصابونى وابو بكر بن السمعانى وغيرهم من الشافعية جزموا كلهم بانه عبارة عن الرضى والقبول وقال القاضى وقد يجزيه الله تعالى فى الآخرة حتى

ريح المسك والصيام جنة واذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه احد
اوقاتله فليقل انى امرؤ صائم متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الصيام والقرآن يشفعان للعبد يقول الصيام اى رب انى
منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنى فيه ويقول القرآن منعته النوم بالليل
فشفعنى فيه فيشفعان رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن ابن عباس قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل شهر رمضان اطلق كل اسير[1] واعطى
كل سائل رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم
قال ان الجنة تزخرف لرمضان من رأس الحول الى حول قابل قال فاذا كان اول يوم
من رمضان هبت ريح تحت العرش من ورق الجنة على الحور العين فيقلن يارب

يكون نكهته اطيب من ريح المسك وقد اختلف الشيخ تقى الدين بن الصلاح والشيخ عز الدين
ابن عبد السلام فى طيب رائحة الخلوف هل هى فى الدنيا او فى الآخرة فذهب ابن عبد السلام
الى ان ذلك فى الآخرة كما فى دم الشهيد واستدل بما رواه مسلم واحمد والنسائى من طريق عطاء
عن ابى صالح اطيب عند الله يوم القيامة كذا فى عمدة القارى وقال الشيخ ابن الهمام واما المعنى
فلا يستلزم كراهة الاستياك لانه بناء على ان السواك يزيل الخلوف وهو غير مسلم بل انما يزيل
اثره الظاهر على السن من الاصفرار وهذا لان سببه خلو المعدة من الطعام والسواك لا يفيد
شغلها بطعام ليرتفع السبب انتهى وقال فى عمدة القارى انما مدح النبى صلى الله تعالى عليه وسلم
الخلوف نهيا للناس عن تقذره ومكالمة الصائمين بسبب الخلوف لا نهيا للصوام عن السواك
والله غنى عن وصول الرائحة الطيبة اليه فعلمنا يقينا انه لم يرد بالنهى استبقاء الرائحة
وانما اراد نهى الناس عن كراهتها ۱۲۔

[1] قوله كل اسير اى محبوس ممن يستحق الحبس لحق الله او لحق العبد بتخليصه منه تخلقا باخلاق الله تعالى ۱۲

تجعل لنا من عبادك ازواجا تقر بهم اعيننا وتقر اعينهم بنا رواه البيهقي في شعب الايمان
وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يغفر لامته في اخر ليلة في رمضان قيل يا رسول الله أهي ليلة القدر قال لا ولكن العامل انما يوفى اجره اذا قضى عمله رواه احمد ـ

باب رؤية الهلال

وقول الله عز وجل يسئلونك عن الاهلة قل هي مواقيت[1] للناس والحج عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا[2] له وفي رواية قال الشهر تسع وعشرون ليلة فلا

---

[1] قوله مواقيت الخ وقال في المدارك اى معالم يوقت بها الناس مزارعهم ومتاجرهم ومحال دينهم وصومهم وفطرهم وعدة نسائهم وايام حيضهن ومدة حملهن وغير ذلك ومعالم للحج يعرف بها وقته ۱۲ ـ

[2] قوله فاقدروا له وفي القنية نقل عن شمس الائمة الحلواني ان الشرط في وجوب الصوم والافطار الرؤية ولا يؤخذ فيه بقول الموقتين ثم نقل عن مجد الائمة الترجماني انه اتفق اصحاب ابي حنيفة الا النادر والشافعي انه لا اعتماد على قولهم ولا عبرة ولو عدلا وقال المازري حمل جمهور الفقهاء قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فاقدروا له على ان المراد اكمال العدة ثلاثين كما فسره في حديث اخر ولا يجوز ان يكون المراد حساب النجوم لان الناس لو كلفوا به لشق عليهم لانه لا يعرفه الا الافراد والشارع انما يأمر الناس بما يعرفه جماهيرهم وعلى هذا مذهب جمهور فقهاء الامصار بالحجاز والعراق والشام والمغرب منهم مالك والشافعي والاوزاعي والثوري وابو حنيفة واصحابه وعامة اهل الحديث الا احمد ومن قال بقوله هذا حاصل ما في رد المحتار والدر المختار وعمدة القاري ۱۲ ـ

تصوموا حتى تروه فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلاثين متفق عليه وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحفظ من شعبان ما لا يتحفظ من غيره ثم يصوم لرؤية رمضان فان غم عليه عد ثلاثين يوما ثم صام رواه ابوداؤد وعن ابي البختري قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة تراءينا[1] الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فلقينا ابن عباس فقلنا انا رأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فقال اى ليلة رأيتموه قلنا ليلة كذا وكذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مده للرؤية فهو لليلة رأيتموه وفي رواية عنه قال اهللنا رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الى ابن عباس يسأله فقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد امده لرؤيته فان اغمي عليكم فاكملوا العدة رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا وعقد الابهام في الثالثة ثم قال الشهر هكذا وهكذا وهكذا يعني تمام ثلاثين يعني مرة تسعا وعشرين ومرة ثلاثين متفق عليه وعن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان[2] رمضان وذو الحجة

---

[1] قوله تراءينا الهلال اى اجتمعنا الرؤية الهلال لكمال ظهوره وارى بعضنا بعضا لخفاء فظهوره او بعدم علمه بمسة دلا فرء قال ابن الهمام الاشارة الى الهلال تكره لانه فعل اهل الجاهلية فيه انه يحتاج الى الاشارة عند الاراءة فتحمل الكراهة على وقت عدم الضرورة قاله في المرقات ١٢

[2] قوله لا ينقصان قال في عمدة القاري قد يكون ايام الحج من الاغماء والنقصان مثل ما يكون في آخر رمضان بان يغمى هلال ذي القعدة ويقع فيه الغلط بزيادة يوم او نقصانه فيقع

متفق علیه وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم یوما فلیصم ذلک

عرفۃ فی الیوم الثامن او العاشر منہ فمعناہ ان اجرالواقفین بعرفۃ فی مثلہ لاینقص عما لاغلط فیہ وقال ابن بطال قالت طائفۃ من وقف بعرفۃ بخطأ شامل لجمیع اہل الموقف فی یوم قبل یوم عرفۃ او بعدہ انہ یجزئ عنہ لانہا لاینقصان عند اللہ من اجر المتعبدین بالاجتہاد کما لاینقص اجر رمضان الناقص وہو قول عطاء والحسن وابی حنیفۃ والشافعی ۱۲۔

لہ قولہ لایتقدمن الخ ای لایصام یوم الشک ہو یوم الثلاثین من شعبان الا النفل والتنفل فیہ احب ای افضل اتفاقا ان وافق صوما یعتادہ او صام من آخر شعبان ثلاثۃ فاکثر لا اقل لحدیث لاتقدموا رمضان بصوم یوم او یومین حاصلہ ان مذہبنا اباحتہ ومذہب الشافعی کراہتہ ان لم یوافق صوما لہ ومذہب احمد وجوب صومہ بنیۃ رمضان فی اصح الروایتین عنہ ذکرہ ابن الجوزی فی التحقیق والمراد من حدیث التقدم ہو التقدم بصوم رمضان حتی لایزاد علی صوم رمضان کما زاد اہل الکتاب علی صومہم توفیقا بینہ وبین حدیث السرر سرر الشہر بفتح السین المہملۃ وکسرہا آخرہ کذا قال ابو عبید وجمہور اہل اللغۃ لاستترار القمر فیہ ای اختفائہ وربما کان لیلۃ او لیلتین کذا افادہ نوح فی حاشیۃ الدرر واستدل احمد بحدیث السرر علی وجوب صوم یوم الشک وہو عندنا محمول علی الاستحباب لانہ معارض بحدیث التقدم توفیقا بین الادلۃ ما امکن کما اوضحہ فی الفتح ہذا وقد صرح فی الہدایۃ وشروحہا وغیرہا بان المنہی عنہ ہو التقدم علی رمضان بصوم رمضان ووجہ تخصیصہ بیوم او یومین ان صومہ عن رمضان انما یکون غالبا عند توہم النقصان فی شہر او شہرین فیصوم یوما او یومین عن رمضان علی ظن ان ذلک احتیاطا کما افادہ فی الامداد والسعدیۃ وقال فی الفتح وعلیہ فلایکرہ صوم واجب آخر فی یوم الشک قال وہو ظاہر کلام التحفۃ حیث قال وقد قام الدلیل علی ان الصوم فیہ عن واجب

الیوم متفق علیه وفی روایة للبخاری ومسلم عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال له او لاخر أصمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین

اخروج عن التطوع مطلقا لایکره فثبت ان المکروه ما قلنا یعنی صوم رمضان وفی المحیط کان ینبغی ان لایکره بنیة واجب آخر الا انه وصف بنوع کراهة احتیاطا فلا یؤثر فی نقصان الثواب کالصلوٰة فی الارض المغصوبة انتهی وتوضیحه ان فیه تفصیلا واختلافا للعلماء فذهب داؤد الی انه لا یصح صومه اصلا ولو وافق عادة له وذهبت طائفة الی انه لا یجوز ان یصام آخر یوم من شعبان تطوعا الا ان یوافق صوما کان یصومه واخذوا بظاهر هذا الحدیث وهو قول الشافعی واجازت طائفة صومه تطوعا روی عن عائشة واسماء اختها انهما کانتا تصومان یوم الشك وهو قول اللیث والاوزاعی وابی حنیفة واحمد واسحاق وما رواه اصحاب السنن من حدیث العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة مرفوعا اذا انتصف شعبان فلا تصوموا فهو منکر قاله احمد وابن معین وقال بعضهم وضعف الحدیث الوارد فیه وقد استدل البیهقی بحدیث المتقدم علی ضعفه فقال الرخصة فی ذلك بما هو اصح من حدیث العلاء وقیل کان ابوهریرة یصوم فی النصف الثانی من شعبان فقال من یقول العبرة بما رأی ان فعله هو المعتبر وقیل فعله یدل علی ان ما رواه منسوخ وقد روی الطحاوی ما یقوی قول من ذهب الی ان الصوم فیما بعد انتصاف شعبان جائز غیر مکروه بما رواه من حدیث ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال افضل الصیام بعد رمضان شعبان وایضا لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا ان یکون رجل کان یصوم یوما فلیصم ذلك الیوم دل ذلك علی امر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم امته ما قد وافق فعله وعلی ان ما بعد النصف من شعبان الی رمضان حکم صومه حکم صوم سائر الدهر المباح صومه فلما ثبت هذا المعنی الذی ذکرنا دل ذلك ان النهی الذی کان من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی حدیث العلاء اذا

رواہ النسائی وابوداؤد والطحاوی ایضاً وعن ام سلمۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین الا انہ کان یصل شعبان برمضان رواہ النسائی وروی ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ نحوہ وفی روایۃ للطحاوی عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن شعبان برمضان وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا[1] ہلال شعبان لرمضان

انتصف شعبان فلا تصوموا لم یکن الا لعلۃ الاشفاق منہ علی صوام رمضان لا لمعنی غیر ذلک وکذلک نأمر من کان الصوم یقرب رمضان یدخلہ بہ ضعف یمنعہ من صوم رمضان ان لا یصوم حتی یصوم رمضان لان صوم رمضان اولی بہ من صوم ما لیس علیہ صومہ فھذا ھو المعنی الذی ینبغی ان یحمل علیہ معنی ذلک الحدیث حتی لا یضاد غیرہ من ھذہ الاحادیث وایضا لما اباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الآثار المتواترۃ صوم یوم وافطار یوم من سائر الدھر دل ذلک ان صوم ما بعد النصف من شعبان مما قد دخل فی اباحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حاصل ما فی الدر المختار ورد المحتار وفتح القدیر وعمدۃ القاری وشرح معانی الآثار وقال فی الدر المختار اما حدیث من صام یوم الشک فقد عصی ابا القاسم فلا اصل لہ انتہی کذا قال الزیلعی ثم قال ویروی موقوفا علی عمار بن یاسر وھو فی مثلہ کالمرفوع قلت وینبغی حمل نفی الاصلیۃ علی الرفع قال فی الفتح واخرجہ اصحاب السنن الاربعۃ وغیرھم وصححہ الترمذی عن صلۃ بن زفر قال کنا عند عمار فی الیوم الذی یشک فیہ فاتی بشاۃ مصلیۃ فتنحی بعض القوم فقال عمار من صام ھذا الیوم فقد عصی ابا القاسم قال فی الفتح وکانہ فھم من الرجل المتنحی انہ قصد صومہ عن رمضان فلا یعارض ما مر وھذا ابعد حملہ علی السماع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم رد المحتار ملخصاً

[1] قولہ احصوا الخ ینبغی ان یلتمسوا ہلال شعبان ایضا فی حق اتمام العدد کذا فی العالمگیریۃ ۱۲

رواہ الترمذی وعن ابن عباس قال جاء اعرابی[1] الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
انی رأیت الھلال یعنی ھلال رمضان فقال اتشھد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال
اتشھد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یابلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا[2]
رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وصححہ الحاکم وذکر البیہقی
انہ جاء من طرق موصولا ومن طرق مرسلا وان کانت طرق الاتصال صحیحۃ وعن
ابن عمر قال ترآی الناس الھلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیتہ[3]
فصام وامر الناس بصیامہ رواہ ابوداؤد والدارمی ورواہ الحاکم وقال علی شرط مسلم
ورواہ البیہقی وصححہ ابن حبان وقال النووی اسنادہ علی شرط مسلم۔

باب

قال اللہ عز وجل کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود
من الفجر ثم اتموا[4] الصیام الی اللیل عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تسحروا فان فی السحور برکۃ متفق علیہ وعن العرباض بن ساریۃ قال دعانی

---

[1] قولہ اعرابی دل الحدیث علی ان المستور تقبل شہادتہ وعلی ان شہادۃ الواحد مقبولۃ فی ھلال رمضان قالہ فی المرقات کذا فی الدر المختار ورد المحتار والعالمگیریۃ ۱۲۔

[2] قولہ ان یصوموا غدا قال فی المرقات وفی عدم تقییدہ برمضان اشعار الی مذھبنا من انہ یصح اداؤہ بنیۃ مطلق الصوم ۱۲۔

[3] قولہ انی رأیتہ الخ فیہ ایضا دلیل علی ان شہادۃ الواحد مقبولۃ فی ھلال رمضان ۱۲

[4] قولہ ثم اتموا الصیام الی اللیل بحرف ثم وھو للتراخی فیصیر العزیمۃ بعد الفجر لا محالۃ لان اللیل لاینقضی الا بجزء من النہار الا انا جوزنا تقدیم النیۃ علی الفجر بالسنۃ فاما ان یکون اللیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارك رواہ ابوداؤد والنسائی وعن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابوداؤد وعن سھل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی احب عبادی الی اعجلھم فطرا رواہ الترمذی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقال لھا مسروق رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلاھما لایالو عن الخیر احدھما یعجل المغرب والافطار والآخر یؤخر المغرب والافطار فقالت من یعجل المغرب والافطار قال عبد اللہ فقالت ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعہ[1] حتی

اصلا للنیۃ ویکون محظورا فی النھار کما زعم الشافعی فلا وفیہ ایضا دلیل علی حرمۃ صوم الوصال صرح بہ فی الکشاف والمدارك کذا فی التفسیرات الاحمدیۃ ۱۲۔

[1] قولہ فلا یضعہ الخ قال البیھقی ان صح ھذا یحمل عند الجمھور علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حین کان المنادی ینادی قبل طلوع الفجر بحیث یقع شربہ قبل طلوع الفجر قلت من یتأمل فی ھذا الحدیث وکذا حدیث کلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم فانہ لایؤذن حتی یطلع الفجر وکذا ظاھر قولہ تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یری ان المدار ھو تبین الفجر وھو یتأخر عن اوائل الفجر والمؤذن لانتظارہ یصادف اوائل الفجر

یقضی حاجته منه رواه ابوداؤد وعن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقبل اللیل من ھٰھنا وادبر النهار من ھٰھنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم متفق علیه وعن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الوصال فی الصوم فقال له رجل انك تواصل یارسول الله قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی

فیجوز الشرب حینئذ الی ان یتبین لکن هذا خلاف المشهور بین العلماء فلا اعتماد علیه عندهم والله اعلم قاله فی فتح الودود ویؤیده ما فی العالمگیریة حیث قال قد اختلف فی ان العبرة لاول طلوع الفجر الثانی اولاستطارته وانتشاره فیه قال شمس الائمة الحلوائی القول الاول احوط والثانی اوسع وارفق هکذا فی المحیط انتهی وکذا فی البحر و رد المحتار وقال علی القاری ولعل هذا الحدیث مبنی علی الرفق والله تعالی اعلم ویؤیده لفظ التبیین فی الآیة انتهی وفی شرح الارشاد والثانی اصح والاول احوط قاله فی البنایة ولکن قال الطحاوی قد جاء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم خلاف ذٰلك فیحتمل هذا الحدیث عندنا والله اعلم ان یکون کان قبل نزول قوله تعالی وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل فلما انزل الله عزوجل تلك الآیة احکم ذٰلك ورد الحکم الی ما بین فیها فلا یجب ترك آیة من کتاب الله تعالی نصا واحادیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم متواترة قد قبلتها الامة وعملت بها من لدن رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیوم الی حدیث قد یجوز ان یکون منسوخا ومع ذٰلك من اخبار الآحاد فلا یجوز الاعتراض به علی القرآن قال الله تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر فاوجب الصیام بظهور الخیط الابیض الذی هو بیاض الفجر فکیف یجوز التسحر الذی هو الاکل بعد هذا مع تحریم الله ایاه بالقرآن معانی الآثار وعمدة القاری ملخصا ویصح ان یراد من الحدیث طلب تعجیل الفطر ای اذا سمع احدکم نداء المغرب وصادف ذٰلك ان الاناء فی یده لحاجة اخری فلیبادر بالفطر

ربی ویسقینی متفق علیہ وعن سلمۃ بن الاکوع انہ قال بعث رسول اللہ علیہ وسلم رجلا من اسلم یوم عاشوراء فامرہ ان یؤذن فی الناس من کان لم یصم فلیصم ومن کان اکل فلیتم صیامہ الی اللیل متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری ومسلم عن الربیع بنت معوذ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ عاشوراء الی قری الانصار

منہ ولا یوخرالی وضعہ قالہ فی المرقات ۱۲۔

لہ قولہ عن سلمۃ الخ وقد احتج اصحابنا بھذا الحدیث وبحدیث الربیع علی صحۃ الصیام لمن لم ینو من اللیل سواء کان رمضان اوغیرہ لانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امر بالصوم فی اثناء النھار فدل علی ان النیۃ لا تشترط من اللیل وفی حدیث الربیع وحدیث عائشۃ الذی ذکرنا فی عاشوراء دلیل علی ان صوم یوم عاشوراء کان فرضا وعن عائشۃ وعبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن عمر وجابر ابن سمرۃ ان صوم یوم عاشوراء کان فرضا قبل ان یفرض رمضان فلما فرض رمضان فمن شاء صام ومن شاء ترکہ ذکرہ ابن شداد فی احکامہ وفی امرہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بصومہ بعد ما اصبحوا وامرہ بالامساک بعد ما اکلوا دلیل علی فرضیتہ اذ لا یأمر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی النفل بالامساک الی اخر النھار بعد الاکل ولا بصومہ لمن لم یصمہ وفیہ دلیل ایضا علی ان من کان علیہ صوم یوم بعینہ ولم یکن نوی صومہ من اللیل تجزئہ النیۃ بعد ما اصبح والاکثرون علی انہ کان فرضا ونسخ بصوم رمضان وکون لفظ امر مشترکا بین الصیغۃ الطالبۃ ندبا وایجابا ممنوع ولو سلم فقولھا فلما فرض رمضان قال من شاء الخ دلیل انہ مستعمل ھنا فی الصیغۃ الموجبۃ للقطع بان التخییر لیس باعتبار الندب لانہ مندوب الی الآن بل مسنون فکان باعتبار الفرضیۃ فدل ذلک علی اجزاء النیۃ بعد الطلوع ایضا فی رمضان اذ لا یظھر فرق بین فرض وفرض و ما روی عن حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ لا یرفعہ الحفاظ الذین یروونہ عن ابن شہاب ویختلفون عنہ فیہ اختلافا یوجب اضطراب

من اصبح مفطرا فلیتم بقیة یومه ومن اصبح صائما فلیصم قالت فکنا نصومه بعد ونصوم صبیاننا ونجعل لهم اللعبة من العهن فاذا بکی احدهم علی الطعام اعطیناه ذلك حتی

الحدیث بما هو دونه ولکن مع ذلك نثبته ونجعله علی خاص من الصوم وهو الصوم الفرض الذی لیس فی ایام بعینها مثل الصوم فی الکفارات وقضاء رمضان والنذر المطلق ومن لم یخص هذا الحدیث بها یلزم منه النسخ لمطلق الکتاب بخبر الواحد فلا یجوز ذلك بیانه ان قوله تعالی احل لکم لیلة الصیام الرفث الی قوله ثم اتموا الصیام الی اللیل مبیح للاکل والشرب والجماع فی لیالی رمضان الی طلوع الفجر ثم الامر بالصیام عنها بعد طلوع الفجر متأخر عنه لان کلمة ثم للتعقیب مع التراخی فکان هذا امر بالصیام متراخیا عن اول النهار والامر بالصوم امر بالنیة اذ لاصوم شرعا بدون النیة فکان امر الصوم بنیة متأخرة عن اول النهار وقد اتی به فیخرج عن العهدة وفیه دلالة ان الامساك فی اول النهار یقع صوما وجدت فیه النیة او لم توجد لان اتمام الشئ یقتضی سابقة وجود بعض شئ منه فاذا شرطنا النیة من اول اللیل بخبر الواحد یکون نسخ المطلق الکتاب فلا یجوز ذلك فحینئذ یحمل ذلك علی الصیام الخاص المعین وهو الذی ذکرناه لان مشروع الوقت فی هذا متنوع فیحتاج الی التعیین بالنیة بخلاف شهر رمضان لان الصوم فیه غیر متنوع فلا یحتاج فیه الی التعیین وکذلك النذر المعین فهذا هو السر الخفی فی هذا التخصیص الذی یستبعده من لاوقوف له علی دقائق الکلام ومدارك استخراج المعانی من النصوص فلما جاءت هذه الآثار عن رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ما ذکرنا لم یجز ان نجعل بعضها مخالفا لبعض فتتنافی ویدفع بعضها بعضا ما وجدنا السبیل الی تصحیحها وتخریج وجهها فکان حدیث عائشة الذی رواه مسلم فی الصوم التطوع فکذلك وجهه عندنا وکان ماروی فی عاشوراء فی الصوم المفروض فی الیوم الذی بعینه فکذلك حکم الصوم المفروض فی ذلك الیوم جائز ان یعقد له النیة بعد طلوع الفجر ومن ذلك شهر رمضان فهو فرض فی ایام بعینها کیوم

يكون عند الافطار وفي رواية لهما عن عائشة قالت كان يوم عاشوراء تصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه في الجاهلية فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما فرض رمضان ترك يوم عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفي رواية لمسلم عن عائشة ام المؤمنين قالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال هل عندكم شئ قلنا لا قال فاني اذا صائم وعن سلمان بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور رواه احمد والترمذي وابوداؤد وابن ماجة والدارمي ولم يذكر فانه بركة غير الترمذي في رواية اخرى وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء رواه الترمذي وابوداؤد وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب وعن زيد بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فطر صائما او جهز غازيا فله مثل اجره رواه البيهقي في شعب الايمان ومحي السنة في شرح السنة وقال صحيح وعن ابن عمر

عاشوراء اذ كان فرضا في يوم بعينه فلما كان يوم عاشوراء يجزئ من نوى صومه بعد ما اصبح فكذلك شهر رمضان يجزئ من نوى صوم يوم منه كذلك وبقي بعد هذا اما روي في حديث حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم فهو عندنا في الصوم الذي هو خلاف هذين الصومين من صوم الكفارات وقضاء شهر رمضان حتى لا يضاد ذلك شيأ مما ذكرناه ويكون حكم النية التي يدخل بها في الصوم على ثلاثة اوجه فما كان منه فرضا في يوم بعينه كانت تلك النية مجزئة قبل دخول ذلك اليوم في الليل وفي ذلك اليوم ايضا وما كان منه فرضا لا في يوم بعينه كانت النية التي يدخل بها فيه في الليلة التي قبله ولم تجز بعد دخول اليوم وما كان منه تطوعا كانت النية التي يدخل بها فيه في الليل الذي قبله وفي النهار الذي بعد ذلك فهذا هو الوجه الذي يخرج عليه الآثار التي ذكرنا ولا تتضاد هذا حاصل ما في عمدة القاري وفتح القدير والتعليق الممجد ومعاني الآثار ۱۲ـ

قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللّٰہ رواہ ابوداؤد وعن معاذ بن زھرۃ قال ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابوداؤد مرسلا۔

باب تنزیہ الصوم

وقول اللّٰہ عزوجل احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن علم اللّٰہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالآن باشروھن[1] وابتغوا ماکتب[2] اللّٰہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین[3] لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور[4] والعمل بہ فلیس للّٰہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ[5]

---

[1] قولہ باشروھن یعنی الجماع قالہ محمد فی المؤطا ۱۲

[2] قولہ ماکتب اللّٰہ لکم یعنی الولد کذا فی المؤطا ۱۲

[3] قولہ حتی یتبین الخ قال محمد فی مؤطاہ یعنی حتی یطلع الفجر فاذا کان الرجل قد رخص لہ ان یجامع ویبتغی الولد ویأکل ویشرب حتی یطلع الفجر فمتی یکون الغسل الابعد طلوع الفجر فھذا لابأس بہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللّٰہ تعالی والعامۃ وقال البیضاوی فی تجویز المباشرۃ الی الصبح الدلالۃ علی جواز تاخیر الغسل الیہ وصحۃ صوم المصبح جنبا انتھی وقال الطیبی لان المباشرۃ اذا کانت مباحۃ الی الانفجار لم یمکنہ الاغتسال الابعد الصبح ۱۲۔

[4] قولہ قول الزور واختلف العلماء فی ان الغیبۃ والنمیمۃ والکذب ھل یفطر الصائم فذھب الجمھور من الائمۃ الی انہ لایفسد الصوم بذلک وانما التنزہ عن ذلک من تمام الصوم وقولہ فلیس للّٰہ حاجۃ ھو مجاز عن عدم القبول والحدیث وھو قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثلاث تفطر الصائم مؤول بالاجماع بذھاب الثواب لان الغیبۃ اثم متعلق باللسان ولاتعلق لمثل ھذہ الآثام بافساد الصوم

وشرابه رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کم من صائم
لیس له من صیامه الا الظماء وکم من قائم لیس له من قیامه الا السهر رواه الدارمی
وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبّل[1] ویباشر وهو صائم
وکان املککم لاربه متفق علیه وعن ابی هریرة ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه
وسلم عن المباشرة للصائم فرخص له واتاه اٰخر فسأله فنهاه فاذا الذی رخص له
شیخ واذا الذی نهاه شاب رواه ابوداؤد وعن عائشة قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یدرکه الفجر فی رمضان وهو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم
متفق علیه وعن ابن عباس قال ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم وهو محرم

هذا حاصل ما فی عمدة القاری والمرقات ورد المحتار وعمدة الرعایة ۱۲۔

[1] قوله یقبل فیها اٰثار واخبار مختلفة بعضها تدل علی الجواز وبعضها علی الامتناع وبعضها علی الفرق بین الشاب والشیخ فمنها حدیث عائشة بنت طلحة عن عائشة وحدیث زید بن اسلم عن عطاء وهما یدلان علی الجواز مطلقا من غیر فرق بین الشاب والشیخ واثر ابن عمر المذکور فی مؤطا محمد یدل علی المنع مطلقا وحدیث عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقبل نسائه وهو صائم المخرج فی الصحیحین وغیرهما یدل علی الجواز وحدیث ابی هریرة عند ابی داؤد نص فی الفرق فهذه الاخبار وامثالها یعلم منها انه لاکراهة فی القبلة للصائم فی نفسها وانما کرهها من کرهها لخوف ما تؤدی الیه فطریق الجمع انه اذا ملك نفسه فلا بأس به وان خاف فالکف افضل التعلیق الممجد ملخصا وفی الدر المختار وکره قبلة ومس ومعانقة ومباشرة فاحشة ان لم یأمن المفسد وان امن لابأس انتهی وفی شرح النقایة والقبلة والمس والمباشرة فی ظاهر الروایة کره ان خاف علی نفسه الجماع او الانزال قید به لانه لو لم یخف فلا بأس بها وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فان قلت روی ابوداؤد من طریق مصدع ابی یحیی عن عائشة رضی الله تعالی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم

واحتجم وھو صائم متفق علیه وفی روایة لامامنا ابی حنیفة عن ابی سفیان عن انس قال احتجم النبی صلی اللہ علیه وسلم بعد ما قال[1] افطر الحاجم والمحجوم ھذا حدیث صحیح ابو سفیان ھذا طلحة بن نافع احتج به مسلم وغیرہ قاله فی المرقات قال الشیخ الامام محی السنة رحمة اللہ علیه وتأوله بعض من رخص فی الحجامة ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانه لا یأمن من ان یصل شیٔ الی جوفه بمص الملازم وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثلاث لا یفطرن الصائم الحجامة والقیٔ والاحتلام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غیر محفوظ وعبد الرحمن بن زید الراوی یضعف فی الحدیث ورواہ ابو داؤد عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ابو حاتم حدیث ابی داؤد اشبه بالصواب وقال ابو زرعة انه اصح ورواہ البزار عن ابن عباس قال الشیخ ابن الھمام ھذا من احسنھا اسنادا واصحھا وعن ثابت البنانی قال سئل انس بن مالک کنتم تکرھون الحجامة للصائم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا الا من[2] اجل الضعف

کان یقبلھا ویمص لسانھا قلت کلمة ویمص لسانھا غیر محفوظة واسنادہ ضعیف والآفة من محمد بن دینار عن سعد بن اوس عن مصدع وتفرد به ابو داؤد وحکی الاعرابی عن ابی داؤد انه قال ھذا الحدیث لیس بصحیح وعن یحیی محمد بن دینار ضعیف وقال ابو داؤد کان تغیر قبل ان یموت وسعد بن اوس ضعفه یحیی ایضا قیل علی تقدیر صحة الحدیث یجوز ان یکون التقبیل وھو صائم فی وقت والمص فی وقت اٰخر ۱۲

[1] قوله بعد ما قال الخ فیکون منسوخا بھذا ۱۲

[2] قوله من اجل الضعف وفی العالمگیریة ولا بأس بالحجامة ان امن علی نفسه الضعف اما اذا خاف فانه یکرہ وینبغی له ان یؤخر الی وقت الغروب وذکر شیخ الاسلام شرط الکراھة ضعف یحتاج فیه

رواہ البخاری وعن البخاری تعلیقا قال کان ابن عمر یحتجم وھو صائم ثم ترکہ فکان یحتجم باللیل وعن الدارقطنی قال کان انس یحتجم وھو صائم وفی رواتہ کلھم ثقات ولا اعلم لہ علۃ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل وشرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ متفق علیہ وعنہ قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال مالک قال وقعت علی امرأتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبۃ[1] تعتقھا قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال ھل تجد[2] اطعام ستین مسکینا قال لا قال اجلس ومکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا نحن علی ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال این السائل قال انا قال خذ ھذا فتصدق بہ فقال الرجل أعلی افقر منی یا رسول اللہ فواللہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک النبی

الی الفطر والفصد نظیر الحجامۃ ھکذا فی المحیط ۱۲ ۔

[1] قولہ رقبۃ قال النووی فیہ دلالۃ لابی حنیفۃ ومن یقول یجزئ عتق کافر عن کفارۃ الجماع والظھار وانما یشترطون الرقبۃ المؤمنۃ فی کفارۃ القتل لانھا منصوص علی وصفھا بالایمان فی القرآن ۱۲

[2] قولہ ھل تجد اطعام ستین مسکینا الخ وفی روایۃ لابی داؤد والطحاوی فھل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا الخ وفی المرقات قال القاضی وکذا فی شرح السنۃ رتب الثانی بالفاء علی فقد الاول ثم الثالث بالفاء علی فقد الثانی فدل علی الترتیب واعلم ان الفاء فی اصلنا الموافق للنسخ المصححۃ فی الثانی غیر موجود واما فی اصل البخاری فموجود فی بعض النسخ وفی بعضھا مفقود واما الفاء فی الاول فموجود اتفاقا وھو یکفی للدلالۃ علی الترتیب لعدم القائل بالفصل ۱۲ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ[1] اھلک متفق علیہ وفی روایۃ للدارقطنی عنہ ان رجلا اکل فی رمضان فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتق الحدیث وفی روایۃ لمسلم فامرہ ان یجلس فجاء وعرقان[2] فیہما طعام فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتصدق بہ وفی روایۃ ابن ملجۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک[3] قال وصم یوما مکانہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ قولہ اطعمہ اھلک قال ابوداؤد زاد الزھری وانما کان ھذا رخصۃ لہ خاصۃ ولو ان رجلا فعل ذلک الیوم لم یکن لہ بد من التکفیر انتہی وفی المبسوط وما امرہ بہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان تطوعا لانہا لم تکن واجبۃ علیہ فی الحال لعجزہ ولھذا الحاز صرفہا الی نفسہ وعیالہ قالہ فی عمدۃ القاری القاری وقال النووی والمختار ان الکفارۃ لا تسقط بل تستقر فی ذمتہ حتی یمکن قیاسا علی سائر الدیون والحقوق والمواخذات کجزاء الصید وغیرہ واما الحدیث فلیس فیہ نفی استقرار الکفارۃ بل فیہ دلیل لاستقرارھا لانہ اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بانہ عاجز عن الخصال الثلاث ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق التمر فامرہ باخراجہ فی الکفارۃ فلو کانت تسقط بالعجز لم یکن علیہ شیء ولم یأمرہ باخراجہ فدل علی ثبوتہا فی ذمتہ وانما اذن لہ فی اطعام عیالہ لانہ کان محتاجا و مضطرا الی الانفاق علی عیالہ فی الحال والکفارۃ علی التراخی فاذن لہ فی اکلہ واطعام عیالہ وبقیت الکفارۃ فی ذمتہ وانما لم یبین لہ بقاءھا فی ذمتہ لان تأخیر البیان الی وقت الحاجۃ جائز عند جماھیر الاصولیین وھذا ھو الصواب فی معنی الحدیث وحکم المسئلۃ ۱۲۔

۲؎ قولہ عرقان عندنا الواجب لکل مسکین نصف صاع من بر او صاع من تمر کما فی کفارۃ الظھار فاذا کان العرق خمسۃ عشر صاعا فالعرقان ثلاثون صاعا لستین مسکینا لکل مسکین نصف صاع واما قصۃ العرق الذی کان فیہ التمر اقل من ذلک فمحمول علی القدر المعجل عمدۃ القاری والتعلیق الممجد ملخصا ۱۲۔

۳؎ قولہ بذلک ای بالحدیث الذی فیہ ھلکت وقد تقدم قبلہ ثم قال ویصوم یوما مکانہ

من ذرعه القئ وهو صائم فلیس[1] علیه قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة والدارمی ورواه الحاکم فی المستدرك وقال هذا حدیث صحیح حسن علی شرط الشیخین ولم یخرجاه وصححه ابن حبان ورواه الدارقطنی وقال رواته کلهم ثقات ثم قد تابعه عیسی بن یونس عن هشام بن حسان حفص بن غیاث رواه ابن ماجة ورواه الحاکم وسکت علیه ورواه مالك فی الموطا موقوفا علی ابن عمر ورواه النسائی من حدیث الاوزاعی موقوفا علی ابی هریرة ووقفه عبد الرزاق علی ابی هریرة وعلی ایضا وقال الترمذی هذا حدیث غریب قال الشیخ ابن الهمام قال البخاری لا اراه محفوظا لهذا یعنی للغرابة وعن عامر بن ربیعة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم مالا احصی یتسوك[2] وهو صائم رواه الترمذی وابوداؤد وفی روایة الطبرانی

قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

[1] قوله فلیس علیه قضاء وماروی فی سنن ابن ماجة انه علیه الصلوٰة والسلام خرج فی یوم کان یصومه فدعا باناء فشرب فقلنا یارسول الله ان هذا یوم کنت تصومه قال اجل ولکنی قئت محمول علی ما قبل الشرع او عروض الضعف قاله الشیخ ابن الهمام وفی المرقات قال ابن الملك قیل روایة ابی الدرداء حکایة قئ النبی صلی الله علیه وسلم لایعلم انه علیه الصلوٰة والسلام لای علة افطر للقئ اولغیره وقد علم من قوله من ذرعه القئ الحدیث ان القئ لایکون سببا للفطر فظهران السبب غیره وهو عود ما قاء او وصول الماء الی الجوف عند غسل الفم وقول ثوبان صدق تصدیق للقئ والافطار لاتصدیق کون الافطار للقئ ۱۲۔

[2] قوله یتسوك وهو صائم قال فی الدر المختار ولا یکره سواك ولو عشیا اورطبا بالماء علی المذهب انتهی لانه روی عن معاذ مثل ما قلنا وفی المطلوب ایضا احادیث ضعفة نذکر منها شیئا للاستشهاد والتقویة وان لم یحتج الیه فی الاثبات منها مارواه البیهقی عن ابراهیم بن

عن عبد الرحمن بن غنم قال سألت معاذ بن جبل اتسوك وانا صائم قال نعم قلت اى النهار اتسوك قال اى النهار شئت غدوة وعشية قلت ان الناس يكرهونه عشية ويقولون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك فقال سبحان الله لقد امرهم بالسواك وهو يعلم انه لابد بفي الصائم خلوف وان استاك وما كان بالذى يأمرهم ان ينتنوا افواههم عمدا ما فى ذلك من الخير شئ بل فيه شر الا من ابتلى ببلاء لايجد منه بدا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خير خصال الصائم السواك رواه ابن ماجة والدارقطنى والبيهقى فيه مجالد بن سعيد وثقه النسائى وروى له مسلم مقرونا بغيره وعن انس قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم قال اشتكيت عينى أفأكتحل وانا صائم قال نعم رواه الترمذى وقال ليس اسناده بالقوى وابو عاتكة الراوى

عبد الرحمن ثنا اسحق الخوارزمى قال سألت عاصما الاحول أيستاك الصائم بالسواك الرطب قال نعم اتراه اشد رطوبة من الماء قلت اول النهار وآخره قال نعم قلت عمن رحمك الله قال عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم وروى ابن حبان عن ابن عمر قال كان صلى الله عليه وسلم يستاك اخر النهار ورده بطل قول ابن حجر ليس فيه دليل لقول ابى حنيفة ومالك بعدم كراهة تسوكه قبل الزوال ووجه بطلانه ان المانع لايحتاج الى دليل لاسيما اذا ورد عن الشارع احاديث مطلقة شاملة لما قبل الزوال وما بعده وخصوصا اذا وردعن الصحابة فعلهم وافتاؤهم على جوازه بعد الزوال وكيف يصلح بعد هذا كله ان يكون حديث الخلوف دليلا للشافعى ومن تبعه على منع السواك بعد الزوال وصرف الاطلاق الى ما قبل الزوال من غير دليل صريح او تعليل صحيح بل هو الا مبالغة فى فضيلة الصوم كما يابغ احد ويقول لعرق فلان الذى يحصل حال كده فى اخر النهار عندى احسن من ماء الورد فيكون فيه دلالة على كراهة

يضعف وعن عائشة[1] ان النبي صلى الله عليه وسلم اكتحل وهو صائم رواه ابن ماجة وابو داؤد والدارقطني وعن عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس بن مالك انه كان يكتحل وهو صائم رواه ابو داؤد وعن الاعمش قال ما رأيت احدا من اصحابنا يكره الكحل للصائم وكان ابراهيم يرخص ان يكتحل الصائم بالصبر رواه ابو داؤد وعن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بالعرج يصب[2] على رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه مالك وابو داؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض[3] عنه صوم الدهر كله وان صامه رواه احمد والترمذي

ازالة العرق بالاغتسال مرقات ملخصا هكذا في فتح القدير ۱۲ ـ

[1] قوله عن عائشة الخ كذا في شرح النقاية ۱۲

[2] قوله يصب على رأسه الماء الخ لا تكره حجامة وتلفف بثوب مبتل ومضمضة او استنشاق او اغتسال للتبرد عند الثاني وبه يفتى شرنبلالية عن البرهان لان النبي صلى الله عليه وسلم صب على رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه ابو داؤد وكان ابن عمر رضي الله عنهما يبل الثوب ويلفه عليه وهو صائم ولان هذه الاشياء بها عون على العبادة ودفع الضجر الطبعي وانما كره ابو حنيفة رحمه الله ذلك اعني الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من اظهار الضجر في اقامة العبادة لا لانه قريب من الافطار حاصل الكلام ان كلام الامام محمول على كراهة التنزيه وخلاف الاولى وهو عليه الصلوة والسلام فعل ذلك لبيان الجواز من اظهار العجز للرحمة على ضعفاء الامة هذا حاصل ما في الدر المختار ورد المحتار والمرقات ۱۲

[3] قوله لم يقض عنه الخ قال الطيبي اي لم يجد فضيلة الصوم المفروض بصوم النفل وان سقط قضاءه بصوم يوم واحد وهذا على طريق المبالغة والتشديد ولذلك اكده بقوله

وابوداؤد وابن ماجة والدارمی والبخاری فی ترجمة باب وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یقول ابو المطوس الراوی لااعرف له غیر هذا الحدیث وقال علی القاری وعلی تقدیر ضعفه من طریق الترمذی لایلزم ان یکون ضعیفا من طریق ابی داؤد فانه اذا سکت یدل علی حسنه لاسیما وقد اخرجه احمد وغیره وعن عطاء قال ان تمضمض ثم افرغ ما فی فیه من الماء لایضیره[1] ان یزدرد ریقه وما بقی فی فیه ولا یمضغ العلک فان ازدرد ریق العلک لااقول[2] انه یفطر ولکن ینهی عنه رواه البخاری فی ترجمة باب۔

باب صوم المسافر

وقول الله عزوجل وان تصوموا خیر لکم عن عائشة قالت ان حمزة بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی الله علیه وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت[3] فصم وان شئت فافطر متفق علیه وعن ابی سعید الخدری قال غزونا

وان صامه ای حق الصیام قال ابن الملک والاتفاق الاجماع علی انه یقضی یوما مکانه قاله فی المرقات ۱۲۔

[1] قوله لایضیره الخ هکذا فی الدر المختار ۱۲۔

[2] قوله لااقول انه یفطر ولکن ینهی عنه لذالک قال علماءنا رحمهم الله وکره مضغ شئ سواء کان علکا ام غیره وقال ابن الهمام وقیل اذا لم یکن ملتئما بان لم یمضغه احد ان کان ابیض وکذا اذا کان اسود والابیض یتفتت قبل المضغ فیصل الی الجوف واطلاق محمد عدم الفساد محمول علی ما اذا لم یکن کذلک للقطع بانه معلل بعدم الوصول فاذا فرض فی بعض العلک معرفة الوصول منه عادة وجب الحکم فیه بالفساد لانه کالمتیقن ووجه الکراهة انه تعرض للفساد وتهمة الافطار کذا فی المرقات وشرح النقایة ۱۲۔

[3] قوله ان شئت فصم الخ قال الطحاوی فهذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اباح الصوم

مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لست عشرة مضت من شهر رمضان فمنا[۱] من صام
ومنا من افطر فلم يعب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم رواه مسلم وعن انس
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا
في يوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الابنية وسقوا الركاب فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب[۲] المفطرون اليوم بالاجر متفق عليه وعن
ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فصام[۳]
حتى بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعه الى يده ليراه الناس فافطر حتى قدم مكة

في السفر لمن شاء ذلك والفطر لمن شاء ذلك فثبت بهذا وبما نذكره بعده ان صوم رمضان
في السفر جائز ۱۲۔
[۱] قوله فمنا من صام الخ وقال الطحاوي فدل ما ذكرنا فيه ان ما كان من افطار رسول الله
صلى الله عليه وسلم وامره اصحابه بذلك ليس على المنع من الصوم في السفر وانما على الاباحة للافطار ۱۲
[۲] قوله ذهب المفطرون بالاجر اي بالثواب الاكمل لان الافطار كان في حقهم حينئذ افضل وفي
ذكر اليوم اشارة الى عدم اطلاق هذا الحكم قاله في المرقات ۱۲
[۳] قوله فصام الخ وقال في عمدة القاري فيه بيان صريح انه صلى الله عليه وسلم صام في السفر
وفيه رد على من لم يجوز الصوم في السفر وفيه بيان اباحة الافطار في السفر انتهى وفي فتح القدير
واعلم ان اباحة الفطر للمسافر اذا لم ينو الصوم فاذا نواه ليلا واصبح من غير ان ينقض عزيمته
قبل الفجر اصبح صائما فلا يحل فطره في ذلك اليوم لكن لو افطر فيه لا كفارة عليه لان السبب
المبيح من حيث الصورة وهو السفر قائم فاورث شبهة وبها تندفع الكفارة ويشكل عليه
حديث كراع الغميم بناء على ان الصحيح ان فطره عنده ليس في اليوم الذي خرج فيه من المدينة
لانه مسافة بعيدة لا يصل اليها في يوم واحد بل معنى قول الراوي حتى اذا كان بكراع الغميم

وذٰلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر وذکر ابو داؤد فی سننہ قال ابو سعیدؓ ثم لقد رأیتنی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذٰلک وبعد ذٰلک وفی روایۃ لامامنا ابی حنیفۃ عن انس بن مالک قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للیلتین خلتا من شھر رمضان من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی اتی قدید فشکا الناس الیہ الجھد فافطر فلم یزل مفطرا حتی اتی مکۃ وروی ابن ابی شیبۃ ومسلم عن جابر والطحاوی عن ابن عباس وابی سعید

وھو صائم انہ کان صائما حین وصل الیہ ولا شک انہ صوم یوم لم یکن فی اولہ مقیما غیر انہ شرع فی صوم الفرض وھو مسافر ثم افطر وتبین بھذا اندفاع الاشکال عن تعین الصوم فی الیوم الذی انشأ فیہ السفر وتقریرہ علی تعین صوم الیوم الذی شرع فی صومہ عن الفرض وھو مسافر والحاصل انہ ان کان بلوغہ کراع الغمیم فی الیوم الذی خرج فیہ اشکل علی الاول وان کان فیما بعد اشکل علی ما بعدہ ولا مخلص الا بتجویز کونہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علم من نفسہ بلوغ الجھد المبیح لفطر المقیم ونحوہ ممن تعین علیہ الصوم وخشی الھلاک انتھی وقال محمد فی موطاہ وانما بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر حین سافر الی مکۃ لان الناس شکوا الیہ الجھد من الصوم فافطر لذٰلک انتھی حاصلہ ما فی رد المحتار وتنسیق النظام من ان السفر لا یبیح الفطر وانما یبیح عدم الشروع فی الصوم فلو سافر بعد الفجر لا یحل الفطر والحدیث محمول علی انہ افطر للتقوی علی العدو وللمشقۃ الحاصلۃ لہ ولہم ۱۲

لہ قولہ قال ابو سعید الخ یعنی انہ کان یصوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر بعد ذٰلک فدل ھذا الحدیث علی ان الصوم فی السفر بعد افطار النبی صلی اللہ علیہ وسلم المذکور فی ھذہ الاثار مباح قالہ الطحاوی ۱۲۔

نحوه۔ وعن ابن عباس قال انما اراد اللہ عزوجل بالفطر فی السفر التیسیر[1] علیکم فمن یسر علیہ الصیام فلیصم ومن یسر علیہ الفطر فلیفطر رواہ الطحاوی وعن انس ابن مالک الکعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع[2] عن المسافر شطر الصلوٰۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وعن ابن ابی اوفی قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر[3] فقال لرجل انزل فاجدح لی قال یا رسول اللہ الشمس قال انزل فاجدح لی قال

[1] قولہ التیسیر علیکم الخ فھذا ابن عباس لم یجعل افطار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر بعد صیامہ فیہ ناسخا للصوم فی السفر ولکنہ جعلہ علی جہۃ التیسیر قالہ فی شرح معانی الآثار ۱۲

[2] قولہ وضع الخ فان قال قائل لما کان الصیام موضوعا عنہ کان اذا صامہ فقد صامہ وھو غیر مفروض علیہ فلا یجزئہ قیل لہ انہ قد یجوز ان یکون ذٰلک الصیام الذی وضعہ عنہ ھو الصیام الذی لا یکون لہ منہ بد فی تلک الایام کما لا بد للمقیم من ذٰلک وفی ھذا الحدیث ما قد دل علی ھذا المعنی الا تراہ یقول وعن الحامل والمرضع افلا تری ان الحامل والمرضع اذا صامتا رمضان ان ذٰلک یجزئہما وانہما لا یکونان کمن صام قبل وجوب الصوم علیہ بل جعلنا یجب الصوم علیہما بدخول الشہر فجعل لہما تاخیرہ للضرورۃ والمسافر فی ذٰلک مثلہما وھذا اولی ما حمل علیہ ھذا الاثر حتی لا یضاد غیرہ من الآثار التی قد ذکرناھا فی ھذا الباب شرح معانی الآثار مختصرا وفی المرقات قال ابن حجر فیہ حجۃ لما علیہ الشافعی ان قصر الصلوٰۃ جائز لا واجب قلنا وھو غیر سدید وعندنا ھذا القصر واجب وقد تقدم دلیل مذھبنا الصریح فی المقصود ومنہ حدیث عائشۃ فی الصحیحین قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین رکعتین فاقرت صلوٰۃ السفر وزید فی صلوٰۃ الحضر فمعنی وضع ای رفع ابتداء عن المسافر ۱۲۔

[3] قولہ فی سفر الخ فثبت بھذا وبما ذکرناہ بعدہ ان الصوم فی السفر فی رمضان افضل

یا رسول اللہ الشمس قال انزل فاجدح لی فنزل فجدح له فشرب ثم رمی بیده ھٰھنا ثم قال اذا رأیتم اللیل اقبل من ھٰھنا فقد افطر الصائم رواہ البخاری وعن ابی الدرداء قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم حار حتی یضع الرجل یدہ علی رأسه من شدة الحر وما فینا صائم الا ما کان من النبی صلی اللہ علیه وسلم وابن رَواحة رواہ البخاری وعن عاصم وهو الاحول قال سألت انس بن مالک عن صوم شهر رمضان فی السفر فقال الصوم افضل رواہ الطحاوی وعن انس قال

من الافطار ویشهد له ان النبی صلی اللہ علیه وسلم وکثیرا من اصحابه صاموا فی رمضان فی سفر غزوة فتح مکة رواہ البخاری ولو کان الافضل الترک مطلقا لما وقع ذلک عمدة القاری وعمدة الرعایة مختصرا فیستفاد من هذہ الاحادیث ان المسافر ان کان لا یستضر بالصوم فصومه افضل وان افطر جاز کذا فی الهدایة وقال الاسبیجابی فی شرح مختصر الطحاوی الافضل ان یصوم فی السفر اذا لم یضعفه الصوم فان اضعفه ولحقه مشقة بالصوم فالفطر افضل فان افطر من غیر مشقة لا یأثم قاله فی عمدة القاری وما روی فی الصحیحین انه علیه الصلوٰة والسلام کان فی سفر فرأی زحاما ورجلا قد ظلل علیه فقال ما هذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصیام فی السفر وکذا ما روی مسلم عن جابر رضی اللہ عنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم خرج عام الفتح الی مکة فی رمضان حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فشربه فقیل له ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاة وکذا ما روی ابن ماجة عن عبد الرحمٰن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر محمول علی انهم استضروا به واورث صومهم ضعفا ومرضا کما یعلم من شان ورودها وبدلیل ما ورد فی صحیح مسلم فی لفظ فیه فقیل له ان الناس قد شق علیهم الصوم ورواہ الواقدی فی المغازی وفیه وکان امرهم بالفطر فلم یقبلوا والعبرة وان کان لعموم اللفظ لا لخصوص السبب

ان افطرت فرخصة وان صمت فالصوم افضل رواه الطحاوی وعن سعید بن جبیر قال الصوم افضل والافطار رخصة یعنی فی السفر رواه الطحاوی وعن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی القاسم بن محمد عن عائشة انها کانت تصوم فی السفر فی الحر فقلت ما حملها علی ذٰلك فقال انها کانت تبادرلہ رواه الطحاوی وعن سلمة بن المحبق قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له حمولة۲ تأوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکه رواه ابوداؤد۔

باب القضاء

وقول الله عز وجل ولا تزر وازرة وزر اخری وقوله فمن کان منکم مریضا اوعلی سفر فعدة۳ من ایام اخر عن ابراهیم النخعی قال اذا فرط حتی جاء رمضان

لکن یحمل علیه دفعا للمعارضة بین الاحادیث فانها صریحة فی الصوم فی السفر فتح القدیر ملخصا ۱۲

۱ قوله تبادر قال الطحاوی فهذه عائشة کانت تری المبادرة لصوم رمضان فی السفر افضل من تأخیر ذٰلك الی الحضر ۱۲

۲ قوله حمولة الخ ای کل ما یحمل علیه من ابل او حمار وغیرها ای مرکب یوصله الی المنزل فی حال الشبع والرفاهیة ولم یلحقه فی سفر جهد ومشقة والامر فیه محمول علی الندب والا فالافطار جائز فی السفر وان لم یلحقه مشقة قاله فی اللمعات وقال فی المرقات الامر فیه محمول علی الندب والحث علی الاولی والافضل للنصوص الدالة علی جواز الافطار فی السفر مطلقا ۱۲۔

۳ قوله فعدة الخ عموم قوله تعالی فعدة من ایام اخر یقتضی ان تأخیر القضاء لیس بمقید الی مجیئ رمضان اخر وتأخیر عائشة انما کان لانه علیه السلام کان یستمتع بها وکان فی شعبان یشتغل بالصوم فتشتغل هی بالقضاء وفی غیر رمضان تتفرغ لخدمته قاله فی الجوهر النقی وقال

اخر بصومها ولم یر علیه طعاما رواه البخاری تعلیقا وقال لم یذکر الله الاطعام انما قال فعدة من ایام اخر ووصله سعید بن منصور من طریق یونس عن الحسن ومن طریق الحارث العکلی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل للمرأة ان تصوم وزوجها شاهد الا باذنه[1] ولا تأذن فی بیته الا باذنه رواه مسلم وعن معاذة العدویة انها قالت لعائشة ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلواة قالت عائشة کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰة رواه مسلم وعن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من مات وعلیه صیام شهر رمضان فلیطعم عنه مکان کل یوم مسکین رواه الترمذی وقال والصحیح انه موقوف علی ابن عمر قال فی الجوهر النقی رواه ابن ماجة مرفوعا بسند صحیح وعن مالک بلغه ان ابن عمر کان یسأل هل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد رواه فی الموطا وقال و لم اسمع[2] عن احد من الصحابة ولا من التابعین بالمدینة ان احدا منهم امر احدا ان یصوم عن احد ولا یصلی

فی الهدایة وقضاء رمضان ان شاء فرقه وان شاء تابعه لاطلاق النص لکن المستحب المتابعة مسارعة الی اسقاط الواجب وان اخره حتی دخل رمضان اٰخر صام الثانی لانه فی وقته وقضی الاول بعده لانه وقت القضاء ولا فدیة علیه انتهی وفی حدیث الفدیة ابراهیم بن نافع قال ابو حاتم الرازی کان یکذب وفیه ایضا من اتهم بالوضع هکذا فی فتح القدیر ۱۲۔

[1] قوله الا باذنه ای لا تصوم المرأة نفلا الا باذن الزوج الا عند عدم الضرر به واطلق النفل فشمل ما اصله نفل لکن وجب بعارض ولذا قال فی البحر عن القنیة للزوج ان یمنع زوجته عن کل ما کان الایجاب من جهتها کالتطوع والنذر والیمین دون ما کان من جهته تعالیٰ کقضاء رمضان الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ۱۲۔

[2] قوله لم اسمع الخ هذا مما یؤید النسخ وانه الامر الذی استقر علیه الشرع آخرا قاله فی فتح القدیر ۱۲۔

احد عن احد وروی عبد الرزاق فی مصنفہ فی کتاب الوصایا عن ابن عمر قال لا یصلین احد عن احد ولا یصوم احد عن احد وعن ابن عباس قال لا یصلی[1] احد عن احد ولا یصوم احد عن احد ولکن یطعم عنہ مکان کل یوم مد[2] من حنطۃ رواہ النسائی فی سننہ وقال فی الجوھر النقی ھذا سند صحیح علی شرط الشیخین خلا ابن عبد الاعلی فانہ علی شرط مسلم وذکر فی البنایۃ نحوہ وفیہ مدین من حنطۃ و روی ابوبکر الرازی فی شرحہ لمختصر الطحاوی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ رمضان فلیطعم عنہ مکان کل یوم نصف صاع لمسکین وعن القاسم بن محمد قال لا یقضی ذلک احد عن احد لقولہ تعالی ولا تزر وازرۃ وزر اخری ذکرہ فی الجوھر النقی۔

باب صیام التطوع

وقول اللہ عز وجل وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شھر قط الا رمضان وما رأیتہ فی شھر اکثر منہ صیاما فی شعبان وفی روایۃ قالت کان یصوم شعبان[3]

---

[1] قولہ لا یصلی احد الخ فی ھذا الحدیث دلیل علی ان الاطعام کما فی ایام الصیام الفائتۃ کذا فی صلوۃ کل یوم ۱۲۔

[2] قولہ مد من حنطۃ ھکذا فی الجوھر النقی ۱۲۔

[3] قولہ کان یصوم شعبان کلہ قال فی فتح القدیر ومن صام شعبان ووصلہ برمضان فحسن انتھی والمرغوبات من الصیام انواع اولھا صوم المحرم والثانی صوم رجب والثالث

کلہ وکان یصوم شعبان الا قلیلا متفق علیہ وعن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ أکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرا کلہ قالت ما علمتہ صام شھرا کلہ الا رمضان ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ رواہ مسلم وحدیث السحر مضی فی باب رؤیۃ الھلال وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم وعن ابن عباس قال ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشوراء وھذا الشھر یعنی شھر رمضان متفق علیہ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماھذا

صوم شعبان وصوم عاشوراء وھو الیوم العاشر من المحرم عند عامۃ العلماء والصحابۃ رضی اللہ تعالی عنھم کذا فی الظھیریۃ قالہ فی العالمگیریۃ فان قلت ما وجہ تخصیصہ بشعبان بکثرۃ الصوم قلت لکون اعمال العباد ترفع فیہ ففی النسائی من حدیث اسامۃ قلت یا رسول اللہ اراک لا تصوم من شھر من الشھور ما تصوم من شعبان قال ذاک شھر ترفع فیہ الاعمال الی رب العالمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری ۱۲۔

لہ قولہ صلوۃ اللیل اقول ھی افضل من صلوۃ النھار کما فی الجوھرۃ ونور الایضاح وقد صرحت الآیات والاحادیث بفضلھا والحث علیھا قال فی البحر فمنھا ما فی صحیح مسلم مرفوعا افضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل قالہ فی رد المحتار ۱۲۔

لہ قولہ یوم عاشوراء وقال الشیخ ابن الھمام یستحب صوم یوم عاشوراء ما لم یظن الحاقہ بالواجب کذا فی المرقات واختلفوا فی حکمہ اول الاسلام فقال ابوحنیفۃ کان واجبا فلما نزل صوم رمضان صار مستحبا قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسی وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسی شکرا فنحن نصومہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ متفق علیہ

وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمر بصیام یوم عاشوراء ویحثنا علیہ ویتعاھدنا عندہ فلما فرض رمضان لم یأمرنا ولم ینھنا عنہ ولم یتعاھدنا عندہ رواہ مسلم وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صوم یوم عاشوراء صوموہ وصوموا[1] قبلہ یوما وبعدہ یوما ولا تتشبھوا بالیھود رواہ الطحاوی وعن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشربہ[2] متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ رواہ ابو داؤد وعن حفصۃ قالت اربع لم یکن یدعھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صیام عاشوراء والعشرۃ[3]

---

[1] قولہ صوموا قبلہ الخ وقال الشیخ ابن الھمام یستحب صوم یوم عاشوراء ویستحب ان یصوم قبلہ یوما اوبعدہ یوما فان افردہ فھو مکروہ للتشبہ بالیھود اھ وروی احمد خبر صوموا یوم عاشوراء و خالفوا الیھود وصوموا قبلہ یوما وبعدہ یوما وظاھرہ ان الواو بمعنی اوللا لالۃ ھذا الحدیث علیہ ولان المخالفۃ تحصل باحدھما واخذ الشافعی بظاھر حدیث احمد فیجمعون بین الثلاثۃ اخذتہ من المرقات ۱۲

[2] قولہ فشربہ وقال الشیخ ابن الھمام صوم یوم عرفۃ لغیر الحاج مستحب وللحاج ان کان یضعفہ عن الوقوف والدعوات فالمستحب ترکہ وقیل یکرہ وھی کراھۃ تنزیہ لانہ لاخلالہ بالاھم فی ذلک الوقت کذا فی المرقات ۱۲ [3] قولہ والعشرۃ وفی العالمگیریۃ ویستحب صوم تسعۃ ایام من اول

وثلاثة ایام من کل شهر و رکعتان قبل الفجر رواه النسائی وعن بعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصوم تسعة من ذی الحجة ویوم عاشوراء وثلاثة ایام من کل شهر اثنین من الشهر وخمیسین رواه النسائی وروی ابوداؤد نحوه وعن ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال کیف تصوم فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم من قوله فلما رأی عمر غضبه قال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ بالله من غضب الله ومن غضب رسوله فجعل عمر یردد هذا الکلام حتی سکن غضبه فقال عمر یا رسول الله کیف من یصوم الدهر کله قال لا صام ولا افطر او قال لم یصم ولم یفطر قال کیف من یصوم یومین ویفطر یوما قال ویطیق ذلك احد قال کیف من یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلك صوم داؤد قال کیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلك ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث من کل شهر ورمضان الی رمضان فهذا صیام الدهر کله صیام یوم عرفة احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصیام یوم عاشوراء احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله رواه مسلم وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباذر اذا صمت من الشهر ثلاثة ایام فصم ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة رواه الترمذی والنسائی وعن عبدالله بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول الله

ذی الحجة کذا فی السراج الوهاج ۱۲

۱؎ قوله اثنین الخ وقال فی رد المحتار ومن المندوب صوم الاثنین والخمیس ۱۲

۲؎ قوله لاصام ولا افطر وقال الشیخ ابن الهمام یکره صوم الدهر لانه یضعفه او یصیر طبعا له ومبنی العبادة علی مخالفة العادة کذا فی المرقات ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ ألم اخبر انک تصوم النہار وتقوم اللیل فقلت بلی یارسول اللہ قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وان لزورک علیک حقا لا صام من صام الدھر صوم ثلاثۃ ایام من کل شھر صوم الدھر کلہ صم کل شھر ثلاثۃ ایام واقرأ القرآن فی کل شھر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم صوم داؤد صیام یوم وافطار یوم واقرأ فی کل سبع لیال مرۃ ولا تزد علی ذلک متفق علیہ وفی روایۃ للترمذی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یفقہ من قرء القرآن فی اقل من ثلاث[1] وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفطر ایام البیض فی حضر ولا سفر رواہ النسائی وعن ابی قتادۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی رواہ مسلم وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم الاثنین والخمیس رواہ الترمذی والنسائی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم رواہ الترمذی وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین والخمیس فقیل یارسول اللہ انک تصوم یوم الاثنین والخمیس فقال ان یوم الاثنین والخمیس یغفر اللہ فیہما لکل مسلم الا ذا ھاجرین یقول دعھما حتی یصطلحا رواہ احمد وابن ماجۃ وعن ابی ایوب الانصاری انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ[2] ستا من شوال کان کصیام الدھر رواہ مسلم وعن

---

[1] وفی کنز الدقائق لا یختم فی اقل من ثلثۃ ایام ولا یزید علی اربعین یوما قالہ فی العرف الشذی ۱۲

[2] قولہ ثم اتبعہ الخ وفی العالمگیریۃ ویکرہ صوم ستۃ من شوال عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی

ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن زیاد بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عمر فقال انی نذرت[1] ان اصوم یوما فوافق یوم اضحی او فطر فقال ابن عمر امر اللہ بوفاء النذر ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام ھذا الیوم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصوم فی یومین الفطر والاضحی متفق علیہ وعن نبیشۃ الھذلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال قلما[2] رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر یوم الجمعۃ رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی والنسائی مثلہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب وصححہ ابن حبان وابن عبد البر وابن حزم وعن ابن عمر قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفطرا یوم الجمعۃ قط رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ لہ

متفرقا کان او متتابعا وعن ابی یوسف کراھتہ متتابعا لا متفرقا لکن عامۃ المتأخرین لم یروا بہ بأسا ھکذا فی البحر الرائق والاصح انہ لا بأس بہ کذا فی محیط السرخسی ۱۲۔

[1] قولہ انی نذرت الخ ولو نذر صوم الایام المنھیۃ او صوم ھذہ السنۃ صح مطلقا علی المختار وفرقوا بین النذر والشروع فیھا بان نفس الشروع معصیۃ ونفس النذر طاعۃ فصح ولکنہ افطر الایام المنھیۃ وجوبا تحامیا عن المعصیۃ وقضاھا اسقاطا للواجب ویدل علیہ ھذا الحدیث والمعنی انہ یمکن قضاءہ فیخرج بہ عن عھدۃ الامر والنھی الدر المختار ورد المحتار ملتقط منھما ۱۲۔

[2] قولہ قلما الخ وفی العالمگیریۃ وصوم یوم الجمعۃ بانفرادہ مستحب عند العامۃ کالاثنین والخمیس کذا فی البحر الرائق انتھی وفی العرف الشذی لیستحب صوم یوم الجمعۃ کما فی الدر المختار الا ان المحشین ترددوا فی الاستحباب وعندی ان کان یتوھم فساد الاعتقاد لا یصوم والا فیستحب وھکذا یجمع فی الروایات الفقھیۃ والحدیثیۃ ۱۲۔

عن ابن عباس مثله وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوم الجمعة کتب الله تعالیٰ له عشرة ایام عددهن من ایام الاٰخرة غراء زهر اء لاتشاکلهن ایام الدنیا رواه البیهقی فی شعب الایمان وقال یحیی سمعت مالکا یقول لم اسمع احدا من اهل العلم والفقه ومن یقتدی به نهی عن صیام یوم الجمعة وصیامه حسن وقد رأیت بعض اهل العلم یصومه واراه کان یتحراه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتختصوا[1] لیلة الجمعة بقیام من بین اللیالی رواه مسلم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما فی سبیل الله بعد الله وجهه عن النار سبعین خریفا متفق علیه وعن ابی هریره قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما ابتغاء وجه الله بعده الله من جهنم کبعد غراب طائر وهو فرخ حتی مات هرما رواه احمد وروی البیهقی فی شعب الایمان عن سلمة[2] بن قیصر وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما فی سبیل الله جعل الله بینه وبین النار خندقا کما بین السماء والارض رواه الترمذی وعن عبدالله بن بسر عن اخته الصماء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لاتصوموا[3] یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبة اوعود شجرة فلیمضغه رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة والدارمی وعن

---

[1] قوله لاتختصوا الخ وفی الکامات الاشباه ویکره افراد لیلتها بالقیام ١٢۔

[2] قوله سلمة بن قیصر ان ما وقع فی نسخ المشکوٰة سلمة بن قیس غلط والصواب سلمة بن قیصر قاله فی المرقات ١٢۔

[3] قوله لاتصوموا الخ والنهی فیه للتنزیه عند الجمهور قاله الطیبی وقال فی الدر المختار والمکروه تنزیها کعاشوراء وحده وسبت وحده ١٢۔

عامر بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمة الباردة الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شئ زکوٰة وزکوٰة الجسد الصوم رواہ ابن ماجة ۔

باب

قال اللہ عزوجل ولا تبطلوا[1] اعمالکم وقال ورھبانیة[2] ابتدعوھا ماکتبناھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا عن عائشة قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شئ فقلنا لا قال فانی اذا صائم[3]

---

[1] قولہ ولا تبطلوا الخ قال بعضھم اما القضاء فلیس فی شئ من طرق حدیث ابی جحیفة الا ان الاصل عدمہ وقد اقرہ الشارع ولو کان القضاء واجبا لبینہ مع حاجتہ الی البیان فالجواب منہ ان القضاء ثبت فی غیرہ من الاحادیث ونذکرھا الآن وقولہ فلیس فی شئ من طرق حدیث ابی جحیفة لا یستلزم عدم ذکرہ القضاء فی طرق ھذا الحدیث نفی وجوب القضاء فی طرق غیرہ وقولہ الا ان الاصل عدمہ ای عدم القضاء غیر مسلم بل الاصل وجوب القضاء لان الذی یشرع فی عبادة یجب علیہ ان یأتی بھا والا یکون مبطلا لعملہ وقد قال تعالیٰ ولا تبطلوا اعمالکم قالہ فی عمدة القاری ۱۲۔

[2] قولہ ورھبانیة الآیة سیقت فی معرض ذمھم علی عدم رعایة ما التزموہ من القرب التی لم تکتب علیھم والقدر المؤدی علی کذلک فوجب صیانتہ عن الابطال قالہ فی المرقات ۱۲۔

[3] قولہ فانی اذا صائم یدل علی جواز نیة النفل فی النھار قالہ فی المرقات وکذا فی الدر المختار ۱۲۔

ثم اتانا یوما اخر فقلنا یا رسول الله اهدی لنا حیس فقال اریتیه فلقد اصبحت صائما فاکل[1] رواه مسلم وقال[2] الشمنی وزاد النسائی ولکن اصوم یوما مکانه وصحح عبد الحق هذه الزیادة وعن الزهری عن عروة عن عائشة قالت کنت انا وحفصة صائمتین فعرض لنا طعام اشتهیناه فاکلنا منه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فبدرتنی الیه حفصة وکانت ابنة ابیها فقالت یا رسول الله انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتهیناه فاکلنا منه قال اقضیا یوما اخر مکانه رواه[3] الترمذی ورواه ابوداؤد والنسائی عن زمیل مولی عروة عن عروة عن عائشة ورواه محمد عن مالک عن الزهری وقال وبهذا ناخذ من صام تطوعا ثم افطر فعلیه القضاء وهو قول ابی حنیفة

[1] قوله فاکل قال فی العرف الشذی واما مسئلة الافطار ففی ظاهر الروایة جواز افطاره بالعذر وانفیا فقد عذر للضیف والمضیف وفی الکنز فی روایة عن ابی حنیفة یجوز الافطار بلا عذر ایضا وکذلک فی منتقی الحاکم الشهید والجمع بین الروایتین ان الافطار بلا عذر جائز ولکنه غیر مرضی انتهی واعتقادی ان روایة المنتقی اوجه قاله فی فتح القدیر وفی الدر المختار ولا یفطر الشارع فی نفل بلا عذر فی روایة وهی الصحیحة وفی اخری یحل بشرط ان یکون من نیته القضاء واختارها الکمال وتاج الشریعة وصدرها فی الوقایة وشرحها ۱۲۔

[2] قوله وقال الشمنی الخ کذا فی المرقات والبنایة ۱۲۔

[3] قوله رواه الترمذی الخ وقال الشیخ ابن الهمام واعله الترمذی بان الزهری لم یسمع من عروة واعله البخاری بانه لا یعرف لزمیل سماع من عروة ولا لیزید سماع من عروة قلنا قول البخاری مبنی علی اشتراط العلم بذلک والمختار الاکتفاء بالعلم بالمعاصرة علی ما مر غیر مرة ولو سلم اعلاله واعلال الترمذی فهو قاصر علی هذا الطریق فانما یلزم لو لم یکن له طریق اخر لکن قد رواه ابن حبان فی صحیحه من غیرها عن جریر بن حازم عن یحیی بن سعید عن عمرة عن عائشة

رحمه الله والعامة قبلنا وقال الترمذی وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبی

الحدیث ورواه ابن ابی شیبة من طریق اخر غیرها عن خصیف عن سعید بن جبیر ان عائشة وحفصة الحدیث ورواه الطبرانی فی معجمه من حدیث خصیف عن عکرمة عن ابن عباس ان عائشة وحفصة ورواه البزار من طریق غیرها عن حماد بن الولید عن عبید الله بن عمر رضی الله عنهما عن نافع عن ابن عمر الحدیث واخرجه الطبرانی من غیر الکل فی الاوسط حدثنا موسی ابن هرون حدثنا محمد بن مهران الجمال قال ذکره محمد بن ابی سلمة المکی عن محمد بن عمرو به عن ام سلمة عن ابی هریرة الحدیث فقد ثبت هذا الحدیث ثبوتا لامرد له لو کان کل طریق من هذه ضعیفا لتعددها وکثرة مجیها وثبت فی ضمن ذلك ان ذلك المجهول فی قول الزهری فیما اسند الترمذی الیه عن بعض من سأل عائشة رضی الله عنها عن هذا الحدیث ثقة اخبر بالواقع فکیف وبعض طرقه مما یحتج به انتهی وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فان قلت قال الترمذی رواه مالك بن انس ومعمر وعبید الله بن عمر وزیاد بن سعد وغیر واحد من الحفاظ عن الزهری عن عائشة مرسلا وقال النسائی فی سننه بعد ان رواه هذا خطأ وقال ابو عمر فی التمهید بعد ذکره لهذا الحدیث مدار حدیث صالح بن کیسان ویحیی بن سعید علی یحیی بن ایوب وهو صالح واسمعیل بن ابراهیم متروك الحدیث قلت وقد وصله اخرون واذا دار الحدیث بین الانقطاع والاتصال فطریق الاتصال اولی وهو قول الاکثرین وذلك لان طریق الانقطاع ساکت عن الراوی وحاله اصلا وفی طریق الاتصال بیان له ولا معارضة بین الساکت والناطق ولئن سلمنا انه روی مرسلا انه اصح وقد وافقه حدیث متصل وهو حدیث عائشة بنت طلحة رواه الطحاوی وقول النسائی هذا خطأ دعوی بلا اقامة برهان لان کونه مرسلا علی زعمهم لا یستلزم کونه خطأ وقول ابی عمر فیه وهمان احدهما ان قوله مدار حدیث یحیی ابن سعید علی یحیی بن ایوب غفلة منه فانه هو بعد هذا باسطر رواه من روایة ابی خالد الاحمر

صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم الی هذا الحدیث فرأوا علیه القضاء اذا افطر وهو قول
مالك بن انس وعن المزنی عن الشافعی عن سفیان عن طلحة بن یحیی عن عمته عائشة
بنت طلحة عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم قالت دخل علی رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم فقلت له یا رسول اللہ انا قد خبأنا لك حیسا فقال اما انی کنت
ارید الصوم ولکن قربیه سأصوم یوما مکان ذلك رواه الطحاوی وقال صاحب العرف
الشذی والسند صحیح غایة الصحة ورواه البیهقی فی سننه الکبیر من طریق الطحاوی
وفی کتابه المعرفة ایضا ورواه النسائی فی الکبری والدارقطنی فی سننه وعن
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم دخل علی حفصة وعائشة وهما صائمتان ثم خرج
فرجع وهما یأکلان فقال ألم تکونا صائمتین قالتا بلی ولکن اهدی لنا هذا الطعام
فاعجبنا فاکلنا منه فقال صوما یوما مکانه رواه النسائی فیه خطاب بن القاسم

عن یحیی بن سعید وغیره عن الزهری عن عروة عن عائشة والثانی ان قوله واسمعیل بن ابراهیم
متروك الحدیث قد انقلب علیه هذا الاسم فظن اسمعیل بن ابراهیم هو ابن حبیبة قال فیه
ابوحاتم متروك الحدیث ولیس هو الراوی لهذا الحدیث وهذا اسمعیل بن عقبة احتج به البخاری
ووثقه ابن معین وابوحاتم والنسائی وقال ابن عبد البر فی التمهید واحسن حدیث فی الباب
حدیث ابن الهاد عن زمیل عن عروة وحدیث جریر بن حازم عن یحیی بن سعید عن عمرة اما
حدیث ام هانی فقال الترمذی فی اسناده مقال وقال العلامة العینی فیه اضطراب متنا وسندا
وقال الذهبی فی مختصر سنن البیهقی ولا اراه یصح ۱۲۔

عہ قوله قبلنا وروی وجوب القضاء عن ابی بکر وعمر وعلی وابن عباس وجابر بن عبد اللہ
وعائشة وام سلمة رضی اللہ تعالی عنهم وهو قول الحسن البصری وسعید بن جبیر
فی قول وابی حنیفة ومالك وابی یوسف ومحمد رحمهم اللہ قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

وخصیف قال[1] ابن القطان خطاب ثقة قاله ابن معین وابوزرعة وقال ابوداؤد ویحیی ابن معین وابوزرعة والعجلی خصیف ثقة عن ابن معین صالح وعنه لیس به بأس وعن انس بن سیرین انه صام یوم عرفة فعطش عطشا شدیدا فافطر فسأل عدة من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فامروه ان یقضی یوما مکانه رواه ابن ابی شیبة وقال صاحب الجوهر النقی هذا سند علی شرط الشیخین ما خلا التیمی فانه اخرج له اصحاب الاربعة ووثقه ابن سعد وابن سفیان والدارقطنی ورواه الطحاوی نحوه وعن ابن عباس انه اخبر اصحابه انه صائم ثم خرج علیهم ورأسه یقطر فقالوا اولم تك صائما قال بلی ولکنی مرت بی جاریة لی فاعجبتنی فاصبتها وکانت حسنة هممت بها وانا قاضیها یوما آخر رواه الطحاوی وعن جابر قال صنع رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما فدعا النبی صلی الله علیه وسلم واصحابا له فلما اتی بالطعام تنحی احدهم فقال له صلی الله علیه وسلم مالك فقال انی صائم فقال صلی الله علیه وسلم تکلف لك اخوك وصنع ثم تقول انی صائم کل[2] وصم یوما مکانه رواه الدارقطنی والطیالسی وفی روایة للبخاری عن انس قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم علی ام سلیم فاتته بتمر وسمن فقال اعیدوا سمنکم فی سقائه وتمرکم فی وعائه فانی صائم ثم قام الی ناحیة من البیت فصلی غیر المکتوبة فدعا لام سلیم واهل بیتها وفی روایة لمسلم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وهو صائم فلیقل انی صائم وفی روایة له قال اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم وعن ام عمارة بنت کعب ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها

---

[1] قوله قال ابن القطان الخ کذا فی عمدة القاری ۱۲۔

[2] قوله کل الخ وقال فی الدر المختار والضیافة عذر للضیف والمضیف ان کان صاحبها ممن لا یرضی

فدعت له بطعام فقال لها كلي فقالت اني صائمة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الصائم اذا اكل عنده صلت عليه الملائكة حتى يفرغوا رواه احمد والترمذي وابن ماجة والدارمي وعن بريدة قال دخل بلال على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغداء يا بلال قال اني صائم يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نأكل رزقنا وفضل رزق بلال في الجنة أشعرت يا بلال ان الصائم يسبح عظامه ويستغفر له الملائكة ما اكل عنده رواه البيهقي في شعب الايمان.

باب ليلة القدر

وقول الله عز وجل انا انزلناه في ليلة القدر وما ادراك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر سلام هي حتى مطلع الفجر عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اسمع عن ليلة القدر فقال هي في كل[1] رمضان رواه الطحاوي ورواه ابوداؤد مرفوعا وقال رواه سفيان وشعبة عن ابي اسحاق موقوفا على ابن عمر وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى من اول شهر رمضان الى اخره في جماعة فقد اخذ بحظ

بمجرد حضوره ويتأذى بترك الافطار فيفطر والا لا هو الصحيح من المذهب ۱۲۔

[1] قوله في كل رمضان ففي هذا الحديث انها في كل رمضان فقال قوم هذا دليل على انها تكون في اوله وفي وسطه كما قد تكون في اخره قاله في شرح معاني الآثار وقال ابن الملك اي ليست مختصة بالعشر الاواخر بل كل ليلة من رمضان يمكن ان يكون ليلة القدر انتهى وقال في الدر المختار وليلة القدر دائرة في رمضان اتفاقا الا انها تتقدم وتتأخر خلافا لهما وثمرته فيمن قال بعد ليلة منه انت حر او انت طالق ليلة القدر فعنده لا يقع حتى ينسلخ

من ليلة القدر رواه الخطيب وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى المغرب والعشاء في جماعة حتى ينقضي شهر رمضان فقد اصاب من ليلة القدر بحظ وافر رواه البيهقي في شعب الايمان وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء الآخرة في جماعة في رمضان فقد ادرك ليلة القدر رواه البيهقي في شعب الايمان ورواه الطبراني باسناد حسن عن ابي امامة مرفوعا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني رأيت هذه الليلة في رمضان فتلاحي رجلان فرفعت رواه مالك والشافعي وابو عوانة وعن ابن مسعود قال من يقم[1] الحول يصب ليلة القدر رواه مسلم وروى ابوداؤد والترمذي والنسائي واحمد والبيهقي في شعب الايمان والدارقطني في الافراد وابن حبان نحوه وفي رواية للطحاوي عنه قال من قام السنة كلها اصاب ليلة القدر وفي رواية لمسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لاشعاع لها وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجتهد

شهر رمضان الآتي لجواز كونها في الاول في الاولى وفي الآتي في الاخيرة وقالا يقع اذا مضى مثل تلك الليلة في الآتي ولا خلاف انه لو قال قبل دخول رمضان وقع بمضيه قال في المحيط والفتوى على قول الامام لكن قيده بكون الحالف فقيها يعرف الاختلاف والا ففي ليلة السابع والعشرين انتهى واجاب ابو حنيفة عن الادلة للقيد ولكونها في العشر الاواخر بان المراد في ذلك رمضان الذي كان عليه الصلوة والسلام التمسها فيه والسياقات تدل عليه لمن تأمل طرق الاحاديث والفاظها كقوله ان الذي تطلب امامك وانما كان يطلب ليلة القدر من تلك السنة وغير ذلك مما يطلع عليه الاستقراء قاله في المرقات ۱۲۔

[1] قوله من يقم الحول الخ وفي رد المحتار وذكر في البحر عن الخانية ان المشهور عن الامام انها تدور في السنة كلها قد تكون في رمضان وقد تكون في غيره قلت ويؤيده ما ذكره سلطان العارفين

فى العشر الاواخر ما لا يجتهد فى غيره رواه مسلم وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر شد مئزره واحيا ليله وايقظ اهله متفق عليه وعن عائشة قالت قلت يا رسول الله ارأيت ان علمت اى ليلة ليلة القدر ما اقول فيها قال قولى اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنى رواه احمد وابن ماجة والترمذى وصححه وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان ليلة القدر نزل جبريل فى كبكبة من الملائكة يصلون على كل قائم او قاعد يذكر الله عز وجل فاذا كان يوم عيدهم يعنى يوم فطرهم باهى بهم ملائكته فقال يا ملائكتى ما جزاء اجير وفى عمله قالوا ربنا جزاءه ان يوفى اجره قال ملائكتى عبيدى وامائى قضوا فريضتى عليهم ثم خرجوا يعجون الى الدعاء وعزتى وجلالى وكرمى وعلوى وارتفاع مكانى لاجيبنهم فيقول ارجعوا قد غفرت لكم وبدلت سيأتكم حسنات قال فيرجعون مغفورا لهم رواه البيهقى فى شعب الايمان۔

سيدى محى الدين ابن العربى فى فتوحاته المكية بقوله واختلف الناس فى ليلة القدر اعنى فى زمانها فمنهم من قال هى فى السنة كلها تدور وبه اقول فانى رأيتها فى شعبان وفى شهر ربيع وفى شهر رمضان واكثر ما رأيتها فى شهر رمضان وفى العشر الآخر منه ورأيتها مرة فى العشر الوسط من رمضان فى غير ليلة وتر وفى الوتر منها فانا على يقين من انها تدور فى السنة فى وتر وشفع من الشهر انتهى وقال فى المسوى قال المحلى قال المزنى وابن خزيمة انها تنتقل كل سنة ليلة جمعا بين الاخبار قال النووى فى روضة وهو قوى ومذهب الشافعى انها لا يلزم ليلة بعينها وفى المنهاج ميل الشافعى الى انها ليلة الحادى والثالث والعشرين وفى العالمگيرية اعلم ان ليلة القدر يستحب طلبها وعن ابى حنيفة انها فى رمضان لا يدرى اية ليلة هى وقد تتقدم وتتأخر وعندهما كذلك الا انها متعينة لا تتقدم ولا تتأخر انتهى وفى قاضى خان المشهور عن ابى حنيفة انها تدور فى السنة كلها وقد تكون فى رمضان وقد تكون فى غيره وصح ذلك عن ابن مسعود وابن عباس وعكرمة وغيرهم قاله فى عمدة القارى ۱۲۔

باب الاعتکاف

وقول اللہ عز وجل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد[1] عن علی قال لا اعتکاف الا فی مسجد جماعۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق فی مصنفیھما وروی الطبرانی عن حذیفۃ مثلہ وعن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسجد لہ مؤذن وامام فالاعتکاف فیہ یصلح رواہ الدارقطنی وقال الضحاک لم یسمع من حذیفۃ وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان[2] یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ[3] اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ ۔

[1] قولہ فی المساجد ای فی مسجد جماعۃ ھو ما لہ امام ومؤذن ادیت فیہ الخمس اولا وعن الامام اشتراط اداء الخمس فیہ وصححہ بعضھم وقال یصح فی کل مسجد وصححہ السروجی لکونہ موافقا لاطلاق القرآن وھو اختیار الطحاوی قال الخیر الرملی وھو ایسر خصوصا فی زماننا فینبغی ان یعول علیہ الدر المختار ورد المحتار وعمدۃ الرعایۃ مختصرا ۱۲ ۔

[2] قولہ کان یعتکف العشر الاواخر یستفاد منہ ان اول الوقت الذی یدخل فیہ المعتکف قبیل غروب الشمس وعلیہ الائمۃ الاربعۃ وطائفۃ من اھل العلم لان المعلوم انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر وحث الصحابۃ علیہ وعدد العشر عدد اللیالی فیدخل فیہ اللیلۃ الاولی والا لایتم ھذا العدد اصلا وایضا من اعظم ما یطلب بالاعتکاف ادراک لیلۃ القدر وھی قد تکون لیلۃ الحادی والعشرین کما جاء فی حدیث ابی داؤد فینبغی ان یکون معتکفا فیھا لا ان یعتکف بعدھا بذل المجھود ملتقط منہ وقال مالک یدخل المعتکف المکان الذی یرید ان یعتکف فیہ قبل غروب الشمس من اللیلۃ التی یرید ان یعتکف فیھا حتی یستقبل باعتکافہ اول اللیلۃ التی یرید ان یعتکف فیھا ۱۲ [3] قولہ حتی توفاہ اللہ الخ

متفق عليه وفي رواية لمسلم عنها لو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى ما احدثت النساء بعده لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل وروى ابن عبد البر بسنده في التمهيد عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس انهوا نساءكم عن لبس الزينة والتبختر في المساجد فان بني اسرائيل لم يلعنوا حتى لبس نساءهم الزينة وتبختروا في المساجد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة المرأة في بيتها افضل من صلواتها في حجرتها وصلوتها في مخدعها افضل من صلوتها في بيتها رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبرئيل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن فاذا لقيه جبرئيل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه وعن ابي هريرة قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف[1] عشرين في العام الذي قبض رواه البخاري وفي رواية للترمذي عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

هذه المواظبة المقرونة بعدم الترك مرة لما اقترنت بعدم الانكار على من لم يفعله من الصحابة كانت دليل السنية والا كانت دليل الوجوب هذا ما قاله الشيخ ابن الهمام قال في عمدة القاري وهذه الزيادة تدل على انه لم ينسخ لقوله حتى توفاه الله تعالى واكد ذلك بقوله ثم اعتكف ازواجه من بعده اي استمر حكمه بعده حتى في حق النساء ولا هو من الخصائص انتهى و اما المرأة فتعتكف في مسجد بيتها اي الافضل ذلك ولو اعتكفت في الجامع او في مسجد حيها وهو افضل من الجامع في حقها جاز وهو مكروه ذكر الكراهة قاضيخان لان موضع الاعتكاف في حقها الموضع الذي تكون صلاتها فيه افضل كما في حق الرجل وصلاتها في مسجد بيتها افضل فكان موضع الاعتكاف مسجد بيتها فتح القدير وعناية ملتقطا منهما ۱۲ - [1] قوله فاعتكف عشرين الخ

یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف[۱] عاما فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ عن ابی بن کعب وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ادنیٰ الیّ[۲] رأسہ وھو فی المسجد فارجلہ وکان[۳] لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان متفق علیہ وعن عبد اللہ بن عمر قال ان عمر بن الخطاب سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ بعد ان رجع من الطائف فقال یا رسول اللہ انی نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف یوما فی المسجد الحرام فکیف تری قال اذھب فاعتکف[۴] یوما رواہ مسلم وفی روایۃ لہ

وقیل یحتمل انہ کان فی العام الذی قبلہ کان مسافرا فلم یعتکف فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[۱] قولہ فلم یعتکف الخ لعل ھذا الحدیث تفسیر للحدیث المتقدم قال الطیبی دل الحدیث علی ان النوافل المؤقتۃ تقضی اذا فاتت کما تقضی الفرائض اھ والظاھر ان التشبیہ لمجرد القضاء بعد الفوت والا فقضاء الفرائض فرض وقضاء النوافل نفل قالہ فی المرقات وقال فی الدر المختار فی باب قضاء الفوائت وقضاء الفرض والواجب والسنۃ فرض وواجب وسنۃ انتھی قلت و تحقیقہ فی رد المحتار فی باب قضاء الفوائت ۱۲

[۲] قولہ ادنی الیّ الخ ولا بأس ان یخرج رأسہ الی بعض اھلہ لیغسلہ کذا فی التاتارخانیۃ قالہ فی العالمگیریۃ ۱۲۔

[۳] قولہ وکان لا یدخل الخ ومن الاعذار الخروج للغائط والبول واداء الجمعۃ فاذا خرج لبول اوغائط لا بأس بان یدخل بیتہ ویرجع الی المسجد کما فرغ من الوضوء ولو مکث فی بیتہ فسد اعتکافہ وان کان ساعۃ عند ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ کذا فی المحیط قالہ فی العالمگیریۃ ۱۲

[۴] قولہ فاعتکف الخ وقال الطحاوی فذھب قوم الی ان الرجل اذا اوجب علی نفسہ شیئا فی حال

عنہ قال لما قفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حنین سأل عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذر کان نذرہ فی الجاهلیة اعتکاف یوم الحدیث وفی روایة للبخاری ومسلم انہ جعل علی نفسہ ان یعتکف یوما وعند ابی داؤد والنسائی والطبرانی بزیادة اعتکف وصم وفی روایة فامرہ ان یعتکف ویصوم وفیہ عبد اللہ بن بدیل قال ابن معین صالح وذکرہ ابن حبان فی الثقات وعن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شرکہ من اعتکاف او صدقة او شئ مایوجبہ المسلمون للہ ثم اسلم ان ذلک واجب علیہ واحتجوا فی ذلک بهذہ الآثار قلت اراد بالقوم هؤلاء طاؤس وقتادة والحسن البصری والشافعی واحمد واسحق وجماعة الظاهریة وبہ قال ابن حزم ثم قال الطحاوی وخالفهم فی ذلک آخرون لا یجب علیہ فی ذلک شئ قلت اراد بالاخرین ابراهیم النخعی والثوری وابا حنیفة وابا یوسف ومحمد ومالکا والشافعی فی قول واحمد فی روایة واحتجوا فی ذلک بحدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما النذر ما ابتغی بہ وجہ اللہ رواہ الطحاوی عن عبد اللہ ابن وهب فی مسندہ فدل علی ان فعل الکافر لم یکن تقربا الی اللہ لانہ حین کان یوجبہ یقصد بہ الذی کان یعبدہ من دون اللہ وذلک معصیة فدخل فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معاصیة اللہ واما حدیث عمر رضی اللہ تعالی عنہ فالجواب عنہ ان الشارع لم یأمرہ علی جهة الایجاب وانما هو علی جهة الندب عمدة القاری والمرقات ملتقط منهما ۱۲۔

[1] قولہ فی روایة الخ کذا فی عقود الجواهر المنیفة وقال فی العرف الشذی قال الشافعیة لا یجب الصوم فی الاعتکاف وتمسکوا بحدیث المشکات بان فیہ اعتکاف اللیالی ولا صوم فی اللیالی اقول لا یجب الصوم علی مختار صاحب البحر فی اعتکاف النفل ویقال من جانب الشیخ ابن همام ان فی روایة البخاری لفظ الیوم ایضا ۱۲۔

[2] قولہ قال ابن معین الخ بذل المجهود ملتقط منہ ۱۲۔

یعود المریض وھو معتکف فیمر[۱] کما ھو فلا یعرج یسأل عنہ رواہ ابوداؤد و ابن ماجة وعنھا قالت السنة علی المعتکف ان لا[۲] یعود مریضا ولا یشھد جنازة ولا یمس[۳] المرأة ولا یباشرھا ولا یخرج لحاجة الا لما لابد منہ ولا[۴] اعتکاف

[۱] قولہ فیمر کما ھو الخ والمذھب عند الحنفیة ان المعتکف لا یخرج لعیادة مریض ولا لصلوة جنازة لانہ لا ضرورة الی الخروج لان عیادة المریض لیست من الفرائض بل من الفضائل وصلوة الجنازة لیست بفرض عین بل فرض کفایة تسقط عنہ بقیام الباقین بھا وما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الرخصة فی عیادة المریض وصلوة الجنازة فقد قال ابو یوسف ذلک محمول عندنا علی الاعتکاف الذی یتطوع بہ من غیر ایجاب فلہ ان یخرج متی شاء ویجوز ان تحمل الرخصة علی ما اذا کان خرج المعتکف لوجہ مباح کحاجة الانسان او الجمعة ثم عاد مریضا وصلی علی جنازة من غیر ان کان خروجہ لذلک قصدا قالہ فی بذل المجھود وکذا فی البحر الرائق وعند الائمة الاربعة اذا خرج لقضاء الحاجة واتفق لہ عیادة المریض والصلوة علی المیت فلم یخرف عن الطریق ولم یقف اکثر من قدر الصلوة لم یبطل الاعتکاف والا بطل ذکرہ الطیبی کذا فی المرقات ۱۲

[۲] قولہ ان لا یعود الخ وفی العالمگیریة ولا یخرج لعیادة المریض کذا فی البحر الرائق ولو خرج لجنازة یفسد اعتکافہ وکذا لصلوتھا ھذا کلہ فی الاعتکاف الواجب اما فی النفل فلا بأس بان یخرج بعذر وغیرہ فی ظاھر الروایة فی التحفة لا بأس فیہ بان یعود المریض ویشھد الجنازة کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارم ۱۲۔

[۳] قولہ ولا یمس الخ ویبطل بوطئ فی فرج انزل ام لا ویبطل بانزال بقبلة اولمس او تفخیذ ولو لم ینزل لم یبطل وان حرم الکل لعدم الحرج الدر المختار مختصرا ۱۲۔

[۴] قولہ ولا اعتکاف الا بصوم وقال فی الھدایة ثم الصوم شرط لصحة الواجب منہ روایة واحدة ولصحة التطوع فیما روی الحسن عن ابی حنیفة رحمہ اللہ تعالی لظاھر ما روینا وعلی

الا بصوم ولا اعتكاف[1] الا فی مسجد جامع رواه ابوداؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء استوانة التوبة رواه ابن ماجة وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ہو یعتکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلہا رواه ابن ماجة ٭

ھذہ الروایة لایکون اقل من یوم وفی روایة الاصل وھو قول محمد رحمہ اللہ تعالی اقلہ ساعة فیکون من غیر صوم لان مبنی النفل علی المساھلة الا تری انہ یقعد فی صلوٰة النفل مع القدرة علی القیام انتہی وقال الشامی فی رد المحتار قلت ومقتضی ذلک ان الصوم شرط ایضا فی الاعتکاف المسنون لانہ مقدر بالعشر الاخیر حتی لو اعتکفہ بلا صوم لمرض او سفر ینبغی ان لا یصح عنہ بل یکون نفلا فلا تحصل بہ اقامة سنة الکفایة ویؤیدہ قول الکنز سُنّ لبث فی مسجد بصوم ونیة فانہ لا یمکن حملہ علی المنذور لتصریحہ بالسنیة ولا علی التطوع لقولہ بعدہ واقلہ نفلا ساعة فتعین حملہ علی المسنون سنة مؤکدة فیدل علی اشتراط الصوم فیہ ۱۲۔

[1] قولہ ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع قال الشمنی شرط الاعتکاف مسجد الجماعة وھو الذی لہ مؤذن وامام ویصلی فیہ الصلوات الخمس او بعضہا بجماعة وعن ابی حنیفة لا یصح الاعتکاف الا فی مسجد جامع یصلی فیہ الصلوات الخمس بجماعة وھو قول احمد قال ابن الہمام وصححہ بعض المتأخرین اھ وقال قاضیخان وفی روایة لا یصح الاعتکاف عندہ الا فی الجامع اھ وھو ظاہر الحدیث وعن ابی یوسف ومحمد یصح الاعتکاف فی کل مسجد وھو قول مالک والشافعی ھذا ما قال علی القاری وقال فی رد المحتار ھذا اکلہ لبیان الصحة قال فی النہر والفتح واما افضل الاعتکاف ففی المسجد الحرام ثم فی مسجدہ علیہ

تم الجزء الاول من زجاجة المصابیح ویلیہ الجزء الثانی اولہ کتاب فضائل القرآن

مؤلف ممدوح کے دیگر تصانیف

(۱) تفسیر سورۂ سیدنا یوسف علیہ السلام وگلدستۂ طریقت

تقطیع ۱/۱۶ رائل، ضخامت (۴۲۸) صفحات ہدیۃ (للعہ)

سورۂ سیدنا یوسف علیہ السلام کی ایک مبسوط تفسیر ہے۔ آیات کی مفید توضیح، روزمرہ کے مسائل کے حل کے علاوہ سالکین کے لئے سلوک و طریقت کے مضامین بطور پند و نصیحت بکثرت موجود ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا دوسرا نام گلدستۂ طریقت رکھا گیا ہے

(۲) کتاب المحبت

تقطیع ۱/۱۶ رائل، ضخامت (۱۰۴) صفحات ہدیۃ (عاں)

کتاب کے ابتدائی حصہ میں انسان کے حقیقی مقام، مقصد زندگی اور اس کی وجہ تخلیق کو بڑی خوبی سے واضح کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قرآنی آیات کے ذریعہ حب الٰہی حاصل کرنے کے ذرائع بڑے اچھے انداز میں بتائے گئے ہیں۔

نوٹ:- ہر دو کتابیں مؤلف ممدوح سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) گلزار اولیاء

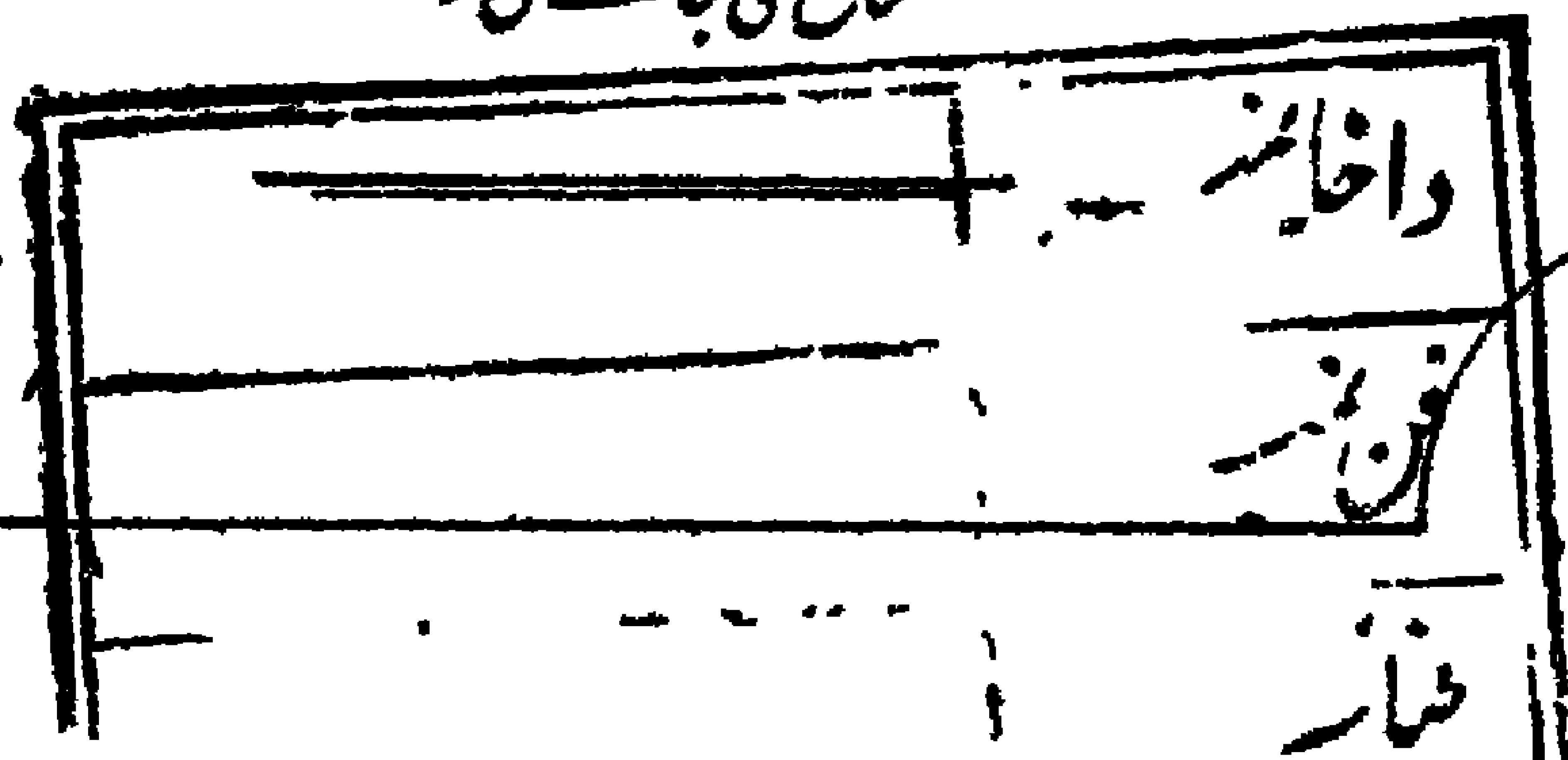
تقطیع ۱/۱۶ رائل، ضخامت (۸۸) صفحات ہدیۃ (عمر)

ملنے کا پتہ۔ مکتبہ محمدیہ زیر مسجد چوک حیدرآباد دکن

مشائخ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کا تذکرہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع کر کے آخر تک ہر ایک شیخ طریقت کے حالات زندگی، ارشادات اور نصائح کو جمع کیا گیا ہے۔

(۴) علاج السالکین

کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ سالکین کا ایک اچھا رہبر ہے۔ طبع اول ختم ہو چکی ہے۔ طبع دوم انشاءاللہ عنقریب شائع کی جائے گی۔



يطلب الكتاب من حضرة المؤلف بهذا العنوان :-

مولانا ابو الحسنات السيد عبد الله الحيدرآبادي الحنفي

دار البريد الجوبلي (٢) حسيني علم

حيدرآباد الدكن (الهند)

ثمن الكتاب ست ربيات

THE BOOK CAN BE HAD FROM —

MAULANA ABUL HASNATH

SYED ABDULLAH SAHIB

P. O. JUBLI (2) HUSAINI ALAM

HYDERABAD DN. (INDIA)

PRICE I. G. RS. 6. 0. 0

علامهٔ ممدوح حضرت ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب سے کتاب ہذا

حسب ذیل پتہ پر طلب فرمائی جاسکتی ہے

محلہ حسینی علم۔ جوبلی پوسٹ آفس (٢)

حیدرآباد دکن (ہند)

قیمت چھ روپیہ